تذکرہ

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے خلفاء رحمہم اللہ تعالیٰ کا مستند تذکرہ

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

اور

ان کے خلفاء رحمہم اللہ تعالیٰ

تصنیف لطیف

حضرت مولانا محمد یٰسین قصوری نقشبندی

ناشر

اکبر بک سیلرز لاہور

Marfat.com

Marfat.com

تذکرہ

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

اور

ان کے خلفاء رحمہم اللہ تعالیٰ

تصنیف لطیف

حضرت مولانا محمد یٰسین قصوری نقشبندی

اکبر بک سیلرز ناشر
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph: 37352022

Marfat.com

﴿جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں﴾

نام کتاب	.....	تذکرہ حضرت شیر ربانی شرقپوری اور ان کے خلفاء رحمہم اللہ تعالیٰ
تصنیف	.....	حضرت مولانا محمد یٰسین قصوری نقشبندی
نظر ثانی	.....	حضرت علامہ مفتی محمد یونس قصوری مجددی
صفحات	.....	۵۴۴
تعداد	.....	۶۰۰
کمپوزنگ	.....	زاہد اقبال
تاریخ اشاعت	.....	جون ۲۰۱۷ء
ناشر	.....	محمد اکبر قادری
قیمت	.....	450/- روپے

اکبر بک سیلرز
ناشر
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور

Marfat.com

آئینۂ حسنِ ترتیب

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
ابتدائیہ	22	شجرہ نسب حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ	47
تقدیم	27	احوال وآثار حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ	48
تقاریظ	29	شرفِ بیعت واعزازِ خلافت	48
الانتساب	34	''میاں صاحب'' کالقب	49
تعارفِ مصنف	35	سلسلہ رشد وہدایت کا آغاز	49
حمدِ باری تعالیٰ	39	طریقہء اصلاح	50
نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	40	جانوروں سے حسنِ سلوک	50
﴿پہلا باب﴾	41	تعمیرِ مساجد	51
حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ	42	فن خطاطی میں مہارت	52
پیدائش سے ایک صدی قبل بشارت	42	مشائخ وعلماء کی باریابی	52
ایک معتکف ولی کامل کی بشارت	42	اتباع سنت	52
حضرت بابا امیر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ کا کشف	43	شماروں پر درود پاک	53
حضرت باباجی کی شرقپور شریف میں آمد ورفت	43	درود پاک کے شماروں کا احترام	54
آسمان کی سیر	44	مزارات پر حاضری	54
مادرزاد ولی اللہ	45	مزار کو سجدہ کرنے والوں سے نفرت	55
دلائل ولایت شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ	45	شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے مرشد کی نظر میں	55
بچپن میں عارفانہ کلام	46	پیر ومرشد کو شرعی مسئلہ بتانا	56
ذکرِ الٰہی سے محبت	46	مسلک ومشرب	57

Marfat.com

امتیازاتِ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ	57	شرقپور شریف میں ہوتے ہوئے حج میں شرکت کرنا	75
عاجزی وانکساری کی اعلیٰ مثال	58	غیر شرعی امور سے تائب ہونا	76
مرشد کی نسبت کا احترام	59	عیسائیوں اور سکھوں پر تاثیر	76
مرید بھی مراد بھی	60	قادیانی وزیر کا مرنا	76
آخر میں شیر محمد ہوں	60	پھانسی سے نجات	77
چشمۂ فیض	61	آپ کے نام سے جنت ملنا	78
مرشد خانہ کے مہمان اور گھوڑے کی تواضع کرنا	61	ہندو کا قبول اسلام	78
سجادہ نشین حضرات کی عملی تربیت	61	درخت کا پھل آور ہونا	79
سنت رسول ﷺ سے محبت	63	دہریت سے توبہ کرنا	79
سنت رسول ﷺ کا اہتمام	64	تعمیر مسجد میں فرشتوں کا شرکت کرنا	80
خلاف سنت لباس سے نفرت	65	زیارت روضہ رسول ﷺ کروانا	80
امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ سے عقیدت	65	گستاخی کے نتیجہ میں گھر کا صفایا ہونا	80
ہر جگہ اسم ذات نظر آنا	66	لاعلاج انگلی کا درست ہونا	81
عید کے بارے میں ارشادِ گرامی	66	زیارت رسول ﷺ کروانا	81
حقیقت بیعت	66	وصالِ مبارک	82
مرشد خانہ کی مٹی کا احترام	66	اولادِ شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ	83
ہر چیز کو دائیں ہاتھ سے پکڑنا	67	عبارت لوح مزار شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ	84
آپ کی بارگاہ میں فرشتوں کا مؤدب کھڑے ہونا	67	ارشادات وتعلیمات	85
حضرت میاں صاحب کے معمولات	67	خطوط حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ	91
کشف وکرامات	75	حضرت شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا پسند فرمودہ کلام	95

Marfat.com

پسند فرمودہ نعتیں	96	طبابت کرنا	106
پسند فرمودہ دعائیں	98	ملازمت اختیار کرنا	106
﴿دوسرا باب﴾	99	شرف بیعت وخلافت	107
حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ	99	سلسلہ رشد وہدایت	107
ذکرِ خیر ''ارض پاک شرقپور شریف''	100	زیارت حرمین شریفین	107
بنیاد وتزئین	100	بطور عاشق رسول کریم ﷺ	108
قصبہ کا نام	100	حسن اخلاق	109
مسکن ومولد اولیاء	101	''جامعہ حضرت میاں صاحب'' کا قیام	110
مدینۃ المساجد	102	بطورِ مبلغ اسلام	111
علوم وفنون کا شہر	103	نماز میں خشوع وخضوع حاصل کرنے کا طریقہ	111
جامعہ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ	103	نماز ہزاروں وظائف سے افضل وظیفہ	112
دارالمبلغین حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ	103	عبادت وریاضت	112
جامعہ شیر ربانی برائے طالبات	104	عرس شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا اہتمام	112
عالمی شہرت کا کرشمہ	104	اہتمام لنگر	113
حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ	105	امانت ودیانت	114
ولادت باسعادت	105	علماء کی سرپرستی	114
عطاء لقب ''ثانی صاحب''	105	دینی طلباء کی راہنمائی	115
تعلیم وتربیت	105	ذوقِ تعمیر مساجد	116
فن طب کا حصول	105	حضرت غوث اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ سے عقیدت	118
برادر اکبر سے محبت	106	عقائد ونظریات	118

Marfat.com

غیر شرعی امور سے نفرت	119	حضرت سید محمد مظہر قیوم رحمہ اللہ تعالیٰ	143
صبر وتوکل	120	مرکز فیوض وبرکات ''ارض مکان شریف''	144
تبلیغ واشاعت دین	121	قصبہ ''رتڑ چھتر'' کی ابتدائی آبادکاری	144
سیاسی وملی خدمات	121	''رتڑ چھتر'' کی وجہ تسمیہ	144
خدام پر شفقت ومحبت	123	قصبہ ''رتڑ چھتر'' کی تباہی	145
کشف وکرامات	123	''رتڑ چھتر'' کی آبادکاری	145
اولاد نرینہ عطا ہونا	123	''رتڑ چھتر'' سے مکان شریف تک	145
قلیل مقدار کھانا کثیر لوگوں کے لیے کافی ہونا	124	مکان شریف کے مورث اعلیٰ کی عرب سے ہندوستان میں آمد	146
دل کی بات بتانا	124	سادات مکان شریف کا رتڑ چھتر کو امن کا گہوارہ بنانا	146
کتیا کا نہ کاٹنا	125	مورث اعلیٰ کو ہندوستان میں آنے کا اشارہ	147
بغیر کوائف کے نوکری ملنا	125	حضرت سید بدیع الزمان کو رتڑ چھتر آنے کا اشارہ	148
ملازمت پر بحالی	126	مکان شریف اولیاء کی نظر میں	148
نام لے کر جنتی قرار دینا	127	مکان شریف مورد رحمت باری تعالیٰ	149
دل کا راز بتانا	128	مکان شریف میں بطور احترام بیعت نہ کرنا	150
مرض وصال مبارک	129	مکان شریف کی طرف پشت نہ کرنا	150
ارشادات وتعلیمات	130	مکان شریف کا کتا قابل احترام	151
اولاد امجاد	131	مکان شریف کے درختوں کو دیکھنے کا وظیفہ	151
حضرت میاں غلام احمد شرقپوری نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ	131	مراقبۂ تصورِ مکان شریف	152
حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی دامت برکاتہم	137	سادات مکان شریف کے احترام میں ناراضگی دور کرنا	152
﴿تیسرا باب﴾	143	کتے کا ''مکان شریف'' کو امن گاہ تصور کرنا	153

Marfat.com

مختصر حالات مشائخ ساداتِ مکانِ شریف	153	شرف خلافت	170
حضرت سید دانیال رحمہ اللہ تعالیٰ	153	حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں	170
حضرت سید بدیع الزمان شاہ مدار رحمہ اللہ تعالیٰ	154	تبرکاتِ شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ	171
حضرت سید خواجہ رحمہ اللہ تعالیٰ	154	خصوصیات خلفائے شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ	171
حضرت ابوالمعانی رحمہ اللہ تعالیٰ	155	اولاد امجاد	171
مورث اعلیٰ حضرت سید شاہ محمد رحمہ اللہ تعالیٰ	156	وصال مبارک	171
حضرت سید شاہ حسین رحمہ اللہ تعالیٰ	157	حضرت سید محمد محفوظ حسین شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ	172
حضرت سید بڈھن شاہ کلانوری رحمہ اللہ تعالیٰ	159	حضرت سید محمد حسام القیوم شاہ صاحب دامت برکاتہم	175
قیوم عالم حضرت سید امام علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ	160	حضرت سید فہیم الشیم شاہ صاحب دامت برکاتہم	175
حضرت سید صادق علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ	164	﴿چوتھا باب﴾	178
حضرت سید میر بارک اللہ شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ	165	حضرت سید محمد اسماعیل بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ	178
حضرت سید محمد مظہر قیوم شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ	166	سرزمین ''کرمونوالہ'' سے حضرت کرمانوالہ شریف تک	179
ولادت و نام نسب	166	''کرمونوالہ'' کے باشندوں کے حال پر کرم	180
ابتدائی حالات	166	''اچھے والا'' میں قیام	180
شجرہ نسب	167	قصور شہر میں قیام	180
اساتذہ کرام اور سلسلہ تعلیم	168	عارف والا میں قیام	180
شرف بیعت	168	پاکپتن شریف میں قیام	180
حضرت شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے نسبت طریقت	168	اوکاڑہ شہر کو ضلع کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔	181
سادگی	169	پکا چک 56/1L کی آبادکاری	181
اہل قلم کی حوصلہ افزائی فرمانا	169	حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی پکا چک میں آمد	181

Marfat.com

ریلوے اسٹیشن کا اجراء	181	اخلاق وعادات	192
ڈاکخانہ کا اجراء	182	عشق رسول ﷺ	193
مساجد	182	عاجزی وانکساری	193
''حضرت کرمانوالہ شریف'' کی آبادی	182	مستورات سے اجتناب	194
حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ	183	رخصت کے وقت خدام پر شفقت	194
ولادت باسعادت	183	باجماعت نماز ادا کرنا	194
نام ونسب	183	طریقہ سفر	194
تعلیم وتربیت	183	آدابِ محفل	195
پہلا تاریخی خطاب	184	عمومی طریقہ اصلاح	195
حلیہ مبارک	184	مسلک ومشرب	195
تلاشِ مرشد	184	مبالغہ آرائی سے نفرت	196
شجرہ نسبی حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ	185	حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ بطور طبیب	197
حضرت شیر ربانی شرقپوری کی خدمت میں پہلی حاضری	186	مزارات پر حاضری	198
القاء نسبت نقشبندیہ	186	مزارات مکان شریف (بھارت)	199
اجازت وخلافت	186	مزار حضرت داتا گنج بخش ہجویری رحمہ اللہ تعالیٰ	199
فیض عام	187	مزار حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمہ اللہ تعالیٰ	199
عجز وانکسار	187	مزار حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمہ اللہ تعالیٰ	200
لباس مبارک	187	مزار حضرت خواجہ علی احمد صابر رحمہ اللہ تعالیٰ کلیر شریف	201
معمولات حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ	188	مزار حضرت خواجہ نور محمد مہاروی چشتی رحمہ اللہ تعالیٰ	201
پیر خانہ سے عقیدت ومحبت	191	مزار حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمہ اللہ تعالیٰ	202

Marfat.com

مزار حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رحمہ اللہ تعالیٰ	202	حضور ﷺ کی جانوروں سے گفتگو	215
مزار حضرت بوعلی شاہ قلندر پانی پتی رحمہ اللہ تعالیٰ	203	کشف و کرامات	216
مزار حضرت شاہ محمد غوث رحمہ اللہ تعالیٰ (لاہوری)	203	سنت نبوی ﷺ پر عامل ہونا	216
مزار حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ (بھارت)	203	کنویں سے میٹھا پانی برآمد ہونا	217
مزار حضرت خواجہ عبد الصمد رحمہ اللہ تعالیٰ	204	غیر شرعی امور سے خواتین کا تائب ہونا	217
ہمعصر علماء کرام و مشائخ عظام	205	نرینہ اولاد عطا ہونا	218
تعمیر مسجد	207	حضرت بابا فرید کی طرف سے سواری کا انتظام ہونا	218
اقتباسات از خطبات حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ	209	دریا کا تابع فرمان ہونا	218
حضور ﷺ کے ایک بال کی تعریف بھی ناممکن ہے	209	اغیار کا اعتراف ولایت کرنا	219
تین بڑی نعمتیں	209	پھانسی سے نجات ملنا	220
حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت امام غزالی کا مکالمہ	210	دلی ٹیلی فون کے تاروں کا ملنا	221
دعوتِ مصطفیٰ ﷺ اور ایثار حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ	211	دلی آرزو پوری ہونا	222
خلفاء راشدین کے محبین کو جنت کا پروانہ ملنا	211	دل کی بات معلوم کرنا	222
حضور ﷺ کی نورِ الٰہی سے تخلیق ہونا	212	سکھوں کا اعتراف ولایت کرنا	223
ایثار اہل بیت اطہار	212	گونگوں کو قوت گویائی اور بہروں کو قوت سماعت۔۔	223
ابوجہل اور اس کے رفقاء کا احترام مصطفیٰ ﷺ۔۔۔	213	ایک ہندو پر نظر کرم	224
عظمت حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	214	دل کا راز معلوم کرنا	225
حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یزید کی بیعت نہ کرنا	214	گمشدہ لڑکا واپس آنا	225
فضیلت درود پاک	215	غیر شرعی امور سے اجتناب کرنا	226
احترام مرشد کامل	215	زیارت رسول ﷺ کا شرف حاصل ہونا	226

Marfat.com

سلب امراض	227	حقیقتِ توکل	237
تنخواہ میں اضافہ ہونا	227	نماز کی اہمیت	237
سانپ سے نجات ملنا	228	اللہ نبی کی نظر رحمت	237
نرینہ اولاد عطا ہونا	229	فلسفہ بسم اللہ	237
وصال مبارک	230	حسین کردار مصطفیٰ ﷺ	238
تعمیر دربار حضرت کرمانوالہ شریف	231	یارسول اللہ ﷺ پڑھنے سے بیڑا پار	238
اولاد امجاد	232	اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رکھی	238
خلفاء کرام	232	ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں سے	239
ارشادات وتعلیمات	232	حضرت صاحبزادہ سید محمد علی شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ	239
علمی وفقہی نکات	234	حضرت صاحبزادہ سید غضنفر علی شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ	243
عظمت استقامت	234	حضرت صاحبزادہ سید عثمان علی شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ	247
سب کا ضمیر اللہ کی طرف لوٹتا ہے	234	حضرت صاحبزادہ سید صمصام علی شاہ بخاری دامت برکاتہم	253
مقامِ ایمان	235	حضرت صاحبزادہ سید میر طیب علی شاہ بخاری دامت برکاتہم	254
اقسامِ علم	235	﴿پانچواں باب﴾	256
شیطان کا حملہ	235	حضرت سید نورالحسن شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ	256
راز کی باتوں کو ظاہر نہ کرنا	235	سرزمین ''حضرت کیلیانوالہ شریف''	257
دعا بھی ایک تدبیر ہے	235	وجہ تسمیہ	257
اکل حلال وصدق مقال کی اہمیت	236	''حضرت کیلیانوالہ شریف''مسکن اولیاء کرام	257
تسبیح کا ہر دانہ ہتھیار کی حیثیت رکھتا ہے	236	''حضرت کیلیانوالہ شریف''حضرت کرمانوالہ کی نظر میں	258
حقوق العباد کی اہمیت	236	حضرت شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں	259

Marfat.com

حضرت کیلیانوالہ شریف میں نسبت سادات کا ظہور	259	صدقِ مقال	272
آباؤ اجداد حضرت سید نورالحسن شاہ رحمہم اللہ تعالیٰ	262	موسمِ گرما میں احترامِ صیام	272
داداجان رحمہ اللہ تعالیٰ	262	طہارتِ خیالات	273
والد محترم حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ	262	توکّلِ کامل	273
والدہ ماجدہ رحمہا اللہ تعالیٰ	263	بطور خوشنویس	273
چاچاجان رحمہ اللہ تعالیٰ	264	بطور ٹھیکدار	274
ناناجان رحمہ اللہ تعالیٰ	264	نعت گو اور نعت خوان کی حیثیت سے	274
برادرِ اکبر کی ولادت باسعادت	265	آپ بطور شاعر	275
عظمت سرزمین ''حضرت کیلیانوالہ شریف''	266	چک 14 میں قیام کے واقعات	276
حضرت سید نورالحسن شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ	267	عزیز کی خوشبو	276
ولادت باسعادت	267	طبیب فیض رساں	276
نام ونسب	268	دنیا سے بے رغبتی	277
تعلیم وتربیت	268	خلوص وللّٰہیت	277
دلی کاملہ کی توجہ	269	حضرت احمد شاہ بس رحمہ اللہ تعالیٰ سے شرف ملاقات	278
بچپن میں التزام طہارت	269	حضرت شیر ربانی کی خدمت میں پہلی حاضری	279
بچپن میں التزام صیام	270	حضرت شیر ربانی کی خدمت میں دوسری حاضری	279
دنیاوی تعلیم کم ہونے کی وجوہات	270	شرقپور شریف میں آمدورفت کا مربوط سلسلہ	281
شجاعت وبہادری	271	دنیا سے استغناء	282
زمانہ طفولیت کی عادات	271	شرقپور شریف میں قیام	282
زمانہ شباب	272	شیخ کی ناراضگی دنیا وآخرت کی تباہی کا باعث	282

Marfat.com

مرشد کی طرف سے تلاوت قرآن کی تلقین	283	نماز مغرب کے بعد کے معمولات	295
ایک بلخی بزرگ سے شرف ملاقات	283	نماز عشاء کے بعد کے معمولات	295
پیرومرشد کی شان میں آپ کے چند اشعار	284	مزارات پر حاضری	296
آپ پر حضرت شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی نظر کرم	285	دوران سفر کے معمولات	296
بے ادب بے نصیب	285	رمضان المبارک کے معمولات	296
ایک نابینا مولوی صاحب سے ملاقات	286	جمعۃ المبارک کے معمولات	297
حضرت کیلانی بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے چند سفر	287	**مکتوبات حضرت کیلانی بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ**	298
مزار حضرت غوث علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ پر حاضری	287	حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا مکتوب کراچی	298
مرشد کی معیت میں کوٹلہ شریف کا سفر	287	حضرت شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب	298
گوٹھ قاضی احمد کا سفر	288	حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو مکتوب گرامی	298
مکان شریف کے چند سفر	288	حضرت شیر ربانی شرقپوری کا جوابی مکتوب گرامی	299
بروقت مکان شریف پہنچ جانا	289	شاہ صاحب کے نام شیر ربانی کے مکتوبات گرامی	299
سفر مکان شریف مع کرامت	289	منشی چراغ دین کے خط کا شاہ صاحب کی جانب سے جواب	301
شرقپور شریف کا سفر	290	میاں ابراہیم قصوری کے مکتوبات کا آپ کی طرف سے جواب	301
مرشد کامل کی رفاقت میں کشمیر کا سفر	291	حکیم سید علی نیر واسطی کے مکتوب کا جواب	302
دینی مدارس کی معائنہ ٹیم کے سرپرست کی حیثیت سے سفر	291	حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ بحیثیت منصف	302
حضرت کیلانی بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے معمولات شبانہ روز	291	**حضرت کیلانی کی مذہبی خدمات**	305
نماز فجر کے بعد کے معمولات	292	حضرت کیلانی کی قومی وسیاسی خدمات	306
نماز ظہر کے بعد کے معمولات	294	حضرت کیلانی سے علماء کرام کی وابستگی	308
نماز عصر کے بعد کے معمولات	295	کشف وکرامات	309

Marfat.com

سنت مصطفےٰ ﷺ کی پیروی کرنا	309	صاحبزادہ سید عصمت علی شاہ بخاری	329
دل کی بات سے اگاہ کرنا	310	صاحبزادہ سید فراست علی شاہ بخاری	330
تمام احوال کا منکشف ہونا	310	صاحبزادہ سید محمد جعفر علی شاہ بخاری	331
خواب میں دودھ پلانا	310	﴿چھٹا باب﴾	333
دریا میں ڈوبنے سے بچانا	311	حضرت حاجی عبدالرحمٰن قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ	333
قرض ادا ہونا	311	ذکرِ ''ارضِ قصور شریف''	334
دل کی بات معلوم کرنا	311	قصور شہر کی بنیاد	334
حقہ نوشی سے تائب ہونا	312	قصور شہر کے مشہور کوٹ	335
سونے سے قبل نماز عشاء ادا کرنا	312	سن آباد کاری	335
ہر چیز سے تسبیح پڑھنے کی آواز آنا	312	بابا فرید مسعود گنج شکر کے جدامجد کی قصور میں آمد	335
دل کی بات بتانا	313	''قصور شہر'' کی وجہ تسمیہ	335
سلب مرض	314	''قصور'' کا قدیم وجدید نام	336
پانچ منٹ میں دو میل کا سفر طے کرنا	314	قصور پر پہلا حملہ	336
ڈوبنے سے بچانا	314	جے سنگھ کا ''قصور شہر'' پر حملہ اور قبضہ	336
حیات نو حاصل ہونا	315	''قصور شہر'' کی فتح	336
وصال حضرت کیلانی بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ	315	رنجیت سنگھ کا ''قصور شہر'' پر حملہ	337
عبارت لوح مزار حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ	317	''قصور شہر'' پر رنجیت سنگھ کا دوسرا حملہ	337
اولاد امجاد حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ	319	رنجیت سنگھ کا ''قصور شہر'' پر قبضہ	337
صاحبزادہ سید محمد باقر علی شاہ بخاری	320	رنجیت سنگھ کے حملہ کی وجوہات	337
صاحبزادہ سید عظمت علی شاہ بخاری	324	قطب الدین کی گرفتاری	337

Marfat.com

رنجیت سنگھ کو انگریز سے خطرہ	338	حضرت اخوند سعید شوریانی رحمہ اللہ تعالیٰ	343
اہل قصور پر سکھوں کے مظالم	338	حضرت قاضی انوار الحق رحمہ اللہ تعالیٰ	343
پنجاب کی بدحالی پر حضرت بلھے شاہ کے اشعار	338	حضرت بابا مخدوم علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ	344
''قصور شہر'' کی مشہور برادریاں	338	حضرت ابوحنیفہ ثانی قریشی رحمہ اللہ تعالیٰ	344
''قصور شہر'' میں محکمہ تعلیم کا آغاز	339	حضرت عنایت شاہ قادری رحمہ اللہ تعالیٰ	345
''قصور شہر'' کو میونسپل کمیٹی کا درجہ	339	حضرت میاں کیگا گوجر رحمہ اللہ تعالیٰ	345
سب ڈویژن کا درجہ	339	حضرت شیخ بھاگو ڈوگر رحمہ اللہ تعالیٰ	345
ضلع کا درجہ حاصل کرنا	339	حضرت بابا شیخ ہگو شاہ قادری رحمہ اللہ تعالیٰ	346
تعداد باشندگان	339	حضرت مولانا چراغ شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ	346
ضلع قصور کے اہم قصبے	339	حضرت بابا سید چراغ علی شاہ ہمدانی رحمہ اللہ تعالیٰ	346
مشہور دروازے	340	حضرت پیر پرندر حمہ اللہ تعالیٰ	347
مشہور لائبریریاں	340	حضرت سید حمید گل شاہ سواتی قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ	347
مشہور دینی ادارے	340	حضرت درویش محمد مجذوب رحمہ اللہ تعالیٰ	347
مشہور مساجد	340	حضرت بابا ڈھیا غازی رحمہ اللہ تعالیٰ	347
''قصور شہر'' کے مشہور تحفے	341	حضرت حاجی سید شریف شاہ قادری رحمہ اللہ تعالیٰ	348
خاندان شیر ربانی کا ''قصور شہر'' سے تعلق	341	حضرت صدر دیوان شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ	348
﴿اولیائے قصور﴾	342	حضرت شیخ علم الدین چونی والی رحمہ اللہ تعالیٰ	348
حضرت سید بابا امام شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ	342	حضرت شیخ عبدالخالق خویشگی قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ	348
حضرت حاجی احمد یار نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ	343	حضرت علامہ عبدالرسول قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ	349
حضرت احمد خاں درویش رحمہ اللہ تعالیٰ	343	حضرت علامہ محمد جماعتی رحمہ اللہ تعالیٰ	349

Marfat.com

حضرت پیر عبداللہ شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ	350	خواجہ شعیب الدین المعروف بابا کمال چشتی رحمہ اللہ تعالیٰ	355
حضرت سید عمران علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ	350	حضرت بابا سید بلھے شاہ قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ	358
حضرت حافظ غلام مرتضیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ	350	خواجہ غلام محی الدین الحضوری قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ	360
حضرت خواجہ حافظ غلام مصطفےٰ رحمہ اللہ تعالیٰ	350	حضرت مفتی محمد عبداللہ قادری اشرفی رحمہ اللہ تعالیٰ	363
حضرت علامہ غلام دستگیر قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ	351	حاجی عبدالرحمٰن قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ	366
حضرت شاہ کمال چشتی بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ	351	ولادت باسعادت	366
حضرت شیخ حاجی لنگن شوریانی قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ	351	نام ونسب	366
حضرت بابا گلزار شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ	351	ابتدائی حالات	366
حضرت بابا سید غلام مصطفےٰ شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ	353	تعلیم وتربیت	366
حضرت خواجہ محمد صادق قادری قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ	353	حلیہ مبارک	368
حضرت بابا مٹھو شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ	353	بچپن کی عادات	368
حضرت غازی محمد صدیق شہید رحمہ اللہ تعالیٰ	353	آغاز کسب حلال	368
حضرت صوفی محمد ابراہیم قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ	354	پہلوان کی حیثیت سے	368
حضرت پیر محمد عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ	354	آغاز وتکمیل علوم اسلامیہ	369
حضرت صوفی سید محمد نقیب اللہ شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ	355	حضرت شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے پہلی ملاقات	370
حضرت صوفی محمد شفیع نقشبندی مجددی رحمہ اللہ تعالیٰ	355	شرف بیعت	370
حضرت نیک مراد رحمہ اللہ تعالیٰ	355	خلافت نہیں، خدمت	371
حضرت حافظ نور احمد رحمہ اللہ تعالیٰ	355	شادی خانہ آبادی	371
حضرت پیر تو شوریانی رحمہ اللہ تعالیٰ	356	مؤذن شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی حیثیت سے	372
حافظ غلام محی الدین چشتی قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ	356	شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے خادم خاص کی حیثیت سے	372

Marfat.com

شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نائب کی حیثیت سے	372	صبر وتحمل	381
طبیب حاذق کی حیثیت سے	372	عبادت کرنے والوں کے لیے دعا	382
آل رسول ﷺ سے محبت	373	مزار شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ پر حاضری	382
بطور آئینہ شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ	373	سانپوں سے نجات کا وظیفہ	382
مرشد خانہ کا احترام	374	خصوصیات حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ	383
سنت رسول ﷺ سے محبت	374	**کشف وکرامات**	384
شفقت وایثار	375	نرینہ اولاد عطا ہونا	00384
چند مشہور مریدین کے نام	376	چوری شدہ مال واپس ہونا	384
عبادت وریاضت	376	پانی کا چشمہ جاری ہونا	384
زیارت رسول ﷺ	376	گندم کی بالیوں کا لمبا ہونا	385
درود خضری کا وظیفہ	377	جسم کا سمٹنا اور بڑھنا	385
جو دم غافل سو دم کافر	378	آغاز علالت ووصال	386
سعادت حج بیت اللہ	378	قطعہ تاریخ وفات	388
زیارت مسجد اقصیٰ	379	حاجی محمد دین نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ	389
ایک اہم وظیفہ	379	صاحبزادہ مولانا قاری محمد سعید نقشبندی	395
حسن اخلاق	380	﴿ساتواں باب﴾	398
طریقہ بیعت	380	حضرت سید محمد ابراہیم شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ	399
لباس مبارک	380	ولادت باسعادت	399

Marfat.com

آغاز تعلیم	399	یادگار ادارے	408
حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ بطور معلم	400	مریدین پر شفقت	409
خاندانی پیشہ	400	کشف وکرامات	409
شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے شرفِ بیعت اور اعزاز خلافت	400	جانوروں کا مرنا بند ہونا	409
مرشد کامل کا عطیہ	401	مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ٹکٹ عطا ہونا	410
کھوکھر میں آمد اور شادی خانہ آبادی	401	جہاز کو طغیانی سے بچانا	410
مقاماتِ قیام	401	غیب سے اعانت کرنا	411
عبادت وریاضت	402	خواب میں مرید کرنا	411
معمولات مبارکہ	402	رزق حرام سے اجتناب کرنا	413
معاصر علماء کرام	402	بدعقیدگی سے بچانا	414
ارشاد مرشد کامل	403	پاگل عورت کا فیض یاب ہونا	414
قبولیت دعا	403	عقیدہ کی حفاظت کرنا	415
عشق رسول کریم ﷺ	404	لاعلاج مریض کا صحت یاب ہونا	416
خدمت لوح وقلم	404	نماز تہجد کے لیے بیدار کرنا	416
علمی مقام	405	جنات پر قابو پانا	417
زیارت حرمین شریفین	406	کھانے میں برکت ہونا	418
دیار محبوب ﷺ کے باشندوں سے محبت	406	نرینہ اولاد پیدا ہونا	418
خادم پر خصوصی نظر کرم فرمانا	407	تاثیر زبان	419
عاجزی وانکساری	407	وصال مبارک	420
لباس مبارک	408	خلفاء کرام	420

Marfat.com

اولاد امجاد	421	انوکھی طبیعت	437
قطعہ مزار	421	شیر ربانی کی خدمت میں پہلی حاضری، بیعت، اعزاز خلافت	441
ملفوظات وتعلیمات	421	بیعت وخلافت کے بعد کی کیفیت	445
علامہ سید امیر محمد شاہ بخاری دامت برکاتہم العالیہ	422	خاندانی وقار	446
علامہ سید محمد فاضل شاہ بخاری دامت برکاتہم العالیہ	425	محبت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	446
﴿آٹھواں باب﴾	427	جود وسخا	447
صاحبزادہ علامہ محمد عمر بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ	427	کرائے کی معاونت فرمانا	448
خاندانی پس منظر اور حالات آباؤ اجداد	428	گالی کے عوض مالی معاونت فرمانا	449
خاندانی پس منظر	428	عاجزی وانکساری	449
علوی خاندان کی برصغیر میں آمد اور آبادکاری	428	حسن اخلاق	449
اوصاف وخصائل	429	لباس مبارک	450
آباؤ اجداد	429	مسلک ومشرب	450
حضرت حافظ صدر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ	430	حاضری بر مزرات	451
حضرت خواجہ غلام مرتضیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ	431	شادی خانہ آبادی	452
حضرت حافظ احمد سعید رحمہ اللہ تعالیٰ	432	سیاسی وملی خدمات	452
صاحبزادہ علامہ محمد عمر بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ	434	معمولات عمر رحمہ اللہ تعالیٰ	455
ابتدائی حالات	434	مذہبی وتبلیغی خدمات	457
اساتذہ کرام	435	رسالہ ''سلسبیل'' کا اجراء اور ادارہ ''تصوف'' کا قیام	457
شجرہ نسب	436	خدمت لوح وقلم	458
خاندانی عظمت	437	اقتباسات از مکتوبات عمر رحمہ اللہ تعالیٰ	464

Marfat.com

مکتوبات مبارکہ	470	حلیہ مبارک	492
کشف وکرامات	473	شجرہ نسب	493
دل کی بات بتانا	473	زبان سے نکلنے والا پہلا لفظ	493
گناہوں سے تائب ہوکر صوم وصلوۃ کا پابند ہونا	474	تعلیم وتربیت	493
ولی راولی می شناسد	474	عوام میں مقبولیت	493
گمشدہ لڑکا دستیاب ہونا	474	قرآن فہمی میں کمال	494
سلب مرض	475	ہمہ صفات جامع شخصیت	494
نرینہ اولاد عطا ہونا	475	قرآن سے محبت	494
لکھنا اور پڑھنا آنا	476	غیر شرعی رسوم سے نفرت	495
دور سے مرید کو طلب کرنا	476	شرقپور شریف میں حاضری اور شرف بیعت	495
قاتلوں کا قتل ہونا	477	شرقپور شریف میں سلسلہ آمد ورفت	496
بیماری سے صحت یاب ہونا	477	عطاء خلافت	496
مرض سے نجات ملنا	478	ریاضت ومجاہدہ	496
مرض وصال	478	کرم بالائے کرم	497
ارشادات وتعلیمات	481	مرشد کامل کی خصوصی شفقت	497
حالات حاجی فضل احمد نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ	486	تاثیر نگاہ ولایت	498
﴿نواں باب﴾	491	فراستِ کاملہ	498
سید حاکم علی شاہ المعروف ابوالرضا	491	مجذوبانہ کیفیت	499
ولادت باسعادت	492	آغاز رشد وہدایت	499
ابوالرضا کی توجیہ	492	غریب پروری کی اعلیٰ مثال	500

Marfat.com

عاجزی وانکساری	500	حضرت صاحبزادہ سید محمد صدیق شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ	514
ہندو جوگی اور اس کے ساتھیوں کا مسلمان ہونا	500	حضرت صاحبزادہ سید محمد یوسف رضا شاہ صاحب مدظلہ	515
حرمین شریفین کی حاضری	501	﴿دسواں باب﴾	518
معمولات مبارکہ	501	حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ	518
کشف وکرامات	502	ذکر خیر "سرزمین گھنگ شریف"	519
ہر چیز سے کلمہ طیبہ پڑھنے کی آواز آنا	502	گھنگ شریف کا حدود اربعہ	519
پانی کا دودھ بننا	503	مساجد	519
طعام میں برکت ہونا	503	مزارات اولیاء کرام	520
دودھ میں برکت ہونا	503	باشندوں کا مذہب	520
ایک وقت میں متعدد مقامات پر موجود ہونا	504	مدرسۃ الرحمت	520
بارانِ رحمت کا نزول	504	عالمی امتیاز	520
آپ کی دعا سے نرینہ اولاد عطا ہونا	504	حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ	521
آنکھوں کی بینائی بحال ہونا	505	طلوع آفتاب رحمت	521
سعادت حج بیت اللہ اور نرینہ اولاد عطا ہونا	506	نام ونسب	521
بے نماز کا نمازی ہونا	507	حلیہ مبارک	521
زندہ ولی	507	مادرزاد ولی اللہ	522
مذہبی خدمات	508	تعلیم قرآن	522
وصال مبارک	509	بچپن کی عادات	522
ارشادات وتعلیمات	512	جانوروں کا مطیع ہونا	522
مقام رضا	513	حسن اخلاق	522

Marfat.com

لباس	523	دور سے معاونت کرنا	530
مرشد کامل سے محبت	523	صحابی رسول ﷺ کے مزار پر حاضری ومصافحہ	530
مرشد کامل کا وظیفہ	523	خاموش بچے کا گفتگو کرنا	531
مریدین کے لیے وظیفہ	524	دل کی بات معلوم کرنا	531
عقائد ونظریات	524	سلب مرض	531
عرس شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ پر حاضری	524	راز کی بات پر تبصرہ	532
عبادت وریاضت	524	ایک وقت میں دو جگہوں میں تشریف فرما ہونا	532
معاملات	525	لکڑی کے کاروبار میں برکت ہونا	533
مریدین کے لیے خصوصی پیغام	525	گونگے بچے کا گفتگو کرنا	533
تلاوت کلام اللہ	525	ان پڑھ کا معلم قرآن اور امام وخطیب بننا	533
زیارت حرمین شریفین	525	دل کی بات سے باخبر ہونا	534
تعمیر مسجد	526	مویشی چوری کرنے میں چوروں کا ناکام ہونا	534
سالانہ عرس امام حسین رضی اللہ عنہ کا اہتمام	526	روضہ رسول اکرم ﷺ پر حاضری کی خواہش پوری کرنا	535
شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پہلی حاضری	526	گمشدہ لڑکا دستیاب ہونا	536
برادری	527	دل کی بات سے آگاہ ہونا	537
شرف بیعت واعزاز خلافت	527	نرینہ اولاد پیدا ہونا	537
''میاں'' کا لقب	527	دل کی بات بتانا	538
خصوصیات رحمت	527	وصال مبارک	538
دوران خطبہ زیارت رسول اکرم ﷺ	528	تقریبات اعراس اولیاء کرام کے اصلاح طلب پہلو	539
ایک شبہ کا ازالہ	528	نعت رسول کریم علیہ السلام	541
کشف وکرامات	529	شجرہ طیبہ نقشبندیہ مجددیہ	542
بیداری میں زیارت رسول اکرم ﷺ	529	❁❁❁❁❁	

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدائیہ

برصغیر میں اسلامی حکومت کے خاتمہ سے لے کر قیام پاکستان تک ایک صدی کا زمانہ تاریخی اعتبار سے تاریک ترین دور تھا۔ جس میں ظلم وستم اور جبر و بربریت کو عروج حاصل تھا۔ انسانی حقوق وفرائض اور عدل وانصاف کا جنازہ نکل چکا تھا۔ ملت اسلامیہ زندہ تمنا کے حصول اور بھٹکے ہوئے آہو کو سوئے حرم لے جانے والے قائد کے انتظار میں تڑپ رہی تھی۔ ایسے ماحول میں صرف اولیاء کرام اور صوفیاء عظام تھے جو چراغ روشن کیے ہوئے تھے جن کی ضیاء پاشیاں اور نورانی کرنیں ملت اسلامیہ کو حریت وآزادی جیسی نعمت غیر مترقبہ، اتحاد واتفاق اور سوئے حرم کے لیے راہنمائی کر رہی تھیں۔ ان اولیاء کرام میں سے ایک جنید وقت، شاہباز لامکانی امام الاولیاء، شیر ربانی، حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفی 1928ء) بھی ہیں۔ حضرت میاں صاحب نے برصغیر میں بالعموم اور خطہ پنجاب میں بالخصوص تبلیغ واصلاح کا حق ادا کیا۔ خالق کائنات کا پیغام لوگوں تک پہنچایا، اپنی طرز زندگی سے لوگوں میں انقلاب برپا کیا، اللہ جل شانہ ورسول رحمت ﷺ سے ٹوٹے ہوئے یا کمزور تعلق کو مضبوط بنیادوں پر مستحکم کیا، احیاء سنت مصطفیٰ ﷺ کے لیے تجدیدی نوعیت کی خدمات انجام دیں اور مسلمانوں کو سنت مصطفیٰ ﷺ پر عمل کروا کر توحیدی رنگ میں رنگنے کی کامیاب سعی فرمائی۔ آپ کا تجدیدی پروگرام ہمہ گیر اور عالمگیر تھا جس کے نتیجہ میں اپنوں کی اصلاح ہوگئی، بیگانے یگانے بن گئے اور غیر مسلم حلقہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

بقول فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف ''سیرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ'' کے ابھی بہت سے پہلو تشنۂ تکمیل ہیں جن پر تحقیقی کام کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ راقم الحروف کے خیال کے مطابق ''سیرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ'' کے تشنہ تکمیل پہلو مندرجہ ذیل ہو سکتے ہیں:

Marfat.com

☆ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے جن اولیاء کرام کے مزارات پر حاضری دی ان کے احوال وآثار، کشف وکرامات اور تعلیمات کو مرتب کیا جائے۔

☆ جن ہمعصر اولیاء کرام سے آپ کے مراسم تھے اور ملاقات بھی، ان کے احوال کو قلمبند کیا جائے۔

☆ آپ کی پسند فرمودہ کتب مثلاً: 1 غنیۃ الطالبین، 2 کشف المحجوب، 3 تفسیر مرادیہ، 4 تفسیر قادری، 5 تفسیر حسینی، 6 چشمہ فیض، 7 حکایات الصالحین، 8 مراۃ المحققین، 9 منہاج السلوک، 10 ذخیرۃ الملوک، اور 11 تذکرہ غوثیہ وغیرہ کے مصنفین کے حالات، خدمات اور کتب کا تفصیلی تعارف لکھا جائے۔

☆ ''ارشادات شیر ربانی'' کی تشریحات وتوضیحات قرآن وحدیث اور اقوال اولیاء کرام کی روشنی میں کی جائیں۔ ہر ارشاد کو سرخی قرار دے کر اس کی تشریح وتوضیح میں کئی صفحات لکھے جاسکتے ہیں۔ اس طرح صرف ''ارشادات و تعلیمات شیر ربانی'' کی توضیحات وتشریحات سے ایک مستقل کتاب تیار ہوسکتی ہے۔

☆ آپ کے مخلصین اور خلفاء کرام کے احوال وآثار، کشف وکرامات اور خدمات وتعلیمات کو مرتب کیا جائے۔

حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے تبلیغ دین، فروغ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ اور اشاعت تعلیمات مشائخ نقشبند کے مخلصین کی ایک جماعت تیار فرمائی جن کو ''خلفاء شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ'' کہا جاتا ہے۔ جو آسمان تصوّف وولایت کے درخشندہ ستارے تھے اور انہوں نے تعلیمات وپیغامات شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ کو دنیا بھر میں متعارف کروایا۔ ''خلفاء شیر ربانی'' کی صحیح تعداد کا تعین کرنا مشکل ہے کیونکہ یہ کام پون صدی (75 سال) قبل ہونا چاہیے تھا، جو نہ ہوسکا۔ تاہم یقین کی حد تک جن کے اسماء گرامی کتب ورسائل کے صفحات کی زینت بنتے رہے اور بن رہے ہیں، ان کی تعداد نو (9) تک پہنچتی ہے۔ ان کے احوال وآثار، تصرفات وکرامات اور تعلیمات وخدمات کا تفصیلی تذکرہ اس کتاب میں پیش کیا جارہا ہے۔ زیر نظر کتاب کی ترتیب کچھ یوں ہے۔

ابواب	نام بزرگ	مقام مزار	سال وصال
پہلا باب	شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ	شرقپور شریف	متوفی 1928ء
دوسرا باب	حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ	شرقپور شریف	متوفی 1957ء
تیسرا باب	حضرت صاحبزادہ سید محمد مظہر قیوم رحمہ اللہ تعالیٰ	مکان شریف	متوفی 1942ء
چوتھا باب	حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ	کرمانوالہ شریف	متوفی 1966ء
پانچواں باب	حضرت سید نور الحسن شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ	کیلیانوالہ شریف	متوفی 1952ء

Marfat.com

چھٹا باب	حضرت حاجی عبدالرحمٰن قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ	قصور شریف	متوفی 1940ء
ساتواں باب	حضرت سید محمد ابراہیم شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ	نارنگ منڈی شریف	متوفی 1967ء
آٹھواں باب	حضرت صاحبزادہ محمد عمر بیربلوی رحمہ اللہ تعالیٰ	بیربل شریف	متوفی 1967ء
نواں باب	حضرت سید حاکم علی المعروف ابوالرضا شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ	پکی ٹھٹھی، لاہور	متوفی 1940ء
دسواں باب	حضرت میاں رحمت علی رحمہ اللہ تعالیٰ	گھنگ شریف	متوفی 1970ء

کتاب ہذا کی تالیف کے سلسلے میں راقم الحروف کئی بار مندرجہ بالا آستانوں کے موجودہ سجادہ نشین حضرات کی خدمت میں حاضر ہوا اور براہِ راست ان سے ملاقات کر کے متعلقہ بزرگ کے بارے میں مطبوعہ وغیر مطبوعہ معلومات حاصل کیں۔ ان کے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہیں:

☆ شرقپور شریف میں فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری دامت برکاتہم العالیہ اور حضرت صاحبزادہ میاں محمد ابوبکر صاحب مدظلہ العالی،

☆ بھولیر شریف ضلع ننکانہ صاحب میں حضرت صاحبزادہ سید حسام القیوم صاحب دامت برکاتہم،

☆ کرمانوالہ شریف میں حضرت صاحبزادہ سید میر طیب علی شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ،

☆ کیلیانوالہ شریف میں حضرت صاحبزادہ سید محمد عظمت علی شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ،

☆ قصور شریف میں حضرت صاحبزادہ قاری محمد سعید نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفی 2002ء)،

☆ نارنگ منڈی میں حضرت صاحبزادہ سید میر محمد شاہ بخاری دامت برکاتہم العالیہ،

☆ پکی ٹھٹھی نزد سمن آباد لاہور میں حضرت صاحبزادہ سید یوسف رضا شاہ دامت برکاتہم العالیہ،

☆ بیربل شریف میں حضرت صاحبزادہ خالد سیف اللہ صاحب مدظلہ العالی،

☆ گھنگ شریف میں حضرت صاحبزادہ میاں عارف حسین صاحب مدظلہ لعالی اور حضرت صاحبزادہ میاں ارشاد حسین صاحب مدظلہ العالی،

کتاب مرتب کرنے کے بعد ہر بزرگ کے احوال و آثار کے مسودہ کی فوٹو کاپی متعلقہ بزرگ کے موجودہ سجادہ نشین کو پیش کی جس کا مطالعہ کرنے اور تصحیح کرنے کے بعد انہوں نے اپنے تائیدی دستخط کے ساتھ واپس کیا جس کا ریکارڈ راقم کے پاس محفوظ ہے۔ خلفاء شیر ربانی رحمہم اللہ تعالیٰ کے احوال و آثار کے مرتب کرنے کے لیے جن کتب و رسائل سے استفادہ کیا گیا ہے ان کے حوالہ جات صفحہ بصفحہ پیش کیے گئے ہیں۔

Marfat.com

چند سال قبل راقم الحروف نے حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے احوال و آثار، کشف و کرامات اور خدمات و تعلیمات پر مشتمل ''چشمہ فیض شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ'' کے نام سے کتاب تالیف کی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کو اس قدر مقبولیت عامہ سے نوازا کہ مختصر عرصہ میں یکے بعد دیگرے اس کے دو ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئے۔ اب احباب کے شدید اصرار پر تیسرا ایڈیشن جدید اضافات و ترامیم کے ساتھ طباعت و اشاعت کے آخری مراحل میں ہے۔ احباب کے طرف سے ''خلفاء شیر ربانی'' پر کام کرنے کا پیہم اصرار ہوتا رہا جس سے انکار مشکل تھا۔ بالآخر راقم الحروف نے کام شروع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم، رسول رحمت ﷺ کے وسیلہ جلیلہ اور حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے تصرف و فیض سے کتاب مکمل ہو گئی جو ''حضرت شیر ربانی شرقپوری اور ان کے خلفاء رحمہم اللہ تعالیٰ'' کے نام سے آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

راقم الحروف نے ''خلفاء شیر ربانی'' کی جستجو اور تحقیق کے لیے کئی سفر کیے۔ کچھ لوگوں سے معلوم ہوا کہ موضع ساسو شریف ضلع شیخوپورہ میں مدفون بزرگ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ ہیں۔ وہاں پہنچا اور موجودہ سجادہ نشین صاحب سے ملاقات کی اور مدفون بزرگ کی خلافت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے نفی میں جواب دیا۔

کچھ لوگوں کی زبان سے معلوم ہوا کہ منڈی وار برٹن ضلع شیخوپورہ میں مدفون صوفی برکت علی، حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ ہیں۔ وہاں پہنچا اور سجادہ نشین صاحب سے صوفی صاحب کی خلافت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے بتایا وہ واقعی آپ کے خلیفہ ہیں لیکن وہ کوئی ثبوت پیش نہ کر سکے۔

اسی طرح کچھ لوگوں کی زبان سے یہ بھی سنا گیا کہ مناظر اسلام حضرت علامہ محمد عمر اچھروی رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ تھے۔ یہ بات کئی اعتبار سے روایت، درائیت اور تاریخی حقائق کے خلاف ہے:

☆ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا وصال مبارک 1928ء میں ہوا جبکہ حضرت مناظر اسلام کا وصال 1971ء میں ہوا۔ اس طرح حضرت مناظر اسلام، حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے وصال کے بعد تینتالیس (43) سال تک بقید حیات رہے۔ اس دوران عرس شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ پر وہ حاضری دیتے رہے اور اس موقع پر کبھی بھی ان کو خلیفہ شیر ربانی کے اعزاز کے ساتھ نہیں پکارا گیا۔

☆ حضرت مناظر اسلام رحمہ اللہ تعالیٰ اہل سنت کی معروف علمی شخصیت تھے، بڑے بڑے جلسوں اور مناظروں

Marfat.com

میں ان کو مدعو کیا جاتا تھا لیکن تاوصال کسی اشتہار پر ان کے نام کے ساتھ ''خلیفہء شیر ربانی''، نہیں لکھا گیا۔

☆ حضرت مناظر اسلام کی تصانیف کی تعداد نصف درجن سے زائد ہے جو ان کی زندگی میں شائع ہوتی رہیں اور ہو رہی ہیں، کسی ایک کے ٹائٹل پر ان کے نام کے ساتھ کبھی بھی ''خلیفہء شیر ربانی'' کے الفاظ نہیں لکھے گئے۔

البتہ محمد یوسف مجددی بی۔اے نے اپنی کتاب ''جواہر نقشبندیہ'' (مطبوعہ فیصل آباد) میں حضرت مناظر اسلام کو ''خلیفہء شیر ربانی'' قرار دیا ہے جو غلط اور حقائق کے خلاف ہے۔

ہم اپنے مقصد میں کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں؟ اس بارے میں قارئین کرام مطالعہء کتاب کے بعد خود ہی اپنی رائے قائم فرما سکتے ہیں۔ ہم ''خلفاء شیر ربانی رحمہم اللہ تعالیٰ'' کے موجودہ سجادہ نشین حضرات کی معاونت کے شکر گزار ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل اور عمر میں برکت عطاء فرمائے۔ اللہ جناب ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی صاحب اور حضرت صاحبزادہ علامہ محمد عبدالرؤف نورانی کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے اس کتاب پر تقدیم اور تقریظ تحریر فرمائی۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جناب محمد انور قمر شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفی 2007ء) کی مغفرت فرمائے اور جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ جو نہ صرف مختلف آستانوں سے رابطے کے وقت راقم کے ہمسفر رہے اور مایوس کن حالات میں حوصلہ افزائی فرماتے رہے بلکہ اپنے پُر ہجوم مشاغل و مصروفیات کے باوجود کتاب ہذا پر مختصر مگر جامع تقریظ بھی تحریر فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو عوام کے لئے نافع اور راقم کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین ثم آمین!

خاکِ درِ شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ:
محمد یٰسین قصوری نقشبندی

ادارہ علم و ادب:
E-35/K گلی نمبر 1، شاہین کالونی، والٹن روڈ، لاہور
10 مارچ 2009ء

★★★

Marfat.com

تقدیم

پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی صاحب
سابق چیئرمین شعبہ علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی لاہور

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

روحانیت کی سرسبز وشاداب، خوش منظر وادی کس قدر خوبصورت، دلکش اور روح پرور ہے۔ اس کا اندازہ وہی شخص کر سکتا ہے جسے اس وادی کے رہگذر ہونے کا موقع ملا ہو۔

حضرت شمس تبریزی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کیف ومستی میں ڈوب کر کیا خوب کہا ہے:

مادر دو جہاں غیر خدایا ر نداریم — جز یاد خدا ہیچ دگر کار نداریم
ما مست صبوحیم از میخانہ ء توحید — حاجت بمے و بادۂ خمار نداریم

علامہ اقبال رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس مضمون کی اس طرح عکاسی کی ہے:

من کی دنیا من کی دنیا کیف ومستی جذب وشوق — تن کی دنیا تن کی دنیا سُودو سودا مکر وفن

روحانیت کی وادی میں ایک عظیم عبقری، فعال، سرگرم، متحرک، ولی کامل، عارف حقانی، شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمہ اللہ تعالیٰ کی عظیم اور تاریخ ساز شخصیت علمی ودینی اور روحانی حلقوں میں محتاج تعارف نہیں۔ آپ نے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فارقی سرہندی رحمہ اللہ تعالیٰ کی تحریک احیائے اسلام کو برصغیر پاک وہند میں بالعموم اور خطہ پنجاب میں بالخصوص فروغ دینے میں بھرپور کردار ادا فرمایا۔ جس طرح حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسلام دشمن برہمنی سازش کے زیر اثر مغل بادشاہ کے خودساختہ ''دین الٰہی'' کو بے نقاب کر کے اس کی دھجیاں اُڑادی تھیں حضرت شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دور میں مغربی تہذیب کے تیزی سے پھیلتے ہوئے زہریلے تہذیبی اثرات کو زائل فرمایا اور حب الٰہی وعشق رسول ﷺ سے سرشار ہو کر اپنے روحانی فیضان سے ہزاروں فرزندان توحید کے دِلوں کو منور فرمایا۔

Marfat.com

آپ کی حیات مبارکہ میں ہی اور آپ کے وصال کے بعد آپ کے بکثرت خلفاء نے اس خوشگوار فریضے کو احسن طریقے سے انجام دیا جس کے نتیجے میں آج نہ صرف برصغیر پاک و ہند بلکہ یورپی ممالک بالخصوص برطانیہ میں لاکھوں افراد آپ کے فیض سے مستفیض ہو کر صراط مستقیم پر گامزن ہو گئے اور آپ کا یہ فیض روز بروز بفضلہٖ تعالیٰ پھیلتا جا رہا ہے۔

محترم علامہ محمد یٰسین قصوری صاحب بجا طور پر ہدیہ تبریک و تحسین کے مستحق ہیں کہ انہوں نے زیر نظر کتاب بعنوان ''تذکرہ حضرت شیر ربانی ثم قپوری اور ان کے خلفاء'' تصنیف کی ہے بندہ ناچیز نے اپنی علالت کی بناء پر دستہ جستہ دیکھا ہے۔ محترم قصوری صاحب نے جو علوم قدیمہ سے بہرہ ور اور علوم جدیدہ پر نگاہ رکھتے ہیں اپنی اس کتاب میں اولیاء کرام، ان کی تبلیغ کے طریق کار اور اسلامی معاشرے پر اس سے خوشگوار اثرات کو بیان کیا ہے۔ اس ضمن میں بہت سے علمائے کرام، مشائخ عظام، مساجد اور مدارس کا بھی ذکر آ گیا ہے جس سے کتاب کی افادیت میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔

محترم قصوری صاحب نے اس کتاب کو عام فہم، دلنشین انداز میں تحریر کیا ہے۔ تحقیق، مشاہدہ اور تاریخی حوالوں سے مزین کیا ہے۔ ہمہ پہلو، ہمہ جہتی معلومات اور حقائق فراہم کر کے جو حضرات خلفاء کے موجودہ سجادہ نشینوں سے شرف ملاقات کے دوران انہیں معلوم ہوئے، کتاب کو دلچسپ بنایا ہے۔

اس سے قبل بھی آپ کی تصنیف ''چشمہ فیض شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ'' اہل ذوق کے ہاں قبولیت عامہ حاصل کر چکی ہے۔ اور اس کے دو ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گئے ہیں اور مزید ترامیم سے نیا ایڈیشن عنقریب منظر عام پر آ رہا ہے: اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

بارگاہ صمدیت میں دُعا ہے کہ رب کریم جل شانہ اپنے حبیب پاک شاہِ لولاک ﷺ کے طفیل قصوری صاحب کو اجر عظیم عطا فرمائے اور قارئین کو اس سے استفادہ کر کے ایمان کی تازگی اور حلاوت عطا فرمائے۔ آمین بجاہِ سید المرسلین ﷺ۔

فقط

احقر العباد بشیر احمد صدیقی عفی عنہ

المرقومہ 12 ربیع الاوّل 1430ھ

Marfat.com

کلماتِ اعزاز

سید السادات حضرت سید سرمد الحسینی شاہ مکان شریفی دامت برکاتہم العالیہ

شریعت احکام ظاہری اور تصوف ان احکام کو عملی جامہ پہنانے کا نام ہے۔ شریعت بمنزلِ ''گلستان'' کے ہے اور تصوف اس کے موسم بہار کا نام ہے۔ شریعت سے ظاہری طہارت اور تصوف سے باطنی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ شریعت انسانی کو اللہ تعالیٰ کے گھر میں جانے کی دعوت دیتی ہے اور تصوف اس کی بارگاہ خاص تک رسائی کا ذریعہ ہے۔ الغرض تصوف انبیاء کرام علیہم السلام بالخصوص خاتم الانبیا ﷺ کے خاص مقام کے فیضان کا نام ہے با الفاظ دیگر قرآن وسنت کی تعلیمات پر انتہائی کمال طریقے سے عمل پیرا ہونے کا نام ''تصوف'' ہے۔ اس علم کے فیوض و برکات انبیاء کرام علیہم السلام سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور امتِ محمدیہ کے اولیاء عظام رحمہم اللہ تعالیٰ کو حاصل ہوئے، اس لیے کہ ان لوگوں کو نیابت مصطفےٰ ﷺ کا اعزاز حاصل ہے۔ اولیاء کاملین نے فوائد و مقاصد کے حصول کے لیے حُسن اخلاق اور حکمت عملی سے تصوف کے علمی ورثہ کو معراج کمال تک پہنچایا۔ انہوں نے اپنے اپنے دور میں عوام وخواص کی اصلاح احوال اور باطنی تربیت کے لیے اس علم کو تصانیف کی شکل میں بھی محفوظ کیا۔ مشائخ عظام کے آستانوں اور خانقاہوں سے ''تصوف'' کی خوب اشاعت ہوئی حتیٰ کہ اس کی نورانی کرنوں سے دنیا کا ہر خطہ جگمگا اٹھا۔ صوفیاء کرام اور علماء ربانی کی نیابت کا اعزاز حاصل کرنے والوں (خلفاء) نے ہر دور میں اپنے متوسلین میں بیٹھ کر اس کا پیغام عملی تربیت میں دیا۔

انیسویں صدی عیسوی کے اختتامی اور بیسویں صدی کے ابتدائی سالوں میں برصغیر کا خطہ پنجاب جن اولیاء کرام کے فیوض و برکات سے مالا مال ہوا ان میں سے جنید وقت، شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمہ اللہ تعالیٰ کا اسم گرامی نمایاں ہے۔ آپ اپنے زمانہ کے اولیاء میں ممتاز مقام اور ولایت کے انتہائی بلند مرتبہ پر فائز تھے۔ آپ کی تبلیغی، اصلاحی اور تربیتی تعلیمات سے ایک زمانہ مستفید و مستفیض ہوا۔ آپ نے حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی تقلید میں عوام وخواص کی اصلاح احوال، تربیت باطنی اور احیاء سنت مصطفےٰ ﷺ کا بیڑا اُٹھایا۔ اپنے مشن کی تکمیل کے لیے زندگی بھر کوشاں رہے اور تجدیدی بنیادوں پر خدمات انجام دیں۔ اپنے تربیت یافتہ لوگوں سے روحانی مبلغین کی ایک جماعت تیار کی جو آگے جا کر آپ کے خلفاء کہلائے۔ آپ کے وصال کے بعد آپ کے خلفاء کرام نے تحریک احیاءِ سنتِ مصطفےٰ ﷺ

Marfat.com

کو بام عروج تک پہنچایا۔ آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے متوسلین اور عقیدتمندوں پر آج بھی آپ کی روحانی تربیت اور سنت نبوی ﷺ کے آثار دکھائی دیتے ہیں جو آپ کی زندہ کرامت ہے۔

زیر نظر کتاب ''حضرت شیر ربانی شرقپوری اور ان کے خلفاء'' علامہ محمد یٰسین قصوری نقشبندی کی نہایت قابل قدر تصنیف ہے جس میں موصوف نے محنت شاقہ سے حضرت میاں صاحب شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ اور آپ کے معروف خلفاء کے احوال و آثار، مکشوفات و کرامات، مکتوبات و تبرکات اور ارشادات و تعلیمات کو اچھوتے انداز میں پیش کیا ہے۔ اس موضوع پر کام کرنے والوں کے لیے یہ کتاب ایک ممتاز اور مستند مآخذ ثابت ہوگی۔ اس کے تمام مندرجات و مضامین عام فہم، جامع اور مستند ہیں۔ الغرض یہ کتاب سلسلہ نقشبندیہ کے متوسلین کے لیے ایک علمی تحفہ اور نعمت غیر مترقبہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ فاضل مصنف قبل ازیں شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے احوال و آثار، کشف و کرامات اور ارشادات و تعلیمات پر مفصل و جامع کتاب ''چشمۂ فیضِ شر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ'' کے نام سے لکھ چکے ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قصوری صاحب کی علمی، ادبی اور تحقیقی خدمات کو قبول فرمائے۔ انہیں اور ہم کو تعلیمات شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین!

فقط

سید سرمد الحسینی شاہ مکان شریفی

نبیرۂ حضرت امام علی شاہ قدس سرہٗ العزیز

نزیل لاہور

۱۲ ربیع الاوّل ۱۴۳۰ھ بروز منگل مطابق 10 مارچ 2009ء

★★★

Marfat.com

تقریظ

حضرت صاحبزادہ حافظ محمد ابوبکر شرقپوری دامت برکاتہم

(سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف)

خلوصِ نیت سے اچھے لوگوں کے ساتھ تعلق رکھنے والے لوگ بھی اچھے بن جاتے ہیں اور قابل تعظیم ہستیوں کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے والے بھی قابل تعظیم ہو جاتے ہیں۔ یہ عظمت انہیں اللہ تعالیٰ اس لئے عطا فرماتا ہے کہ انہوں نے اس کے ان محبوبوں کی اطاعت وفرمانبرداری میں سرمُو فرق نہیں کیا ہوتا جنہیں اللہ اپنے دوست کہتا ہے۔ اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ بلاشبہ اللہ کے دوستوں میں سے ہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں ولایت کے اعلیٰ وارفع مقام پر فائز فرمایا۔ مخلوق خدا نے ان سے بھرپور فیض پایا اور یہ فیض انہیں اس قدر ملا جس قدر ان کی استطاعت تھی۔ جتنی جتنی ان کی اشتہا اور استعداد تھی اس کے مطابق سیر ہوئے۔ پھر وہ جنہیں فیض شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کو آگے منتقل کرنے کی اجازت مل گئی وہ آپ کے مخصوص فیض یافتہ اور زیادہ قرب والے بن گئے۔ ان پر شب وروز آپ کی نگاہ رہی۔ آپ ان سے خوش رہے اور وہ آپ سے راضی۔ اہل تصوف نے ایسے لوگوں کو خلیفہ کہا ہے، ایسے ہی لوگوں کو سجادہ نشین یا قائم مقام کہتے ہیں۔ اب ہم آسانی سے کہہ سکتے ہیں کہ سجادہ نشین کے لیے تحریری یا تقریری اجازت ہونی ضروری ہے۔ ورنہ کئی لوگ سجادگی یا خلافت کے دعویدار بن جائیں گے۔

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ بات مشہور ہے کہ آپ نے خلافت کی دولت خوب بانٹی ہے مگر کتابوں میں جن خلفاء کا ذکر ہے وہ اتنے زیادہ نہیں ہیں..... اہل حال کے نزدیک خلافت کی دولت بانٹنے سے مراد دولتِ فیض ہے۔ مگر ظرف اور استطاعت کے مطابق جنہیں اس طریقہ کی ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں ان کا ذکر کتابوں میں کیا گیا ہے۔ حضرت علامہ محمد یٰسین قصوری نقشبندی کی شخصیت تحریر کے میدان میں خوب اجاگر ہو رہی ہے۔ آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپوری سے ان کی گہری وابستگی ہے۔ ''چشمہء فیض شیر ربانی'' کے نام سے ایک مبسوط کتاب لکھنے کے دوران انہوں نے فیصلہ کیا کہ ''خلفائے شیر ربانی'' پر کام ہونا نہایت ضروری ہے۔ یہ اسی فیصلہ کا نتیجہ ہے کہ آج وہ اس کتاب ''حضرت شیر ربانی شرقپوری اور ان کے خلفاء رحمہم اللہ تعالیٰ'' کو مکمل کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ ان کی یہ کوشش واقعی قابل صد تحسین ہے۔

کتاب لکھنے کا فیصلہ کر لینا تو آسان ہے لیکن اس راہ میں جو مشکلات اور کٹھن منزلیں طے کرنا پڑتی ہیں وہ ہمت کی شکستگی کا باعث ضرور بنتی ہیں۔ مگر علامہ محمد یٰسین قصوری نقشبندی صاحب نے نہایت متانت اور مستقل مزاجی کے ساتھ سفر کو طے کیا ہے اور منزل تک پہنچے بغیر دم نہیں لیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم اور عمل میں مزید برکات عطا فرمائے اور انہیں دین کی خدمت سرانجام دینے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین!

صاحبزادہ حافظ میاں محمد ابوبکر شرقپوری

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

14 اگست 2006ء

Marfat.com

تقریظ

جناب محمد انور قمر شرقپوری [1]

اعلیٰ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے دور (1928ء..... 1865ء) کے عظیم مذہبی راہنما اور روحانی پیشوا تھے۔ آپ کی شخصیت ولایت کی بلندیوں کو چھوتی تھی۔ آپ نے روحانی دنیا میں ایک عظیم انقلاب برپا کر دیا اور اپنے اخلاق کریمانہ سے تبلیغ دین فرمائی۔ آپ کی کوشش و تربیت سے عام لوگوں کی زندگیاں سنور گئیں۔ بعض شخصیات کو ولایت کے درجے تک پہنچا دیا یہ حضرات آپ کے خلفاء تھے۔

حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ فرمایا کرتے تھے کہ میرے پیر و مرشد نے خلافت ''ٹکے ٹوکری'' لگا دی تھی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے خلفاء کی تعداد کثیر ہے۔ حضرت صاحبزادہ میاں غلام احمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے چالیس خلفاء کے خطوط میرے پاس موجود ہیں۔ یہ بات بھی متعدد خلفاء کا پتہ بتاتی ہے۔

حضرت علامہ محمد یٰسین قصوری نقشبندی اس سلسلے میں کھوجی ثابت ہوئے ہیں کہ انہوں نے حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے بعض خلفاء کرام کی نشان دہی کر دی ہے بلکہ ان کے احوال و آثار، کشف و کرامات اور خدمات و تعلیمات کو یکجا کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔

حضرت علامہ محمد یٰسین قصوری نقشبندی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ انہوں نے حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی حیات و تعلیمات پر خوب کام کیا ہے۔ ان کی کتاب ''چشمہ فیض شیر ربانی'' شیر ربانی ادب میں گراں قدر اضافہ ہے۔ علامہ صاحب ایک صاحب طرز انشاء پرداز ہیں، محقق بھی ہیں اور مؤرخ بھی۔ وہ جو کچھ لکھتے ہیں خوب جستجو اور تحقیق سے لکھتے ہیں۔ انہیں بزرگان دین سے سے عقیدت و محبت ہے۔ اسی عقیدت و محبت نے انہیں مجبور کیا کہ وہ کوئی انوکھا کام کر دکھائیں۔ انہوں نے ''خلفاء شیر ربانی'' پر کام کرنے کا ارادہ کیا اور کمر باندھ کر طویل سفر کیے۔ خلفاء کے آستانوں پر حاضری دی، جانشین و متوسلین سے ملے اور حالات و کوائف جمع کرنے شروع کر دیے۔ اس طرح بڑی جلدی سے وہ اپنے اس مقصد میں کامیاب ہو گئے اور کتاب ''تذکرہ حضرت شیر ربانی شرقپوری اور ان کے خلفاء رحمہم اللہ تعالیٰ'' قارئین کے ہاتھوں میں دینے کے قابل ہو گئے۔

1- افسوس کہ جناب محمد انور قمر شرقپوری 14 اگست 2007ء کو انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی نوازشیں، شفقتیں اور محبتیں ہمیشہ یاد رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کی علمی و ادبی خدمات کو قبول فرمائے۔ آمین! (قصوری عفی عنہ)

Marfat.com

اس کتاب میں حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی حیات وتعلیمات کے علاوہ آپ کے مندرجہ ذیل خلفاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے:

☆ حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری
☆ حضرت صاحبزادہ سید محمد مظہر قیوم
☆ حضرت سید نورُالحسن شاہ بخاری
☆ سید محمد اسماعیل شاہ بخاری
☆ حضرت حاجی عبدالرحمٰن قصوری
☆ حضرت سید محمد ابراہیم شاہ بخاری،
☆ حضرت صاحبزادہ محمد عمر بیر بلوی،
☆ حضرت سید حاکم علی شاہ المعروف ابوالرضا،
☆ حضرت میاں رحمت علی۔ رحمہم اللہ تعالیٰ

آپ نے اس کام میں خوب محنت کی ہے۔ایک ایک بات کو درائیت کے اصولوں کے تحت پرکھا ہے، تاریخی حقائق کی روشنی دکھائی ہے، حق اور سچ کی عینک سے دیکھا ہے اور پھر انہیں عوام کے سامنے پیش کیا ہے۔ان کا یہ کام قابل تحسین اور بھرپور معلومات کا خزینہ ہے۔وہ جس بزرگ ہستی پر لکھتے ہیں اس کا کوئی پہلو تشنہ نہیں چھوڑتے اور قاری کو وافر معلومات دینے کی کوشش کرتے ہیں۔یہاں تک کہ ان کے مسکن کی تاریخی اہمیت واضح کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے آباؤ اجداد، خلفاء، تعلیمات اور اولاد امجاد کا بھی ذکر کرتے جاتے ہیں۔اس خوبی نے ان کی کتاب کو زیادہ قابل تحسین بنادیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کے ذوق میں اضافہ فرمائے اور وہ اپنے قارئین کو اپنی تحقیقات سے مستفیض ومستفید کرتے رہیں۔آمین ثم آمین۔اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔

احقر

محمد انور قمر شرقپوری

14 اگست 2006ء

قمر منزل، شرقپور شریف، ضلع شیخوپورہ

Marfat.com

الانتساب

مصلح اعظم عصرِ حاضر، مبلغ اعظم تعلیماتِ رضا، مفتی اعظم پاکستان
مُحبِّ شیر ربانی، منظورِ نظر ثانی لاثانی، جامع شریعت وطریقت

حضور مفتی **محمد عبدالغفور** نقشبندی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ

سابق صدر المدرسین ''جامعہ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ'' شرقپور شریف
بانی وشیخ الحدیث جامعہ فاروقیہ رضویہ، گوجر پورہ، باغبانپورہ لاہور کے نام
جن کی نظرِ فیضان سے یہ خدمت انجام دے سکا۔

خاک درِ شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ:
محمد یٰسین قصوری نقشبندی

E-35/K، گلی نمبر 1، شاہین کالونی، والٹن روڈ، لاہور
فون: 0300-4455710

Marfat.com

تعارفِ مصنف

از: صوفی محمد عبدالستار طاہر مسعودی

علمی وجاہت سے مالا مال، خوش طبع ومنکسر المزاج مولانا محمد یٰسین قصوری نقشبندی صاحب اپنے اسلاف کی چلتی پھرتی تصویر ہیں۔ نیک نام والدین کی باعث فخر اولاد ہیں۔ ارائیں خاندان کے دل نواز سپوت ہیں۔

خاندانی پس منظر:

موضع بھالہ (تحصیل وضلع قصور) میں نسل در نسل آباد آپ کا خاندان مختلف ناموں سے معروف رہا۔ پہلے ''ملاّں جودھا کا خاندان'' پھر ''صوفیوں کا خاندان'' اور بعدازاں ''حاجی خاندان'' کے نام سے جانا پہچانا جاتا ہے۔

خاندانی طور پر نقشبندی مشرب رکھتے ہیں۔ آپ کے نانا جان حاجی جمال الدین اور ان کے بھائی حاجی چراغ دین 1915ء سے شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے بیعت تھے۔ آپ کے بعد گاؤں کے دیگر لوگوں نے بھی شرق پور شریف سے رشتہ طریقت استوار کیا۔ یوں یہ گھرانا اپنے گاؤں میں نقشبندی مشرب کا نکتہ آغاز ہوا۔ یہ فیض نسل در نسل چلتا ہوا ہمارے ممدوح کی اگلی نسل تک منتقل ہو چکا ہے۔

ذلک فضل اللّٰہ یوتیہ من یشاء

والدین گرامی قدر:

مولانا محمد یٰسین قصوری نقشبندی صاحب کے والدین متقی و پرہیز گار، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور شب زندہ دار تھے۔ گھرانا معاشی طور پر اگرچہ غریب تھا لیکن عشق ومحبت رسول اکرم صل اللہ علیہ وسلم اور اولیاء سے عقیدت کے باعث متمول تھا۔ یہی رنگ ہمارے ممدوح کی شخصیت پر غالب ہے۔

برادران گرامی:

آپ تین بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ بھائیوں کے نام یہ ہیں:

1۔ حضرت علامہ مفتی محمد امین نقشبندی (خطیب اعظم قصور)

2۔ صوفی محمد لطیف نقشبندی (جو زراعت کو ذریعہ معاش بنائے ہوئے ہیں۔)

Marfat.com

ولادت باسعادت:

مولانا محمد یٰسین قصوری نقشبندی 1957 کو مہر احمد دین رحمہ اللہ تعالیٰ (م 1971ء) کے ہاں موضع بھالہ (جو قصور کے مغرب میں تین میل دوری پر واقع ہے) میں پیدا ہوئے۔

حصول تعلیم:

مقامی سکول میں پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد والدہ محترمہ رحمہا اللہ تعالیٰ (م 2006ء) کے حکم وخواہش کے پیش نظر 1973ء میں درس نظامی کا آغاز کیا۔

ابتدائی کتب مدرسہ حضرت صدقی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ (موضع بگری ضلع قصور) میں علامہ مفتی محمد یونس امجدی قصوری صاحب (خطیب اعظم بگری) سے پڑھیں۔ درجہ متوسطہ اور موقوف علیہ کی کتب جامعہ فاروقیہ رضویہ (گھوڑے شاہ روڈ، لاہور) میں حضرت علامہ مفتی محمد عبدالغفور نقشبندی شرقپوری (م 2007ء) اور حضرت علامہ مفتی محمد اشرف نقشبندی (م۔2005ء) رحمہما اللہ تعالیٰ سے پڑھیں۔ دورہ حدیث (صحاح ستہ) کی تکمیل کے لیے حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی اور حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری (م۔ 2007ء) رحمہما اللہ تعالیٰ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا۔ 1981ء میں تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان کا امتحان۔امتیازی نمبروں سے پاس کر کے سند فراغت حاصل کی۔ 1984 میں لاہور بورڈ سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔1986ء میں لاہور بورڈ سے فاضل عربی کا امتحان پاس کیا۔1989ء میں لاہور ڈویژن سے او۔ٹی کا امتحان پاس کیا۔1994ء میں اے۔ٹی۔ ٹی۔سی اور 2002ء میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سے بی ایڈ عربی کی ڈگری حاصل کی۔

تدریسی خدمات:

درس نظامی کی تکمیل کے بعد (1982ء تا 1986ء) جامعہ فاروقیہ رضویہ (باغبانپورہ، لاہور) کے شعبہ درس نظامی میں تدریسی خدمات انجام دیں۔ 1987ء میں محکمہ تعلیم سے وابستہ ہوئے۔ گورنمنٹ ہائی سکول والٹن، لاہور کینٹ میں عربی استاد کے منصب پر آغاز کار کیا۔تدریسی وتعلیمی خدمات کے ساتھ ساتھ مختلف مساجد میں امامت اور خطابت کا سلسلہ بھی جاری رہا۔

بیعت کی سعادت:

1984ء میں اپنے استاد محترم جامع شریعت وطریقت حضرت علامہ مفتی محمد عبدالغفور نقشبندی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ (م 2007ء) کے دست اقدس پر شرف بیعت حاصل کیا۔

Marfat.com

مرشد گرامی کی آپ پر خصوصی شفقت اور نظر کرم تھی۔ پیر و مرشد کے وصال سے ایک دن قبل اپنے گھرانے کے تمام افراد کو مرشد کامل کی ارادت میں داخل کروا کر نقشبندی سلسلے کو قوی کر لیا۔

سیاسی وابستگی:

اخلاق حمیدہ اور عادات جمیلہ سے آراستہ مولانا محمد یٰسین قصوری نقشبندی سیاسی وابستگی بھی رکھتے ہیں۔ اس حوالہ سے جمعیت علماء پاکستان کے خادم و رکن ہیں۔ قائد ملت اسلامیہ حضرت امام شاہ احمد نورانی صدیقی رحمہ اللہ تعالیٰ (م۔2003ء) سے دلی عقیدت رکھتے ہیں۔ تحریک ختم نبوت 1974ء اور تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ 1977ء میں جمعیت علماء پاکستان کے پلیٹ فارم سے حصہ لیا۔

شادی خانہ آبادی:

آپ کی شادی 1987ء میں ماموں جان حاجی محمد صدیق صاحب کی صاحبزادی سے موضع بھالہ میں قرار پائی۔

اولاد امجاد:

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے آپ کو تین صاحبزادیاں اور دو صاحبزادے عطاء فرمائے۔ صاحبزادگان میں محمد احمد نورانی اور محمد اعظم نورانی ہیں۔ دونوں نوعمر ہیں اور پرائمری میں زیر تعلیم ہیں۔

آثار علمیہ:

مولانا محمد یٰسین قصوری نقشبندی درس و تدریس کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف سے بھی شغف رکھتے ہیں۔ آپ کے آثار علمیہ میں درج ذیل کاوشات شامل ہیں:

1 مطبوعہ کتب:

نمبر شمار	عنوان	مقام اشاعت	سن اشاعت
1	تلخیص جواہر العلوم	لاہور	1989ء
2	معین الطالب لامتحان الفاضل	لاہور	1990ء
3	ایمانِ والدینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	لاہور	1998ء
4	چشمہ فیض شیرِ ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ	لاہور	1998ء
5	القاموس البشیر (اردو سے عربی ڈکشنری)	لاہور	2004ء
6	تذکرہ اولیائے پاک و ہند (دو جلد)		

Marfat.com

2 تراجم وحواشی:

نمبر شمار	عنوان	مقام اشاعت	سن اشاعت
1	تفہیم الدراسہ فی دیوان حماسہ	لاہور	1990ء
2	ترجمہ وحواشی مؤطاء امام محمد	لاہور	1998ء

3 زیر طبع کتب:

1	تذکرہ حضرت شیر ربانی اور ان کے خلفاء	2	تذکرہ حضرت امام شاہ احمد نورانی صدیقی رحمہ اللہ تعالیٰ
3	تعارفِ امام احمد رضا بریلوی اور مطالعہ فتاویٰ رضویہ	4	فضائل علم وعلماء
5	''دعوتِ میت'' کی شرعی حیثیت	6	امام احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

زیرِ نظر کتاب ''تذکرہ حضرت شیر ربانی شرقپوری اور اُن کے خلفاء'' مصنف کی قابل تحسین کاوش ہے۔ انہوں نے یہ کتاب تصنیف کر کے ایک اہم ضرورت کو پورا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے اور ہم سب کو تعلیمات شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین!

محمد عبدالستار طاہر مسعودی

اسلام نگر، والٹن روڈ، لاہور

Marfat.com

حمدِ باری تعالیٰ

خیال کی یہ مجال کب ہے تری حقیقت کو پا سکے جو
قلم کو یارا کہاں ہے یارب تری ثنا کو نبھا سکے جو

ہزار ارض و سما کو مولا ، تو ایک ''کُن'' سے وجود دے دے
حیات دے کر جمود دے دے، نزول دے کر صعود دے دے

بزرگ و برتر ہے ذات تیری عظیم سب سے قدیم سب سے
تو سب کا خالق تو سب کا مالک رحیم سب سے کریم سب سے

جسے جو چاہے شعور دے دے جسے جو چاہے مزاج دے دے
جسے تُو منسوخ چاہے کر دے جسے تو چاہے رواج دے دے

کرم کی بارش کا منتظر ہوں مرے چمن کو بہار دے دے
اداس چہروں کو روپ دے دے تبسموں کو نکھار دے دے

شریر و شیطان تیرے باغی بھی تیری رحمت سے پل رہے ہیں
ترے جہانوں میں رہ رہے ہیں تری زمینوں پہ چل رہے ہیں

تری گرفتیں بھی سخت ہیں تو شمار کب ہے کرم کا ترے
حساب کب تیری رحمتوں کا اگر ہیں بے حد گناہ میرے

خدائے قدوس تری عظمت بیان کرنے سے لفظ قاصر
مرے جسارت کی لاج رکھنا اے میرے حامی اے میرے ناصر

کرم ہو سہراب پر خُدایا نواز دے اپنی نعمتوں سے
خطا کا پُتلا ، عطا کا طالب ، نہیں یہ مایوس رحمتوں سے

Marfat.com

نعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

بَس گیا جس کی نِگاہوں میں سراپا تیرا
اُس کو ہر شئے میں نظر آیا ہے جَلوہ تیرا

چاند تاروں نے لیا نُور تیرے چہرے سے
ساری دنیا میں ہے ہر سمت اجالا تیرا

سامنے تیرے مسیحائی کا دَم کون بھرے
مُقتدی مسجدِ اقصیٰ میں مسیحا تیرا

کون ہے ایسا غنی کون سخی ایسا ہے
جھولیاں بھر دے شہنشاہوں کی منگتا تیرا

فکر کی قُوّتِ پرواز بھی عاجز نکلی
اِتنا اُونچا ہے، مری سَوچ سے رُتبہ تیرا

شام آئی تیری زلفوں کی بَلائیں لینے
صُبح نے آنکھ مَلی چُوم کے تَلوا تیرا

تیری توقیر کی تَفسیر ہے قُرآن کریم
مجھ سے پُوچھیں تو اذانیں بھی ہیں چرچا تیرا

کیا ہے سُہراب کی اَوقات کہ لکھے شاہا
تیری مدحت ، تیری تعریف ، قصیدہ تیرا

Marfat.com

پہلا باب

شیرِ ربّانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ

شرقپور شریف

1865ء------1928ء

Marfat.com

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ

مختلف بزرگ مختلف ادوار میں حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی ولادت باسعادت اور مقام و مرتبہ کے بارے میں بشارتیں دیتے رہے۔اس سلسلے میں چند ایک اکابر کی بشارات سطور ذیل میں پیش کی جاتی ہیں:

پیدائش سے ایک صدی قبل بشارت:

تذکرہ نگاروں کی تحقیق کے مطابق حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی ولادت باسعادت سے ایک صدی قبل کابل شہر (افغانستان) میں ایک ولی کامل نے آپ کے جد اعلیٰ کو آپ کی ولادت کی خوشخبری سنائی تھی۔خوشخبری کے مطابق ایک صدی بعد شرقپور شریف میں آپ کی ولادت باسعادت ہوئی۔1

ایک معتکف ولی کامل کی بشارت:

آپ کے مورث اعلیٰ حضرت صالح محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں نرینہ اولاد نہیں تھی، اس وقت ان کا قیام قصور شہر میں تھا۔وہ ایک بزرگ کے پاس گئے جو قصور کے نواح میں ایک غار میں معتکف تھے۔ان سے عدم اولاد کا تذکرہ کیا۔انہوں نے خوشخبری سناتے ہوئے فرمایا: اللہ تمہیں ایک لڑکا عطا فرمائے گا۔اس کا نام ''شیر محمد'' رکھنا''

حضرت بابا غلام رسول رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس بشارت کو یوں بیان فرمایا کہ:

1- محمد امین شرقپوری، مولانا: تذکرہ اولیائے نقشبند ص197۔۔

Marfat.com

''یہ وہی بچہ ہے جس کی بشارت میرے والد بزرگوار کو غار میں معتکف ولی اللہ نے دی تھی۔
وہ میں نہیں تھا وہ ہونہار اور بلند بخت لڑکا یہی ہے''۔2

حضرت بابا امیر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ کا کشف:

کہتے ہیں کہ حضرت بابا امیر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ شرقپور شریف تشریف لایا کرتے تھے۔ایک مکان کے سامنے کھڑے ہو کر لمبے لمبے سانس لیتے گویا خوشبو سونگھ رہے ہوں۔لوگوں کے پوچھنے پر جواب میں فرماتے:

''مجھے کشف ہوا ہے کہ اس سرزمین پر ایک ''شیرِ خدا'' پیدا ہوگا۔جس سے ایک دنیا فیض یاب ہوگی''3۔

حضرت بابا جی کا شرقپور شریف میں آمد و رفت کا سلسلہ:

حضرت بابا امیر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ اولیاء میں ممتاز مقام کے حامل اور صاحب کشف بزرگ تھے۔کہا جاتا ہے کہ ایک مرتبہ دریائے راوی میں بہت طغیانی آئی اور دریا کے قرب و جوار کے تمام دیہات زیر آب آ گئے۔اس وقت طغیانی کا رخ شرقپور شریف کی طرف بھی ہو گیا۔شرقپور شریف کے باسی بہت گھبرائے کیونکہ مویشیوں،مکانات اور مکینوں کو شدید خطرہ لاحق تھا۔کچھ لوگ شرقپور شریف سے چند میل کے فاصلے پر واقع بستی ''کوٹلہ پنجو بیگ'' میں گئے تا کہ وہاں ایک مشہور بزرگ حضرت بابا امیر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرائیں۔لوگوں نے دریا راوی کے خطرات کے بارے میں عرض کیا۔آپ نے اپنا ''رومال'' دیا اور فرمایا:

''جاؤ میرا یہ رومال دریا کو دکھانا اور میرا اسلام کہنا اور تم اپنے اپنے گھروں میں عبادت میں مصروف ہو جانا۔''

ذہنی طور پر لوگ مطمئن نہ ہوئے لیکن مجبوراً واپس آ گئے اور بابا جی کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کیا۔جس کے نتیجے میں دریا کا پانی شرقپور شریف سے دو میل دور چلا گیا گویا اس تدبیر سے مویشی،مکانات اور باسی سب دریا کے خطرات سے محفوظ ہو گئے۔4

ایک دفعہ شرقپور شریف میں لوگوں نے اسی بابا جی کو دیکھا جنہوں نے رومال دیا تھا،لوگ تعظیماً ان

2- فضل احمد مونگا،حاجی: حدیث دلبران ص50۔3- فضل احمد مونگا،حاجی: حدیث دلبراں ص49۔4- جلیل احمد شرقپوری، صاحبزادہ میاں: مختصر حالات شیرِ ربانی ص1۔

Marfat.com

کے پاس جمع ہو گئے تا کہ دُعا کرائیں۔ باباجی تنگ و تاریک گلیوں سے گھومتے ہوئے ایک مکان کے پاس جا کر رُک گئے اور لمبے لمبے سانس لینے لگے کیونکہ باباجی کا چہرہ باوقار اور بارعب تھا اس لیے حاضرین میں کسی کو سوال کرنے کی جرأت نہ ہوئی اور باباجی واپس چلے گئے۔

اس کے بعد حضرت امیر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ کا شرقپور شریف میں آنے جانے کا سلسلہ تیزی سے شروع ہو گیا۔ وہ شرقپور شریف میں داخل ہوتے ہی تیزی سے ایک مکان کے پاس پہنچ کر رُک جاتے اور لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیتے۔ لوگ ان سے اس بارے میں پوچھتے تو ان سے اعراض کر کے اگے گزر جاتے۔ ایک دفعہ لوگوں کے پوچھنے پر باباجی نے مسکراتے ہوئے فرمایا: ہاں بیلیو! صرف خوشبو آتی ہے اب انہیں آ بھی جانا چاہے۔'' لوگ ان کے جواب سے بہت حیران ہوئے سوچنے لگے لیکن کسی نتیجے پر نہ پہنچ سکے۔

1857ء کی جنگ آزادی کی ناکامی کے بعد مسلمانوں کے زخم ابھی پُرسوز تھے۔ ملک میں ہر طرف بے چینی اور افراتفری تھی۔ 1865ء کی ایک رات تھی کہ حضرت بابا امیر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ خلاف معمول شرقپور شریف میں جلدی سے داخل ہوئے اور تمام گلیوں کو عبور کرتے ہوئے ایک مکان کے سامنے جا کر رُک گئے۔ آج پہلے کی طرح لمبے لمبے سانس نہیں لے رہے تھے، اور مسکرا کر فرمانے لگے: ''دیکھا وہ آ گئے۔ آخر آ ہی گئے ہیں۔'' لوگوں نے تعجب سے پوچھا ''باباجی! کون آ گئے ہیں؟'' جواب میں فرمایا: ''میاں عزیز الدین سے جا کر پوچھو''۔ لوگوں نے میاں عزیز الدین کے مکان کا دروازہ کھٹکھٹایا، پوچھنے پر پتہ چلا کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے چاند سا بچہ عطا فرمایا ہے۔[5]

آسمان کی سیر:

پیدائش کے فوراً بعد من جانب اللہ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو آسمان کی سیر کرائی گئی۔ تذکرہ نویسوں نے اس سلسلے میں آپ کی بڑی ہمشیرہ کا خواب نقل کیا ہے۔ انہوں نے خواب دیکھا کہ آسمان سے ایک تخت اُترا ہے، جس کو اٹھانے والوں کے چہروں پر نور برس رہا تھا۔ وہ میرے بھائی کو تخت پر بٹھا کر آسمان کی طرف لے گئے، جب وہ واپس تشریف لائے تو ان کے سر پر ایک چمکتا ہوا تاج تھا اور آپ

5- فضل احمد مونگا، حاجی: حدیث دلبراں ص 49

Marfat.com

نوارنی لباس تن زیب کئے تھے۔جب آپ بڑے ہوئے ہمشیرہ کے ہاں جاتے ،ہمشیرہ اس واقع کے بارے میں پوچھتیں تو آپ مسکرادیتے۔ 6

مادرزادولی اللہ:

حضرت شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ مادرزادولی اللہ تھے۔اس بات کی گواہی آپ کے عہد کے لوگوں نے دی۔صوفی محمد ابراہیم قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ جب میں پہلی یا دوسری بار شرقپور شریف میں حاضر ہوا تو بہت بوڑھے آدمیوں کی زبان سے سنا کہ" حضرت شیر ربانی مادرزاولی ہیں۔ان لوگوں میں سے میاں امام دین مونگا اور حکیم امام دین بھی ہیں۔7

دلائل ولایت شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ:

حضرت شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ولایت کے بکثرت دلائل وشوائد ہیں جن میں سے چندایک سطور ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں:

☆حاجی فضل الٰہی مونگا رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ آپ نے ایک دفعہ بیان فرمایا کہ:"ایک دفعہ حسب معمول لاہور جا رہا تھا،سردی انتہا پر تھی بارش اور طوفان زوروں پر تھا۔بجلی کڑک رہی تھی اور اولے بھی شدت سے پڑ رہے تھے۔میری طبیعت نے آگے جانے سے گریز کیا۔میں نے اپنے آپ کو سنبھالا اور کہا کہ شاید آج آزمائش کا دن ہے۔جب میں موضع ٹھیکری والا کے قریب پہنچا تو بجلی زور سے کڑک کر گری،ہوا کا شور بڑھ گیا۔سڑک کے درخت گرنے لگے،سڑک بے آباد تھی اور میں خوف کے باعث سڑک سے باہر نکل گیا۔ہاتف غائبی نے آواز دی کہ ابھی تک تمہیں اپنی جان ہی سے پیار ہے؟ تو میں سڑک پر آ گیا۔بجلی دوبارہ کڑکی تو میں پھر سڑک سے باہر ہو گیا اور غائب سے پھر پہلے والی آواز آئی تو میں سڑک پر آ گیا۔تیسری بار پھر ایسا ہی ہوا تو مجھے وجد ہو گیا۔بعدازاں معلوم نہیں ہو سکا کہ مجھے کس نے گھر پہنچایا۔اہل خانہ مجھے چارپائی پر لٹاتے تو میں زمین پر گر جاتا۔ایک ہفتہ مسلسل اس طرح رہا۔اس کے بعد مجھے یوں محسوس ہوا کہ کوئی شخصیت مجھے اٹھا کر بٹھا رہی ہے۔جب میں نے آنکھ کھول کر دیکھا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سرکار بغداد(حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ)تشریف فرما ہیں۔حضور اقدس ﷺ نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ مبارک میں لے

6- محمد امین شرقپوری، مولانا: تذکرہ اولیائے نقشبند ص198۔ 7- امین الدین، سید حکیم: صوفیائے نقشبند ص313

Marfat.com

لیا اور فرمایا: سنبھلو اور ہوشیار ہو جاؤ تم سے کام لینا ہے۔ اور آپ نے میرا ہاتھ بغداد والی سرکار کے ہاتھوں میں دے دیا۔ بعدازاں مسجد میں بیٹھ گیا اور درس وتدریس کا کام شروع کر دیا۔8

☆ حضرت فضل الٰہی مونگہ شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ ہی کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ: ایک دن میں مویشی لیکر کنویں سے گھر آیا تو مسجد میں مغرب کی نماز ہو رہی تھی۔ اس دن مطلع ابر آلود تھا اور بارش ہو رہی تھی۔ میں وضو کرنے لگا اور میری زبان سے بے ساختہ نکلا کہ شاید ابھی تو سورج ہوگا، اس وقت ایک رکعت ہو چکی تھی۔ اچانک بادل پھٹ گئے اور سورج کی کرنیں پھوٹ نکلیں۔ نماز مغرب کی امامت چچا حمید الدین رحمہ اللہ تعالیٰ کر رہے تھے، انہوں نے سلام پھیر دیا۔ مغرب کا وقت ہونے پر جب مؤذن نے چچا جان سے کہا کہ اذان دوں تو انہوں نے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''اس سے پوچھ لو''۔9

بچپن میں عارفانہ کلام:

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے بچپن میں ایسی گفتگو فرماتے کہ سننے والا حیران اور متعجب ہوئے بغیر نہ رہتا۔ تذکرہ نویسوں نے لکھا ہے کہ آپ چھ سال کی عمر میں قبرستان تشریف لے جاتے۔ جب والدہ محترمہ دریافت فرماتیں کہ کہاں گئے تھے؟ جواب میں عرض کرتے کہ: میں بزرگوں سے ملنے اور ان کی زیارت کے لیے گیا تھا۔10

ذکرِ الٰہی سے محبت:

ذکرِ الٰہی حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا وظیفہ تھا۔ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ مسجد میں تشریف لے جاتے اور ایک کونے میں بیٹھ کر ''اللہ، اللہ'' کے ذکر میں مصروف ہو جاتے۔ اسم ذات ''اللہ'' اسم مبارک ''محمد ﷺ'' بار بار تحریر فرماتے اور جب احباب سے گفتگو فرماتے تو اس وقت بھی ذکر میں مصروف رہتے۔11

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے بچپن ہی کے زمانہ میں نماز عشاء کے بعد لڑکوں کو ساتھ لے کر مسجد کی چھت پر تشریف لے جاتے اور خوب ذکر الٰہی کرتے حتیٰ کہ آپ کو وجد ہو جاتا۔

8- غلام عباس، مولانا قاری: تذکرہ شیخہ شیر ربانی ص59۔ 9- فضل احمد مونگا، حاجی: حدیث دلبراں ص57۔10- محمد نذیر رانجھا، ادیب: تذکرہ شیر ربانی (فارسی) ص16۔11- محمد نذیر رانجھا، ادیب: تذکرہ شیر ربانی (فارسی) ص16۔

Marfat.com

شجرہ نسب حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ

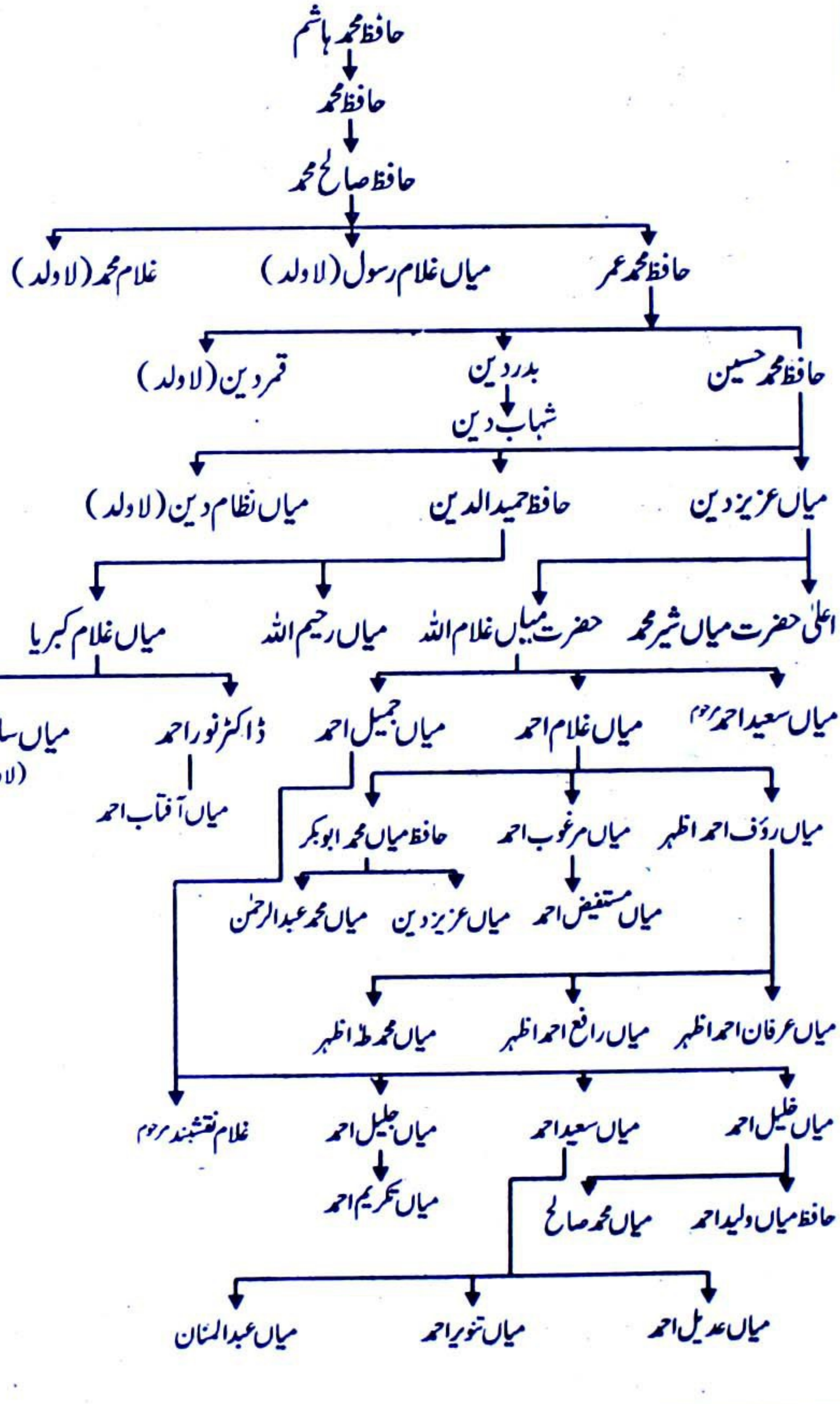

Marfat.com

احوال وآثار حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

شرف بیعت:

حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ جب جوان ہوئے تو مرشد کامل کی تلاش میں نکلے۔ اپنے آباؤ اجداد کے پیر خانہ "حجرہ شاہ مقیم" میں حضرت پیر سعادت علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بغرض بیعت حاضر ہوئے لیکن انہوں نے یہ کہتے ہوئے بیعت کرنے سے انکار کر دیا کہ: "آپ جیسے باکمال آدمی کو ہم بیعت نہیں کر سکتے، اس لیے کسی اور مرشد کی تلاش کریں جو مزید آپ کو درجہ کمال تک پہنچا دے"۔ جب اس بات کا علم مختلف سجادہ نشین حضرات کو ہوا تو انہوں نے آپ کو بیعت کرنے کے پیغامات بھیجنا شروع کر دیے۔ آپ نے ان کے پیغامات پر توجہ نہ دی بلکہ مسلسل مرشد کامل کی تلاش میں کوشش کرتے رہے۔ آخر کوشش رنگ لائی حضرت بابا امیر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ سے رابطہ ہو گیا۔ یہ وہی بزرگ ہیں جو حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی ولادت سے قبل بھی شرقپور شریف میں تشریف لایا کرتے تھے۔ آپ کے مکان کے چکر کاٹتے اور فضا کو سونگھ کر آپ کی ولادت باسعادت کی خبر دیا کرتے تھے۔ آپ حضرت بابا صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خواہش کے مطابق ان کے مرید ہو گئے۔ مرشد کامل نے اپنے مرید کامل پر فخر کرتے ہوئے فرمایا

"قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نے مجھ سے دریافت کیا کہ تم دنیا سے میرے لیے کیا (تحفہ) لائے ہو؟ تو میں عرض کروں گا: اے میرے پروردگار! میں "شیر محمد" لایا ہوں۔"12

اعزاز خلافت:

بیعت کرنے کے بعد مرشد کامل نے مختصر وقت میں اپنے باکمال مرید کو سلوک و معرفت کے تمام درجات طے کرا دیے اور خلافت عطا فرما دی۔ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ شروع میں تو حصول خلافت سے انکار کرتے رہے لیکن مرشد برحق کی بات کا کب تک انکار کر سکتے تھے۔ آپ نے بات مانتے ہوئے خلافت قبول کر لی۔13

12- محمد نذیر رانجھا، ادیب: تذکرہ شیر ربانی (فارسی) ص 26۔ 13- محمد نزیر رانجھا، ادیب: تذکرہ شیر ربانی (فارسی) ص 27

Marfat.com

''میاں صاحب'' کا لقب:

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے پیر و مرشد حضرت خواجہ بابا امیر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ شرقپور شریف میں تشریف لا کر کئی کئی مہینے آپ کے ہاں قیام کرتے۔ آپ حضرت بابا جی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت و تواضع کرنے میں کمی نہ چھوڑتے۔ ایک دفعہ سردی کے موسم میں چائے تیار کرنے کے لیے لکڑیاں دستیاب نہ تھیں اس لئے اپنے جسم کے کپڑے جلا کر چائے تیار کی۔ حضرت خواجہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو جب اس صورت حال کا علم ہوا تو شیر ربانی کو یہ کہتے ہوئے سینے سے لگا لیا:

''تم میاں صاحب ہو، میاں صاحب''

ایسے ''میاں صاحب'' کا نورانی اور معزز لقب آپ کے پیر و مرشد کا عطا کردہ ہے۔ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے برادر اصغر حضرت میاں غلام اللہ المعروف ثانی صاحب شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ، ان کے صاحبزادگان حضرت صاحبزادہ میاں غلام احمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب دامت برکاتہم اور ان کے صاحبزادگان کے اسماء گرامی کے ساتھ بھی ''میاں صاحب'' کا اعزازی لقب استعمال ہوتا ہے۔[14]

سلسلۂ رشد و ہدایت کا آغاز:

شروع شروع میں حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کسی کو بیعت نہیں کرتے تھے۔ جو شخص مرید ہونے کے لئے حاضر ہوتا اسے کوٹلہ شریف حضرت بابا امیر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کر دیتے۔ مرشد کامل کے مسلسل اصرار پر سلسلہ رشد و ہدایت کا آغاز کیا تو لوگوں کا تانتا کثیر بندھنے لگا اور ادھر بابا جی نے بھی اعلان فرما دیا تھا کہ میرے اور شیر محمد میں کوئی فرق نہیں لہذا ان سے بیعت کیا کرو۔ آپ نے مروجہ طریقہ سے اعراض کرتے ہوئے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا جوئی، لوگوں کی اصلاح نفس، تربیت اور اخلاص و محبت کا درس دینے کے لیے سلسلہ بیعت کا آغاز کیا۔ آپ کی مخلصانہ کوشش سے ہزاروں انسانوں کی اصلاح ہوئی اور کچھ لوگوں نے اسلام کی شاہراہ کو حق تسلیم کر کے اسلام قبول کیا۔ آپ کا یہ پروگرام صرف مسلمانوں تک محدود نہیں تھا بلکہ حاضر ہونے والے غیر مسلموں کی بھی اصلاح عقائد اور تربیت نفس کی جاتی۔ جو ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا وہ مکمل طور پر اس در کا غلام ہو کر رہ جاتا۔

14- فضل احمد مونگا، حاجی: حدیث دلبراں ص 60

Marfat.com

طریقۂ اصلاح:

حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا طریقۂ اصلاح دوسرے مشائخ سے مختلف تھا۔ آپ اس انداز سے اصلاح فرماتے کہ:

☆ غیر نمازی، نمازی بن جاتا،

☆ چور تائب ہو جاتا،

☆ حقوق العباد کا غاصب اپنی اصلاح کر لیتا

الغرض اسلامی اصولوں کے خلاف چلنے والے کی اصلاح نفس ہو جاتی، گناہوں سے تائب ہو کر اپنی زندگی اسلامی اصولوں کے مطابق اور سنت نبوی ﷺ کے موافق گزارنے کا پکا عزم لے کر گھر کو لوٹتا۔

جانوروں سے حسن سلوک:

اسلام نے صرف انسانوں سے حسن سلوک کرنے کا قانون نہیں دیا بلکہ چار پایوں اور جانوروں سے بھی حسن سلوک کرنے کی تلقن کی ہے۔ کتے کو پانی پلانے سے انسان کی بخشش ہو جاتی ہے۔ حضرت میاں صا حب رحمہ اللہ تعالیٰ کا حسن سلوک انسانوں تک ہی محدود نہیں تھا بلکہ جانوروں سے بھی شفقت اور مہربانی سے پیش آتے تھے۔ کبھی ہاتھ سے روٹیاں کتوں میں تقسیم فرماتے اور کبھی بوجھ اٹھانے والے گدھوں کے پاؤں دبانے لگتے۔ ایک دفعہ شدید سردی کا موسم تھا کہ ایک کتیا نے بچے دیے۔ آپ نے دیکھا کہ وہ سردی کے باعث کانپ رہی ہے اور پریشان کن حالت میں ہے۔ آپ گھر تشریف لے گئے اور فوراً تر و تازہ حلوہ تیار کرنے کا حکم دیا۔ اہل خانہ نے نو وارد مہمانوں کے تصور سے تعمیل حکم کرتے ہوئے تر و تازہ حلوہ تیار کر دیا۔ جب حلوہ ٹھنڈا ہو گیا تو آپ باہر تشریف لے گئے اور فوراً اس حالت میں واپس تشریف لائے کہ ایک کتیا اور اس کے بچے آپ کے ساتھ تھے۔ آپ نے حلوہ کا برتن کتیا کے سامنے رکھ دیا اور اس کو کھانے کا حکم دیا۔ آپ نے اس کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا کہ:

"تمہیں سردی نے پریشان کیا تم اور کھاؤ، تم اور کھاؤ۔"15

مزید سردی سے بچانے کے لیے آپ نے کتیا پر کمبل کا ٹکڑا ڈال دیا۔

سنت رسول ﷺ کے مطابق آپ صرف نہ انسانوں پر بلکہ جانوروں پر بھی مہربان تھے۔ حضرت

15- محمد امین شرقپوری، مولانا: تذکرہ اولیائے نقشبند ص 382

Marfat.com

شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی والدہ صاحبہ سے عرض کیا: ''اماں جاں! مجھے سردی محسوس ہو رہی ہے'' تو والدہ محترمہ نے آپ کو ایک لحاف اوڑھا دیا۔ دوبارہ عرض کیا: ''اب بھی سردی محسوس ہو رہی ہے'' تو انہوں نے دوسرا لحاف بھی آپ پر ڈال دیا۔ تیسری بار پھر کہا: ''اماں جان! سردی سے افاقہ نہیں ہوا''۔ فرمایا: ''کیا آج ہمارے ہاں کوئی مہمان آیا ہے؟'' جواب دیا گیا کہ: ''مہمان آیا ہے''۔ فرمایا اسے چارپائی اور بستر دیا ہے؟'' جواب ملا: 'ہاں! دریافت فرمایا: کیا اس کے ساتھ کوئی جانور بھی ہے؟ جواب دیا گیا: 'ہاں اس کے ساتھ ایک گھوڑا ہے''۔ آپ نے فرمایا: ''اس کے لیے سردی سے بچنے کا انتظام کریں۔ جب اسے سردی نہیں لگے گی تو میرا جاڑا بھی کم ہو جائے گا''۔16

تعمیر مساجد:

تعلیم و تعلم اور تبلیغ کا اصل مرکز و محور مساجد ہیں۔ اسلاف نے مساجد میں درس و تدریس کا آغاز کیا اور لوگوں کے دل و دماغ کو علم کے نور سے منور کر دیا۔

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مدد آپ کے تحت مساجد تعمیر فرمائیں۔ آپ نے شرقپور شریف، لاہور اور دوسرے مقامات پر مساجد تعمیر فرمائیں۔ آپ کی تعمیر کردہ مساجد میں سے چند ایک یہ ہیں:

☆ مسجد محلہ نبی پورہ، شرقپور شریف
☆ مسجد قبرستان ڈوھرانوالہ شرقپور شریف
☆ مسجد محلہ شیر ربانی، شرقپور شریف
☆ مرکزی جامع مسجد حضرت میاں صاحب، شرقپور شریف
☆ اپنے کنویں پر مسجد بنوائی
☆ کوٹلہ شریف میں وسیع و عریض مسجد تعمیر کروائی
☆ لاہور میں حضرت داتا گنج بخش ہجویری رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزار پر انوار والی (پرانی مسجد) آپ کے مشورہ سے تعمیر کی گئی۔

آپ نے تعمیر مسجد کے وقت حضور انور ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے مزدور کی حیثیت سے بھی کام کیا۔

مساجد کی تعمیر کے ساتھ ساتھ انہیں آباد کرنا اصل غرض و غایت ہے۔ آپ نے نہ صرف مساجد تعمیر کروائیں بلکہ نمازیوں کے ذریعے انہیں آباد بھی کیا۔ جو لوگ آپ کی اصلاح و تربیت کے نتیجے میں نمازی بنے تا حیات ان کی نماز تہجد بھی فوت نہیں ہوئی اور نہ ہی انہوں نے شریعت مطہرہ کی حدود کے باہر قدم رکھا۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ خَيْرَ الْجَزَاء17

16- محمد امین شرقپوری، مولانا: تذکرہ اولیائے نقشبند ص205۔17- محمد ابراہیم قصوری: خزینہ معرفت ص138

Marfat.com

فن خطاطی میں مہارت:

حضرت شیرِ ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی خاندانی روایت کے مطابق فن خطاطی میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔نہایت عقیدت ومحبت سے اسمِ ذات ''اللہ'' اوراسمِ پاک ''مُحمد'' ﷺ تحریر فرماتے۔آپ کی تحریر میں اتنی خوشخطی ہوتی کہ فن خطاطی کے ماہرین دیکھ کر حیران رہ جاتے۔آپ کے دست اقدس سے تحریر شدہ اسمِ ذات ''اللہ'' اب بھی دستیاب ہے۔جو کتاب ہذا (زیر مطالعہ) کے ہر صفحہ کی پیشانی پر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔18

مشائخ وعلماء کی باریابی:

خواہ ظاہری طور پر حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے مروجہ طریقے کے مطابق باقاعدہ مدرسہ عربیہ میں داخل ہوکر علم حاصل نہیں کیا لیکن آپ عالم ربانی تھے یعنی آپ کو علم لدنی حاصل تھا۔علماء، فضلاء، محققین، اساتذہ اور خطباء سب آپ کی خدمت میں مسائل دریافت کرنے کے لیے حاضر ہوتے تو آپ ان کی علمی مشکل حل فرماتے۔شیخ انور شاہ کشمیری شرقپور شریف میں حاضر خدمت ہوئے۔شیخ کشمیری نے ''دارالعلوم دیوبند'' پہنچنے کے بعد طلباء وعلماء سے مخاطب ہوکر کہا:

''اگر میں نے عمل دیکھا ہے تو شرقپور شریف میں دیکھا ہے۔''

یہ ایک اٹل حقیقت ہے عمل علم کے بغیر نہیں ہوسکتا۔جب بقول شیخ کشمیری شرقپور شریف عمل کا مرکز ہے تو یقیناً کہنا پڑے گا کہ علوم وفنون کا بھی محور ہے۔شیخ کشمیری کے علاوہ کثیر تعداد میں علماء شرقپور شریف میں حاضر ہوئے۔ان میں سے چند کے نام یہ ہیں:

☆ مفتی غلام جان

☆ امام اہل سنت حضرت علامہ سید دیدار علی شاہ

☆ ابوالبرکات حضرت سید احمد شاہ مفتی اعظم پاکستان رحمہم اللہ تعالیٰ

اتباع سنت:

امام اہل سنت امام احمد رضا خان بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ (م 1921ء) نے مرشد کامل کی چار شرائط

18- فضل احمد مونگا، حاجی: حدیث دلبراں ص 53

Marfat.com

بیان کی ہیں جو یہ ہیں:

☆ سلسلہ طریقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہو۔

☆ صحیح العقیدہ سنی مسلمان ہو۔

☆ اتنا عالم ہو کہ پیش آمدہ مسائل کو از خود کتب سے تلاش کر سکتا ہو۔

☆ وہ شریعت مطہرہ پر عامل بھی ہو۔

حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ میں مندرجہ بالا شرائط بطریقہ کمال پائی جاتی تھیں۔ جہاں تک عمل کا تعلق ہے آپ کا لباس، دستار، گفتار، جُوتا، چلنا، پھرنا، سونا، بیدار ہونا الغرض ہر عمل شریعت مطہرہ کے عین مطابق تھا۔ آپ جب کسی غیر شرعی عمل کو دیکھتے تو سخت برہم ہوتے اور طیش میں آجاتے۔ کسی داڑھی منڈے کو دیکھتے تو سخت ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے: دیکھو! ''کیسا چہرہ ہے، یہ محمدی چہرہ تو نہیں ہے''۔ سر محمد شفیع جو آپ کے خالہ زاد بھائی تھے داڑھی منڈے تھے۔ ان سے مخاطب ہو کر فرمایا:

''محمد شفیع! آج نام لینے کو دل نہیں چاہتا۔ افسوس! تمہارا نام تو کیسا اچھا ہے، اپنے نام ہی کی شرم کرو اور کچھ سوچو سمجھو۔ تم نے کیسی شکل بنا رکھی ہے؟ تمہارے باپ کی شکل کیسی اچھی تھی، وہ شکلیں تمہیں بری لگتیں ہیں؟ تمہارے باپ کا ہی قصور ہے جس نے تمہیں ولایت بھیج دیا اور تم انگریز بن گئے۔''

آپ فرمایا کرتے تھے کہ: جب تم خلاف شرع کسی کو کام کرتے ہوئے دیکھو تو اس پر اس طرح جھپٹ پڑا کرو جیسے بھوکا شیر بکری پر جھپٹ پڑتا ہے''۔

شماروں پر درود پاک:

حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں درودِ پاک پیش کرنے کی بڑی فضیلت ہے۔ ایک بار دورد پاک پیش کرنے سے انسان پر دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں، دس درجات بلند کیے جاتے ہیں اور دس گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔ جناب محمد امین شرقپوری اپنے والد گرامی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ شماروں پر درود پاک پڑھنے کا طریقہ حضرت بابا امیر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ نے شرقپور شریف میں جاری فرمایا۔ سب سے پہلے شرقپور شریف میں حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی مسجد میں شروع کیا گیا۔ بعد ازاں آپ کے خلفاء نے اس طریقے کو اپنے اپنے علاقے میں جاری کیا جو تا حال شرقپور شریف، حضرت کرمانوالہ شریف، حضرت

Marfat.com

کیلیانوالہ شریف، گھنگ شریف، بھولیر شریف، قصور شریف اور دیگر مقامات پر جاری وساری ہے 19۔ اب خدام شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری ہے کہ اندرون ملک، بیرون ملک جہاں بھی مقیم ہیں اپنے گھروں اور محلہ کی مساجد میں درود پاک پڑھنے کے اس سلسلہ کو جاری کریں۔

دورِ دپاک کے شماروں کا احترام:

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے دور میں آپ کی مسجد میں فجر اور عشاء کی نماز کے بعد ایک لمبی چادر بچھا کر اس پر کھجوروں کی گٹھلیاں پھیلائی جاتی تھیں۔ (یہ سلسلہ تا ہنوز جاری وساری ہے) ایک دفعہ چوہدری اللہ بخش فیض پُوری (جو سر پر لمبی پگڑی باندھا کرتے تھے) شماروں کے وقت حاضر ہوئے اور خدام کے ساتھ درود خضری پڑھنے میں شریک ہو گئے۔ چوہدری صاحب موصوف نے کچھ شمارے اپنے ہاتھ میں لے کر دور پھینک دیے جہاں سے شمارے ختم ہو چکے تھے۔ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو چوہدری صاحب کی یہ حرکت پسند نہ آئی، ان سے مخاطب ہو کر فرمایا:

> ''چوہدری صاحب آپ کی بڑی پگڑی کو سر سے اُتار کر دور پھینکا جائے تو کیا آپ کو غصہ نہ آئے گا؟ ان شماروں پر درود پاک پڑھا جاتا ہے۔ ان کی عزت کیا تمہاری پگڑی سے بھی کم ہے؟''

آپ کی اس تنبیہ پر چوہدری صاحب اپنی غلطی پر نادم ہوئے اور توبہ کی۔ بعد ازاں وہ تا حیات تقویٰ وطہارت اور ادب واحترام کی تصویر بنے رہے۔ 20

مزارات پر حاضری:

کون کہتا ہے ولی مر گئے وہ قید سے چھوٹے اپنے گھر گئے

اولیاء کرام کی عظمت وشان یہ ہے کہ وہ مرتے نہیں بلکہ دُنیا کی قید سے چھٹکارا حاصل کر کے اپنے اصل اور مستقل گھر پہنچ جاتے ہیں۔ وصال کے بعد ان کا فیض پہلے کی طرح جاری وساری رہتا ہے۔ فاتحہ خوانی کی غرض سے مزارات مقدسہ پر جانا انبیاء کرام، صحابہ کرام اور صالحین امت کا طریقہ ہے۔ اس طریقہ حسنہ پر عمل کرنے کے لئے حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے بے شمار اولیاء کرام کے مزارات پر حاضری دی۔

19- محمد امین شرقپوری، مولانا: تذکرہ اولیائے نقشبند ص 408۔ 20- نور احمد مقبول، چوہدری: خزینہ کرم جلد دوم ص 149

Marfat.com

جن مزارات مبارکہ پر آپ نے حاضری دی اور کسب فیض کیا ان میں سے چند ایک بزرگوں کے نام یہ ہیں:

☆ حضرت داتا گنج بخش
☆ حضرت پیر مکی
☆ حضرت مجدد الف ثانی
☆ حضرت باقی باللہ
☆ حضرت نظام الدین اولیاء
☆ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی
☆ حضرت ایشاں
☆ حضرت غلام محی الدین
☆ حضرت عبدالخالق خویشگی
☆ حضرت بابا سید بلھے شاہ قصوری
☆ حضرت سید امام علی شاہ
☆ حضرت بابا امیر الدین کوٹلہ شریف

(رحمہم اللہ تعالیٰ)

مزار کو سجدہ کرنے والوں سے نفرت:

شرعی نقطہ نظر سے مزارات اولیاء پر ایصال ثواب کی غرض سے جانا جائز بلکہ سنت ہے لیکن وہاں سجدہ کرنا سخت گناہ ہے۔ حضرت شیرِ ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ جب کسی مزار پر ایصالِ ثواب کی غرض سے تشریف لے جاتے تو مزار شریف کو ہاتھ نہ لگاتے بلکہ فاصلے پر کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر فاتحہ خوانی کرتے۔ اگر اس دوران کوئی خلافِ شرع حرکت دیکھتے تو سختی سے منع کرتے۔21

صوفی محمد ابراہیم قصوری کا بیان ہے کہ ایک دفعہ آپ ایک مزار پر فاتحہ خوانی کے لیے تشریف لے گئے۔ وہاں ایک شخص کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھا تو اس پر نگاہِ توحیدی ڈالی تو وہ گر گیا۔ تمام سجادہ نشین حضرات کے فرائض میں شامل ہے کہ وہ اپنے مریدین، معتقدین اور متوسلین کو حاضری کا صحیح طریقہ بتائیں اور سجدہ کرنے سے منع کریں ورنہ اللہ تعالیٰ کے حضور مجرم قرار پائیں گے۔

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے مرشد کی نظر میں:

حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے مرشد کامل آپ کی تعریف کیا کرتے تھے۔ اس حوالے سے چند ایک اقوال درج ذیل ہیں:

حضرت خواجہ امیر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے اور شیرِ محمد (رحمہ اللہ تعالیٰ) کے درمیان جو

21- محمد امین شرقپوری، مولانا: تذکرہ اولیائے نقشبند ص410

Marfat.com

فرق سمجھے گا وہ بے ایمان ہے۔''

فرمایا: ''شیر محمد کی فقیری آج کل کی نہیں بلکہ ان کا طریقہ سلف صالحین کے مطابق ہے۔''

فرمایا: آپ کی اور میری مثال حضرت خواجہ باقی باللہ اور حضرت مجدد الف ثانی رحمہما اللہ تعالیٰ جیسی ہے۔''

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ میں حضرت بابا امیر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ کے سینہ مبارک پر لیٹا ہوا تھا کہ حضرت باباجی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''قیامت کا دِن ہوگا، اللہ تعالیٰ پوچھے گا امیر الدین! دُنیا میں تجھے بھیجا گیا تھا وہاں کیا کچھ کیا ہے؟ آخرت کے لیے کیا لایا ہے؟ تو میں جواب دوں گا: میرے اللہ! دُنیا میں غفلت ہی رہی، کچھ نہ کر سکا۔ صرف ایک کمائی کی ہے اور میاں صاحب کا ہاتھ پکڑ کر مالک ذوالجلال کے حضور پیش کر دوں گا اور کہوں گا کہ اے الہ العالمین! اس بچڑے کی طفیل مجھے بخش دے۔''22

پیر و مرشد کو شرعی مسئلہ بتانا:

حضرت میاں شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ خود شریعت کے اصولوں کے پابند تھے اور دوسروں کو ہمیشہ ان کی پابندی کرنے کی راہنمائی کرتے۔ اس سلسلے میں بڑے چھوٹے اور عالم و جاہل سب کی مساوی طور پر راہنمائی فرماتے۔ آپ کے مرشد کامل حضرت بابا امیر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ جب ملاقات کے لیے شرقپور شریف میں تشریف لاتے تو عموماً حجرہ میں تشریف فرما ہوتے۔ ایک دفعہ حضرت بابا صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ شرقپور شریف میں تشریف لائے ہوئے تھے اور حجرہ میں تشریف فرما تھے جبکہ نمازِ جمعہ کی اذان ہو چکی تھی۔ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ حجرہ میں مرشد کامل کی خدمت میں حاضر ہوئے اور نہایت ہی مؤدبانہ انداز میں عرض کیا: حضور! نمازِ جمعہ کی اذان ہو چکی ہے اور آپ ابھی تک حجرہ میں ہی تشریف فرما ہیں۔ اس عالم میں ہم مریدین کہاں جائیں؟'' حضرت بابا صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے مسکراتے ہوئے جواباً فرمایا: بیٹا آج کے بعد اذان ہو جانے پر مجھے کبھی حجرے میں بیٹھا ہوا نہیں پاؤ گے۔ سب سے پہلی صف میں جا کر بیٹھوں گا۔''23

22- محمد امین شرقپوری، مولانا: تذکرہ اولیائے نقشبند ص 220۔23- فضل احمد مونگا، حاجی: حدیث دلبراں ص 57۔

Marfat.com

ایک دفعہ مرشد کامل شرقپور شریف میں اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر تشریف لائے جبکہ اونٹنی کے گھٹنوں کو گھنگرو باندھ رکھے تھے۔ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے مرشد کامل کو شرعی مسئلہ بتاتے ہوئے عرض کیا: حضور! اگر آپ گستاخی تصور نہ فرمائیں تو شرعی مسئلہ یہ ہے کہ گھنگرو باندھنا منع ہے۔'' پیرومرشد نے اس پر اظہار مسرت کرتے ہوئے آپ کو اپنے سینے سے لگالیا۔ اور فرمایا:

آپ کی اور میری مثال حضرت خواجہ باقی باللہ اور حضرت مجدد الف ثانی رحمہما اللہ تعالیٰ جیسی ہے۔''

اور گھنگروؤں کو فوراً اتروا دیا گیا۔

مسلک ومشرب:

عقائد ونظریات کی بنا پر اہلسنت حق پر ہیں۔ اس کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ تمام اولیاء کرام اسی جماعت سے ہوئے ہیں۔ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ عالم ربانی، ولی کامل اور ولی گر تھے۔ آپ صحیح العقیدہ سنی، حنفی، مجددی اور نقشبندی بزرگ تھے۔ البتہ رشد وہدایت اور طریقہ تبلیغ میں کچھ نرمی پائی جاتی تھی تاکہ اغیار کو قریب آنے کا موقع ملے اور ان کی اصلاح ہو سکے۔ آپ کے اس اسلوبِ تبلیغ کے نتیجے میں کئی غیر مسلموں نے آپ کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا۔ مثلاً

☆ سید نور الحسن شاہ صاحب کا شیعیت سے تائب ہونا

☆ عبدالرحیم نامی شخص کا عقائد باطلہ سے توبہ کرنا۔

☆ سفر سرہند شریف کے دوران آپ کے قدموں پر ایک سکھ کا گر کر مسلمان ہونا

☆ مولوی اصغر علی روحی پروفیسر اسلامیہ کالج، لاہور کے ایک شاگرد (جو فاضل عربی اور ایم۔اے رُکلش تھا) کا دہریت سے تائب ہو کر مسلمان ہونا وغیرہ۔

امتیازات حضرت شیر ربّانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ:

حضرت حاجی فضل احمد مونگا شرقپوری اپنے والد گرامی حاجی فضل الٰہی مونگا شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انہیں اولیاء، صالحین اور علماء ربانی سے ملنے کا بڑا اشتیاق تھا۔ ایک دفعہ انہیں معلوم ہوا کہ لاہور سے امرتسر جانے والی سڑک کے کنارے ایک گاؤں میں ایک مست فقیر موجود ہے۔ جس نے بارہ تیرہ سال سے کسی سے بات چیت نہیں کی۔ آپ چند احباب کی معیت میں اس بزرگ کی زیارت کے

Marfat.com

لئے روانہ ہو گئے ۔ جب اس گاؤں میں مست فقیر کے پاس پہنچے تو زیارت کے لیے اس کے پاس بیٹھ گئے۔ ابھی چند منٹ کا وقت گزرا ہوگا کہ اس مست فقیر نے حاجی فضل الٰہی رحمہ اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہو کر کہا: تین باتیں جو تمہارے پیر (حضرت شیرِ ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ) میں ہیں وہ کسی اور میں نہیں''۔ (چند لمحات خاموش رہنے کے بعد بولا)

☆ جو تمہارے پیر کا وجود رب العزت کی بارگاہ میں مقبول ہے اس وقت کسی دوسرے پیر کا نہیں۔

☆ جس طرح تمہارے پیر نے لوگوں کی کایا پلٹی ہے، ایسے کسی نے نہیں پلٹی۔

☆ دنیا بھر کے خزانے ان کے قدموں کے نیچے ہیں۔ وہ ان کی طرف دیکھتے نہیں۔

ان تینوں باتوں کے بعد حسب سابق وہ مست فقیر خاموش ہو گیا۔ حاجی صاحب اپنے احباب کے ہمراہ شرقپور شریف واپس آ گئے۔24

عاجزی وانکساری کی اعلیٰ مثال:

جو شخص عاجزی اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے مراتب بلند فرماتا ہے۔ صوفی محمد ابراہیم قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ قصور میں تشریف لائے۔ قصور کی مشرقی جانب ایک مزار ہے جس میں حضرت عبدالخالق خویشگی رحمہ اللہ تعالیٰ بزرگ آرام فرما ہیں۔ ان کے پاس کسب فیض کی غرض سے تشریف لے گئے۔ مزار شریف پر مراقبہ کے بعد ''سیڑھیوں والے کنواں'' میں ملاحظہ فرمایا کہ دو لومڑ مرے ہوئے ہیں اور زیادہ دیر مرنے کے سبب پھول چکے ہیں۔ آپ نے سیڑھیوں کے ذریعے کنویں میں اُتر کر دونوں لومڑوں کو اپنے ہاتھ سے باہر نکالا اور کنویں کو پاک کرنے کا حکم دیا۔ بعد میں کسی عقیدت مند کے گھر تشریف لے گئے۔ اتفاقاً وہ اپنے گھر میں موجود نہیں تھا لیکن گھر میں ایک پُرانا سا گھڑا موجود تھا جس میں مٹی، تنکے اور کچھ مقدار میں پانی تھا۔ آپ نے وہ پانی پینا چاہا۔ عرض کیا گیا: حضور! اس گھڑے کا پانی پینا مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ آپ نے جواب میں فرمایا: میں تو ایسا پانی پینے کے بھی لائق نہیں ہوں۔'' پھر پانی نوش فرمالیا۔25

ہر بزرگ میں انکساری ہوتی ہے۔ حضرت شیرِ ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ میں تو یہ وصف کمال

24- فضل احمد مونگا، حاجی: حدیث دلبراں ص 151۔25- محمد ابراہیم قصوری، صوفی: خزینہ معرفت ص 141

Marfat.com

درجہ کا پایا جاتا تھا۔ ایک شخص حاضر خدمت ہوا اس نے عافیت دریافت کرتے ہوئے عرض کیا: حضور! خیریت ہے؟ آپ نے جواب دیا:

''بھائی اگر نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا گیا تو خیریت ہے ورنہ خیریت نہیں ہے۔''

حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے جوتے پکڑنے کی کسی کو اجازت نہ دیتے۔ اگر کوئی جلدی سے پکڑ لیتا تو آپ ناراضگی کا اظہار کرتے اور فرماتے:

''یہ تم خود پہن لو، اگر چہ اللہ والوں کے جوتے اُٹھانا جائز ہے لیکن میں نہ بزرگ ہوں نہ ولی۔ اس لئے میرے جوتے مت اُٹھایا کریں۔''26

حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے مریدین سے اپنی ذات کو ممتاز نہ کرتے بلکہ سفر میں گھل مل کر چلتے اور مجلس میں سب کے برابر جلوہ افروز ہوتے۔ اگر آپ چارپائی پر تشریف فرما ہوتے تو کوئی عقیدت مند حاضر خدمت ہوتا تو اسے اپنے ساتھ بیٹھنے کا حکم دیتے۔ اگر وہ ادب واحترام کے سبب نیچے زمین پر بیٹھ جاتا تو آپ بھی اس کے ساتھ نیچے بیٹھ جاتے۔ پھر وہ شرم کے سبب آپ کے ساتھ چارپائی پر بیٹھ جاتا۔

مرشد کی نسبت کا احترام:

حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو اپنے مرشد خانہ اور دادا مرشد سے گہری عقیدت ومحبت تھی۔ آپ ہر اس چیز کا احترام فرماتے جس کی نسبت پیر خانہ سے ہوتی۔ جب آپ مکان شریف میں تشریف لے جاتے تو بوڑھے بوڑھے لوگوں سے ملاقات کرتے اور اپنے دادا مرشد حضرت سید خواجہ امام علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں دریافت کرتے۔ اگر کسی نے ان کی زیارت کی ہوتی تو اس کے ہاتھوں، سر اور آنکھوں کو بوسے دیتے۔ حضرت حاجی فضل احمد مونگا شرقپوری کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ مکان شریف کے کھیتوں کی طرف تشریف لے گئے۔ ایک بوڑھے سکھ کو ہل چلاتے دیکھا تو اس کے پاس تشریف لے گے۔ اس سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے حضرت خواجہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے؟ تو اس نے جواباً عرض کیا:

''حضور! میں نے آپ کو دیکھا ہے''۔ یہ جواب سُن کر اس کے سامنے ادب واحترام کی تصویر بن کر

26- محمد ابراہیم قصوری، صوفی: خزینہ معرفت ص 141

Marfat.com

بیٹھ گئے۔اس کی آنکھوں کو بوسہ دیتے ہوئے آپ نے فرمایا: ''ان آنکھوں نے میرے حضرت خواجہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے۔'' اس سکھ نے زیارت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے عرض کیا:

''حضور! میں اپنے باپ کے ہمراہ خواجہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا۔اور میرا باپ کہا کرتا تھا کہ جب ہم کھلیانوں سے فصل اُٹھا لیتے تو کوئی جانور زمین پر گرا ہوا دانہ نہیں اٹھاتا تھا جب تک خواجہ صاحب حکم نہ فرماتے۔اور جب مکان شریف کی زمین سے کوئی ڈھیلا اُٹھاتے تو اس سے اللہ، اللہ کی آواز سنائی دیتی تھی۔ بچپنے میں میری کمر پر خواجہ صاحب نے ہاتھ پھیرا تھا۔''

آپ نے یہ باتیں سن کر فرمایا: ان آنکھوں نے خواجہ صاحب کو دیکھا ہے''۔اور ساتھ ساتھ اس کی آنکھوں کو بھی چومتے۔اس طرح نسبت کے ساتھ عقیدت ومحبت کا اظہار فرماتے۔

مرید بھی مراد بھی:

بہت کم لوگوں کو یہ شرف حاصل ہوتا ہے کہ وہ اپنے پیرومرشد کے مرید بھی ہوں اور مراد ہونے کا اعزاز بھی رکھتے ہوں۔حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کو یہ اعزاز حاصل تھا کہ اپنے مرشد کامل کے مرید تھے اور مراد بھی۔آپ نہایت عقیدت ومحبت سے فرمایا کرتے تھے کہ:

''میں اپنے پیرومرشد کی مراد بھی ہوں اور مرید بھی ہوں۔''

آخر میں شیر محمد ہوں:

حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے خادم خاص مولوی یار محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مکان شریف گیا۔ واپسی پر ہم امرتسر میں آئے تو حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ تم میاں چراغ دین کی مسجد میں ٹھہرو تا کہ میں بازار سے ہو آؤں۔اتفاق سے اس مسجد کے حجرے میں حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمہ اللہ تعالیٰ بھی تشریف فرما تھے۔میں ان کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔جب آپ بازار سے تشریف لائے تو مجھے تلاش کرنے لگے۔آخر میں حجرے سے باہر آیا تو آپ نے غضبناک نگاہ سے میری طرف دیکھا تو میری نسبت سلب ہو

Marfat.com

گئی۔اس سلسلے میں صوفی محمد ابراہیم قصوری سے کہا گیا۔انہوں نے آپ سے مہربانی کرنے کے لیے عرض کیا۔آپ نے فرمایا:

''وہ نہیں جانتے تھے کہ میں ''شیر محمد'' ہوں۔جہاں بٹھا کر گیا تھا وہاں سے کیوں اُٹھے۔'' صوفی صاحب کی سفارش پر آپ نے شفقت فرمائی تو میری نسبت بحال ہوگئی۔27

چشمۂ فیض:

حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ صاحبِ کمال، صاحبِ فیض اور صاحبِ کرامت بزرگ تھے۔ آپ کے فیض کا دروازہ آپ کی ظاہری زندگی تک محدود نہیں تھا بلکہ تا قیامت کھلا رہے گا۔حاجی علی محمد ساکن ''میر محمد ضلع قصور'' کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں قصور شہر میں داخل ہوا تو مجھے فیض آنا شروع ہو گیا اس بات پر حیران بھی تھا کہ یہ فیض کیسا ہے؟ بعد میں کسی کے بتانے سے معلوم ہوا کہ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ قصور میں تشریف لائے ہوئے ہیں۔تب میں نے نتیجہ نکالا کہ یہ فیض آپ کی طرف سے آ رہا ہے۔

مرشد خانہ کے مہمان اور گھوڑے کی تواضع کرنا:

جب کوئی مہمان مکان شریف سے شرقپور شریف میں آتا تو حضرت شیرِ ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے سراپا ادب اور دیدہ راہ بن جاتے۔خدمت و مدارت میں کسر نہ اٹھا رکھتے۔حضرت حاجی فضل الٰہی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت سید میر صادق علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک خادم مولانا غلام نبی صاحب کو جھنگ سے گھوڑا لانے کا حکم دیا۔مولانا صاحب گھوڑا لے کر ایک دو مقام پر آپ کے مریدین کے پاس دو راتیں گزارتے ہوئے شرقپور شریف میں پہنچ گئے۔جب حضرت شیرِ ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ کو مہمان کی آمد کا علم ہوا تو بہت خوش ہوئے اور خوش آمدید کہا۔مہمان کی خوب خدمت کی، گھوڑے کو ایک مقام میں باندھ دیا گیا اور اس کے چارے دانے کا فوراً انتظام کر دیا گیا۔رات کو جب مولانا موصوف سونے لگے تو حضرت شیرِ ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ ان کے بستر پر جلوہ افروز ہو گئے اور انہیں مٹھی چاپی کرنے لگے۔تھوڑی دیر بعد مہمان نیند کی دنیا میں داخل ہو گیا۔آپ وہاں سے اٹھے اور مرشد کے تھکے ماندے گھوڑے

27- محمد امین شرقپوری، مولانا: تذکرہ اولیائے نقشبند ص 125

Marfat.com

کو مٹھی چاپی کرنے لگے اور آپ کا یہ سلسلہ سحری تک جاری رہا۔ سحری کے وقت جب مولانا غلام نبی صاحبؒ بیدار ہوئے اور مکان شریف کی جانب روانہ ہونے کے لیے گھوڑے کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ آپ گھوڑے کو مٹھی چاپی فرما رہے تھے۔ مولانا موصوف اپنی خواہش کے مطابق مکان شریف کی جانب روانہ ہوئے تو حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ شرقپور شریف سے موضع منڈیانوالہ تک چار میل کا فاصلہ الوداع کہنے کے لیے تشریف لے گئے۔ معزز مہمان کو الوداع کہتے وقت کچھ رقم پیش کی۔ اور فرمایا: حضرت سید میر صادق علی شاہ صاحب کو میری طرف سے سلام عرض کرنا۔ اور یہ حقیر سا نذرانہ پیش کرتے ہوئے عرض کرنا: حضور! مجھ عاجز کے لیے دعا فرما دیں۔"

مولانا موصوف جب مکان شریف پہنچے تو حضرت صاحبزادہ سید میر صادق علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان سے سفر کی تفصیلات دریافت کیں۔ انہوں نے عرض کیا:

"حضور! سب مریدین اخلاق اور تواضع سے پیش آئے لیکن شرقپور شریف کے میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے وہ خدمت کی ہے کوئی دوسرا کیا کرے۔ اور عجیب منظر یہ دیکھا ہے کہ میری خدمت کے علاوہ گھوڑے کو تمام رات مٹھیاں بھرتے رہے اور چار میل تک الوداع کرنے آئے۔ اور یہ نذرانہ پیش کرتے ہوئے کہا تھا: میر صاحب سے عرض کرنا میرے لیے دعا فرما دیں۔

حضرت صاحبزادہ سید میر صادق علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ یہ گفتگو سن کر بہت خوش ہوئے اور بطور دعا فرمایا:

"میاں صاحب (رحمہ اللہ تعالیٰ) نے مکان شریف کے گھوڑے کو مٹھیاں بھری ہیں، انہیں سارا جہاں مٹھیاں بھرے گا۔"[28]

آپ کی دعا کا ایک ایک لفظ پورا ہوا۔ حضرت شیرِ ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی ولایت و عظمت کو دنیا نے تسلیم کیا۔ اور اس آستانہ کا احترام سب کے دلوں میں ہے۔

سجادہ نشین حضرات کی عملی تربیت:

عموماً ہوتا یہ ہے کہ مریدین اپنے مرشد کا سامان اور بیگ اٹھائے پیچھے پیچھے چلتے دکھائی دیتے ہیں اور پیر صاحب امتیازی شان سے آگے آگے چلتے ہیں۔ علاوہ ازیں نذر و نیاز پیش کرنے کا بھی عام رواج بن

28- فضل احمد مونگا، حاجی: حدیث دلبراں ص 71

Marfat.com

چکا ہے خواہ مرید قرض لے کر نذرانہ پیش کرے لیکن یہ بات حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت کے بالکل خلاف تھی۔

☆ جب آپ اپنے عقیدت مندوں کے ساتھ مل کر سفر کرتے تو سب کو گھل مل کر چلنے کی تلقین فرماتے اور اپنی ذات کو کبھی دوسروں سے ممتاز تصور نہ فرماتے تھے۔

☆ دُور سے آنے والے حضرات کو خود کرایہ وغیرہ عنایت فرماتے اور سنت کے مطابق مہمانوں کو کافی فاصلے تک رخصت کرنے کے لیے تشریف لے جاتے۔

گویا حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دور اور بعد والے ادوار کے سجادہ نشین حضرات کی عملی تربیت فرمادی۔

سنت رسول ﷺ سے محبت:

حضرت شیرِ ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا اوڑھنا بچھونا سنت مصطفیٰ ﷺ تھا اور متوسلین کو بھی اس کی سختی سے تلقین فرماتے۔ایک دفعہ امام اہل سنت، حضرت سید دیدار علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ شرقپور شریف میں حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کے لیے تشریف لائے، دوران ملاقات عصر کی نماز کا وقت ہو گیا۔آپ نے حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سے نماز پڑھانے کے لیے کہا۔اس وقت ان کے سر پر عمامہ مبارک نہیں تھا بلکہ صرف ٹوپی تھی۔اپنے ایک خادم کے ذریعے بازار سے تین گز ململ کا کپڑا منگوا کر نماز شروع ہونے سے پہلے بطور عمامہ شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے سر پر اپنے دست اقدس سے باندھتے ہوئے فرمایا: مولانا! خواہ ٹوپی سے نماز ہو جاتی ہے لیکن فضیلت یہ ہے کہ ٹوپی اور پگڑی دونوں ہوں"۔آپ جب کسی کو ننگے سر دیکھتے تو تین گز ململ کپڑا منگوا کر بطور دستار اس کے سر پر باندھ دیتے۔دور حاضر میں عرس شیرِ ربانی شرقپوری اور عرس ثانی صاحب رحمہما اللہ تعالیٰ کے مواقع پر حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری دامت برکاتہم العالیہ ننگے سر خدام کو سر پر رکھنے کے لیے ٹوپیاں عنایت فرماتے ہیں۔29

حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو سنت رسول ﷺ سے جنون کی حد تک محبت تھی۔ایک دفعہ آپ پانی پت میں تشریف لے گئے۔نماز کے وقت امام صاحب صرف ٹوپی سے نماز پڑھانے لگے۔آپ نے

29- فضل احمد مونگا، حاجی: حدیث دلبراں ص 101

Marfat.com

ان سے مخاطب ہو کر فرمایا: عمامہ کہاں ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ''یہ ٹوپی سرکاری ہے''۔ دریافت فرمایا: کہاں سے حاصل کی ہے؟ حضور ﷺ تو دستار اور ٹوپی سے امامت کروایا کرتے تھے''۔ امام صاحب نے جواب دیا: یہ ٹوپی گورنمنٹ کی طرف سے ملی ہے۔ آپ نے اسی وقت اپنی دستار مبارک کے دو ٹکڑے کیے ایک ٹکڑا اپنے لیے رکھ لیا جبکہ دوسرا امام صاحب کو دے دیا تا کہ سنت مصطفیٰ ﷺ کے مطابق نماز پڑھائیں۔ امام صاحب کو جب آپ کے بارے میں علم ہوا تو وہ معذرت خواہ ہوئے۔30

سنت رسول کریم ﷺ کا اہتمام:

حضرت شیرِ ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ سراپا سنت تھے اور زندگی کے ہر شعبہ میں سنت رسول ﷺ کو اپنانے کی کوشش فرماتے۔ خدام کو داڑھی مبارک کی سختی سے تلقین فرماتے۔، نماز ادا کرنے کے دوران کسی داڑھی منڈے کو صف کی دائیں طرف کھڑے ہونے کی ہرگز جراءت نہ ہوتی بلکہ بائیں جانب یا پیچھے والی صف میں کھڑا ہوتا۔

یہ واقعہ بہت مشہور ہے کہ ایک دفعہ ایک ذیلدار صاحب گلے میں پستول لٹکائے ہوئے شرقپور شریف میں آپ کی زیارت کے لیے حاضر ہوئے' جو داڑھی منڈے تھے۔ نماز کا وقت ہونے پر انہوں نے آپ کی دائیں طرف کھڑا ہونے کی کوشش کی لیکن ایک خادم نے روک دیا۔ جس پر انہوں نے ناراضگی کا اظہار کیا اور بائیں طرف کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ نماز سے فراغت پر حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ان کے پاس جا کر بیٹھ گئے۔ مسکراتے ہوئے ناصحانہ انداز میں فرمایا:

آپ بتانا پسند فرمائیں گے کہ داڑھی مبارک کیوں منڈوائی جاتی ہے؟ یہ ارشاد سن کر وہ صاحب خاموش رہے۔ خود ہی ارشاد فرمایا: اس لیے کہ انسان کم عمر معلوم ہو۔ صاحب! اگر آپ کو واقعی چھوٹے بننے کا شوق ہے تو بائیں طرف یا پیچھے والی صف پر کھڑا ہونے کی زحمت فرمایا کریں کیونکہ چھوٹوں کا مقام بائیں طرف یا پیچھے ہے۔ اس سلسلے میں ناراض ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ شریعت مصطفوی ﷺ پر عمل کرنے والا ہی بڑا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

30- محمد امین شرقپوری، مولانا: تذکرہ اولیائے نقشبند ص 237

Marfat.com

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَاللّٰہِ اَتقَا کُم ’یعنی اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے۔31

خلاف سنت لباس سے نفرت:

لباس میں تہبند، کرتا، ٹوپی اور دستار سنت ہے۔ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے حضور جو شخص خلاف سنت شکل وصورت یا لباس والا حاضر ہوتا تو آپ اس کی تادیب فرماتے۔ ایک دفعہ حضرت شاہ ابوالخیر رحمہ اللہ تعالیٰ کا ایک مرید خدمت میں حاضر ہوا جو تازہ تازہ محکمہ پولیس سے ریٹائر ہوا تھا اور اس نے قمیض زیب تن کی ہوئی تھی، آپ نے اسے قمیض پہننے سے منع کیا۔ دوسرے دن حاضر ہوا تو فرمایا کہ: قمیض پہننا خلاف سنت ہے لیکن اس نے توجہ نہ دی حتیٰ کہ آپ نے اس کی آستینوں کے کف از خود پھاڑنے شروع کر دیے، اس نے عرض کیا حضور! میں خود پھاڑ دیتا ہوں۔ فرمایا: یہ تکلیف میں خود ہی کر لیتا ہوں، آپ کیوں اٹھائیں؟''32

امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ سے عقیدت:

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے سات سے زائد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت کی۔ اس طرح آپ کو تابعی ہونے کا شرف حاصل ہے بلکہ آپ کو ''سیّد التابعین'' اور ''سراج الامت'' کہا جاتا ہے۔ دیگر آئمہ بالواسطہ یا بلاواسطہ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کے شاگرد ہیں۔ ہر دور میں مسلمانوں کی اکثریت امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے مقلدین کی رہی ہے اور رہے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری، حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری، حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت بابا فرید مسعود گنج شکر رحمہم اللہ تعالیٰ جیسے بزرگ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے مقلد تھے۔ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نہ صرف امام صاحب کے عقیدت مند تھے بلکہ مقلد بھی تھے۔ اپنے متوسلین اور مریدین کو فقہ حنفی کے مطابق مسائل کا درس دیتے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی ہدایات جاری کرتے۔ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''ہم چار اعظموں کے درمیان ہیں:

☆ رسول، رسول اعظم ☆ فاروق، فارق اعظم

31- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: چشمہ فیض شیر ربانی ص 135۔ 32- محمد امین شرقپوری، مولانا: تذکرہ اولیائے نقشبند ص 230

Marfat.com

☆امام، امامِ اعظم اور ☆غوث، غوثِ اعظم۔33

(رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

ہر جگہ اسم ذات نظر آنا:

حضرت شیرِ ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین وظائف میں سے ایک وظیفہ اسم ذات ''اللہ'' کا ورد اور اس کا خوشخط تحریر کرنا تھا۔ آپ اسم اعظم کے وظیفہ کے اس قدر عاشق و محب تھے کہ ایک دفعہ ارشاد فرمایا:

''مجھے زمین پر چلنا پھرنا اور پیشاب پاخانہ کے لیے بیٹھنا مشکل ہو گیا ہے کیونکہ ہر جگہ اسم ذات روشن نظر آتا ہے۔''34

عید کے بارے میں ارشاد گرامی:

اہل الفت کی اصل عید رضاء الٰہی اور رضائے مصطفیٰ ﷺ ہوتی ہے۔ جناب محمد امین شرقپوری کا بیان ہے کہ ایک دفعہ عید کے دن حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ میلے کچیلے کپڑے زیب تن کیے ہوئے مسجد میں تشریف لائے۔ لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر فرمایا:

''میاں عید تو تب ہے جب دل خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے ورنہ عید ایسی؟''35

حقیقت بیعت:

ایک دفعہ آپ نے حقیقت بیعت کے بارے میں اظہار خیال کرتے ہوئے فرمایا:

''اب بیعت ایک رسم رہ گئی ہے۔ بیعت کے معنی ہیں بک جانا۔ اب کون کسی کے ہاتھوں بکتا ہے؟ سب نفس کے تابع ہیں۔''

مرشد خانہ کی مٹی کا احترام:

آپ مرشد خانہ کا احترام کیا کرتے۔ حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ ایک

33- فضل احمد مونگا، حاجی: حدیث دلبراں ص226۔ 34- محمد امین شرقپوری، مولانا: تذکرہ اولیائے نقشبند ص219۔
35- محمد امین شرقپوری، مولانا: تذکرہ اولیائے نقشبند ص218

Marfat.com

دفعہ وہ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی معیت میں مکان شریف میں حاضری کی غرض سے گئے۔ جب مکان شریف کے قریب پہنچے تو وہاں کچھ لڑکے راستے میں کھیل رہے تھے جس کے سبب گرد و غبار اُڑ رہی تھی۔ حضرت شاہ صاحب نے لڑکوں کو راستہ سے ایک طرف ہونے کا اشارہ کیا تا کہ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے کپڑے خاک الود نہ ہوں۔ جس پر آپ نے فوراً فرمایا: ''شاہ جی! یہ سب اسی گرد و غبار کی برکت ہے۔'' یہ آپ کی اعلیٰ درجہ کی انکساری اور مرشد خانہ کی مٹی کا احترام ہے۔36

ہر چیز کو دائیں ہاتھ سے پکڑنا:

ہر چیز کو دائیں ہاتھ سے پکڑنا سنت مصطفوی ﷺ ہے۔ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا معمول تھا کہ کسی کو کوئی چیز دیتے یا لیتے وقت دائیں ہاتھ سے پکڑتے تھے۔ البتہ رقم بائیں ہاتھ سے وصول فرماتے تھے اور بائیں ہاتھ سے دیتے تھے۔ اس کی حکمت دنیا سے بے رغبتی اور عدم محبت ہے۔

آپ کی بارگاہ میں فرشتوں کا مؤدب کھڑے ہونا:

حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے آداب فرشتے بھی بجالاتے تھے۔ حضرت سید محمد اسماعیل شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں فرشتے دست بستہ منتظر کھڑے رہتے تھے۔37

حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے معمولات:

حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی زندگی کے معمولات سنت نبوی ﷺ اور شریعت مطہرہ کے عین مطابق رہے ہیں۔ ولادت سے وصال تک کے حالات کا بغور مطالعہ کیا جائے تو اس نتیجہ پر پہنچنا مشکل نہیں رہے گا کہ ہر کام کرنے سے قبل آپ کی نگاہ اسوۂ رسول ﷺ پر ہوتی تھی۔

آپ کا ایک عمل بھی شریعت کے خلاف ہونا تو کجا سنت نبوی ﷺ کے خلاف بھی نہیں مل سکے گا۔

''معمولاتِ حضرت شیرِ ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ'' کی ایک جھلک سطور ذیل میں پیش کی جاتی ہے۔

حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ علماء کا احترام فرماتے۔ عام علماء کی طرح بات بات پر کفر کا

36- محمد امین شرقپوری، مولانا: تذکرہ اولیائے نقشبند ص 218۔ 37- محمد امین شرقپوری، مولانا: تذکرہ اولیائے نقشبند ص 417

Marfat.com

فتویٰ لگانے سے پرہیز کرتے۔قول وفعل میں تضاد نہ ہوتا جو فرماتے وہ خود بھی کرتے۔اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء، تسبیح وتقدیس بڑے اہتمام سے بیان کرتے۔غرباء کی مالی معاونت فرماتے،ذاتی معاملہ میں ناراض نہ ہوتے۔شریعت کے خلاف کوئی چیز برداشت نہ فرماتے۔صوم وصلوٰۃ کی خود پابندی کرتے اور دوسروں کو پابندی کی ہدایت کرتے۔دوستوں میں گھل مل کر بیٹھتے۔راستے میں چلنے کے دوران دوستوں سے آگے نہ چلتے۔اپنا سامان اور جوتے اپنے ہاتھ سے پکڑتے۔حتی الوسع نذرانہ وغیرہ وصول کرنے سے پرہیز کرتے۔ہمیشہ مسکرا کر گفتگو فرماتے۔سب کی بھلائی کا سوچتے۔بیماروں کی عیادت کرتے۔لباس سادہ اور سنت کے مطابق زیب تن فرماتے۔احتراماً اُٹھنے سے منع فرماتے بلکہ ناراض ہوتے۔سیاہ لباس اور جوتوں سے مکمل پرہیز فرماتے اور دوسروں کو بھی ایسا کرنے کا حکم دیتے۔مقروضوں کا قرض ادا کرنے کی کوشش فرماتے۔نیکی کے کاموں میں تاخیر نہ کرتے۔کسی سائل کو محروم نہ کرتے۔معمولی سے معمولی شخص کی بات توجہ سے سماعت فرماتے۔،عاجزی وانکساری کا مجسمہ تھے۔،مزارات اور قبرستان پر فاتحہ خوانی کے لیے تشریف لے جاتے۔بازار سے اشیاء ضرورت خود خرید لاتے۔غریب دکاندار سے گھٹیا اور بے ضرورت چیز اس خیال سے خرید لیتے کہ اس کی مدد ہو جائے۔مساجد کی تعمیر میں گہری دلچسپی لیتے۔موقع ومحل کے مطابق پند ونصائح بیان فرماتے۔دینی کتب مراۃ المحققین، حکایات الصالحین، ذخیرۃ الملوک اور چشمہ فیض (از حضرت بابا امیر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ) وغیرہ چھپوا کر مفت تقسیم فرماتے۔دینی کتب اور تفاسیر کا خود مطالعہ کرتے اور دوسروں کو تلقین کرتے۔دُنیا سے بے رغبتی کا تصور دلاتے۔دوستوں کے برابر بیٹھتے۔انگریزی اطوار کی سخت مخالفت فرماتے۔سنت رسول ﷺ کا پرچار فرماتے۔حق بات کہنے سے بالکل نہ ڈرتے۔،کھانا سنت کے مطابق کھاتے اور سنت کے مطابق دوسروں کو کھلاتے۔حیوانوں پر شفقت فرماتے۔حقوق اللہ اور حقوق العباد کا خاص خیال رکھتے اور دوسروں کو اس کی تلقین فرماتے۔غیر شرعی عدالتوں سے نفرت فرماتے۔امامت کے فرائض خود انجام دیتے۔لفظ ''پیر ومرید'' سے نفرت فرماتے۔گلی یا بازار سے چلتے ہوئے نظریں نیچی رکھتے۔گالی گلوچ یا غیر شرعی جملہ کبھی بھی زُبان پر نہ لاتے۔پہلی صف میں سنت نبوی ﷺ کے حامل یعنی باریش لوگوں کو کھڑا کرتے۔مسجد میں سنت طریقہ کے مطابق پہلے دایاں پاؤں پھر بایاں پاؤں داخل کرتے۔مسجد سے نکلتے وقت اس کے برعکس کرتے۔میت کو کفن اپنے ہاتھ سے دیتے۔باجماعت نماز کی پابندی فرماتے۔نماز جنازہ میں

Marfat.com

خود بخود شرکت فرماتے۔ متوفیکے ورثاء کے ہاں فاتحہ خوانی کے لیے تشریف لے جاتے۔ نماز تراویح بیس رکعت ادا فرماتے۔ نماز پنجگانہ کے علاوہ نماز تہجد، چاشت، اشراق اور اوّابین باقاعدگی سے پڑھتے۔ شماروں پر درود شریف پڑھتے۔ اللہ تعالیٰ کی توحید اور رسول اکرم ﷺ کے فضائل و کمالات محبت میں ڈوب کر بیان فرماتے۔ کھانا بالکل سادہ تناول فرماتے۔ جس چیز کی مہمان خواہش لے کر آتا وہی اسے میسّر ہوتی۔ سالن وغیرہ اپنے ہاتھ سے تقسیم فرماتے۔ ہر لقمہ کے ساتھ بسم اللہ پڑھتے اور مریدین کو اس کی تلقین فرماتے۔ مہمانوں کے ساتھ آہستہ آہستہ کھانا تناول فرماتے رہتے تاکہ مہمان خوب کھانا کھا سکیں۔ جب سب حاضرین کھانے سے فارغ ہو جاتے تو سب کے ساتھ دُعا فرماتے۔

نماز فجر کے بعد کے معمولات:

حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ صبح جلدی بیدار ہوتے۔ باہر تشریف لے جاتے، مکان والی مسجد میں فجر کی نماز باجماعت ادا فرماتے۔ کبھی کبھی دوسری مساجد میں بھی تشریف لے جاتے۔

نماز فجر کے بعد حضورِ اقدس ﷺ پر درود عرض کرتے۔ یعنی پڑھتے:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

پھر چار کرسی پڑھتے جو یہ ہے:

حضرت محمد رسول ﷺ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدِ مناف رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

پھر کپڑے پر درود شریف کے لیے شمارے ڈالے جاتے۔ شماروں پر درود شریف شروع کرنے سے پہلے پڑھتے:

"لَقَدْ جَاءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ غزِیزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَحِیْمٌ○ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ○ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ" تین بار پڑھتے۔ اور کبھی کبھی یہ آیت مبارکہ پڑھتے:

Marfat.com

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًاO

درود شریف شروع کرنے سے قبل مندرجہ ذیل اشعار بھی اہتمام سے پڑھتے:

کعبہء دِل قبلۂ جاں یا رسول ﷺ اللہ توئی
سجدہ مسکین ہر لحظہ بادہ سوئے توئی
نمازِ عشق ہر دم می گذارم
بہ پیش قبلہء روئے محمد (ﷺ)

ان اشعار کے بعد شماروں پر درود شریف شروع فرماتے۔ شماروں پر درود خضری پڑھتے، جو یہ ہے۔

"صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ"

درود شریف کے بعد آٹھ رکعت نوافل بطور نمازِ اشراق پڑھتے، پھر مسجد میں آئے ہوئے بچوں کو قرآن کی تعلیم دیتے۔ ایک ہزار بار "سورۂ اخلاص" کا وظیفہ کرتے، بعد میں نفی اثبات ﴿ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ ﴾ کے ذکر میں مصروف ہو جاتے نمازِ چاشت آٹھ رکعت ادا فرماتے۔ یہ نماز عموماً ٹاہلی والی مسجد میں پڑھتے۔ پھر بیٹھک میں تشریف لے آتے جہاں پہلے سے لوگ ملاقات کے لیے موجود ہوتے۔ بیٹھک میں نماز چاشت کے بعد تیسرے کلمہ کا وظیفہ اکہتر (71) بار کرتے اور کچھ وقت تک: اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَاَتُوْبُ عَلَیْہِ پڑھا کرتے۔

بیٹھک میں آنے کا وقت تقریباً گیارہ بجے دوپہر کا ہوتا۔ آئے ہوئے مہمانوں کے ساتھ مل کر کھانا تناول فرماتے۔ کھانا شروع کرنے سے پہلے سب کے ہاتھ دھلائے جاتے اور ایک زانو (بائیں) پر بیٹھنے اور بسم اللہ پڑھ کر شروع کرنے کی تلقین فرماتے۔ ہر ایک خادم سے علیحدہ علیحدہ گفتگو فرماتے اور اس کی بات توجہ سے سُنتے۔ جن احباب نے جانا ہوتا ان کو رُخصت عطا فرما دیتے۔ بعض کو کرایہ وغیرہ بھی عنایت فرما دیتے۔ مہمانوں کو آرام کرنے کا حکم فرماتے۔ خود بچے ہوئے ٹکڑوں کو لے کر کتوں کو ڈالنے کے لیے تشریف لے جاتے۔ کچھ دیر کے لیے بیٹھک ہی میں آرام کرتے۔ یاد رہے بعد از دوپہر مختصر آرام کرنا قیلولہ کہلاتا ہے۔ جو سنت مصطفےٰ ﷺ ہے۔

Marfat.com

نمازِ ظہر کے بعد کے معمولات:

آپ قیلولہ سے فارغ ہوکر نمازِ ظہر ادا کرنے کے لیے مسجد میں تشریف لے جاتے۔ نماز ظہر لوہاراں والی مسجد میں ادا کرتے۔ ظہر کی نماز سے فارغ ہوکر بیٹھک میں تشریف لے آتے۔ اس وقت نئے آنے والے مہمانوں کے ساتھ محبت سے گفتگو کا سلسلہ شروع ہو جاتا۔ باری باری سب کی بات سُنتے اور ہر قسم کے سوال کا جواب دیتے۔ عام طور پر تو یہ ہوتا کہ مہمان کو سوال کرنے کی ضرورت بھی نہ ہوتی کہ اس کا جواب ارشاد فرما دیتے گویا آپ لوگوں کے دِلوں پر حکومت فرما رہے ہوں۔ کسی مہمان کو کبھی کسی قسم کی شکایت نہ ہوتی۔ رشد و ہدایت اور پیاری پیاری باتوں کا یہ سلسلہ عصر کی اذان سے کچھ وقت پہلے تک جاری رہتا۔ نمازِ عصر کا وقت شروع ہونے سے کچھ وقت پہلے تمام مہمانوں کو بڑی مسجد میں جانے کا حکم فرما دیتے اور خود بھی مسجد میں تشریف لے جاتے۔

نمازِ عصر کے بعد کے معمولات:

نمازِ عصر ادا فرمانے کے لیے آپ بڑی مسجد میں تشریف لیجاتے۔ جوتوں کو قبلہ رُخ رکھتے۔ مسجد میں دایاں پاؤں پہلے رکھتے۔ جو جوتے قبلہ رُخ نہ ہوتے ان کو بھی دُرست فرما دیتے۔ عصر کے فرائض سے پہلے چار رکعت سنت بڑے اہتمام اور باقاعدگی سے ادا فرماتے۔ نمازِ عصر سے فارغ ہوکر پند و نصائح اور دعوت و ارشاد میں مصروف ہو جاتے۔ حاضرین اس قدر لطف اندوز ہوتے کہ وہ چاہتے یہ سلسلہ ہمیشہ قائم رہے۔ بعض اوقات کچھ وقت ملتا تو اپنی ہمشیرہ کے ہاں یا قبرستان میں تشریف لے جاتے۔

نمازِ مغرب کے بعد کے معمولات:

نمازِ مغرب کا وقت ہوتے ہی آپ بڑی مسجد میں تشریف لے جاتے۔ مسواک استعمال کرتے ہوئے سنت طریقہ کے مطابق وضو فرماتے۔ نماز مغرب باجماعت ادا کرتے۔ نماز کے بعد مسجد کی چھت پر تشریف لے جاتے۔ گرمی کے موسم میں کُھلی چھت پر اور سردی کے موسم میں چھت پر بنے ہوئے حجرے میں تشریف فرما ہوتے۔ چھ رکعت نوافل بطور ''نماز اوابین'' ادا فرماتے۔ کچھ وقت کے لیے سر سجدے میں رکھ دیتے۔ پھر دوسرے وظائف و اذکار میں مصروف ہو جاتے۔ آئے ہوئے مہمان بھی اذکار میں شامل ہو جاتے۔ تمام مہمان آپ کے اِردگرد حلقہ کی شکل میں دوزانو بیٹھ جاتے۔ سورۃ فاتحہ 71 بار، سورۃ والضحیٰ 7 بار، سورۃ حشر کی آخری آیات 7 بار، سورۃ الم نشرح 11 بار، اور گیارہ مرتبہ ذیل کا وظیفہ پڑھتے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لَا حَوْلَ

Marfat.com

وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم. گیارہ مرتبہ یہ وظیفہ پڑھتے: یَا اللّٰہُ،یَا رَحِیْمُ، یَاحَیُّ،یَا قَیُّوْمُ،یَا وَدُوْدُ،یَا کَرِیْمُ،یَا لَطِیْفُ،یَا حَبِیْبُ،

پھر آپ مندرجہ ذیل اشعار پڑھتے:

ھُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُہٗ لِکُلِّ ھَوْلٍ مِّنَ الْاَھْوَالِ مُقْتَحِمِ
یَا اَکْرَمُ الْخَلْقِ مَالِیْ مَنْ اَلُوْذُبِہٖ سِوَاکَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ
اِنْ اٰتِ ذَنْبًا فَمَا عَھْدِیْ بِمُنْتَقِصٍ مِنَ النَّبِیِّ وَ لَا حَبْلِیْ بِمُنْصَرِمِ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اِسْمَعْ قَالَنَا
اِنَّنِیْ فِیْ بَحْرِ غَمٍّ مُغْرَقٌ خُذْیَدِیْ سَھِّلْ لَّنَا اَشْکَالَنَا
کُلُّ وَلِیٍّ لَّہٗ قَدَمٌ وَ اِنَّ عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرُالْکَمَالِ

شَیْئًا لِلّٰہِ یَا حَضْرَتْ سُلْطَان شیخ عَبْدُ الْقَادِرْ جِیْلَانِیْ صَاحِبْ اَلْمَدَدشَیْئًا لِلّٰہِ

چوں گدائے مستمند اَلْمَدَدْ یَا شاہِ نقشبند شَیْئًا لِلّٰہِ یَاخواجہ اجمیری

اس کے بعد مندرجہ ذیل الفاظ کے ساتھ نہایت عاجزی وانکساری کے لہجے میں ہاتھ اٹھا کر دُعا کرتے:

یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ،یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ،یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَابِقِ نُوْرُہٗ وَاٰخِرِ ظُھُوْرُ ہٗ، وَرَحْمَۃٌ لِّلْعَالِمِیْنَ وُجُوْدُہٗ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ..

پھر بطور دُعا فارسی اور اردو اشعار پڑھتے۔جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں:

ز مہجوری بر آمد جانِ عالم
ترحم یا نبی اللہ ترحم
اگر چہ غرق دریائے گناہم
ترحم یا نبی اللہ ترحم
اے خاصۂ خاصانِ رسل وقت دُعا ہے
امت پہ تیری آکے عجب وقت پڑا ہے

Marfat.com

دُعا کے اختتام پر مندرجہ ذیل درود شریف اور دُعائیہ جملے پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَنَبِیِّکَ وَ حَبِیْبِکَ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، اَللّٰھُمَّ انْصُرْ اَللّٰھُمَّ احْفَظْ اُمَّۃَ سَیِّدِنَا وحَبِیبِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ ط فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ○

پھر یہ اشعار پڑھتے:

خدایا بدہ شوق ذات رسول
بدرد محمد مرا کن قبول
شب و روز در عشق احمد بدار
ہمہ عمر در وصل احمد گزار
چوں بلبل برآن گل فدائم کنم
چوں پروانہ جلوہ نمائم کنم
حیاتی مماتی ہمہ وقت ما!
عطا کن وصال مرا مصطفٰے
کریما بہ بخشائے بر حال ما
کہ ہستم اسیر کمند ہوا
نداریم غیر از تو فریاد رس
توئی عاصیاں را خطا بخش و بس
نگہدار مارا زراہ خطا
خطا درگزار و صوابم نما

دُعا کے اختتام پر تمام مہمانوں کو کھانا کھلاتے۔ سالن کے لیے مٹی کے برتن استعمال ہوتے۔ سالن

Marfat.com

وغیرہ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے دست اقدس سے تقسیم فرماتے۔ مہمانوں کی خواہ کتنی کثرت ہوتی کھانا کبھی کم نہ ہوتا۔

نماز عشاء کے بعد کے معمولات:

اذان ہونے پر آپ چھت سے نیچے تشریف لے آتے۔ فرائض سے قبل کی چار سنت عصر کی طرح اہتمام اور باقاعدگی سے ادا فرماتے۔ نماز عشاء کی امامت بھی باقاعدگی سے خود فرماتے۔ عشاء کی نماز میں آپ عموماً سورۂ والضحیٰ کی قرأت کرتے۔ فرائض، سنت، وتر اور نوافل نہایت اطمینان وسکون سے پڑھتے۔ وتر کے بعد دو لمبے لمبے سجدے کرتے۔ پہلے سجدے میں ''سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِکَةِ وَالرُّوْحِ'' کا ذکر کرتے اور سر اٹھانے کے بعد'' سُبْحَانَ الْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ ''تین بار پڑھتے۔

نماز عشاء کے بعد آپ پھر چھت پر تشریف لے جاتے۔ مختصر مراقبہ کرنے کے بعد سورۃ ملک کی تلاوت فرماتے۔ پھر ختم شریف پڑھتے اور ایصال ثواب کرتے۔ اس موقعہ پر دُعا میں پنجابی اشعار پڑھتے۔ ان میں سے چند اشعار مندرجہ ذیل ہیں:

ربا بھیج ثواب تو اس کلام طعام
اُوپر رُوح رسول دے پھر مرسل نبی تمام
بعد اُونہاں دے یار جو خاص نبی دے چار
بعد ازواج اولاد اُونہاں دے کل اصحاب
بعد اُونہاں دے تابعین کل امام۔ ھمام
ابوحنیفہ، شافعی، مالک، احمد نام

دُعا کے بعد مریدین اور متوسلین کو ہدایات ارشاد فرماتے۔ جن مہمانوں نے صبح جانا ہوتا ان کو اجازت مرحمت فرما دیتے۔ پھر روٹی کے ٹکڑے کپڑے میں لپیٹ کر پکڑ لیتے اور گھر کی طرف روانہ ہو جاتے۔ راستے میں کتے انتظار میں ہوتے سب کو ٹکڑے ڈالتے کوئی کتا محروم نہ رہتا۔ کتوں کو ٹکڑے ڈالنے کے بعد بیٹھک میں تشریف لے جاتے جہاں کچھ لوگ موجود ہوتے۔ تقریباً آدھ گھنٹہ تک بیٹھک میں گزارتے اور

Marfat.com

حاضرین سے محبت بھرے لہجے میں گفتگو فرماتے پھر گھر تشریف لے جاتے۔ والدہ ماجدہ کے دست اقدس سے دودھ نوش فرماتے ۔والدہ صاحبہ آنے والی خواتین کے مسائل بیان فرماتیں آپ جواب ارشاد فرماتے۔ مستورات کے لیے پردے کا اہتمام ہوتا۔

پردے میں خواتین کو پند ونصائح فرماتے۔ اور اُن کے مسائل کو بھی حل فرماتے۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ خواتین کے لیے صرف ہو جاتا۔ پھر دو بتیاں روشن کر کے دینی کتب کے مطالعہ میں مشغول ہو جاتے۔ اگر وقت میسّر آتا تو کچھ دیر کے لیے آرام فرما لیتے ورنہ اوراد و وظائف میں مصروف ہو جاتے۔ اکثر گھر میں نماز تہجد پڑھتے۔ نماز تہجد بارہ رکعت نوافل ادا فرماتے۔ تہجد کے بعد تین ہزار بار درود خضری کا وظیفہ کرتے۔ فجر کی اذان سُننے پر بڑی مسجد میں تشریف لے جاتے۔ اور یوں دوسرے دن کا آغاز ہو جاتا۔38

کشف وکرامات

ولی اللہ سے جو چیز خلاف عادت صادر ہو اسے ''کرامت'' کہا جاتا ہے۔ کرامت ولی کی ولایت کی علامت ہوتی ہے۔ ولی کے لیے اظہار کرامت ضروری نہیں ہے۔ معجزہ کی طرح ''کرامت'' کا ظہور بھی ولی سے قبل از وصال اور بعد از وصال ہوتا رہتا ہے۔ سطور ذیل میں حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی چند کرامات پیش کی جاتی ہیں:

شرقپور شریف میں ہوتے ہوئے حج میں شرکت کرنا:

جناب میاں غلام یٰسین فیض پوری کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں اور میاں عبدالغفور رحمان پوری نے عمرہ اور حج بیت اللہ کی تیاری کی۔ حج پر روانہ ہونے سے پہلے دونوں شرقپور شریف میں حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے حج وعمرہ کی ادائیگی کے لیے ساتھ جانے کے سلسلہ میں عرض کیا۔ آپ نے فرمایا: تم چلو اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا تو میں بھی آؤں گا''۔ ہم دونوں اجازت لے کر حج وعمرہ کی

38- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: چشمہ فیض شیر ربانی ص 148

Marfat.com

غرض سے عازم سفر ہوئے۔ ہم نے میدانِ عرفات کے قریب ایک مسجد میں حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو اپنے درمیان دیکھا، اس کے بعد آپ ہم کو نظر نہ آئے۔ حج بیت اللہ اور عمرہ کی سعادت کے بعد جب ہم واپسی پر شرقپور شریف میں حاضر ہوئے۔ تو ہم نے دوستوں سے میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے متعلق پوچھا کہ آپ حج کے لیے تشریف لے گئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں، آپ تو نمازِ پنجگانہ اور نمازِ جمعہ باقاعدگی سے پڑھاتے رہے ہیں''۔ ہم نے حلفاً کہا: ہم نے میدانِ عرفات میں آپ کو دیکھا ہے اس میں کوئی جھوٹ یا شک نہیں ہے''۔39

غیر شرعی امور سے تائب ہونا:

صراط مستقیم کی طرف راہنمائی کرنا اور غیر شرعی امور سے تائب کروانا صالحین کا مشن ہے۔ قصور شہر سے ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کی داڑھی بالکل صاف، نماز اور روزے کے نام سے بھی واقف نہیں تھا۔ نگاہِ شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف اٹھی۔ آپ نے اس کے قلب پر اپنا دست اقدس رکھا۔ اور فرمایا: شریعت کا راستہ اس طرف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی وقت اس کو ہدایت عطا فرما دی۔ اور وہ تمام غیر شرعی امور سے تائب ہو گیا۔

عیسائیوں اور سکھوں پر تاثیر:

حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا فیض مسلمانوں تک محدود نہیں تھا بلکہ غیر مسلم بھی مستفیض ہوتے۔ ایک دفعہ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ امرتسر تشریف لے گئے وہاں آپ کی ولایت کی خبر سُن کر سکھ اور عیسائی حاضر خدمت ہوئے۔ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ایک نظر ڈالی تو وہ زاروقطار رونے لگے۔ ان کی اس حالت کو دیکھ کر فرمایا: ''ان لوگوں کو اپنے گرو سے سچی محبت ہے''۔

قادیانی وزیر کا مرنا:

حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ مستجاب الدعوات تھے۔ مولانا غلام یار مکوی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے یہ اس زمانہ کی بات ہے جب شیخوپورہ میں ابھی ضلعی دفاتر کا قیام عمل میں نہیں آیا تھا۔

39- محمد ابراہیم قصوری، صوفی: خزینہ معرفت ص229

Marfat.com

تحصیلدار اور دیگر افسران کے علاوہ ایک منصف کا تعین ہو چکا تھا جو مقدمات کے فیصلے کیا کرتا تھا۔

ایک دن وہ اپنے رشتہ دار حاجی غریب محمد کی معیت میں چوہدری غلام علی نامی مسلمان گرداور سے ملاقات کی غرض سے گئے۔ چودھری غلام علی نے انہیں کہا کہ راجہ کا ایک وزیر قادیانی (مرزائی) ہے جو قدم قدم پر مسلمانوں کو پریشان کرتا ہے۔ اس لیے اس کے مظالم و مصائب سے نجات حاصل کرنے کے لیے اپنے پیر کامل حضرت شیرِ ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لیے خط لکھیں تا کہ وہ دوسری جگہ منتقل ہو جائے یا مر جائے۔ انہوں (حضرت مولانا غلام یار مکوی) نے آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے شرقپور شریف میں حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک عریضہ تحریر کیا۔ جس میں ظالم مرزائی کے بارے میں بددعا کرنے کی استدعا کی گئی تھی۔

عریضہ ملنے پر آپ نے جوابی خط یوں تحریر فرمایا:

''دنیا چند یوم آخر کار با خداوند، وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ! عاجز تو کچھ جانتا ہی نہیں۔''

آپ نے اس جواب میں معرفت کے سمندر کو سمیٹ دیا تھا جس میں دعا بھی ہے اور اس کا ثمر و نتیجہ بھی۔ آپ کے اس خط مبارک کے موصول ہونے کو ابھی چند ایام گذرے تھے کہ مرزائی وزیر مر کر واصل جہنم ہو گیا۔ مسلمانوں کو اس کے مظالم و مصائب سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نجات مل گئی۔

سن کے خوش ہویا ہر مسلم رب نیں کرم کمایا
دشمن مسلماناں دے تائیں دوزخ وچہ وگایا
لکھ لکھ صدقے ولی اللہ دے منصب قطب زمانہ
لوح محفوظ جنہاں دے اگے وانگوں تلی نشانہ[40]

پھانسی سے نجات:

اولیاء کرام کی نگاہِ تصرف سے پھانسی سے نجات حاصل ہو جاتی ہے۔ میاں داد نامی شخص کو پھانسی کی سزا سُنا دی گئی۔ اس کے والد نے پھانسی کے خلاف کئی اپیلیں کیں لیکن وہ سب کی سب خارج ہو گئیں۔ اس نے کونسل میں اپیل کرنے کا ارادہ کیا مگر دل مطمئن نہ ہو سکا۔ کسی دوست نے اسے مشورہ دیا کہ شرقپور شریف میں حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے لڑکے کے لیے تعویذ وغیرہ لے کر آؤ۔

40- غلام عباس، مولانا قاری: تذکرہ شمیہ شیر ربانی ص 50

Marfat.com

پریشانی کے عالم میں وہ شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور تعویذ دینے کے لیے عرض کیا۔آپ نے فرمایا: ''جاؤ اللہ تعالیٰ فضل وکرم فرمائے گا۔'' وہ شخص مسلسل تعویذ کے بارے میں اصرار کرتا رہا۔آخر کار آپ نے فرمایا: ''اچھا جاؤ حاجی عبدالرحمٰن صاحب سے جا کر تعویذ لے لو''۔

جب وہ حاجی صاحب کے پاس آیا تعویذ لکھ دینے کے بارے میں کہا۔حاجی صاحب نے فرمایا: میاں جاؤ تمہارا کام ہو چکا ہے تعویذ وغیرہ کی کوئی ضرورت نہیں۔تم صرف اور صرف اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو۔حاجی صاحب کے فرمانے سے وہ مطمئن ہو گیا اور گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔وہ ابھی راستے ہی میں تھا کہ اس کو یہ خوشخبری مل گئی کہ لڑکے کو پھانسی سے رہائی مل گئی ہے۔41

آپ کے نام سے جنت ملنا:

جناب مولوی یار محمد صاحب کا بیان ہے کہ اس کا ایک دوست فوت ہو گیا۔جس کا نام مستلی تھا۔انتقال کے ایک دو دن بعد خواب میں اس سے ملاقات ہوئی۔مستلی سے پوچھا: تیرا کیا حال ہے؟ کیسی گزری؟'' اس نے جواب دیا کہ میرے پاس فرشتے آئے اور انہوں نے مجھ سے سوالات کیے۔میں ان کے ہر سوال کے جواب میں یہی کہتا رہا میں حضرت شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا غلام ہوں۔فرشتوں نے مجھے بہشت میں داخل کر دیا۔42

ہندو کا قبول اسلام:

ایک ہندو تاجر کو تجارت کے میدان میں حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی دعا سے بہت نفع ہوا۔وہ کچھ رقم لے کر خدمت میں حاضر ہوا۔اور عرض کیا کہ یہ آپ کی نذر ہے۔آپ نے فرمایا: کیا ہم اندھے ہو گئے ہیں کہ ہماری نظر تمہارے پاس ہے؟ جوش میں آ کر مزید فرمایا: جاؤ اس وقت شرقپور سے نکل جاؤ اور بعد میں یہاں کبھی نہ آنا۔

یہ گفتگو سن کر وہ تاجر کسی دکان میں جا کر بیٹھ گیا۔حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ بازار تشریف لے گئے اور اس کو دیکھ لیا۔فرمایا: تم کو تو کہا تھا شرقپور شریف سے نکل جاؤ پھر بھی یہاں بیٹھے ہو؟ ہندو تاجر نے عرض کیا: حضور! اس وقت آپ نے غصے میں کہا تھا۔اب چلا جا، پھر کبھی نہ آنا۔اس لیے میں یہاں سے گیا ہی

41- جمیل احمد شرقپوری، صاحبزادہ میاں: نور اسلام شیر ربانی نمبر ص 137۔ 42- جمیل احمد شرقپوری، صاحبزادہ میاں: نور اسلام شیر ربانی نمبر ص 137

Marfat.com

نہیں۔ پھر وہ آپ کے قدموں پر گر گیا اور مسلمان ہو گیا۔ ع

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
جو ہو ذوق یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

درخت کا پھل آور ہونا:

حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ''چوبچہ والا کنواں'' کی طرف تشریف لے گئے۔ یہ کنواں شرقپور شریف سے مشرق کی جانب واقع ہے۔ اتفاقاً وہاں میاں اللہ بخش زمیندار بھی موجود تھا۔ اس نے عرض کیا: حضور! ہمارا آم کا درخت پھل نہیں دیتا۔ آپ نے فرمایا: خداوند تعالیٰ کی رحمت سے بعید نہیں ہے۔ انشاء اللہ العزیز وہ پھل دے گا۔ میاں اللہ بخش کا کہنا ہے کہ آپ کا فرمانا تھا کہ اسی سال وہ درخت خُوب پُھولا اور پھلا۔ وہ پھل لے کر بطور شکر یہ آپ کے آستانہ عالیہ پر بھی حاضر ہوئے۔43

سیدی مرشدی حضرت مفتی محمد عبد الغفور نقشبندی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفی 2007ء) کا بیان ہے کہ جب ہم ''جامعہ حضرت میاں صاحب'' شرقپور شریف میں زیرِ تعلیم تھے۔ میاں اللہ بخش صاحب ہمارے پاس اسی درخت کے آم لایا کرتے اور کہا کرتے تھے کہ میں نے اس درخت سے ستر ستر من آم اُتارے ہیں۔

دہریت سے توبہ کرنا:

مولوی اصغر علی روحی رحمہ اللہ تعالیٰ پروفیسر اسلامیہ کالج، لاہور کا بیان ہے کہ ان کا ایک شاگرد تھا جو فاضل عربی اور ایم۔اے انگریزی کی اسناد حاصل کر چکا تھا۔ اس کے عقائد و نظریات اسلامی حدود کو پھلانگ کر دہریت کے میدان میں داخل ہو چکے تھے۔ وہ صاف طور پر اللہ تعالیٰ کی ہستی کا انکار کرتا تھا۔ تقریر اور فن گفتگو میں اس قدر ماہر تھا کہ پڑھے لکھے علماء کو بھی مغلوب کر دیتا۔ ایک دفعہ پروفیسر صاحب نے شاگرد کو مشورہ دیا: تم شرقپور شریف جاؤ۔ چنانچہ پروفیسر صاحب کے ساتھ شرقپور شریف گیا۔ اس شاگرد کا تذکرہ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے حضور کیا گیا۔ آپ نے اس پر ایسا تصرف فرمایا کہ روحانیت کی بجلی اس کے دل پر

43- حسن علی شرقپوری، ملک: حیات جاوید ص125

Marfat.com

گری اور وہ سب کچھ بھول گیا، نتیجۃً وہ آپ کے دست حق پرست پر ایمان لے آیا۔ شریعت مطہرہ کے مطابق شکل وصورت بنالی۔ دھریہ عقائد سے تائب ہوگیا۔ بسا اوقات اس پر جذب کا غلبہ بھی ہو جایا کرتا تھا۔ 44

تعمیر مسجد میں فرشتوں کا شرکت کرنا:

جناب قاضی ضیاء الدین لاہوری کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں شرقپور شریف میں حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں موجود تھا کہ آپ نے فرمایا: لوگ تعجب کرتے ہیں کہ مسجد کس طرح اتنی جلدی تیار ہوگئی؟ پھر آپ نے فرمایا:

''ہم کو تو یقین ہے کہ مسجد کی تعمیر میں ایک اینٹ معمار لگاتے ہوں گے اور دو اینٹیں فرشتے لگاتے ہوں گے''۔

زیارت روضۂ رسول ﷺ کروانا:

آستانہ شیرِ ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ سے ہر سائل کو خیرات ملی ہے۔ کسی سائل کو کبھی بھی کوئی شکایت نہیں ہوئی۔ ایک دفعہ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے خدام کے جُھرمٹ میں جلوہ افروز تھے۔ ایک عورت حاضر ہوئی اور کہنے لگی: بابا جی! آپ لوگوں کے کام کر دیتے ہیں ایک میری بھی آرزو پُوری کر دو۔ اپنا مقصد بیان کرتے ہوئے کہا: میں نبی جی ﷺ کا روضۂ انور دیکھنا چاہتی ہوں۔ آپ نے پست آواز میں فرمایا: روضۂ رسول ﷺ کی حاضری کا تصور رکھتے ہوئے درود پاک پڑھا کرو، گوہر مقصود حاصل ہو جائے گا۔ روضۂ رسول ﷺ کا ذہن میں تصور رکھتے ہوئے اس نے فوراً درود شریف پڑھا۔ عورت کو گوہر مقصود حاصل ہو گیا۔ وہ فوراً چلا اُٹھی:

''خدا کی قسم میں روضۂ رسول ﷺ کے سامنے ہوں، میں روضۂ رسول ﷺ کے سامنے ہوں، میں روضۂ رسول ﷺ کے سامنے ہوں''۔

آپ کی پیشانی پر ناراضگی کے آثار نمایاں تھے۔ فرمایا: لوگ کسی کا پردہ بھی نہیں رہنے دیتے۔''

گستاخی کے نتیجے میں گھر کا صفایا ہونا:

تذکرہ نویسوں نے لکھا ہے کہ رات کے بارہ بجے کا وقت تھا۔ لوگ میٹھی نیند سو رہے تھے کہ ایک سکھ

44- محمد ابراہیم قصوری، صوفی: خزینہ معرفت ص366

Marfat.com

تھانیدار اپنے فرائض انجام دیتے ہوئے گشت کر رہا تھا۔ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کسی ضروری کام کے پیشِ نظر بازار تشریف لے گئے۔ آپ کو دیکھ کر تھانیدار نے آواز دی: کون ہے؟'' لیکن آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ آخر کار تھانیدار نے ایک سپاہی کو حکم دیا کہ: فوراً اس شخص کو پکڑ لاؤ۔ حکم کی تعمیل کرتے ہوئے سپاہی فوراً آپ کو پکڑ لایا۔ تھانیدار کے پاس جا کر کہا: ان کو کیوں پکڑا یہ تو ہمارے میاں صاحب ہیں؟ اس نے گستاخانہ لہجے میں جواب دیا: ہاں ایسے ہی میاں صاحب اور سائیں ڈاکوؤں کی سرپرستی کرتے ہیں۔ آخر کار چھوڑ دیا گیا اور آپ گھر تشریف لے گئے۔ آئندہ رات چوروں نے تھانیدار کے گھر میں چوری کی اور مکمل طور پر گھر کا صفایا کر دیا۔ تھانیدار کو جب گستاخی کی سزا مل گئی تو وہ آپ کا معتقد بن گیا۔

لاعلاج اُنگلی کا درست ہونا:

ایک شخص کے ہاتھ کی اُنگلی پر کسی وجہ سے سخت چوٹ آ گئی۔ چھ ماہ سے زیادہ عرصہ تک وہ علاج کرواتا رہا لیکن آرام نہ آیا۔ آخر کار اُنگلی سُوکھ کر ٹیڑھی ہو گئی۔ وہ شخص حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں شرقپور شریف حاضر ہوا۔ آپ نے اس کی اُنگلی پکڑ کر سیدھی کر دی اور وہ بالکل دُرست ہو گئی۔

زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کروانا:

''انجمن اسلامیہ شرقپور شریف'' کے زیرِ اہتمام چلنے والے پرائمری سکول میں مولانا محمد علی نامی ایک شخص ''اسلامیات'' کے مدرس تھے۔ انہیں زیارتِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت شوق تھا۔ گوہرِ مقصود حاصل کرنے کے لیے انہوں نے بہت سے وظائف کا ورد کیا اور بہت سے مزارات اور آستانوں پر بھی حاضر ہوئے لیکن مقصد حاصل نہ ہو سکا۔

مولانا صاحب، حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے عقیدت مندوں میں بھی تھے۔ ایک دفعہ وہ شرقپور شریف میں حاضر ہوئے۔ اس وقت آپ بیٹھک میں خدام کو چائے پلا رہے تھے۔ مولانا صاحب کو دیکھتے ہی ان کو بھی چائے کی پیالی دی۔ اور فرمایا: او محمد علی! چائے پی۔ اُنہوں نے کھڑے کھڑے چائے میں دیکھا تو ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے ہی رہ گئے۔ جب خدام چائے سے فارغ ہوئے تو آپ نے مولانا صاحب کو فرمایا: اگر چائے نہیں پیتے تو لاؤ کسی اور کو دے دوں۔ اور پیالی ہاتھ سے پکڑ لی۔ پیالی کا پکڑنا ہی تھا کہ مولانا صاحب دھڑام سے زمین پر گر پڑے اور بے ہوش ہو گئے۔ آپ مکان کے اُوپر کسی کام کے لیے تشریف لے گئے۔ خدام نے مولانا صاحب کو اُٹھایا اور ہوش میں لائے۔ حاضرین میں سے ایک خادم نے

Marfat.com

مولانا صاحب سے اصل صورتحال کے بارے میں دریافت کیا۔انہوں نے بتایا: جب حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ کہہ کر کہ ''او محمد علی! چائے پی'' پیالی میرے ہاتھ میں دی تو کیا دیکھتا ہوں کہ چائے میں سے شکل نورانی نُور مجسم ﷺ نظر آ رہی ہے''۔اس کے بعد مولانا صاحب تا حیات جہاں کہیں بھی گئے پیالیاں اُٹھا اُٹھا کر دیکھا کرتے تا کہ پیالی میں پھر رسول اعظم ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہو جائے لیکن ہر جگہ یہ نظارہ کیسے؟45

وصال مبارک

اولیاء اللہ کے احوال وآثار پر ایک نظر ڈالی جائے تو بہت سے حضرات ہمیں ایسے دکھائی دیں گے جنہوں نے اپنی تاریخ وصال پیشگی بتادی تھی۔ایسے ہی حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی کیا۔جب 20 اگست 1928ء بروز پیر کا سورج طلوع ہوا تو آپ نے فرمایا: آج ہم اپنے خالق حقیقی کی بارگاہ میں پہنچ جائیں گے، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے بوقت وصال اپنے گھر سیّد نُور الحسن اور بابا عبد اللہ فیروز پوری کی موجودگی میں اپنے برادرِ اصغر حضرت میاں غلام اللہ المعروف حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو پاس بٹھا کر فرمایا:

> ''گھبرانا نہیں، مہمانوں کی خدمت میں کوتاہی نہ کرنا۔نمازِ جمعہ خود پڑھانا اور باقی نمازیں اور مسجد کا نظام میاں ابراہیم اور حاجی عبد الرحمٰن کے سُپرد کر دینا۔نمازِ جمعہ کے علاوہ اور نمازیں بھی کبھی کبھی مسجد میں جا کر پڑھانا۔''اور ساتھ ہی آپ نے تلقین وارشاد کی اجازت بھی مرحمت فرمادی''۔

رحمت باری تعالیٰ میں استغراق کی کیفیت تو پہلے ہی رہتی تھی۔پیر، ۳ ربیع الاول ۱۳۴۷ھ، مطابق 2 اگست 1928ء کا دن بھی آ گیا جب آپ کو وصال حق سے آشنا ہونا تھا۔اُس روز آپ پر بار بار غشی طاری ہوتی تھی۔اچانک ہچکی شروع ہو گئی۔اسی دوران آپ نے سورۂ اخلاص کی تلاوت شروع فرمادی اور یہ آفتاب ولایت 65 سال تک دُنیا بھر کو انوارِ ایمان سے منوّر کرتا ہوا رات کے ساڑھے گیارہ بجے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے

45- فضل احمد مونگا، حاجی: حدیث دلبراں ص 172

Marfat.com

آغوش رحمت میں اسودۂ خواب ہوگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ o

رات کے ساڑھے گیارہ بجے وصال شریف ہوا تو کچھ وقفہ کے بعد تجہیز و تکفین کا کام شروع کر دیا گیا۔ حاجی عبد الرحمن قصوری، میاں محمد ابراہیم، حافظ و قاری خدا بخش لائل پوری، حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری، مولوی دین محمد، مستری کرم دین، میاں فضل احمد، حکیم محمد یوسف، ملک کریم الدین پھریانوالہ اور صوفی محمد ابراہیم قصوری رحمہم اللہ تعالیٰ نے آپ کے غسل و تکفین کا کام رات کے اڑھائی بجے تک مکمل کر لیا تھا۔

حضرت شیرِ ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے وصال کی خبر ملک کے طول و عرض میں بڑی سرعت اور تیزی کے ساتھ پھیل گئی۔ مریدین، متوسلین اور عقید تمند تیزی سے شرقپور شریف میں پہنچ گئے۔ حضرت صاحبزادہ سید محمد مظہر قیوم خلیفہ مجاز شیر ربانی و سجادہ نشین مکان شریف نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ ذرائع آمد و رفت کی شدید قلت کے باوجود نمازِ جنازہ میں شرکت کرنے والے عقید تمندوں کی تعداد سات ہزار سے زائد بتائی جاتی ہے۔

نمازِ جنازہ کے بعد آپ کے جسد اطہر و اطیب کو خاص و عام کی زیارت کے لیے رکھ دیا گیا۔ مسلم و غیر مسلم سب لوگ آخری دیدار کے لیے حاضر ہوتے رہے اور زیارت کرتے رہے۔ شرقپور شریف کے مشہور قبرستان ڈوہرانوالہ میں آپ کے منتخب کردہ مقام میں نمازِ عصر کے بعد آپ کو سپرد باغِ جنت کر دیا گیا۔

حضرت شیرِ ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا سال وصال مندرجہ ذیل رباعی سے نکالا گیا ہے:

چہ مولانا قبلہ شرقپوری
زدُنیا شد روان باکام و آرام
وصالِ شیر حق شیرِ محمد
شدہ سال وصالش اے نیکو نام

۱۳۴۷ھ

اولادِ شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ

شیرِ ربانی، حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ نے دو صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں عطا فرمائی تھیں۔ دو صاحبزادیاں اور صاحبزادے بچپن ہی میں وصال پا گئے لیکن بڑی صاحبزادی صاحبہ رحمہا اللہ تعالیٰ بقید حیات رہیں۔ صاحبزادی صاحبہ تقویٰ و طہارت، صدق مقال کا پیکر اور صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ شریعت مطہرہ کے مسائل سے مکمل طور پر واقف تھیں۔ کاشانۂ شیرِ ربانی میں جو خواتین حاضر ہوتیں آپ انہیں مسائل سے آگاہ کرتیں اور ان کی تربیت فرماتیں۔ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کو صاحبزادی سے انتہائی شفقت اور صاحبزادی صاحبہ کو آپ سے بے حد محبت تھی۔ شریعت مطہرہ کے مطابق اپنی صاحبزادی صاحبہ کی شادی خانہ آبادی بھی کر دی تھی ۱۳۴۰ھ میں حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی والدہ ماجدہ طیبہ طاہرہ کا وصال ہوا تو آپ نے لنگر خانہ یعنی طعام خانہ کا تمام اہتمام صاحبزادی صاحبہ کے سپرد فرما دیا۔ موصوفہ بڑی دلجمعی، دلسوزی اور نہایت ہی خلوص سے اپنے فرائض سرانجام دیتی رہیں حتیٰ کہ ۱۳۴۳ھ میں انتقال فرما گئیں۔ حضرت صاحبزادی صاحبہ رحمہا اللہ تعالیٰ کی وفات سے حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو شدید صدمہ ہوا لیکن اس سانحہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان تصور فرماتے ہوئے کسی کے سامنے ظاہر نہ کیا۔ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے وصال شریف کے بعد آپ کی دو بہنیں اور برادر اصغر حضرت میاں غلام اللہ المعروف حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ بطور یادگار رہ گئے۔

عبارت لوحِ مزار حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ

- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَللّٰہُ جلّ شانہ

زبدۃ العارفین، حجۃ الکاملین، حامی شریعت

ہادی راہ حقیقت، مخدومنا اعلیٰ حضرت قبلہ

میاں شیر محمد صاحب علیہ الرحمۃ والغفران

المشہور جناب میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ شرقپوری

حضرت شیر محمد آفتاب علم و دین
جلوۂ آئینہ انوار رب العالمین
معدن جود و سخا و چشمۂ صدق و صفا
ناقصوں پر ہو کرم بہرِ محمد مصطفیٰ

وصال مبارک ۳/ ربیع الاول ۱۳۴۷ھ

سجادہ نشین حضرت میاں غلام اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

ارشادات وتعلیمات

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے اقوال وارشادات عالیہ مسائل شیر عیہ کا خزینہ اور معلومات تصوف کا گنجینہ ہیں۔قارئین اور عقید تمندوں کے استفادہ کے لیے سطور ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں:

☆ کلمہ پڑھنے کو تو پڑھتے ہیں لاَ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مگر اس پر عمل نہیں کرتے مَعَاذَاللّٰہِ۔

☆ اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے حقیر پانی (منی) کی ایک بوند سے انسان کو پیدا کیا۔

☆ دل وجان جو تمہارے پاس ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی امانت ہے۔

☆ آدمی اپنی نفسانی خواہشات کی خاطر اللہ تعالیٰ سے گلہ شکوہ کرتا ہے۔(معاذ اللہ) حالانکہ اس کو چاہیے کہ ہر حالت میں رب کا شکر ادا کرتا رہے۔

☆ کارخانۂ قُدرت میں جو کچھ ہو رہا ہے، وہ حکم خداوندی کے تحت ہو رہا ہے۔

☆ جو خدا سے ڈرتا ہے اس سے ہر چیز ڈرتی ہے خواہ وہ کسی اور جنس میں سے ہی کیوں نہ ہو۔

☆ خداوند کریم دم بدم تیری نگرانی اور حفاظت کرتا ہے، بے شمار نعمتیں عطا فرماتا ہے۔کیا تو نے بھی کبھی اس کا شکریہ ادا کیا ہے؟

☆ تو خداوند کریم پر قربان ہو جا، وہ تجھ پر جنت نثار کر دے گا۔

☆ جس کی طرف رب اس کی طرف سب۔

☆ اس وحدہ لاشریک کا پتہ حضور نبی کریم ﷺ نے بذریعہ اخلاص دیا۔

☆ وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے دین کے ساتھ حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کو مبعوث فرمایا۔

☆ حضور نبی کریم ﷺ ہی کی خاطر ایجاد عالم ہوئی۔اللہ تعالیٰ اس دین کو سب پر غالب رکھے گا۔

☆ مخلوق کا سوالی نہ ہو، خالق کی طرف رجوع کرنے والا ہو اور اسی سے سوالی ہو۔

☆ ہر چیز اپنے رب سے مانگ، جو تیری قسمت میں ہو گا مل کر ہی رہے گا۔

☆ سب عظمت الٰہی دل میں موجود ہو تو پھر کس کی مجال ہے جو اسے ہراساں اور پریشان کرے۔

Marfat.com

☆ جو دردِ دل کا مریض ہے، اس کا علاج دیدارِ یار سے ہی ہوسکتا ہے۔

☆ ذات باری تعالیٰ بے مثال ہے اور لافانی ہے۔ کوئی اس سے مشابہ نہیں ہوسکتا۔

☆ ہمارے حُضور پُر نُور نبی کریم ﷺ اپنے جسد اور رُوح دونوں کے ساتھ زندہ ہیں۔ زمین اور ملکوت کے اطراف میں جہاں چاہتے ہیں، سیر فرماتے ہیں۔

☆ جس طرح گلاب تمام پھولوں کا سردار ہے اس طرح ہمارے نبی ﷺ تمام رسولوں کے سردار ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ، جبریل علیہ السلام اور قرآن کا پتہ ہمیں صرف اور صرف نبی ﷺ نے ہی دیا ہے۔

☆ اگر اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب ﷺ کے نُور کو ظاہر کرنا مقصود نہ ہوتا تو اپنا آپ ہرگز ظاہر نہ فرماتا۔

☆ رسول اللہ ﷺ انسانوں کے علاوہ جنوں کے بھی رسول ﷺ ہیں۔

☆ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے حضور ﷺ فرشتوں کے رسول ﷺ تھے۔

☆ تمام پیغمبر علیہم السلام عادات درست کرنے کے واسطے مبعوث ہوئے کیونکہ قیامت کے دن فیصلہ عادات پر ہوگا۔ لہٰذا عادات کا دُرست کرنا اشد ضروری ہے۔ ''اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی ﷺ کے نافرمانوں کی سختی سے باز پرس ہوگی۔ گستاخ اور بے ادب پر لعنت ہوگی۔

☆ پہلے رسالت پھر توحید۔ اگر رسالت کے تابع نہ ہوگا تو حید سے دُور ہو جائے گا۔

☆ جو کچھ دین کی نعمتیں ہمیں ملی ہیں، یہ سب حضور نبی کریم ﷺ کے طفیل نصیب ہوئی ہیں۔

☆ قادرِ مطلق کا حکم ہے، جو نبی کریم ﷺ کے فیصلہ پر راضی ہوگا اللہ تعالیٰ بھی اسی پر راضی ہوگا۔

☆ جو شخص حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ محبت کا دعویٰ کرتا ہے مگر حضور ﷺ کے احکامات کی پیروی نہیں کرتا، وہ جھوٹا ہے، جھوٹا ہے۔

☆ ہمیں جو کچھ نصیب ہوا ہے یہ سب حضورِ اکرم ﷺ کی زُبان مبارک نُور'' علیٰ نُور سے ملا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ سے فرمایا: جو فرض کی ادائیگی میں سُستی کرے اسے آپ پکڑ لیں اور جو سنت میں غفلت کرے گا اس کو میں پکڑ لوں گا۔

☆ اگر نبی کریم ﷺ راضی ہیں تو رب العالمین بھی راضی ہے۔

Marfat.com

☆ قرآن شریف حضور نبی کریم ﷺ کی صفات سے بھرا پڑا ہے۔

☆ کسی سے اگر پوچھا جائے کہ پہنے ہوئے لباس میں فلاں چیز کتنے کی لی ہے، تو وہ ضرور قیمت بتائے گا، لیکن اگر پوچھا جائے کہ دین کتنے کا لیا ہے تو کیا جواب دو گے؟

☆ مسلمانی در کتاب و مسلمان در گورست۔ ''یعنی مسلمانی کتاب میں اور مسلمان قبر میں ہے''

☆ ''اے انسان تو نے کبھی غور نہ کیا میں کیا ہوں؟ کہاں سے آیا؟ کہاں جاؤں گا؟ کیا ہوگا؟ کیا کرنا ہے؟ اور کیا کرتا ہوں؟

☆ خلاف سنت کام کرنے والے کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کو رنج ہوتا ہے اور جو حضور کو رنج پہنچائے دونوں جہاں میں ذلیل ہوتا ہے۔

☆ رُوح تو عجب چیز ہے نہ اس کے آنے کا پتہ چلتا ہے اور نہ جانے کا، جب رُوح جسم سے جُدا ہو جاتی ہے تو جسم مردہ ہو جاتا ہے۔''

☆ لا کی تلوار سے تمام خواہشاتِ نفسانی کو قتل کر کے "اِلَّا اللّٰہِ" کی وادی، انوار و اسرار میں ابدی طور پر داخل ہو جا مگر یہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے بغیر کہاں نصیب ہو؟

☆ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسا رشتہ اختیار کر لے کہ تیری ذات کی بُو تک نہ رہے، مگر یہ ہے بہت مشکل۔

☆ مسلمان آگ میں کود جانے کو آسان جانے، مگر سنت کو چھوڑنا مشکل جانے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی عزیز سے عزیز چیز کو قربان کرو۔

☆ چودھریوں، نمبرداروں اور عزت داروں کے لیے لازمی ہے کہ وہ دین کی اشاعت میں کوشش کریں۔

☆ جو کھایا سو گیا، جو جوڑا سو بوڑا اور جو دیا سو لیا۔

☆ سب کچھ چھوڑ جاؤ گے بجز اعمال صالحہ کے۔ جو کچھ یہاں کماؤ گے اس کا بدلہ وہاں ضرور پاؤ گے۔

از مکافات عمل غافل مشو　　گندم از گندم بروید جواز جو

☆ ایمان اور اسلام مل کر دین بنا ہے۔ دین باطن کو صاف رکھتا ہے اور اسلام ظاہری شکل و صورت کو دُرست رکھتا ہے، اور افعال و اقوال کی اصلاح کرتا ہے۔

Marfat.com

☆ دین کی اشاعت میں ملامت اُٹھانے والا اللہ کے نزدیک پیارا ہے۔

☆ ہر مسلمان مرد وعورت پر لازم کر دیا گیا ہے کہ دین کی حفاظت اور نگرانی کرے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو فرمایا کہ تیری اُمت کے علماء حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسی ہمت رکھنے والے بنا دیے ہیں۔

☆ دینی علم پڑھ کر دین کی ہدایت کرنی چاہیے۔لوگوں کو بُری باتوں سے روکنا اور نیک باتوں کا رواج ڈالنا چاہیے۔

☆ دین کی خاطر ہر طرح کی مصیبت اور طعنہ برداشت کرنے والے کو اللہ کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ملے گا۔ جو اسی کا حصہ ہوگا۔

☆ نفلی عبادت، فرضیت کو تقویت دیتی ہے مثل چھلکا بیضہ کے۔

☆ نماز نہایت عاجزی، اطمینان اور توجہ سے پڑھی جائے تا کہ اس کا اثر چہرے سے عیاں ہو۔ ممنوع افعال سے ہمیشہ بچا جائے۔

☆ زمین کے جس ٹکڑے پر عبادت کی جاتی ہے وہ ٹکڑا قیامت کے دن عبادت کرنے والے کی سفارش کرے گا۔

☆ نماز کی شکل ہے لیکن نظر نہیں آتی، جس طرح رُوح نظر نہیں آتی۔

☆ نمازی کے لیے لازم ہے کہ وہ دوسروں کو بھی نماز کی طرف بلائے۔

☆ جب موذن کی آواز کان میں آئے تو فوراً کھڑے ہو جاؤ۔ نماز میں غفلت تباہی کا موجب ہے۔

☆ جب نماز میں کھڑے ہو تو یہ خیال کرو کہ میں تمام مکروہات دنیوی کو چھوڑ کر دربار الٰہی میں کھڑا ہوں۔

☆ برادری، خویش واقارب کے حقوق کا خیال رکھنا چاہیے، اور دنیوی معاملات ترک نہیں کر دینے چاہیں۔

☆ خود نیک، صالح اور پرہیز گار بنو اور گھر والوں کو بھی دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ یہ ان کے ساتھ دوستی اور محبت ہے۔

☆ جب گھر میں لڑکا، لڑکی، بھائی اور بیوی وغیرہ بے نماز ہوں اور گھر کا مالک ان کو نماز کا پابند نہ کرے۔ تو اس سے باز پرس ہوگی۔

Marfat.com

☆ ہمہ افعال ،اقوال اور معاملات اگر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق ہوں گے ،تو یہ عین عبادت ہوگی۔

☆ کسی کی دل آزاری نہیں کرنی چاہئے خواہ گھر کا کوئی فرد ہو یا باہر سے کوئی ہو۔ یہاں تک کہ گاؤں کے کسی انسی (نچلی قوم) کو بھی دکھ نہیں پہنچانا چاہئے۔

☆ بیوہ ،یتیم ،ہمسایہ اور غریب کا خیال رکھنا چاہیے۔

☆ ہمسائے سے حتیٰ الوسع نیک سلوک کرو اور کوئی چیز قابل استعمال مانگے تو نہ روکو۔

☆ اپنے فیصلے شریعت کے مطابق خود کرلیا کرو اور کچہریوں میں جا کر ذلیل وخوار نہ ہوا کرو۔

☆ اوّل تو قرض لینا نہیں چاہئے اور اگر لو تو بخوشی واپس کرو۔

☆ مسلمانوں کو اپنے بھائی کے ساتھ ہر قیمتی چیز سے بڑھ کر محبت کرنی چاہیے۔

☆ تلوار ہاتھ میں ہو تو منکرین سنت کی گردن ماردی جائے۔

☆ ''قرآن اور سنت پر عمل کرو۔''

☆ جو فساد کے زمانہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی سنت پر عمل پیرا ہوگا، قیامت کے دن آقائے نامدار ﷺ اس کی خود شفاعت کریں گے۔

☆ حضور انور ﷺ کی سنت سے سر مو انحراف بھی کھلی ہوئی ضلالت (گمراہی) ہے۔اور اس کا نتیجہ: خُسْرَۃُ الدُّنیا وَالآخِرَۃ ہے۔

☆ ہم چلہ کشی پسند نہیں کرتے، ہمارے لیے اتباع سنت ہی کافی ہے۔کلمہ طیبہ ہمارے لیے کافی ہے۔

☆ ہم سنت رسول ﷺ جانتے ہیں فقیری نہیں جانتے!

☆ فضول خرچی نہ کرو۔ بیاہ شادی میں ۱۵۔۱۵ روپیہ کی جوتی پہنتے ہو اور فضول رسومات پر بے دریغ خرچ کرتے ہو مگر کوئی منع نہیں کرتا ہے۔

☆ ''ایک ممنوع عادت کا ترک کردینا کئی سال کی عبادت بے ریا سے بہتر ہے۔''

☆ ''کھانا کھاتے وقت یہ دیکھو کہ حلال کا ہے یا حرام کا۔ ہر لقمہ کے ساتھ :بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

Marfat.com

پڑھ لیا کرو۔

☆ نیک بخت اور صالح بیوی ذریعہ نجات ہوتی ہے۔اس کی سیرت کو دیکھو محض صورت کی طرف ہی راغب نہ ہو۔

سیرت کے ہم غلام ہیں صورت ہوئی تو کیا　　سرخ وسفید مٹی کی مُورت ہوئی تو کیا

☆اب پیری مریدی بھی ٹھگ بازی بن گئی ہے۔

☆(بات بات پر) اللہ کی قسم نہیں اُٹھانی چاہئے۔

☆ گھر میں عورتوں کو خرچ کی تنگی نہ دینی چاہیے۔گھر کا خرچ کھلا ہونا چاہئے،مگر فضول خرچی کی حد تک نہ ہو۔

☆ چھ آدمی چھ چیزوں کے سبب جہنم میں جائیں گے:

1- عربی،تعصب وعداوت کے سبب　　2- مالدار،تکبر کے سبب

3- تاجر،دھوکے کے سبب　　4- عام لوگ، جہالت وبیوقوفی کے سبب

5-۔حاکم،ظلم وستم کے سبب اور　　6- عالم،حسد وبغض کے سبب۔"

☆ حضرت سہل تستری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: چار عادات کو جب تک کوئی نہ اپنا لے وہ ایمان کی گہرائی تک نہیں پہنچ سکتا۔وہ چار چیزیں یہ ہیں:

1- فرائض ادا کرنا　　2- حلال رزق کھانا

3- اپنے ظاہر وباطن کو گناہوں سے دُور رکھنا　　4- ان عادات پر مرتے دم تک قائم رہنا

☆ بری خصلت (عادت) کو چھوڑ دینا سو سال کی عبادت سے افضل ہے۔

☆ اگر ہم میں تین عادات ہوں گی تو اللہ تعالیٰ ہمارے حساب وکتاب میں آسانی پیدا فرمادے گا اور ہمیں جنت میں داخل فرمادے گا۔وہ تین خصلتیں یہ ہیں:

1-اگر کوئی شخص تمہیں استعمال کی چیز نہ دے تو تم اسے محروم نہ کرو۔

2-اگر کوئی شخص تم پر ظلم کرے تو تم اسے معاف کردو اور

3-اگر کوئی رشتہ دار تم سے قطع تعلق کرتا ہے تو تم اس سے ملتے رہو۔

☆ جو شخص ان چار اصولوں کو اپنائے گا اس کا ایمان مضبوط ہوگا،وہ خالص مسلمان ہوگا اور وہ اللہ کی بارگاہ میں

Marfat.com

معزز ہوگا۔ وہ چار اصول یہ ہیں:

1- تصدیق قلب　　2- اقرار زبان

3- عمل بدن اور　　4- اتباع سنت

☆ جنت ایک عالمِ سُرور ہے جس کی تعریف ناممکنات میں سے ہے۔

☆ دنیا آزمائش کا گھر ہے اور آخرت آسائش کا گھر ہے۔

☆ جب بادشاہ بے دین ہو، دولت مند بخیل ہو اور عورتیں سرکش ہوں تو موت کا آنا زندگی سے بہتر ہے۔

☆ ہر کام بسم اللہ شریف پڑھ کر شروع کیا کرو کیونکہ جس کام سے پہلے بسم اللہ شریف نہ پڑھی جائے اس سے برکت اٹھ جاتی ہے۔

☆ سود خوری سب سے بڑی لعنت ہے، اس سے بچیں۔

☆ مردے کو دیکھ کر اپنی موت یاد کرو۔

☆ جو اپنے کاموں میں خدا اور رسول ﷺ کو بھلا دیتا ہے، وہ ہمیشہ ذلیل وخوار ہوتا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت پیدا کرو۔

☆ ہر بستی میں تبلیغ دین کے لیے جماعت تیار کر کے برائی کو روکو۔

☆ حلال روزی کھاؤ۔ رشوت ستانی اور دوسرے کا حق کھانے سے باز آؤ۔

☆ حقہ نوشی چھوڑ دو، جس جگہ حقہ پیا جاتا ہے اس جگہ رحمت کے فرشتے نازل نہیں ہوتے۔

خطوط حضرت شیر ربّانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ

کسی بھی بزرگ کے خطوط وتبرکات، عقیدتمندوں کے لیے قیمتی سرمایہ اور تاریخی دستاویز ہوتے ہیں۔ حضرت شیرِ ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے خطوط وتبرکات علمی نکات کا مخزن، تصوف ومعرفت کا خزینہ، اسلامی احکام ومسائل کا گنجینہ، اصلاح وتربیت کا دستور، عربی واردو ادب کا مرقع اور خدام کے لیے عظیم سرمایہ

Marfat.com

حیات کی حیثیت رکھتے ہیں۔آپ کے چند ایک خطوط سطور ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں:

مولانا برکت علی رحمہ اللہ تعالیٰ (مڑھ بھنگواں) کے نام

رب العالمین ہر مسلمان مرد عورت پر اپنے فضل سے رحم فرمائے اور انجام بخیر فرمائے۔آمین۔

نوازش نامہ صدور ہوا۔از حد مشکور کہ اس عاجز کو آپ نے یاد فرمایا۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ!

آپ کا نوازش نامہ دیکھ کر از حد شکر مولا کریم کیا۔کیونکہ جب اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے اپنے بندوں پر بارانِ رحمت کرنا چاہتے ہیں تو طلب کا بیج اس کے ارضِ قلب میں دستِ قُدرت سے گاڑ دیتا ہے۔تا کہ طلب کا پودا بلا کی حرارت اور اُمید کی شبنم سے نشو ونما پا کر محبت کے پھل سے بارآور ہو۔جس سے بڑھ کر کوئی عزیز القدر چیز اور مقصود نہیں ہے۔کیونکہ یہ ایسا وصل ہے جسے فصل نہیں ہے اور ایسا فصل ہے کہ کوئی اور وصل ممکن ہی نہیں۔دُوسرا قاعدہ یہ ہے کہ ہر ایک پودا جوں جوں نشو ونما پاتا ہے اس کی جڑ طلب غذا اور منبع نشو ونما ہے،قوی اور بڑھتی جاتی ہے۔اس لیے وہ کبھی سیر نہیں ہوتی۔

مولا کریم رحم فرمائے۔نیز از حد تاکید ہے کہ بعد فراغت درود شریف عاجز کے لیے دعا فرمائیں۔

درون جائے جان است بے خبر　　از دو جہاں پرسند جہاں است بے خبر

دنیا یوم چند آخر با خداوند

پیر ۲۰۔رمضان ۱۳۴۶ھ /12 مارچ 1928ء

جناب قاضی محمد امین رحمہ اللہ تعالیٰ (گوجرانوالہ) کے نام

نداوند کریم (اپنے) فضل سے آپ کا اور سب کا انجام بخیر کرے۔آپ سچ فرماتے ہیں،اوّل لائق نہیں بجز دعا چارہ نہیں۔قبول (اپنے) کرنا ربّ العالمین کے اختیار۔بیمار ہوں،کمزور ہوں،باریک پڑھا ہی نہیں جاتا۔جواب کیا لکھوں؟ آپ جانے مرگیا میں۔فقط　　تعالیٰ آسراسب کو ہے۔

بس۔دُنیا یوم چند

۲۰ جمادی الثانی ۱۳۴۶ھ/13 دسمبر 1927ء

Marfat.com

مولوی علی محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے نام

اللہ حافظ!

اللہ کریم کی جو رحمت بال بال پر بے شمار ہو رہی ہے، ضرور دیکھیں اور شکر کریں۔ دُنیا یوم چند، آخر کار باخداوند۔ قران شریف کی منزل غور سے، عمل اور ترقی محبت خداوند کریم کے لیے پڑھیں۔ خداوند کریم سے خداوند کو ہی چاہیں۔ آنکھیں کھولیں کہ آدمی کس غفلت میں پڑا ہے۔ بے قرار ہو کر رات سر سمجھو۔ مسلمان مردو عورت کے لیے دعا ہر حال ترقی بہتر ہے۔ ہر حال عمر گزرتی ہے۔ اور حال کم اور شوق بھی زیادہ دن بدن ہونا چاہئے۔ کیونکہ مالک الملک کو ملنا ہے۔

کل فانی۔ پیارا صاحب لاثانی

مولوی برکت علی رحمہ اللہ تعالیٰ (مڑھ بھنگواں) کے نام

اللہ حافظ!

اللہ کریم کی جو رحمت بال بال پر بے شمار ہو رہی ہے، ضرور دیکھیں اور شکر کریں۔ دُنیا چند یوم آخر کار باخداوند۔ قرآن شریف کی منزل غور سے، عمل اور ترقی محبت خداوند کریم کے لیے پڑھیں۔ خداوند کریم (اپنے) فضل سے رحم فرما کر انجام بخیر فرمائے۔ غریب کو کچھ خیال مُدّت کا تھا، گو لائق نہیں۔ مگر عزیز نے کچھ خیال نہیں کیا۔ بڑی بات تو عمل ہے جو آج کل تہہ دل سے عنقا ہے۔ دین کی طرف خیال کم بلکہ وہ بھی نہیں۔ حب دُنیا راس کل۔

حَسْبِیَ اللّٰہُ لاَ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ○

بعد نماز گیارہ بار اور سوتے وقت اکیس بار۔ یہ وجود بے سود خود بے علم ہے۔ مگر آپ غور فکر منزل شریف روزمرہ اگرچہ کم ہی ہو کیا کریں۔

جل شانہ۔ بس!

Marfat.com

نوٹ: جناب حکیم مظفر حسین قریشی نے حضرت شیرِ ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ سے ''یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً لِلّٰہِ'' کے وظیفہ (جبکہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اس کو شرک قرار دیا تھا) کے جواز یا عدم جواز کے بارے میں ایک عریضہ کے ذریعے دریافت کیا۔ آپ نے درج ذیل جواب تحریر فرمایا:

حکیم مظفر حسین قریشی (موضع اجنکے، ضلع گوجرانوالہ) کے نام

خداوند کریم فضل و کرم سے انجام بخیر فرما۔ ہر حال شکر اور ذکر و فکر ضروری، سو آج کل محال ہے۔ اس وسوسہ میں پڑنا زیبا نہیں، غریب تو پڑھا کرتا ہے، بلکہ کل ولی سے امداد لینا جائز ہے۔ آپ کا دل چاہے تو خیر پڑھا کریں۔ حضرت میراں محی الدین شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ تعالیٰ عجیب طرز کی توحید میں فنا تھے۔ اس لیے جو لوگ ان کو یاد کرتے ہیں، خداوند کریم کی محبت کامل ہو جاتی ہے۔ خیر سب کار جوع رب کریم کی جانب ہے۔ ''وَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ ○'' آپ کا وجود غیر خدا سے نہیں بنا ہے۔ اس کا ثبوت قادری قلندروں سے لیں۔ اگر کوئی نہ پڑھے تو خیر، خداوند کریم کی سنت جاری ہے۔ ہر ایک کو ایک کام سپرد کیا ہے جیسا ہر چیز سے کام لیا جاتا ہے ویسا یہی ہے۔

در دلم ہزار درد است — لاکن با کس نگویم
بہر حال جمال اللہ بینم — بہر حال جمال اللہ بینم
بجز روئش نخواہم ہیچ چیزے — ز شوق جانِ جمال اللہ بینم

فرصت کم، خط کی رسم ہی نہیں۔

(حضرت سید نور الحسن شاہ خلیفہ مجاز حضرت شیرِ ربانی شرقپوری رحمہا اللہ تعالیٰ کے ایک خط کے جواب میں آپ نے لکھا) خداوند کریم فضل سے انجام بخیر کریں!

تحریر کی ضرورت نہیں۔ پیشتر کارڈ ارسال کیا تھا، شاید نہ ملا ہو گا .....زندگی کا اعتبار ہی نہیں.....خیر باجمعیت تمام دو ماہ رہیں.....دو روز کے واسطے آویں۔ کریم پر بھروسہ کریں، خط لکھنے چھوڑ دیں۔ منزل قرآن شریف اللہ ، کبھی کبھی تذکرہ غوثیہ۔ فرصت کے وقت کچھ لکھنا تھا۔

Marfat.com

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا پسند فرمودہ کلام

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا پسند فرمودہ کلام عربی، فارسی اور اُردو زبان میں ہے۔ جو توحید، نعت رسول اور دُعائیہ کلمات پر مشتمل ہے۔ قارئین کی روحانی ضیافت کے لیے سطور ذیل میں پیش کیا جارہا ہے:

اسمِ اعظم اللہ جل شانہ

اللہ ایں چہ شیریں است نام — شیر و شکر مے شود جانم تمام

اللہ ایں چہ نام خوش مذاق — حرفِ حرفش مے دہد جان را رواق

اللہ اَنْتَ لِیْ نِعْمَ الْوَکِیْلُ — اَنْتَ رَبِّیْ اَنْتَ حَسْبِیْ یَا جَلِیْلُ

اللہ اسم ذات پاک دوست — اسمِ اعظم از برائے قربِ اوست

اللہ گو برو تا سقف عرش — پیش معراج تو گردد چرخ و فرش

چوں برآرم دم بہ اَللّٰہُ الصَّمَدْ — چرخ نعرہ لَیْتَنِیْ کُنْتُ زند

اسمِ اعظم است اللہ العظیم — جانِ جان محی عظم رمیم

پسند فرمودہ اشعار در عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ہمہ انبیاء در پناہ تواند — مقیم درِ بارگاہ تواند

تو مہر منیری، ہمہ اختراند — تو سلطان ملکی، ہمہ چاکراند

خدا کس کو کہتے تھے، کیا جانتے تھے — تیرے مُنہ سے ذِکر خدا ہے محمد

جسے کہتے ہیں سب کلامِ الٰہی! — وہ تیری زُبان سے سُنا ہے محمد

ترا وصل جنت، تیرا ہجر دوزخ — تری دید، دید خدا ہے محمد

Marfat.com

خدایا بدہ شوق ذات رسول — بدرد محمد مرا کن قبول
شب وروز در عشق حضرت بدار — ہمہ عمر در وصل احمد گزار
حسنِ یوسف، دمِ عیسٰی، یدِ بیضا داری — آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری
رَسُوْلُ اللّٰہِ مَبعُوْث'' اِلَی الْکُلِّ — اِلٰی جِنِّ وَّ اِنْسِ مَّا سَوَاہُ
بِکُلِّ نَبِیٍّ فِیْ الْاَنَامِ فَضِیْلَۃ'' — وَجُمْلَتُھَا مَجْمُوْعَۃٌ لِّمُحَمَّدٍ

گر تو نہ بودی ذاتِ پاکت را وجود — کن نہ گفتے خالق ارض وسما
دل و جانم فدایت یا محمد! — سرمن خاکپایت یا محمد

منم خاک سرِ کوئی محمد — اسیر حلقۂ موئے محمد
نماز عشق ہر دم مے گزارم — بہ پیش قبلہ روئے محمد
اگر چشم بہر روئے است مائل — بود روئے دلم سوئے محمد

پسند فرمودہ نعتیں

شیرِ ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ عارف باللہ اور عاشق رسول کریم ﷺ تھے۔ آپ مختلف تقاریب میں نعت مصطفیٰ ﷺ سماعت فرماتے۔ آپ کی پسندیدہ نعتوں میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں:

نعتِ رسول مقبول ﷺ

زرحمت کن نظر بر حالِ زارم یا رسول اللہ — فقیرم، بے نوائیم، خاکسارم یا رسول اللہ
زبوئے زلفِ مشکینت بسر سودائے خوش دارم — بر ذوق تیغ ابرو، جاں نثارم یا رسول اللہ

Marfat.com

افتادہ در الم تا آتش سوزاں عشق تو! — سپیدم شعلہ ام برقم شرارم یا رسول اللہ
جمال خود نما، مرہم بند بر زخمہائے دل — زہجرت سینہ ریشم دلفگارم یا رسول اللہ
مرا تا چند داری در بلادِ ہند سرگرداں — سوئے یثرب بہرِ مشت غبارم یارسول اللہ
ہمہ تن غرق دریائے گناہم اے شفیع من! — زلطفِ تو ہمیں اُمید دارم یا رسول اللہ

نعت شریف

ہے جسم محمد سراجًا منیرًا — کہ ہے شان میں جس کے ذکرًا کثیرًا
خدا نے ہماری ہدایت کی خاطر — محمد کو بھیجا، بشیرًا نذیرًا
کہا اس کے دُشمن کے حق میں خدا نے — فَیَدْعُوْ ثُبُوْرًا وَّ یَصْلٰی سَعِیْرًا
منافق، مخالف کے حق میں خدا نے — کہا ہے جہنم وَسَاءَتْ مَصِیْرًا
محمد کی اُمت بخشی خدا نے! — وہ جنت صفت جس کی مُلْکًا کَبِیْرًا
مکاں موتیوں کے حسین حور و غلمان — ہوا ٹھیک شَمْسًا وَّلَا زَمْہَرِیْرًا
محمد کا معبود سبحان اکبر! — فَصَلُّوْا عَلَیْہِ کَثِیْرًا کَثِیْرًا

نعت شریف

وصلی اللہ علیٰ نور ے کزوشد نورہا پیدا — زمین از حب او ساکن، فلک در عشق اوشیدا
محمد، احمد و محمود وے را خالقش بستورد — زوشد وجود ہرموجود، زوشد دیدہا بینا
گر ذات محمد را نیاوردے شفیع آدم — نہ آدم یافتے توبہ، نہ نوح از غرق نجینا
نہ ایوب از بلا راحت، نہ یوسف حشمت و شوکت — نہ عیسیٰ آں مسیحا دم، نہ موسیٰ آں ید بیضا
دو چشم نرگسش را کہ مَازَاغَ الْبَصَرُ خوانند — دو زلفِ عنبرینش را چو وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی

ز شرح سینہ اش جامی الم نشرح لک بر خوان
زمعراجش چہ میخوانی کہ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی

Marfat.com

نعت شریف

دلا خاکِ رہ کوئے محمد شو، محمد شو
ز ہر کوئے بیا سوئے محمد شو، محمد شو

بہ ہر دم سجدۂ جان سوئے ابروئے محمد کن
بہ روئے قبلہ روئے محمد شو، محمد شو

تجرد پیشہ گیر از قید عالم و ارھان خودرا
اسیر حلقۂ موئے محمد شو، محمدشو

باخلاق الٰہی متصف بودن اگر خواہی
سراپا سیرت و خوئے محمد شو، محمد شو

بکن خالی مشام از بوئے گلہائے جہاں اے دل!
بیا دلدادۂ بوئے محمد شو، محمد شو

نیاز اندر گر مہر عرفان خدا باشد!
فدائے جان د لجوئے محمد شو، محمد شو

پسندفرمودہ دعائیں

الٰہی! عاصیم اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ
توئی فریادرس اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

ندارم، ہیچ توشہ اندریں راہ بجز
لَاتَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِاللّٰہِ

خداوندا! مسلمانم، مسلمانی نمی دانم
ولیکن چوں مسلمانم، مسلمان دار یااللہ

جز تو پیش کے بر آرد بندہ دست
ہم دعا و ہم اجابت از تو است

چو خواہم زتو روز و شب داوری
مکن شرمسارم دراں داوری

چوں تو پہناں شوی از من ہمہ تاریکی و کفرم
چوں تو پیدا شوی بر من مسلمانم بجان تو

اے خدا! تو کریمی و رسولِ تو کریم!
صد شکر کہ ہستیم میان دو کریم

Marfat.com

دوسرا باب

حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ

شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

1957ء 1891ء

Marfat.com

ذکرِ خیر ''ارضِ پاک شرقپور شریف''

داتا کی نگری لاہور سے مغرب کی جانب 20 میل (32 کلومیٹر) کے فاصلے پر برلب سڑک فیصل آباد (براستہ جڑانوالہ روڈ) سبزہ جات اور باغات کے پر کیف ماحول میں ایک تاریخی قصبہ ہے، جسے ''شرقپور شریف'' کے نام سے پکارا اور لکھا جاتا ہے۔ اصل شہر کے چاروں اطراف دروازے بنائے گئے تھے جو اب تک موجود ہیں۔ ان دروازوں کے نام یہ ہیں: (۱) ملکانہ گیٹ (۲) نیا گیٹ (۳) کچی دروازی اور (۴) روشنائی گیٹ۔

بنیاد و تزئین:

قصبہ ''شرقپور شریف'' کی بنیاد ساڑھے تین سو سال قبل حافظ محمد جمال رحمہ اللہ تعالیٰ نے رکھی تھی۔ اس کی تزئین اور خوب سے خوب تر بنانے میں حافظ احمد یار، حکیم شیر علی اور ملک محمد الیاس نے اہم کردار ادا کیا۔ اس نورانی بستی کو آبادکاری اور ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے لیے ان شخصیات کی خدمات قابلِ صد ستائش ہیں: ☆ جناب اورنگ زیب عالمگیر ☆ جناب شاہ عالم ☆ جناب غلام مصطفیٰ ☆ جناب فتح محمد ☆ جناب خان محمد ☆ جناب پیر محمد ☆ جناب نور محمد اور ☆ جناب گل محمد وغیرہم۔[1]

قصبہ کا نام:

لفظ ''شرق'' لفظ ''مشرق'' کے معنی میں ہے یعنی جائے طلوع آفتاب ولایت۔ تو ''شرقپور'' کا

1- محمد عاشق شرقپوری، میاں: تاریخ شرقپور شریف ص 15,20

Marfat.com

مفہوم ہوا ''ایسا قصبہ جہاں آفتاب ولایت اپنی نورانی کرنوں سے طلوع ہوا۔'' اس قصبہ کی مشرق کی جانب موضع ''بھینی''، مغرب کی طرف موضع ''پھریانوالہ''، جانب شمال موضع ''غازی پور'' (شکروندی) اور جنوب کی جانب موضع ''ایاپور'' ہے۔ شروع شروع میں اس قصبہ کو ''شرقپور'' یا ''ارائیوں کی بستی'' کہا جاتا تھا۔ کیونکہ اس کی اکثر آبادی ارائیں برادری پر مشتمل تھی۔ سلطان الاولیاء، قطب وقت، مجدد زماں، آفتاب ولایت حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی ولادت باسعادت کے بعد اس قصبہ کو ''ارائیوں کی بستی'' کی بجائے ''میاں صاحب کی بستی'' اور شرقپور کی بجائے ''شرقپور شریف'' کے نام سے پکارا اور لکھا جانے لگا۔[2]

مسکن و مولد اولیاء:

قصبہ شرقپور شریف کو کثیر اولیاء کرام کا مسکن و مولد ہونے کا شرف حاصل ہے۔ سطور ذیل میں ان میں سے چند ایک کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے:

شرقپور شریف کے مشرقی کونے میں ایک قدیمی قبرستان ہے جس کے وسط میں حضرت حافظ ہاشم شاہ سندھی رحمہ اللہ تعالیٰ کا مزار پرانوار ہے۔ آپ کا تعلق سلسلہ عالیہ قادریہ سے ہے۔ حافظ صاحب صدیوں قبل سندھ سے یہاں آئے اور شرقپور شریف کو اپنا مسکن بنایا اور وصال فرمایا اور یہیں مدفون ہوئے۔ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ ان کے مزار پرانوار پر رات کی تاریکیوں میں حاضری دیتے، مراقبہ کرتے اور فیوض و برکات حاصل کرتے۔ ایک بزرگ حضرت سخی شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ یہاں حاضر ہوئے تو یہیں فروکش ہوئے۔ شاہ دولہ گجراتی رحمہ اللہ تعالیٰ کے خادم ''امیر گڑ گج'' بھی آپ کے قدموں میں آرام فرما ہیں۔ علاقہ شرقپور شریف میں یہ واقعہ بہت مشہور ہے کہ ان بزرگوں کی دریائے راوی پر حکمرانی تھی۔ حضرت خضر علیہ السلام سے بھی ان کی ملاقات تھی۔ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ ان کے مزار پر بھی فاتحہ خوانی کے لیے تشریف لیجایا کرتے تھے۔

حضرت حافظ ہاشم شاہ سندھی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزار پرانوار سے چند قدم کہ فاصلے پر جنوب کی

2- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: چشمہ فیض شیر ربانی ص53

Marfat.com

طرف ایک اور بزرگ آرام فرما ہیں جن کا نام حافظ محمد یعقوب چشتی المعروف ''حضرت حجرے والے رحمہ اللہ تعالیٰ'' ہے۔ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ ان کے مزار پر بھی حاضری دیا کرتے تھے۔

ان اولیاء کرام کے علاوہ کثیر تعداد میں اولیاء کرام شرقپور شریف میں آرام فرما ہیں۔ جن میں سے چند ایک کے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہیں:

☆ حضرت سید حافظ محمد شفیع شاہ بخاری متوفی ۱۰۰۰ھ مطابق 1592ء

☆ حضرات حافظ محمد اسحاق قادری متوفی ۱۱۸۸ھ مطابق 1775ء

☆ حضرت خواجہ محمد سعید چشتی متوفی ۱۲۱۴ھ مطابق 1800ء

☆ حضرت محمد ہاشم علی نوشاہی متوفی ۱۱۹۶ھ مطابق 1782ء

☆ حضرت محمد یعقوب چشتی

☆ حضرت بابا غلام رسول متوفی 1886ء

☆ حضرت معصوم شاہ متوفی ۱۲۳۲ھ مطابق 1817ء

☆ حضرت بابا گلاب شاہ

☆ حضرت بابا محکم الدین مجذوب متوفی ۱۳۳۰ھ مطابق 1912ء

☆ قطب زماں، شیر ربانی، حضرت میاں شیر محمد شرقپوری متوفی ۱۳۴۷ھ مطابق 1928ء

☆ حضرت میاں غلام اللہ المعروف ثانی لاثانی، متوفی ۱۳۷۷ھ مطابق 1957ء

☆ حضرت میاں غلام احمد شرقپوری، متوفی ۱۴۱۸ھ مطابق 1997ء (رحمہم اللہ تعالیٰ)۔

مدینۃ المساجد:

حدیث مبارکہ کے مطابق روئے زمین پر بہترین جگہ مسجد اور بدترین جگہ بازار ہے''۔ اس سے مسجد کی اہمیت وافادیت واضح ہو جاتی ہے۔ علاوہ ازیں مسجد کو مقام مرکزیت حاصل ہے۔ شرقپور شریف میں قدیم و جدید کثیر مساجد موجود ہیں۔ ان میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں:

Marfat.com

☆ جامع مسجد حضرت میاں صاحب ☆ جامع مسجد ٹاہلی والی ☆ مسجد گجرانوالی ☆ مسجد حکیم گڑھی والی ☆ مسجد ہسپتال والی ☆ مسجد ہرنی شاہ والی ☆ جامع مسجد مزار میاں صاحب والی ☆ جامع مسجد دھدل پورہ والی ☆ مسجد عیدگاہ والی ☆ مسجد لوہاراں والی ☆ جامع مسجد اڈے والی اور ☆ جامع مسجد صدیق اکبر وغیرہ

علوم وفنون کا شہر:

شرقپور شریف کو زمانہ قدیم سے علوم وفنون کا مرکز ہونے کا شرف حاصل ہے۔ زمانہ قدیم میں اس قصبہ میں علوم وفنون کے دو مشہور ادارے قائم تھے۔ ایک ''جامع مسجد حضرت میاں صاحب'' میں جس کی نظامت خاندان شیر ربانی کے ہاتھ میں تھی اور دوسرا ''جامع مسجد ٹاہلی والی'' میں تھا۔ دور حاضر میں اس نورانی قصبہ میں کئی ادارے کام کر رہے ہیں جن میں سے چند مشہور کا مختصر تعارف سطور ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:

☆ جامعہ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ:

علوم قدیمہ اور جدیدہ سے نوجوان طبقہ کو بہرہ ور کرنے اور اسلامی تعلیمات سے روشناس کروانے کے لیے حضرت میاں غلام اللہ المعروف ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے 1944ء میں اس ادارہ کی بنیاد رکھی۔ ملک کے وسیع علم وفضل کے حامل اساتذہ کی خدمات حاصل کیں جن کی شبانہ روز محنت شاقہ کے نتیجہ میں کثیر تعداد میں علماء اور حفاظ نے سند فراغت حاصل کی اور تدریس وتبلیغ دین میں مصروف ہوئے۔ یہ ادارہ آج بھی اپنی منزل کی طرف گامزن ہے تاہم اس کی نشاۃ ثانیہ کی ضرورت شدت سے محسوس کی جارہی ہے۔3

☆ دارالمبلغین حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ:

حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ ''جامعہ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ'' کے مقاصد کو مزید فعال اور نتیجہ خیز بنانے کے لیے فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی دامت برکاتھم سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف نے ''دارالمبلغین حضرت میاں صاحب'' کے نام سے 1960ء میں تعلیمی ادارے کی بنیاد رکھی۔ جس کے لیے تجربہ کار اساتذہ کی خدمات حاصل کی گئیں۔ اس

3- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: چشمہ فیض شیر ربانی ص302

Marfat.com

ادارہ سے بھی سینکڑوں علماء اور حفاظ سند فراغت حاصل کر چکے ہیں۔ اور وطن عزیز کے کونے کونے میں دین کی خدمت میں مصروف عمل ہیں۔

☆ جامعہ شیر ربانی برائے طالبات:

شرقپور شریف میں طلباء کے لیے تو علوم وفنون کے ادارہ قائم ہو چکے تھے لیکن طالبات کے لیے شدت سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی۔ فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری دامت برکاتہم العالیہ نے اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے 1993ء میں ''جامعہ شیر ربانی برائے طالبات'' کے نام سے یہ ادارہ قائم کیا۔ جس میں طالبات کو حفظ قرآن، ترجمہ قرآن، تفسیر، حدیث، فقہ اور دیگر علوم کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔

عالمی شہرت کا کرشمہ:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی ولایت کی دھوم پوری دنیا میں ہے اور آپ کی ولایت کے سبب آپ کے مولد، مسکن اور مدفن قصبہ شرقپور شریف کو بھی عالمی شہرت کا شرف حاصل ہے۔ اس پر دلیل ادیب شہیر محمد انور قمر شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفی 2007ء) کو موصول ہونے والا وہ خط ہے جو ان کے دوست عبدالرزاق جنجوعہ نے اٹلی سے لکھا۔ جس پر صرف اتنا پتہ درج تھا: ''محمد انور شرقپوری، شرقپور شریف''[4] اس پر ڈاکخانہ، تحصیل، ضلع، صوبہ یا ملک کا نام درج نہیں تھا۔ یاد رہے جس خط پر تحصیل وضلع یا ملک کا نام درج نہ ہو وہ قانونی طور پر ناقابل ترسیل ہوتا ہے لیکن یہ خط شرقپور شریف کی عالمی شہرت کے بنا پر جناب قمر صاحب کو موصول ہو گیا۔

4- محمد انور قمر شرقپوری، ادیب: مطالعہ نقوش شرقپور ص 112

Marfat.com

حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ

ولادت باسعادت:

حضرت میاں غلام اللہ المعروف ثانی صاحب شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی ولادت باسعادت 1891ء کو شرقپور شریف میں ہوئی 1۔ آپ شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے برادر اصغر تھے۔

اعطاء لقب ''ثانی صاحب'':

آپ دو بھائی تھے۔ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک ہی نظر سے منازل سلوک طے کروا کر منصب ولایت پر فائز کر دیا تھا اور اجازت و خلافت سے بھی نواز دیا۔ آپ کو ''ثانی صاحب'' کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔ یہ لقب صوفی باصفا، ولی کامل، حضرت حاجی عبدالرحمٰن قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے دیا تھا۔ بعد میں تمام متوسلین اور مریدین آپ کو اسی لقب سے پکارنے اور لکھنے لگے۔ 2

تعلیم و تربیت:

حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے داتا کی نگری لاہور میں اپنے ننھیال کے ہاں قیام کر کے تعلیم حاصل کی۔ علوم اسلامیہ کے آپ اس قدر ماہر تھے کہ بڑے بڑے علماء آپ سے مسائل دریافت کرتے اور تشفی حاصل کرتے۔ اصلاح نفس اور تربیت کے بغیر علم غیر نافع اور غیر مفید ہوتا ہے۔ آپ نے روحانی فیض اور تربیت اپنے برادر اکبر، ولی کامل، شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے پائی۔

فن طب کا حصول:

سلف صالحین کا طریقہ کار تھا کہ علوم اسلامیہ کے حصول کے ساتھ ساتھ فن طب میں بھی مہارت حاصل کرتے۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد انسان کی روحانی اور جسمانی دونوں بیماریوں کا علاج کر کے خدمت کا حق ادا کیا جا سکے۔ حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسلاف کی تقلید میں علوم

1- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: چشمہ فیض شیر ربانی ص 282۔ 2- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: چشمہ فیض شیر ربانی ص 282

Marfat.com

اسلامیہ کی تکمیل کے بعد اس فن کو بھی حاصل کیا۔ شرقپور شریف کے مستند اور شہرت یافتہ حکیم، حکیم محمد اسماعیل سے فن طب حاصل کیا۔

برادر اکبر سے محبت:

حضرت میاں غلام شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کو حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ سے اور ان کو اپنے برادر اصغر سے والہانہ محبت تھی۔ اس محبت کا اظہار دونوں بھائیوں کے مابین کئی بار ہوا۔ جس زمانہ میں حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ لاہور میں زیر تعلیم تھے اس دور میں دونوں بھائیوں کو قلبی طور بیک وقت باہم ملاقات کا اشتیاق ہوتا۔ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ والدہ ماجدہ سے اجازت لے کر لاہور کی طرف عازم سفر ہو جاتے جبکہ حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ شرقپور شریف کی طرف روانہ ہو جاتے اور دونوں کی عموماً راستے میں ملاقات ہو جاتی۔ 3 متوسلین نے کمال طور پر اس محبت کا ظہور حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے ایام مرضِ وصال میں اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

طبابت کرنا:

حضرت ثانی صاحب شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے علوم اسلامیہ کی تکمیل کے بعد جب حکیم محمد اسماعیل شرقپوری سے فن طب میں مہارت حاصل کر لی تو طبابت کا سلسلہ شروع فرما دیا۔ طبابت کے دوران امراض کے لیے ایسے ایسے نسخہ جات تجویز فرماتے کہ بڑے بڑے اطباء حیران رہ جاتے اور آپ کو داد دیے بغیر نہ رہتے۔ زیادہ تر امراض کے لیے آپ بطور علاج ''شہد'' تجویز فرمایا کرتے بلکہ خود بھی ہر موسم میں شہد استعمال کرتے۔ 4

ملازمت اختیار کرنا:

حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ خدمت انسانیت کے جذبہ سے مختصر عرصہ تک طبابت فرماتے رہے۔ طبیعت اس پیشہ کی طرف راغب نہ تھی جس کے سبب اسے ترک کر دیا۔ طبابت کا سلسلہ منقطع کرنے کے بعد آپ نے ''میونسپل کمیٹی'' شرقپور شریف میں ملازمت اختیار کر لی۔ اپنے فرائض ملازمت امانت و دیانت اور صداقت و شرافت سے انجام دیے۔ کبھی بھی کسی باشندے کو آپ سے شکایت نہیں ہوئی تھی۔ 5

3- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: چشمہ فیض شیر ربانی ص283۔ 4- جمیل احمد شرقپوری، صاحبزادہ میاں: نور اسلام ثانی لاثانی نمبر ص57۔ 5- بشیر احمد صدیقی، ڈاکٹر: تذکرہ میاں غلام اللہ ص53

Marfat.com

شرف بیعت وخلافت:

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی ولایت کی شہرت پورے ہندوستان میں پھیل چکی تھی۔ پورے ملک سے لوگ گوہر مقصود حاصل کرنے کی غرض سے شرقپور شریف کا رخ کرتے۔ آپ کی نظر ولایت سے بے شمار لوگوں کی زندگی میں انقلاب برپا ہو گیا۔ وہ تائب ہوئے، صراط مستقیم پر گامزن ہوئے، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور تہجد گزار بن گئے۔ حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ آپ کے فیض سے کیسے محروم رہ سکتے تھے۔ انہوں نے اپنے برادر اکبر حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست اقدس پر شرف بیعت حاصل کیا اور اجازت وخلافت کا اعزاز بھی حاصل کیا۔

سلسلہ رشد وہدایت:

1928ء میں حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا وصال ہوا۔ آپ کی وصیت وہدایت کے مطابق حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ مسند خلافت پر جلوہ افروز ہوئے۔ تحریک احیاء سنت اور مشن شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لیے شب وروز محنت کی۔ مریدین اور عقیدتمندوں کے سروں پر دست شفقت رکھا۔ مریدین نے بھی عاشق صادق ہونے کا پورا پورا ثبوت دیا اور جان نثاری تک کا مظاہرہ کیا۔ گویا شیر ربانی ثرین دونوں پہیوں کے ساتھ چلتی رہی۔ محبت کی دولت بانٹتے ہوئے ''چشمہ فیض شیر ربانی'' جاری وساری رہا۔ تحریک احیائے سنت مصطفیٰ ﷺ کا سفر طے ہوتا رہا۔ نسل بعد نسل قافلہ عشق ومحبت اپنی منزل کی طرف تا قیامت بڑھتا رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ[6]

زیارت حرمین شریفین:

حج بیت اللہ کی اہمیت وافادیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ انسان زندگی میں ہزاروں سفر کرتا ہے لیکن اس سفر کی عظمت وفضیلت سب سے منفرد اور انوکھی ہے۔ اس سفر کی برکت کے نتیجہ میں مسلمان سابقہ تمام گناہوں سے پاک وصاف ہو جاتا ہے اور مستقبل کی زندگی میں بھی یقینی تبدیلی آ جاتی ہے۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیہِ مَنْ یَّشَاءُ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ثانی صاحب کو تین بار زیارت حرمین

6- محمد امین شرقپوری، مولانا: تذکرہ اولیائے نقشبند ص 458

Marfat.com

شریفین کا شرف عطاء فرمایا۔آپ نے پہلی بار تو اپنی طرف سے، دوسری بار اپنی والدہ محترمہ کی جانب سے اور تیسری بار اپنے برادر اکبر حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حج بیت اللہ ادا کیا اور بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضری کا شرف حاصل کیا۔7

بطور عاشق رسول کریم ﷺ:

حضور انور ﷺ کی ذات گرامی سے عشق ومحبت مسلمان کا لازوال سرمایہ ہے، جس پر جتنا بھی ناز کیا جائے کم ہے۔ حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نہ صرف عاشق رسول ﷺ تھے بلکہ محبت رسول ﷺ کی دولت تا دم آخریں تقسیم فرماتے رہے۔ حضور ﷺ کا ذکر خیر کرتے وقت آپ کی آنکھوں میں آنسوؤں کا سیلاب آ جاتا، نعت سننا آپ کی روحانی غذا تھی۔ ملک کے نامور خطیب، حافظ محمد شفیع اوکاڑی رحمہ اللہ تعالیٰ سے مندرجہ ذیل نعت بار بار سماعت فرماتے اور اظہار محبت کرتے:

شہد سے میٹھا محمد ﷺ کا نام
شہد سے میٹھا محمد ﷺ کا نام

میم مئے توحید پلائے — اور "ح" پھر آگے حق سے ملائے
دوسری میم مراد دلائے — اور یہ دال محمد ﷺ والی
دور کرے آلام

شہد سے میٹھا محمد ﷺ کا نام

میم سے ہے ہر دکھ کا مداوا — "ح" سے حامی ہر بیچارہ
دوسری میم یتیم کی ملجا — دال بچا کر دوزخ سے
فردوس کا دے پیغام

شہد سے میٹھا محمد ﷺ کا نام

میم سے ہیں محبوب وہ رب کے — "ح" سے حاکم عجم و عرب
دوسری میم سے مالک سب کے — دال سے داتا دونوں جہاں کے

7- محمد ... تصوری، ناچیز: چشمہ فیض شیر ربانی ص282

Marfat.com

جود ہے ان کا عام
شہد سے میٹھا محمد ﷺ کا نام

میم محبت کی مے لایا "ح" نے حق کا جام پلایا
دوسری میم نے مستانہ بنایا دال سے دل میں بشیر کے ان کی
یاد ہے صبح و شام
شہد سے میٹھا محمد ﷺ کا نام

علاوہ ازیں اپنے قائم کردہ تعلیمی ادارہ "جامعہ حضرت میاں صاحب" کے طلباء سے بھی چھٹی کے اوقات میں نعت رسول مقبول ﷺ سماعت فرماتے۔

حسن اخلاق:

اسلامی تعلیمات کے مطابق تعمیر انسانیت میں اخلاق عالیہ کو کلیدی حیثیت حاصل ہے۔ رسول معظم ﷺ نے اچھے اخلاق والے کو بہتر انسان قرار دیا۔ قرآن پاک نے حضور پرنور ﷺ کے اخلاق عالیہ کے بارے میں فرمایا: اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم. (اے محبوب! آپ بلاشبہ خلق عظیم کے منصب پر فائز ہیں)۔ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضور انور ﷺ کے اخلاق کے حوالے سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا:

کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنُ یعنی آپ کا خلق قرآن ہے۔

حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمہ اللہ تعالےٰ حضرت شیر ربانی کے منظور نظر، ولی کامل بلکہ ولی گر تھے۔ آپ کے اخلاق عالیہ یقیناً آپ کی شایان شان درجہ کے ہوں گے۔ آپ نے متوسلین، عقیدتمندوں اور مریدین سے وہی برتاؤ کیا جو حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے خدام سے کیا کرتے تھے۔ اصلاح نفس اور تربیت کے حوالے سے بھی آپ نے اپنے مربی کا طریقہ اختیار فرمایا۔ ہر مرید کی بات توجہ سے سنتے اور جواب سے نوازتے۔ ہر عقیدتمند کی زبان پر یہی الفاظ ہوتے: آپ سب سے زیادہ مجھ پر شفقت فرماتے ہیں۔

Marfat.com

جامعہ حضرت میاں صاحب کا قیام:

حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی تحریک احیاء سنت مصطفےٰ ﷺ کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لیے ''جامعہ حضرت میاں صاحب'' کے نام سے اہل سنت و جماعت کو ایک مرکز فراہم کیا۔ یہ مرکز 1944ء میں ''جامع مسجد حضرت میاں صاحب'' شرقپور شریف میں قائم ہوا۔ طلباء کی بڑھتی ہوئی تعداد اور انتظامی امور کے پیش نظر حافظ نور علی شرقپوری کا مکان کرایہ پر حاصل کیا گیا۔ جامعہ کو اس میں منتقل کر دیا گیا۔ بعد ازاں جامعہ کے نام سے اراضی حاصل کی گئی۔ جس میں باقاعدہ نقشہ کے تحت طلباء، مدرسین، لائبریری اور دفاتر کے لیے کمرے بنائے گئے۔ تجربہ کار اور محنتی اساتذہ کی خدمات حاصل کی گئیں۔ مختصر عرصہ میں اساتذہ کی محنت اور حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں سے یہ ادارہ پورے ملک میں متعارف ہو گیا۔ یہ جامعہ قرآن، حدیث، تفسیر، اصول تفسیر، اصول حدیث، اصول فقہ، منطق، فلسفہ، فارسی، ادب، عربی اور دیگر فنون کا عظیم الشان مرکز بن گیا۔[8]

اس مرکزی ادارہ میں شب و روز محنت شاقہ سے کام کرنے والے چند مشہور اساتذہ کے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہیں:

☆ حضرت علامہ مولانا اللہ بخش

☆ حضرت علامہ مولانا قاضی عبدالسبحان

☆ حضرت علامہ مولانا عنایت اللہ

☆ حضرت علامہ مولانا غلام رسول رضوی پرنسپل جامعہ رضویہ، فیصل آباد

☆ حضرت علامہ حافظ محمد علی پسروری، **(رحمہم اللہ تعالیٰ)**

- اس جامعہ سے فیض حاصل کرنے والے اور علوم و فنون سے اپنے قلوب کو منور کرنے والے چند مشہور ترین فارغ التحصیل علماء کے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہیں:

☆ حضرت علامہ مفتی محمد عبدالغفور شرقپوری (متوفی 2007ء)، بانی و ناظم اعلیٰ جامعہ فاروقیہ رضویہ، لاہور

☆ حضرت علامہ مولانا محمد امین صاحب، پرنسپل جامعہ امینیہ، فیصل آباد

☆ حضرت علامہ مفتی محمد اشرف نقشبندی (متوفی 2004ء)، پرنسپل جامعہ صدیقہ رضویہ، لاہور

8- محمد یسین قصوری، ناچیز: چشمہ فیض شیر ربانی، ص 286

Marfat.com

☆ حضرت علامہ مفتی مزمل حسین شاہ صاحب، پرنسپل جامعہ حسینیہ، لاہور

☆ حضرت علامہ مولانا طالب حسین شاہ صاحب گردیزی، پرنسپل جامعہ برکات العلوم, لاہور

☆ حضرت مولانا محمد امین صاحب نقشبندی خطیب اعظم قصور

☆ حضرت مولانا محمد فاضل صاحب، فیصل آباد9

بطور مبلغ اسلام:

حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ عالم ربانی تھے۔عوام الناس کی فوز وفلاح کے لیے پند ونصائح، تعلیم وتربیت اور وعظ کی خدمات انجام دیتے۔آپ حلقہ مریدین میں صدارتی خطاب اور مریدین کی اصلاح نفس کے علاوہ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی وصیت اور حکم کے مطابق ''جامع مسجد حضرت میاں صاحب'' میں جمعۃ المبارک کے موقع پر خطاب فرمایا کرتے تھے۔آپ کی گفتگو قرآن، حدیث، مسائل فقہ اور اقوال اولیاء سے مزین ہوتی تھی جو خاص وعام کے دل ودماغ میں اتر جاتی۔جمعۃ المبارک کے موقع پر آپ کا خطاب مندرجہ موضوعات پر مشتمل ہوتا:

(۱) توحیدِ باری تعالیٰ، (۲) عظمتِ مصطفیٰ ﷺ، (۳) امر بالمعروف، (۴) نہی عن المنکر، (۵) فضائل تسمیہ، (۶) فضائل رسول ﷺ، (۷) رزق حلال کی اہمیت، (۸) کھانا کھانے کا مسنون طریقہ، (۹) دسترخوان پر بیٹھنے کا مسنون طریقہ، (۱۰) حقوق اللہ کی اہمیت، (۱۱) حقوق العباد کی اہمیت، (۱۲) صبر وتحمل، (۱۳) فضائل نماز، (۱۴) حقوق ہمسائیگاں، (۱۵) فضائل علم وعلماء اور (16) فضائل اولیاء کرام وغیرہ۔10

نماز میں خشوع وخضوع حاصل کرنے کا طریقہ:

انسان زندگی بھر سکون قلب کی دولت کا متلاشی رہتا ہے لیکن یہ گوہر مقصود انسان کو بہت کم میسر آتا ہے۔وہ کبھی اسے دولت کے ذریعے تلاش کرتا ہے، کبھی دوست واحباب کی محفل میں بیٹھ کر حاصل کرتا ہے، کبھی نیند کے سکون میں اس کا متلاشی ہوتا ہے اور کبھی اشیاء خوردنی کی لذت میں اسے حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن کوشش بسیار کے باوجود مقصود حاصل نہیں ہوتا۔یہ مقصود صرف اور صرف نماز میں حاصل ہوسکتا ہے۔حضرت

9- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: چشمہ فیض شیر ربانی ص289۔ 10- جمیل احمد شرقپوری، صاحبزادہ میاں: نور اسلام ثانی لاثانی نمبر ص59

Marfat.com

ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرمایا کرتے تھے کہ رضائے الٰہی کے لیے مسلسل نماز ادا کرنے سے انسان کو رضائے الٰہی، سکون قلب اور خشوع وخضوع کی دولت حاصل ہو جاتی ہے۔ اور اسے قبول کرنا یا مسترد کرنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ 11

نماز ہزاروں وظائف سے افضل وظیفہ:

ہر عبادت کا مقصد قرب خداوندی کا حصول ہوتا ہے۔ نماز اُمّ العبادات ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے تمام عبادات کی خصوصیات ودیعت رکھی ہوئی ہیں۔ نماز کی عظمت وفضیلت کے بارے میں رسول اعظم ﷺ نے فرمایا: نماز مومن کی معراج ہے۔ اور نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ اس کے تارکین کے بارے میں وعید بیان فرمائی۔ حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے حلقہ مریدین ومتوسلین میں نماز باجماعت ادا کرنے کو اعظم الوظائف اور ہزاروں وظائف سے افضل وظیفہ قرار دیتے۔ 12

عبادت وریاضت:

انسان عبادت کا تارک بن کر غفلت وبے پرواہی کا شکار ہو جائے تو گویا اس نے اپنے مقصد تخلیق کو بھلا دیا۔ اولیاء کرام تو اپنی زندگی کا ایک لمحہ بھی غفلت میں نہیں گزارتے۔ ہمہ وقت یاد الٰہی اور ذکر مصطفیٰ ﷺ میں مصروف رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے عبادت وریاضت کی اہمیت کے پیش نظر صرف نماز کے بارے میں سینکڑوں بار تاکید فرمائی ہے۔

حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نماز پنجگانہ، نماز جمعہ کے علاوہ نماز اوابین، نماز چاشت، نماز تہجد اور دیگر نوافل باقاعدگی سے ادا کرتے۔ بیعت کے وقت آپ جس چیز کی سب سے زیادہ تلقین فرماتے وہ نماز ہے۔ نماز میں غفلت کے باعث دوسری نیکیوں اور عبادات میں زوال شروع ہو جاتا ہے حتیٰ کہ انسان غفلت کا شکار ہو جاتا ہے۔

زندگی آمد برائے بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی

عرس شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا اہتمام:

محفل میلاد النبی ﷺ، محفل گیارھویں شریف، ایام بزرگان دین اور اعراس اولیاء کرام تبلیغ اسلام کا

11- منور حسین، پروفیسر: تذکرہ میاں غلام اللہ ص 51۔ 12- جمیل احمد شرقپوری، صاحبزادہ میاں: نور اسلام ثانی لاثانی نمبر 47

Marfat.com

ذریعہ ہیں۔ ان تقریبات میں عقائد، عبادات اور معاملات کے حوالے سے علماء کرام کے خطابات ہوتے ہیں۔ اعراس اولیاء کرام میں فضائل اولیاء اور ان کی سیرت وتعلیمات پر تفصیل سے روشنی ڈالی جاتی ہے۔ جس سے ایک طرف تو معین کے دلوں میں ان کی عقیدت ومحبت پیدا ہوتی ہے۔ جس سے درحقیقت اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ سے محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ دوسری طرف نیک اعمال کو اپنانے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

حضرت میاں غلام اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ جہاں محفل میلاد شریف اور محفل گیارھویں شریف کا اہتمام کرتے وہاں حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے سالانہ عرس مبارک کا اہتمام بھی کرتے۔ جس میں ہزاروں متوسلین اور مریدین شامل ہوتے اور فاتحہ خوانی کی جاتی۔ یہ عرس مبارک دربار شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے قریب شرقپور شریف میں ربیع الاوّل کی ۱، ۲، ۳ تواریخ میں منعقد ہوتا جو تا حال جاری وساری ہے اور جاری وساری رہے گا۔ (انشاء اللہ)۔ عوام الناس کے علاوہ علماء کرام، مشائخ عظام، قراء اور نعت خوان حضرات ان تقریبات میں حاضری کا شرف حاصل کرتے ہیں۔

اہتمام لنگر:

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے لنگر کا اجراء کیا تھا جو چوبیس گھنٹے جاری رہتا۔ ہر کس ناکس، عام وخاص کی لنگر سے تواضع کی جاتی۔ یہ لنگر ایک طرف سادگی کا درس دیتا اور دوسری طرف امراض کے خاتمہ کا باعث ہوتا۔ کئی لاعلاج مریض حاضر ہوتے تو آپ ان کو لنگر کا کھانا کھانے کا حکم دیتے، تو لنگر کا کھانا کھانے سے ان کا مرض دور ہو جاتا۔ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ لنگر میں حصہ لینے کے لیے کسی کو تاکید نہ کرتے۔ البتہ خدام میں سے خود بخود کوئی لنگر میں حصہ ڈالنے کی کوشش کرتا تو آپ منع بھی نہ فرماتے۔

حضرت ثانی صاحب شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے لنگر کا سلسلہ وسیع پیمانے پر جاری رکھا۔ عرس شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ اور گیارھویں شریف کے موقع پر بلکہ چوبیس گھنٹے متوسلین کی آمد ورفت کا سلسلہ جاری رہتا۔ آنے والوں کو بروقت لنگر پیش کیا جاتا۔ بہت سے عقیدت مند لنگر سے لطف اندوز ہونے اور دربار شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ پر حاضری کی غرض سے شرقپور شریف میں آتے۔ 1957ء میں حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا وصال ہوا تو آپ

Marfat.com

کے صاحبزادگان حضرت صاحبزادہ میاں غلام احمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری دامت برکاتہم شرقپور سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی وثانی صاحب رحمہما اللہ تعالیٰ، نے لنگر کا سلسلہ جاری رکھا۔

امانت و دیانت:

اگر کائنات کے نظام پر غور کیا جائے تو یہ حقیقت واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ اس کی بنیاد عدل وانصاف اور امانت و دیانت پر ہے۔ اگر اس اصول میں کمی آ جائے تو پورے نظام میں تبدیلی آ جاتی ہے۔ حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے مشن کی تکمیل کی غرض سے 1944ء میں ''جامعہ حضرت میاں صاحب'' کے نام سے علوم اسلامیہ کا ادارہ قائم کیا تو اس کا انتظام آپ کے ہاتھ میں تھا۔ مدرسہ کی تعمیر وترقی کے لیے لوگ رقوم جمع کرواتے تو جامعہ کی رقم بالکل الگ رکھنے کی خاطر آپ نے اپنے کرتے کو دو جیبیں لگوا رکھی تھیں۔ حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے جامعہ کی رقم کبھی بھی اور کسی صورت میں بھی ذاتی مقاصد کے لیے استعمال نہیں کی۔ البتہ جامعہ کو اگر رقم کی ضرورت ہوتی تو اپنے ذاتی پیسوں سے پوری کر دیتے۔ آپ کا یہ عمل دینی مدارس کے مہتمم حضرات کے لیے قابل تقلید ہے۔

علماء کی سرپرستی:

اسلام علماء کو معاشرے میں منفرد اور ممتاز مقام عطا کرتا ہے۔ کیونکہ وہ علمی دولت کے باعث لوگوں سے جہالت کی تاریکی دور کرتے ہیں۔ علم وفضل کی برکت کے باعث انہیں قرب خداوندی حاصل ہوتا ہے۔ قرآن پاک میں علماء کی امتیازی حیثیت یوں بیان کی گئی ہے: ''اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا یعنی اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں سے صرف علماء ڈرتے ہیں۔ دوسری جگہ فرمایا: ھَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَایَعْلَمُوْنَ؟ کیا اہل علم اور جاہل لوگ برابر ہو سکتے ہیں؟ اور حدیث مبارکہ میں ہے کہ: اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ یعنی علماء، انبیاء کرام کے وارث ہیں۔ یہ حقیقت بھی ذہن نشین رہے کہ علم اور ولایت دونوں کا چولی دامن کا ساتھ ہے یعنی جو ولی ہوگا وہ یقیناً عالم ہوگا گویا ولی بغیر علم کے نہیں ہو سکتا۔

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے برادر اصغر حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ولی کامل

Marfat.com

اور عالم ربانی تھے۔آپ علماء کی قدر و قیمت کو خوب جانتے تھے اور دینی امور میں ان کی سرپرستی فرماتے۔علماء کرام بھی آپ کی رہنمائی میں کام کرنے کو سعادت مندی سمجھتے۔حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری، حضرت نورالحسن شاہ بخاری، مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا محمد عمر اچھروی اور حضرت مولانا حافظ محمد شفیع اوکاڑوی وغیرھم علماء کرام آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے۔آپ ان سے علمی اور اعتقادی مسائل پر تفصیل سے گفتگو فرماتے۔13۔علماء، مدرسین اور دینی طلباء خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ بہت خوش ہوتے۔انہیں قوم کے راہنما اور رسول اللہ ﷺ کے مہمان قرار دیتے۔

دینی طلباء کی راہنمائی:

طلباء کی کثیر تعداد ''جامعہ حضرت میاں صاحب'' شرقپور شریف میں زیر تعلیم تھی، کچھ طلباء بھگوڑے بھی ہوتے تھے جو اوقات تعلیم وقت ضائع کرنے کے لیے کبھی بیٹھک میں جا گھستے اور کبھی مزار شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ میں پہنچ جاتے۔سیدی و مرشدی، استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد عبدالغفور شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفی 2007ء) پرنسپل جامعہ فاروقیہ رضویہ، باغبانپورہ لاہور کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ دربار شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ پر تشریف لے گئے تو وہاں دو تین طلباء کو دیکھا کہ وہ پڑھائی کے وقت بیٹھے ہوئے ہیں۔ان سے مزار پرانوار پر آنے کی وجہ دریافت کی۔انہوں نے عرض کیا: حضور! ہم صرف حاضری کی غرض سے آئے ہیں۔آپ ان کو ساتھ لے کر جامعہ میں تشریف لائے اور پڑھائی سے غیر حاضری پر خوب ڈانٹ ڈپٹ کی۔ساتھ ہی اعلان فرمایا کہ: اوقات تعلیم میں جو طالب علم بیٹھک میں جائے گا یا دربار شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ میں جائے گا اسے سخت سزا دی جائے گی۔فرمایا کہ: بیٹھک میں طلباء اور اساتذہ مجھے صرف چھٹی کے دن مل سکتے ہیں۔چھٹی کے دن کے علاوہ کوئی میرے پاس آنے کی ہرگز کوشش نہ کرے۔آپ کے اس اعلان پر سختی سے عمل ہوا۔کسی طالب علم میں جرأت نہ ہوتی کہ وہ اوقات تعلیم میں دربار شریف پر جائے یا بیٹھک میں جا کر حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضری دے۔

حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہ اصلاحی پیغام وقتی نہیں تھا بلکہ دائمی تھا۔تمام آستانوں اور مدارس کے مہتمم حضرات کی ذمہ داری ہے کہ اوقات تعلیم میں طلباء کو کسی کام میں ہرگز نہ لگائیں اور نہ ادھر اُدھر جانے دیں تاکہ ان کی تعلیم کا حرج نہ ہو۔بالخصوص اس اعلان کی روشنی میں ''جامعہ حضرت میاں صاحب''

13- جمیل احمد شرقپوری، صاحبزادہ میاں: نور اسلام ثانی لاثانی نمبر ص53۔۔

Marfat.com

شرقپور شریف کی نشاۃ ثانیہ عمل میں آنی چاہیے۔تا کہ ماضی کا وہ دور واپس آئے اور ایک دفعہ پھر شرقپور شریف علوم وفنون کا گہوارہ بن کر اپنا علمی فیضان پوری دنیا میں پھیلائے۔اب ''جامعہ حضرت میاں صاحب'' کے مہتمم حضرت صاحبزادہ حافظ وقاری میاں محمد ابوبکر صاحب دامت برکاتہم العالیہ ہیں جو ماشاء اللہ جوان سال اور جوان ہمت بھی ہیں۔آپ سے ہم امید رکھتے ہیں کہ ''جامعہ حضرت میاں صاحب'' کی نشاۃ ثانیہ کے لیے ضرور کوشش فرمائیں گے۔اس سلسلہ میں جامعہ سے فارغ التحصیل علماء اور محنتی مدرسین سے رابطہ ان کی منزل قریب تر کردے گا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ رسول اعظم ﷺ کے تصدق اور حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے وسیلہ جلیلہ سے حضرت صاحبزادہ صاحب کو کامیابی سے ہمکنار فرمائے۔امین!

ذوق تعمیر مساجد:

مسجد کی اہمیت وافادیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔رسول اعظم ﷺ نے مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کرنے کے بعد سب سے قبل ''مسجد نبوی'' کی تعمیر کی تھی۔مسجد روحانی اور جسمانی عبادت کا مرکز و محور ہے۔آپ ﷺ نے بذات خود اس کی تعمیر میں حصہ لیا، سر پر پتھر اٹھائے۔

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کو تعمیر مساجد کا بڑا ذوق تھا۔آپ نے شرقپور شریف، کوٹلہ شریف اور دیگر مقامات پر مساجد تعمیر کروائیں۔حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے برادر اکبر کی تقلید میں کچھ مساجد از سر نو تعمیر فرمائیں، کچھ کی مرمت فرمائی اور اپنے متوسلین کو تعمیر مساجد کے بارے میں بار بار تلقین فرمائی۔14

شرقپور شریف کی مساجد میں ''ٹاہلی والی مسجد'' مشہور ہے۔جو لوہاراں والی مسجد سے چند قدم کے فاصلے پر واقع ہے۔کسی زمانہ میں یہ مسجد علوم وفنون کا مرکز تھی۔اس مسجد کا انتظام متقی و پرہیز گار شخصیت حاجی محمد حسین کاں کے ہاتھ تھا۔ 1952ء میں یہ مسجد قدیمی ہونے کے باعث موسم برسات میں ٹپکنے لگی۔حاجی صاحب صبح کے وقت حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پریشانی کے عالم میں بیٹھ گئے۔لوگوں کی آمد و رفت کا سلسلہ جاری رہا حتی کہ نو بجے تک تمام لوگ چلے گئے۔اب صرف حاجی محمد حسین کاں صاحب اور حضرت قبلہ ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ تھے۔آپ نے حاجی صاحب سے فرمایا: آپ

14- منور حسین، پروفیسر: تذکرہ میاں غلام اللہ ص33

Marfat.com

پریشان دکھائی دے رہے ہیں، کیا وجہ ہے؟ حاجی صاحب نے عرض کیا: حضور! ٹاہلی والی مسجد بوسیدہ ہونے کے سبب ٹپک رہی ہے۔ اب ہم میں ہمت نہیں کہ اس کی ازسرِ نو تعمیر کر سکیں۔ آپ نے فرمایا: حاجی صاحب! آپ کیوں پریشان ہیں۔ مسجد اللہ کا گھر ہے جس کا گھر ہے وہ خود اس کی تعمیر کا انتظام کر دے گا۔ ساتھ ہی اپنی جیب سے ایک روپیہ نکالا اور اپنی جھولی میں رکھ لیا۔ حاجی صاحب سے فرمایا: آپ اپنی جھولی پھیلائیں چنانچہ انہوں نے جھولی پھیلائی تو آپ نے ایک روپیہ جھولی میں ڈال دیا۔ اور حکم دیا کہ اللہ کا نام لے کر کام شروع کر دو، اللہ تعالیٰ کامیابی دے گا۔ مزید حاجی صاحب سے فرمایا: تم یہ اشعار گنگناتے ہوئے بازار کا روزانہ چکر لگایا کرو۔ جو مسجد کے لیے کوئی رقم دے اسے جھولی پھیلا کر وصول کرو، ہاتھ سے ہرگز وصول نہ کرنا۔ آپ نے مندرجہ ذیل اشعار تحریر کر دیے:

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُنْظُرْ حَالَنَا　　يَاحَبِيْبَ اللّٰهِ اِسْمَعْ قَالَنَا

اِنَّنِيْ فِيْ بَحْرِ غَمٍّ مُغْرَقٍ"　　خُذْبِيَدِيْ سَهِّلْ لَّنَا اَثْقَالَنَا

"ترجمہ: یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے حال پر نظر کرم فرمائیں۔ اے اللہ کے محبوب! ہماری التجا سنیں۔ بیشک میں غم کے سمندر میں غرق ہوں، آپ میری دستگیری فرمائیں اور ہماری مشکلات آسان فرما دیں"۔

حاجی صاحب نے آپ سے اجازت حاصل کرنے کی کوشش کی تو آپ نے فرمایا: نہیں تھوڑی دیر بیٹھو۔ زیادہ وقت نہیں گذرا تھا کہ ایک شخص حاضر ہوا اس نے ایک سو روپیہ پیش کیا۔ آپ نے وہ بھی حاجی محمد حسین کاں صاحب کو تعمیر مسجد کے لیے عطا فرما دیا اور ساتھ ہی جانے کی اجازت دے دی۔

حاجی صاحب نے مندرجہ بالا دونوں شعر یاد کر لیے اور گنگناتے ہوئے شہر کے دروازے تک جاتے اور واپس آ جاتے اس طرح ایک ہی چکر میں ہزاروں روپے برائے تعمیر مسجد جمع ہو جاتے۔ تعمیر مسجد کے لیے بنیادیں کھودی گئیں اور سلسلہ تعمیر شروع کر دیا گیا۔ آپ کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق تعمیر کا سلسلہ مختصر وقت میں مکمل ہو گیا۔ حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے ایک روپیہ سے شروع ہونے والی مسجد آج بھی اپنے دامن کی وسعت اور خوبصورتی کے باعث خراج تحسین وصول کر رہی ہے۔ مسجد کی تکمیل پر حساب لگانے سے معلوم ہوا کہ اس کی تعمیر پر -/27000 روپے صَرف ہوئے تھے۔15

15- محمد انور قمر شرقپوری، ادیب: ضیاء الفقراء ص162

Marfat.com

حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے وصال کے بعد آپ کے دونوں صاحبزادگان حضرت صاحبزادہ میاں غلام احمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب، دامت برکاتہم سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف نے تعمیر مساجد کے سلسلہ کو جاری رکھا۔ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب دامت برکاتہم کی کوششوں سے لاہور، قصور، شیخوپورہ، فیصل آباد، آزاد کشمیر، سرگودھا، گجرات، شرقپور شریف، اسلام آباد، کراچی اور دیگر شہروں میں مساجد اور دینی اداروں کا جال بچھا دیا گیا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کا یہ عمل متوسلین کے لیے قابل تحسین ہے اور قابل تقلید بھی۔

حضرت غوث اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ سے عقیدت:

سید الاولیاء، غوث الثقلین، حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ عقیدت و محبت کے بغیر کوئی ولی نہیں بن سکتا۔ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نہ صرف ''یا سید عبدالقادر جیلانی شیأ للہ'' کا وظیفہ بتاتے بلکہ یہ الفاظ اپنی بیٹھک شریف کی پیشانی پر لکھوا رکھے تھے۔ ان کی یاد میں محفل کا انعقاد بھی کرتے۔ حضرت شاہ محمد غوث رحمہ اللہ تعالیٰ کے دربار عالیہ پر منعقدہ محفل گیارھویں شریف میں ہر ماہ شرکت فرماتے۔

حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ بھی حضور غوث پاک رحمہ اللہ تعالیٰ سے اظہار عقیدت کرتے ہوئے ہر ماہ گیارھویں شریف کی محفل کا انعقاد کرتے اور متوسلین کو گیارھویں شریف کی محفل منعقد کرنے کی تلقین فرماتے۔ آپ کی سرپرستی میں گنبد والی مسجد کوٹ مراد خاں قصور میں ہر ماہ محفل گیارھویں شریف منعقد ہوتی۔ جس میں تلاوت قرآن اور نعت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ فضائل غوث اعظم رضی اللہ عنہ رحمہ اللہ تعالیٰ بھی تفصیل سے بیان کیے جاتے۔ اور محفل کا اختتام درود و سلام پر ہوتا۔

عقائد و نظریات:

حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ عقائد و نظریات میں حضرت شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے متفق تھے۔ آپ درود و سلام، وسیلہ انبیاء و اولیاء، استعانت بحرف ندا، وظیفہ یا شیخ عبدالقادر شیأ للہ، حاضر و ناظر رسول صلی اللہ علیہ وسلم، استعانت و استمداد اولیاء و غوث اعظم رضی اللہ عنہ وغیرہ عقائد و نظریات کے قائل تھے۔ ان عقائد کی حمایت و تائید میں گفتگو فرماتے اور مناظروں میں علماء اہل سنت کی معاونت و سرپرستی فرماتے۔ مثلاً حضرت علامہ مولانا محمد عمر اچھروی رحمہ اللہ تعالیٰ کی پوری زندگی باطل عقائد کی تردید اور مناظرے کرنے میں گزری، تو

Marfat.com

حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اور دیگر خلفاء شیر ربانی شرقپوری رحمہم اللہ تعالیٰ ان کی سرپرستی اور معاونت فرماتے رہے۔ محفل گیارھویں شریف، محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ اور دیگر تقریبات کے اختتام پر آپ خدام کے ساتھ کھڑے ہوکر بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں ہدیہ درود وسلام پیش کرتے۔

غیر شرعی امور سے نفرت:

حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے سجادہ نشین اور عالم ربانی تھے۔ آپ غیر شرعی امور کو ہرگز برداشت نہ کرتے۔ عموماً ہوتا یوں ہے کہ پیر حضرات مردوں کی طرح خواتین کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لے کر بیعت کرتے ہیں اور پیر صاحب اور خواتین کے درمیان پردہ بالکل نہیں ہوتا۔ حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ایسے عمل کی مذمت فرماتے۔ اگر کہیں خواتین کے اصرار پر اللہ، اللہ بتانا ضروری تصور فرماتے تو پہلے پردہ کا انتظام ہوتا بعدازاں پردے کی آڑ میں خواتین کو اللہ، اللہ بتاتے اور کچھ ضروری مسائل کی بھی وضاحت فرماتے۔

دور حاضر میں اعراس اولیاء کرام حضرات وخواتین کے اختلاط کے باعث میلے کی شکل اختیار کرتے جارہے ہیں۔ اعراس اولیاءؒ، قبور اور محافل میں مردوں کی طرح خواتین کی شرکت اور اختلاط زہر قاتل ہے جو فتنہ کا باعث ہے۔ حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ایسی حرکات کو ہرگز برداشت نہیں کرتے تھے۔ آپ نے عرس شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ پر اعلان فرمادیا تھا کہ عرس کے موقع پر خواتین ہرگز آنے کی کوشش نہ کریں۔ آپ کے اعلان کے مطابق متوسلین حضرات اپنی خواتین کو عرس میں شرکت کی ہرگز اجازت نہ دیتے جس بنا پر حضرت شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا عرس ایک مثالی عرس شمار ہوا۔ آپ کے وصال کے بعد صاحبزادگان نے بھی آپ کی تقلید میں مرد وخواتین کے اختلاط کو ایک لعنت قرار دیا اور حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی تعلیمات پر عمل پیرا رہے ہیں اور ہیں۔

علاوہ ازیں عرس مبارک کے موقع پر اشیاء خوردنی کی دکانوں سے بھی عرس کے مقاصد متاثر ہوتے ہیں۔ چند سالوں میں یہ مرض بڑھتا جارہا تھا۔ حال ہی میں حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری دامت برکاتہم اور حضرت صاحبزادہ میاں محمد ابوبکر صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف کی مشترکہ کوششوں سے دکانوں کو ختم کرنے یا دور ہٹانے کی پیش رفت ہوئی ہے۔ مریدین اور عقیدتمندوں کا فرض ہے کہ سجادہ نشین

Marfat.com

حضرات سے معاونت کریں اور اس لعنت کو ہمیشہ کے لیے کچل کر رکھ دیں۔ حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے دور میں عرس شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے موقع پر خواتین وحضرات کا اختلاط تھا اور نہ ہی دکانوں کا ناسور۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ راقم الحروف حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزار اقدس پر حاضری کے لیے حاضر ہوا تو وہاں سیّدی ومرشدی، استاذی المکرّم، استاد العلماء حضرت علامہ مفتی محمد عبدالغفور شرقپوری نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ آپ کے ساتھ جناب حاجی عبدالخالق صاحب، حضرت صاحبزادہ علامہ محمد عبدالرؤف نورانی صاحب مدظلہ اور برادرم انجینئر بابر سعید صاحب بھی تھے۔ راقم الحروف تو اس بات کو حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی زندہ کرامت سے تعبیر کرتا ہے کہ عموماً دربار شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ پر حاضری کے وقت حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کا شرف حاصل ہو جاتا تھا۔ آپ جب واپسی کے لیے کار میں بیٹھنے لگے تو بندہ نے عرض کیا: حضور! ٹھہریے پاس کھڑی ہوئی ریہڑی سے بطور تبرک کوئی چیز لے آؤں۔ تھوڑی دیر سکوت کے بعد آپ نے ریہڑی سے کوئی چیز خریدنے سے سختی سے منع فرمایا، اور فرمایا: ہمارے مرشد حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے دربار شریف کے پاس کسی دکان سے کوئی چیز خریدنے سے منع فرمایا تھا۔ اللہ اکبر! سنا گیا ہے کہ بڑے لوگوں کی باتیں بھی بڑی ہوتی ہیں۔ یاد رہے کہ یہ عرس کا موقع نہیں تھا بلکہ عام ایام کی بات ہے۔ تو ایسے علماء ربانی عرس مبارک کے موقع پر کوئی چیز خریدنا کیسے گوارا کر سکتے ہیں؟ ضرورت اس بات کی ہے تمام عقیدت منداور متوسلین اس سلسلے میں معاونت کریں تو یہ مرض متعدی ہونے کی بجائے یقینی طور پر ختم ہو سکتا ہے۔

صبر وتوکل:

انسان کو زندگی میں خوشی اور غمی دونوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے اور دونوں چیزیں من جانب اللہ ہوتی ہیں۔ اگر انسان کو حزن وغم لاحق ہو تو صبر وتحمل کرنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ پر اعتماد وتوکل کرنا چاہیے۔ اسی طرح اگر مسرت وخوشی حاصل ہو، تو اسے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تصور کرنا چاہیے اور اس کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اعلیٰ درجہ کے صابر وشاکر اور متوکل تھے۔ یہ واقعہ مشہور ہے کہ آپ کا ایک عظیم الشان پھل آور باغ تھا۔ ایک دفعہ ڈیک نالہ کی طرف سے پانی ٹوٹ کر باغ میں گرنا شروع ہو گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے باغ چند دنوں میں ختم ہو گیا۔ جس خادم کی ڈیوٹی اس کی نگرانی پر لگائی گئی تھی، وہ روتا ہوا حاضر خدمت ہوا اور باغ کی تباہی کے بارے میں عرض کیا۔ آپ نے صبر وتحمل کا قابل تقلید مظاہرہ کرتے ہوئے فرمایا: چونکہ باغ میری ملک تھا

Marfat.com

اس لیے رونا تو مجھے چاہیے تھا لیکن میں تو نہیں روتا اور نہ پریشان ہوں کیونکہ حقیقت میں وہ اللہ تعالیٰ کا تھا، اس نے لے لیا۔ ہمیں پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے؟16

ایک دفعہ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے سالانہ عرس مبارک کے موقع پر زائرین کی کثرت کے باعث لنگر میں کمی کے امکان کی صورتحال پیدا ہوگئی۔ خدام نے پریشان ہوکر حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سے عرض کیا: حضور! زائرین کی تعداد کی نسبت لنگر قلیل ہے لہٰذا متبادل انتظام ہونا چاہیے۔ آپ نے مسکرا کر فرمایا: ہمیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں جس ہستی کا عرس ہے وہ خود انتظام کر دے گی''۔ اس کے فوراً بعد ایک ٹرک لنگر سے بھرا ہوا لنگر خانہ کے قریب آ کر رُکا جو لنگر خانہ میں اتار لیا گیا۔ وہ راشن لنگر کے لیے کافی ہوگیا۔17

تبلیغ واشاعت دین:

حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے بہت بڑے شیخ اور راہنما تھے۔ آپ کی مذہبی خدمات قابل صد ستائش ہیں۔ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے وصال کے بعد آپ نے تاحیات ''جامع مسجد حضرت میاں صاحب'' میں خطبہ جمعۃ المبارک ارشاد فرماکر، ''جامعہ حضرت میاں صاحب'' کی شکل میں اہل سنت کو علوم وفنون کا مرکز فراہم فرماکر، مسند رشد وہدایت پر جلوہ افروز ہوکر خدام کی اصلاح وتربیت کی مسلسل جدوجہد کا سلسلہ جاری فرماکر، اعراس بزرگان دین اور دیگر محافل کے مواقع پر خطبہ صدارت میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کا پیغام اور ہدایات جاری فرماکر، علماء وفضلاء کی سرپرستی فرماکر اور ''جامعہ حضرت میاں صاحب'' میں عظیم الشان اور وسیع پیمانے پر نایاب دینی کتب پر مشتمل لائبریری قائم فرماکر، خدمات سرانجام دیں۔ آپ نے ذاتی دلچسپی سے اس لائبریر میں اردو، فارسی اور عربی کتب بیرون ملک سے منگوا کر رکھیں تاکہ مدرسین، مصنفین، محققین اور عوام الناس استفادہ کرسکیں۔18

سیاسی وملی خدمات:

اسلامی نقطہ نظر سے مذہب اور سیاست دونوں علیحدہ نہیں ہیں۔ علامہ محمد اقبال نے اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے خوب کہا:

16- جمیل احمد شرقپوری، صاحبزادہ میاں: نور اسلام ثانی لاثانی نمبر ص52۔17- منور حسین، پروفیسر: تذکرہ میاں غلام اللہ ص60۔ 18- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: چشمہ فیض شیر ربانی ص288

Marfat.com

جدا ہو سیاست دین سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

رسول اللہ ﷺ دینی اور سیاسی تمام امور کے فیصلے مسجد نبوی شریف میں فرمایا کرتے۔ فتوحات اور غزوات میں شرکت کے لیے وفود کی تیاری مسجد میں ہوتی۔ ہر نبی اپنے دور کا بہت بڑا حکمران اور فرمانروا تھا۔ مدنی زندگی میں کئی ایک سیاسی معاہدے بھی عمل میں لائے گئے۔ خلفاء راشدین نے بھی اپنے اپنے دور میں مسجد کو سیاسی اور مذہبی دونوں امور کے لیے استعمال کیا۔

حضرت ثانی صاحب شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت شیر ربانی شرقپوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے دیگر خلفاء کی تحریک پاکستان میں جدوجہد اور سیاسی خدمات قابل صد ستائش ہیں۔ خلفاء شیر ربانی شرقپوری، مشائخ اہل سنت، علماء اہل سنت اور عوام اہل سنت کی مسلسل کوششوں سے تحریک پاکستان کامیابی سے ہمکنار ہوئی اور ''پاکستان'' کی شکل میں ایک نظریاتی اسلامی سلطنت وجود میں آئی۔ تحریک پاکستان کے دوران، مسلم لیگ شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ کے زیر اہتمام حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی کوششوں سے شرقپور شریف میں سب سے پہلا عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی صدارت بھی آپ نے فرمائی اور جلسہ کے جملہ اخراجات بھی برداشت کیے۔ چنانچہ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری دامت برکاتہم العالیہ نے حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی زیر نگرانی منعقد ہونے والے اس جلسہ کے حوالے سے فرمایا:

> ''سرزمین شرقپور شریف میں مسلم لیگ کا سب سے پہلا جلسہ حضرت میاں غلام اللہ المعروف ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی زیر صدارت ہوا تھا۔ جس کے تمام اخراجات آپ نے برداشت کیے۔ یہ وہ دور تھا کہ جب تمام پنجاب میں یونی نسٹ کے خوف سے مسلم لیگ کا نام لینا جان جوکھوں کا کام تھا۔ مگر آپ کی ہمت و جرأت نے مسلم لیگ کو اس علاقے میں عوام کے دلوں کی دھڑکن بنا دیا۔ اس کے بعد بھی آپ مسلم لیگ کی ہر ممکن امداد فرماتے رہے''۔ 19

حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے تحریک پاکستان کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لیے علماء و مشائخ کی معیت میں اہم کردار ادا کیا، حتی کہ 14 اگست 1947ء میں پاکستان معرض وجود میں آ گیا۔ قیام پاکستان کا مقصد ''نظام مصطفیٰ ﷺ'' کا عملی نفاذ تھا۔ لیکن ہوا یہ کہ وطن عزیز پر ایسے حکمران مسلط رہے جو اس نظام سے خائف اور اس کی اہمیت و افادیت سے جاہل تھے۔ جس کے باعث قیام پاکستان کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں

19- جمیل احمد شرقپوری، صاحبزادہ میاں: نور اسلام ثانی لاثانی نمبر ص 122

Marfat.com

ہو سکا۔ البتہ جمعیت علماء پاکستان، علماء و مشائخ اہل سنت کی امین جماعت ہے جو کامیابی کے بعد وطن عزیز کے مقصدِ قیام کا خواب شرمندہ تعبیر کر سکتی ہے۔ (یعنی نظام مصطفیٰ ﷺ نافذ کر سکتی ہے)۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ قیام پاکستان کے مقصد کے حصول اور حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے مشن کی تکمیل کے لیے تمام علماء، مشائخ اور عوام اہل سنت جمعیت علماء پاکستان میں شامل ہو کر اجتماعی جدو جہد کریں تا کہ نفاذ نظام مصطفیٰ ﷺ کی روشن صبح طلوع ہو سکے۔

خدام پر شفقت و محبت

انکار ختم نبوت بہت پرانا فتنہ ہے، قیام پاکستان کے بعد 1953ء میں اس فتنہ نے سر اٹھانے کی کوشش کی تو اسلامیان پاکستان نے اس فتنہ کو کچلنے کے لیے ''تحریک ختم نبوت'' شروع کی۔ جس کا بنیادی مقصد قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانا تھا۔ خطیب اہل سنت حافظ محمد شفیع اوکاڑی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس تحریک میں حصہ لیا انہیں گرفتار کر کے سینٹرل جیل ساہیوال میں نظر بند کر دیا گیا۔ حافظ صاحب نے حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا تو آپ خود ملاقات کے لیے ساہیوال جیل میں تشریف لے گئے۔ حافظ صاحب ابھی جیل میں تھے کہ ان کا ایک صاحبزادہ وفات پا گیا۔ حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کے نام تعزیت نامہ تحریر کیا جس میں یہ بھی لکھا تھا کہ حافظ صاحب گھبرائیے نہیں عشق کے امتحان اور بھی ہیں۔ یعنی مزید صدمہ برداشت کرنا ہو گا، ایک ہفتہ بعد آپ کے دوسرے صاحبزادے منیر احمد (عمر ایک سال) بھی انتقال کر گئے۔ حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے دوسرا تعزیت نامہ تحریر فرمایا۔ حافظ صاحب نے ان دونوں خطوط کو زندگی بھر محفوظ رکھا۔ وصال کے وقت اپنے صاحبزادے علامہ کوکب نورانی صاحب کو وصیت کی کہ میرے مرنے کے بعد دفن کے وقت یہ دونوں خطوط میرے ہاتھوں میں رکھ دیے جائیں، چنانچہ ان کی وصیت پر عمل کیا گیا۔

کشف و کرامات

اولادِ نرینہ عطا ہونا:

جناب محمد علی چک نمبر 110 تحصیل ہارون آباد کا بیان ہے کہ ان کے ہاں یکے بعد دیگرے سات

Marfat.com

بچیاں پیدا ہوئیں۔ایک دفعہ وہ حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔اور عرض کیا: حضور! اللہ تعالیٰ نے صرف سات لڑکیاں عطا فرمائی ہیں، نرینہ اولاد سے محروم ہوں۔دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ نرینہ اولاد عطا فرمادے۔آپ نے فرمایا: مایوس مت ہوا کریں، اللہ تعالیٰ تمہیں دو لڑکے عطا فرمائے گا۔ان کے نام غلام احمد اور جمیل احمد رکھنا۔اس وقت میاں بیوی دونوں کی عمر ساٹھ سال سے زائد ہو چکی تھی۔اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں دو صاحبزادے عطا فرمائے۔علی الترتیب ان کے نام غلام احمد اور جمیل احمد تجویز کیے۔20

قلیل مقدار کھانا کثیر لوگوں کے لیے کافی ہونا:

جناب محمد علی چک نمبر 110 تحصیل ہارون آباد کا بیان ہے کہ حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ جب ہارون آباد کے علاقہ میں تشریف لاتے تو ہمارے ہاں قیام فرماتے۔ایک دفعہ آپ تشریف لائے تو رات کے وقت ارشاد فرمایا: صبح کھانا جلدی تیار کر دینا کیونکہ ہم نے بذریعہ گاڑی جلدی واپس جانا ہے۔ انہوں نے صبح کو تین چار آدمیوں کا کھانا تیار کر دیا۔جب آپ نماز فجر کے بعد اوراد و وظائف سے فارغ ہو کر گھر تشریف لائے تو تقریباً ڈیڑھ سو آدمی جمع ہو گئے۔آپ نے کھانا پیش کرنے کا حکم دیا تو وہ پریشان ہو گئے کہ اب چند آدمیوں کا کھانا ہے۔مزید کھانا تیار کرنا بھی مشکل ہے کیونکہ گاڑی کا وقت ہو رہا ہے، تمام لوگوں کے لیے کیسے کافی ہو سکتا ہے؟ آپ کے دوبارہ ارشاد فرمانے پر کھانا پیش کر دیا گیا اور ساتھ ہی عرض کیا: حضور! کھانا صرف اتنا ہی ہے۔آپ نے کھانا رومال سے ڈھانپ دیا اور بسم اللہ پڑھ کر کھانا تقسیم کرنا شروع کر دیا۔تمام خدام نے کھانا خوب سیر ہو کر کھایا۔بعد میں آپ نے تناول فرمایا لیکن کھانا جتنا پیش کیا گیا تھا اتنا ہی بچ بھی گیا۔21

دل کی بات بتانا:

جناب صوفی محمد ابراہیم صاحب چک نمبر 6R/86 نزد ضلع ساہیوال کا بیان ہے کہ ایک دفعہ انہوں نے حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں شرقپور شریف میں حاضری کا ارادہ کیا۔ ان کی پھوپھی محترمہ جو حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سے عقیدت رکھتی تھیں نے کہا کہ: حضور کی خدمت میں حاضری دیتے وقت میری طرف سے بھی سلام عرض کرنا۔ جب وہ شرقپور شریف میں حاضر ہوئے تو پھوپھی محترمہ کا

20- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: چشمہ فیض شیر ربانی ص304۔ 21- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: چشمہ فیض شیر ربانی ص305

Marfat.com

پیغام (سلام کہنا) یاد تھا لیکن شرم کے باعث عرض نہ کر سکے۔ آپ نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا: مائی صاحبہ کا کیا حال ہے؟ عرض کیا: حضور! وہ بالکل درست ہیں آپ کی خدمت میں سلام عرض کرتی تھیں۔ آپ نے فرمایا: جب کوئی سلام کہے تو وہ پہنچا دیا کریں۔22

کتیا کا نہ کاٹنا:

جناب محمد انور قمر شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفّٰی 2007ء) کا بیان ہے کہ ان کے بچپن کا زمانہ تھا وہ ''جامع مسجد حضرت میاں صاحب'' شرقپور شریف میں حضرت الف شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ (امام و مدرس جامع مسجد حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ) سے قرآن پاک پڑھا کرتے تھے۔ ایک دفعہ استاد محترم نے انہیں ''کاشانہء شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ'' سے لسی لانے کے لیے بھیجا۔ ابھی وہ راستے ہی میں تھے کہ ایک کتیا جو ''کاشانہء شیر ربانی'' کے ساتھ والی گلی میں بیٹھی رہتی تھی، کاٹنے کے لیے تعاقب کرتے ہوئے پیچھے دوڑنے لگی۔ جب وہ دوڑتے ہوئے کاشانہ شیر ربانی والی گلی میں داخل ہوئے تو آگے سے حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ تشریف لاتے ہوئے مل گئے۔ آپ نے انہیں گلے سے لگا لیا اور دریافت فرمایا: تم کیوں بھاگ رہے ہو؟ تو انہوں نے عرض کیا: حضور! مجھے کتیا کاٹتی ہے۔ آپ نے فرمایا: اب نہیں کاٹے گی۔ اس دن کے بعد اس کتیا نے کاٹنا چھوڑ دیا۔ جب وہ اس کے پاس سے گزرتے تو وہ محبت سے دم ہلاتی لیکن کاٹنے کے لیے آگے نہ بڑھتی۔23

بغیر کوائف کے نوکری ملنا:

قیام پاکستان کے موقع پر حافظ محمد شفیع اوکاڑوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا خاندان ''کھیم کرن'' سے ہجرت کر کے اوکاڑہ میں آ کر آباد ہو گیا۔ حالات کے پیش نظر عسرت میں گذر اوقات ہوتا تھا لیکن کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلائے۔ اسی زمانہ میں ستلج کاٹن ملز کے برلا ہائی سکول میں حصول ملازمت کی غرض سے گئے۔ انتظامیہ کمیٹی نے تعلیم دریافت کی تو انہوں نے آٹھ جماعت پاس، جواب دیا۔ کمیٹی نے پہلے انکار کر دیا، جس پر حافظ صاحب نے اپنے مرشد (حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ) کا ذہن میں تصور لاتے ہوئے اپنا سر جھکا دیا اور آنکھوں میں آنسوؤں کا سیلاب امڈ آیا۔ انتظامیہ کمیٹی کے ارکان نے کہا: محترم آپ باہر تشریف

22- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: چشمہ فیض شیر ربانی ص306۔ 23- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: چشمہ فیض شیر ربانی ص306

Marfat.com

رکھیں ممکن ہے کہ آپ کو دوبارہ بلایا جائے۔ حافظ صاحب باہر گراسی پلاٹ میں بیٹھ گئے۔ انتظامیہ کمیٹی کے ارکان میں گفتگو کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ایک رکن نے کہا: معلوم ہوا ہے کہ یہ حافظ صاحب بہت اچھی نعت پڑھتے ہیں لیکن صرف نعت خوان ہونا ملازمت کا معیار نہیں ہے۔ دوسرے رکن نے کہا: تعلیم بھی صرف مڈل ہے جس کا سرٹیفکیٹ بھی موجود نہیں۔ اور تیسرے نے کہا: یہ ٹھیک ہے کہ ملازمت کے لیے کاغذات وکوائف مکمل ہونے چاہیں لیکن یہ غریب تو مہاجر ہے ان کو جب سرٹیفکیٹ ملا ہی نہیں تو پھر اس کا کیا قصور ہے؟ ہاں یہ بچوں کو قرآن درست کرائیں گے، نعت پڑھنے کا سلیقہ سکھائیں گے اور یقیناً اسلامیات بہتر طریقے سے پڑھا سکیں گے۔ بعد ازاں کمیٹی نے نعت شریف سنانے کی سفارش کی تو حافظ صاحب نے اپنے مرشد کامل کی پسندیدہ نعت ''شہد سے میٹھا محمد کا نام'' مخصوص انداز میں پڑھ کر سنائی۔ اب انتظامیہ کمیٹی کے جملہ ارکان حافظ صاحب کی حمایت وتائید میں بولنے لگے حتی کہ آپ کو تعینات کر دیا گیا اور -/80 روپے ماہانہ تنخواہ مقرر ہوئی۔ درحقیقت حافظ صاحب کی تقرری حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی نظر کرم اور توجہ کا ثمرہ تھی۔ 24

ملازمت پر بحالی:

حافظ محمد شفیع اوکاڑوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے برلا ہائی سکول میں محنت شاقہ سے تدریس کا سلسلہ جاری رکھا حتی کہ 1955ء میں اساتذہ کی اسناد کی چیکنگ کے بارے میں سکول میں چٹھی آئی۔ دوسرے اساتذہ کی طرح حافظ صاحب کو بھی چٹھی نوٹ کروائی گئی۔ حافظ صاحب یہ چٹھی پڑھ کر پریشان ہو گئے لیکن رزاق مطلق پر ان کا کامل یقین تھا۔ اپنے مرشد حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں شرقپور شریف میں حاضر ہوئے اور اسناد کی چیکنگ کے بارے میں عرض کیا۔ آپ نے فرمایا: حافظ جی! ملازمت کے لیے کاغذات کا ہونا کوئی ضروری بات نہیں۔ جب تم سے سرکاری افسر سند یا سرٹیفکیٹ دریافت کریں تو ان کو نعت سنا دینا۔ حافظ صاحب قلبی طور پریشان تھے۔ آپ نے فرمایا: تم گھنگ شریف میں حضرت میاں رحمت علی رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس جاؤ وہ کوئی راستہ بتائیں گے۔ حافظ صاحب اجازت لے کر گھنگ شریف کی طرف روانہ ہو گئے۔ جب گھنگ شریف میں پہنچے تو حضرت میاں رحمت علی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حافظ صاحب! آپ آ گئے ہیں بس آپ کا انتظار تھا۔ آپ حضرت ثانی صاحب والی نعت ''شہد سے میٹھا محمد کا نام'' سنائیں۔ حافظ صاحب نے دوزانو بیٹھ کر نعت سنائی۔ میاں صاحب نے دوبارہ سنانے کی سفارش کی تو حافظ صاحب نے دوبارہ نعت

24- محمد انور قمر شرقپوری، ادیب: ضیاء الفقراء ص148

Marfat.com

سنائی۔ حضرت میاں رحمت علی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم حضرت کرمانوالہ شریف میں پہنچ جاؤ۔ حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری نے تمہارے مسئلہ کا حل تلاش کر لیا ہے۔ حافظ صاحب اجازت لے کر حضرت کرمانوالہ شریف کی طرف روانہ ہو گئے۔ جب حضرت کرمانوالہ شریف میں پہنچے تو حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری نماز مغرب کے لیے وضو کر رہے تھے۔ شاہ صاحب نے حافظ صاحب کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔ نماز کے بعد فرمایا: حافظ صاحب! گھنگ شریف والی نعت ہمیں بھی سنائیں۔ تعمیل ارشاد کرتے ہوئے انہوں نے نعت سنائی۔ پھر شاہ صاحب نے حافظ صاحب کو اپنے سینے سے لگا لیا۔ فرمایا: حافظ صاحب! ملازمت والی کیا بات ہے؟ حافظ صاحب نے حیرانگی اور تعجب کے عالم میں تمام صورتحال عرض کر دی۔ شاہ صاحب نے فرمایا: حافظ صاحب! گھبرائیے نہیں، آپ کو کوئی ملازمت سے نہیں نکالے گا البتہ جب آپ چاہیں گے خود چھوڑیں گے اور آپ کی تنخواہ -/80 روپے کی بجائے -/380 روپے ہو گی۔ شاہ صاحب کی یہ گفتگو سن کر حافظ صاحب بہت خوش ہوئے۔ آخر وہ دن آ گیا جس میں اساتذہ کی اسناد چیک ہونی تھیں۔ دوسرے اساتذہ کے بعد جب حافظ صاحب کے کوائف چیک کروانے کی باری آئی تو آپ دفتر میں داخل ہوئے۔ سکول کے انچارج نے کمیٹی کے سامنے حافظ صاحب کا تعارف کرایا کہ یہ ملک کے بہت بڑے نعت خوان، قاری اور ہمارے شعبہ اسلامیات کے انچارج ہیں۔ کمیٹی نے حافظ صاحب سے نعت سنانے کی سفارش کی۔ آپ نے حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ والی نعت سنائی۔ ارکان کمیٹی بہت متاثر ہوئے اور متفقہ طور پر انہوں نے کہا: حافظ صاحب کو ہم چھوڑ دیتے ہیں، ان کے کاغذات ہم چیک نہیں کریں گے۔ اس طرح حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی توجہ سے جیسے ملازمت ملی تھی وہ آپ کی نظر کرم سے بحال بھی رہی۔ بعد میں حافظ صاحب خود ملازمت ترک کر کے بطور خطیب کراچی تشریف لے گئے اور -/380 روپے تنخواہ مقرر ہوئی۔25

نام لیکر جنتی قرار دینا:

جناب مولانا محمد زبیر صاحب کا بیان ہے کہ ایک بار حضرت ثانی صاحب شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزار پرانوار پر حاضری کی غرض سے حاضر ہوئے۔ وہاں پاس والی عمارت کے بالائی حصہ میں آپ کو قیام کرنے کے لیے عرض کیا گیا۔ لیکن آپ نے نیچے والے

25- محمد انور قمر شرقپوری، ادیب: ضیاء الفقراء ص150

Marfat.com

حصہ میں قیام کرنا پسند فرمایا۔ عرض کیا گیا: حضور! نیچے والے حصہ کی چابی دستیاب نہیں ہو رہی لہذا آپ بالائی منزل پر قیام فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: انشاء اللہ العزیز چابی مل جائے گی اور ہم نیچے والے حصے میں قیام کریں گے۔ چابی دستیاب ہوگئی تو آپ نے نیچے والے حصہ میں قیام فرمایا۔ اس قیام کے دوران آپ نے فرمایا: نور محمد جنتی ہیں، عبدالحق جنتی ہیں اور شیخوپورہ کے ایک اور آدمی کا نام لے کر فرمایا خواہ وہ یہاں موجود نہیں، وہ بھی جنتی ہیں۔ آپ نے مزید فرمایا: اس وقت میرے اور حضرت مجدد پاک رحمہ اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب (پردہ) نہیں ہے"۔ 26

دل کا راز بتانا:

جناب صوفی محمد ابرہیم صاحب چک نمبر 6R/86 نزد ساہیوال کا بیان ہے کہ 1955ء کا واقع ہے کہ وہ سائیکلوں کا کام کرتے تھے۔ ایک دفعہ وہ اور ماسٹر محمد رمضان دونوں نیلا گنبد لاہور سے سائیکلوں کا سامان لینے کے لیے آئے۔ سامان خریدنے کے دوران خیال آیا کہ حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں شرقپور شریف میں بھی حاضری دینی چاہیے۔ اپنے ساتھی ماسٹر محمد رمضان صاحب (جو دیوبندی مکتبہ فکر سے تعلق رکھتے تھے) سے بھی اس بارے میں کہہ دیا تو وہ بھی شرقپور شریف جانے کے لیے تیار ہوگئے۔ دونوں نے ٹرک پر سامان بک کروادیا اور خود شرقپور شریف کی طرف چل پڑے۔ راستے میں صوفی صاحب کو بار بار یہ خیال آتا رہا کہ ہم اپنے علاقہ کے لوگوں میں اپنے پیرومرشد کی تعریف کرتے رہتے ہیں۔ اگر آج آپ نے محمد رمضان صاحب سے اچھا سلوک نہ کیا تو ہماری بدنامی کا سبب بنے گا۔ دونوں شرقپور شریف میں حاضر خدمت ہوئے۔ آپ نے فرمایا: صوفی صاحب! یہ ساتھ والا شخص کون ہے؟ عرض کیا: حضور! یہ میرا ساتھی ہے اور ہمارے علاقہ میں رہتا ہے۔ آپ نے دونوں کے لیے سپیشل کھانے اور بستر کا انتظام فرمایا۔ صبح دونوں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا: تم کھانا کھاؤ اور ساہیوال کی طرف روانہ ہو جاؤ کیونکہ تم نے جا کر اپنے سامان کی نگرانی کرنی ہے۔ حالانکہ سامان کی خرید و ترسیل کے بارے میں آپ کی خدمت میں بالکل عرض نہیں کیا تھا۔ ماسٹر محمد رمضان صاحب، اس واقعہ سے ایسے متاثر ہوئے کہ ہمارے مرشد کامل کی بے حد تعریف کرتے رہتے ہیں۔ 27

26- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: چشمہ فیض شیر ربانی ص303۔ 27- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: چشمہ فیض شیر ربانی ص307

Marfat.com

مرض ووصال مبارک

بڑھاپے کا آغاز ہوتے ہی حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ پر شوگر، کھانسی اور بخار نے حملہ کر دیا جس کے باعث آپ بہت نحیف وکمزور ہو گئے۔ایک دفعہ حضرت صاحبزادہ محمد عمر رحمہ اللہ تعالیٰ، ثانی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا۔آپ نے اتنی پست آواز میں جواب دیا کہ صاحبزادہ صاحب سن نہ سکے۔صاحبزادہ صاحب ہاتھ باندھ کر کھڑے رہے اور آپ نے ہاتھ کے اشارے سے بیٹھنے کا حکم دیا۔ تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد حضرت صاحبزادہ محمد عمر بیربلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حاجی شاہ محمد صاحب اور حاجی فضل احمد صاحب (ایڈیٹر ماہنامہ سلسبیل لاہور) دونوں کو حاجی فضل الٰہی صاحب مونگا کے پاس آپ کی صورتحال سے آگاہ کرنے کے لیے بھیجا۔حاجی فضل الٰہی صاحب نے اپنے صاحبزدہ حاجی فضل احمد مونگا کو بھی دونوں کے ساتھ لاہور بھیجا تا کہ بذریعہ گاڑی حکیم آغا دوست محمد صاحب تکمیلی پرنسپل طبیہ کالج، لاہور کو لائیں۔اور تاکیداً مزید کہا حکیم صاحب دوائی تجویز کرنے کی بجائے خود شرقپور شریف میں تشریف لائیں۔تین رکنی وفد نے حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی صورتحال کے بارے میں حکیم آغا دوست محمد صاحب تکمیلی کو آگاہ کیا اور فوراً شرقپور شریف جانے کے لیے کہا۔حکیم صاحب نے سید ڈاکٹر دلاور علی شاہ صاحب کو بھی ساتھ لینے کے بارے میں سوچا۔ان سے رابطہ قائم کیا گیا تو وہ بھی تیار ہو گئے اور حکیم نیرّ واسطی صاحب سے رابطہ کیا گیا تو وہ بھی راولپنڈی سے آئے ہوئے اپنے دوست حکیم صاحب کو ساتھ لے کر تیار ہو گئے۔یہ سب احباب شرقپور شریف میں پہنچ گئے۔حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے تجربات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے علاج کرنے لگے لیکن مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی، والا معاملہ بن گیا۔

قانونِ خداوندی: "كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ" (یعنی ہر جان نے موت کا ذائقہ کو چھکنا ہے) کے تحت انبیاء، اولیاء اور صالحین پر چند لمحوں تک موت طاری ہوتی ہے کیونکہ ان کو اس زندگی کے بعد افضل اور اکمل زندگی مل جاتی ہے۔اور وہ دنیوی زندگی سے زیادہ مضبوط زندگی حاصل کر لیتے ہیں۔آپ نے ۷ ربیع الاوّل ۱۳۷۷ھ مطابق 13 اکتوبر 1957ء میں شرقپور شریف میں وصال فرمایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ o

Marfat.com

حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے وصال کی خبر تیز رفتاری سے ملک بھر میں پھیل گئی۔ متوسلین، مریدین اور عقیدتمندوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ حضرت صاحبزادہ میاں غلام احمد شرقپوری اور حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نے خدام کی معاونت سے غسل دیا اور مکہ مکرمہ سے لائے ہوئے کپڑے کا کفن پہنایا۔

آپ کے وصال کی خبر سنتے ہی علماء، مشائخ اور عوام کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر شرقپور شریف کی طرف امڈ آیا۔ جسد اطہر کو شرقپور شریف کے مشہور قبرستان ڈوھرانوالہ میں لایا گیا۔ جہاں دیگر مشائخ کی موجودگی میں مرتبہ کے پیشِ نظر حضرت سید محفوظ حسین شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ سجادہ نشین آستانہ عالیہ مکان شریف نے نماز جنازہ پڑھائی۔

حضرت میاں غلام اللہ المعروف ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو اپنے برادر اکبر شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے پہلو میں لٹایا گیا۔ جیسے آپ ثانی اثنین فی الدنیا تھے ایسے ہی ثانی اثنین فی المزار بھی قرار پائے۔

آپ کی لوح مزار پر مندرجہ ذیل رباعی تحریر ہے:

اے شہید الفت محبوب رب العالمین — اے طریقت را امام، اے شریعت را امین
زین و زیب مسند شیر محمد مصطفیٰ — چشم الطاف و کرم بر ناقصاں، بہر خدا

ارشادات و تعلیمات

متوسلین کے استفادے کے لیے حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے چند ملفوظات سطور ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں:

☆ مسلمانوں کا دین اور دنیا ایک ہے۔
☆ اسلام ایک ایسی طاقت ہے جس کے سامنے باقی سب طاقتیں نابود ہیں۔
☆ تبلیغ اسلام میں کوشش کرنی چاہیے۔
☆ ہمہ افعال اور اقوال شرع محمدی کے مطابق ہونے چاہیے۔
☆ ظاہر کا وضو تو کرلیا، باطن کا وضو بھی کسی اللہ کے بندے سے کرنا سیکھ لو۔

Marfat.com

☆ مسلمانوں کو تجارت کی طرف توجہ دینی چاہیے، انگریز تجارت کرتے ہوئے ہندوستان کے مالک بن بیٹھے۔

☆ دنیوی معاملات میں سادگی اور دیانتداری ہونی چاہیے۔

☆ جب مسلمانوں میں اخوت اور محبت کا جذبہ تھا تو اس وقت انہوں نے روم، سپین، ترکی اور دیگر بڑی بڑی سلطنتیں فتح کر لی تھیں۔ تاریخ اس بات کی گواہ ہے۔

☆ دوران سفر، سوتے وقت اور جھاڑو دیتے وقت وضو ہو یا نہ ہو "یَا کَرِیْمُ" کا وظیفہ کرتے رہنا چاہیے۔

اولاد و امجاد

اولاد اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو چار صاحبزادیوں اور تین صاحبزادوں سے نوازا۔ صاحبزادگان کے اسماء گرامی بالترتیب یہ ہیں: (۱) حضرت صاحبزادہ میاں سعید احمد مرحوم و مغفور (۲) حضرت صاحبزادہ میاں غلام احمد نقشبندی مجددی رحمہ اللہ تعالیٰ اور (۳) حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری دامت برکاتہم۔ آخر الذکر دونوں صاحبزادگان کے مختصر حالات زندگی اور خدمات سطور درج ذیل میں پیش کی جاتی ہیں:

حضرت صاحبزادہ میاں غلام احمد شرقپوری نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ

(سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی و ثانی صاحب رحمہما اللہ تعالیٰ، شرقپور شریف)

حضرت صاحبزادہ میاں غلام احمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ 1924ء کو شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ میں حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں پیدا ہوئے۔28

ولی کامل حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام "غلام احمد" تجویز فرمایا۔ حضرت صاحبزادہ میاں غلام احمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد اسلامیہ پرائمری سکول شرقپور شریف میں داخلہ لیا۔ پرائمری تعلیم مکمل کرنے کے بعد گورنمنٹ ہائی سکول، شرقپور شریف میں داخلہ لیا اور امتیازی پوزیشن میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ گھریلو ماحول خالصتاً مذہبی تھا اس لیے آپ کو حضرت شیر ربانی

28- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: چشمہ فیض شیر ربانی ص312

Marfat.com

شرقپوری، حضرت ثانی صاحب رحمہما اللہ تعالیٰ اور والدہ محترمہ کے زیر سایہ تربیت حاصل کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

حضرت صاحبزادہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے میٹرک پاس کرنے کے بعد فن طب کے حصول کے لیے طبیہ کالج لاہور میں داخلہ لیا اور طب کا امتحان پاس کیا۔ آپ نے قرآن، تفسیر، حدیث، فقہ اور تاریخ وغیرہ علوم وفنون کا بھی گہری نظر سے مطالعہ کیا۔

آپ کی ولادت باسعادت 1924ء میں ہوئی۔ آپ کے تایا جان حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا وصال 1928ء میں ہوا۔ اس طرح آپ کو چار سال کا عرصہ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی ولایت کے زیر سایہ تربیت حاصل کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ شفقت ومحبت سے انہیں اپنے سینے پہ لٹا لیتے اور آپ کی نظر کرم سے علم لدنی حاصل تھا۔

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے برادر اصغر اور اپنے والد گرامی حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست اقدس پر شرف بیعت حاصل کیا۔

آپ عاشق رسول ﷺ تھے، اس لیے بارگاہ رسالت مآب ﷺ کی حاضری سے کیسے محروم رہ سکتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تیس بار حرمین شریفین کی حاضری کا شرف بخشا۔ حج بیت اللہ کے موقع پر زیادہ وقت مدینہ طیبہ میں گنبد خضریٰ کے سائے میں گزارنے کی ہر ممکن کوشش فرماتے۔

حضرت صاحبزادمیاں غلام احمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے باطل قوتوں کو ہمیشہ للکارا اور انہیں صاف الفاظ میں جھوٹا اور باطل قرار دیا۔ حضرت صاحبزادہ میاں محمد ابوبکر صاحب دامت برکاتہم سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ ایک وقت تھا کہ باطل مذاہب میں سے دشمنانِ صحابہ (اہل تشیع) پیش پیش تھے۔ اپنے مذہب کے مطابق گھوڑا نکالنے کی پرزور کوشش کرتے رہے لیکن حضرت صاحبزادہ میاں غلام احمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی پرخلوص کوششوں کا نتیجہ ہے کہ وہ سرزمین شرقپور شریف میں اپنے مذموم عزائم میں کامیاب نہ ہو سکے۔29

حضرت صاحبزادہ میاں غلام احمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی مذہبی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے۔

29- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: چشمہ فیض شیر ربانی ص319

Marfat.com

اس کا مختصر خاکہ یوں پیش کیا جا سکتا ہے:

آپ نے اشاعت دین کے حوالے سے شرقپور شریف میں ''مکتبہ حضرت میاں صاحب'' کے نام سے ایک اشاعتی ادارے کی بنیاد رکھی جس کے تحت عوام الناس کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کرانے کے لیے کثیر تعداد میں کتب شائع کیں۔ ان کتب میں سے چند کے نام یہ ہیں: (۱) خزینۂ معرفت' (۲) الدر المنظم فی حکم مولد النبی الاعظم، (۳) تحفۃ المؤمنین، (۴) حقائق، (۵) کرامات شیر ربانی اور (۶) حیات جاوید وغیرہ۔

1957ء میں حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے وصال کے بعد'' جامعہ حضرت میاں صاحب'' کا انتظام وانصرام حضرت صاحبزادہ صاحب نے سنبھالا۔ یہ ذمہ داری آپ بحُسنِ خوبی تادمِ آخریں سرانجام دیتے رہے۔ اس جامعہ سے کثیر علماء نے فراغت حاصل کی اور تبلیغ دین میں مصروف ہوئے۔

حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ'' جامعہ مسجد حضرت میاں صاحب'' شرقپور شریف میں جمعۃ المبارک کا خطبہ دیتے رہے۔ آپ کے وصال کے بعد یہ ذمہ داری حضرت صاحبزادہ میاں غلام احمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمے لی اور تا حیات اسے خوب نبھایا۔ آپ کا خطاب احکام قرآن، مسائل حدیث، مسائل فقہ، احوال بزرگان دین اور تعلیمات حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ پر مشتمل ہوتا تھا۔ خطاب میں متوسلین کی اصلاح نفس اور تربیت کے بارے میں ضرور بیان فرماتے۔ آپ آستانہ عالیہ شرقپور شریف سے متعلقین کو سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنانے کی ہدایات جاری فرماتے۔

حضرت صاحبزادہ میاں غلام احمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ دوسری تقاریب کے علاوہ سال میں عرس شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ اور عرس ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی تقریبات کا شرقپور شریف میں اہتمام فرماتے۔ ان تقریبات میں ملک بھر سے علماء، مشائخ اور متوسلین کثیر تعداد میں شرکت کرتے۔ زائرین کے لیے لنگر کا وسیع پیمانے پر انتظام فرماتے۔ آپ کے وصال کے بعد آپ کے صاحبزادگان اس خدمت کو سرانجام دے رہے ہیں۔

حضرت صاحبزادہ میاں غلام احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمہ اللہ تعالیٰ کی مذہبی خدمات کی طرح سیاسی خدمات کا دائرہ بھی وسیع تر ہے۔ لہذا اس بارے میں سطور ذیل میں اختصار سے تحریر کیا جاتا ہے۔

مسلمانوں نے برصغیر میں ہزار سال تک حکومت کی جس میں اقلیتوں کو بھی نمائندگی دی گئی۔ یہ

Marfat.com

اسلامی حکومت انگریز کو اچھی نہ لگی وہ تجارت کے بہانے برصغیر میں داخل ہوا اور 1857ء تک دھوکے سے اسلامی حکومت کو ختم کر کے اس پر مکمل طور پر قابض ہو گیا۔ مسلمانوں نے بروقت چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔ از 1940 تا 1947ء یعنی سات سال تک مسلسل علماء، مشائخ اور عوام اہل سنت نے ایک بار پھر آزادی حاصل کرنے کی جدوجہد کی تو اللہ تعالیٰ نے کامیابی سے ہمکنار فرمایا۔ 14 اگست 1947ء میں پاکستان کی شکل میں ایک اسلامی سلطنت وجود میں آ گئی۔ آپ نے حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی رفاقت میں تحریک پاکستان میں عملی حصہ لیا اور مسلم لیگ کو فعال بنانے کے لئے کوشش کی۔

1947ء میں علماء، مشائخ اور عوام اہل سنت کی قربانیوں سے پاکستان معرض وجود میں آیا۔ تو نظام مصطفیٰ ﷺ کا مخالف طبقہ اقتدار پر قابض ہو گیا۔ قیام پاکستان کے مقصد کے حصول کے لیے علماء و مشائخ اہل سنت کا مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں ایک تاریخی اجلاس منعقد ہوا جس میں نظام مصطفیٰ ﷺ کے عملی نفاذ کے لیے ''جمعیت علماء پاکستان'' کی بنیاد رکھی گئی۔ اس جماعت کے قیام کا مقصد اہل سنت کے سیاسی حقوق کا حصول ودفاع اور نفاذ نظام مصطفیٰ ﷺ کی منزل کو قریب لانا تھا۔ حضرت ثانی صاحب اور حضرت صاحبزادہ میاں غلام احمد شرقپوری رحمہما اللہ تعالیٰ اس جماعت کی سرپرستی فرماتے رہے۔

1974ء میں تحریک ختم نبوت کا آغاز ہوا تو حضرت صاحبزادہ صاحب نے اس میں عملی طور پر حصہ لیا۔ 1977ء میں تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ شروع ہوئی تو آپ نے اپنے متوسلین سمیت اس کی کامیابی کے لیے اہم کردار ادا کیا۔ 1977ء میں ''قومی اتحاد'' کی طرف سے حلقہ شرقپور شریف سے الیکشن میں حصہ لیا۔ اس الیکشن کے موقع پر دونوں صاحبزادگان (حضرت صاحبزادہ میاں غلام احمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف) نے متفقہ طور پر اعلان کر دیا تھا کہ: جس نے ''قومی اتحاد'' کو ووٹ نہ دیا وہ ہمارا مرید نہیں ہے''۔

حضرت صاحبزادہ میاں غلام احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمہ اللہ تعالیٰ صاحب کرامت بزرگ تھے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ''تحریک احیاء سنت نبوی ﷺ'' کے امین رہے ہیں۔ نہ صرف خود اسلامی اصولوں اور سنت نبوی ﷺ کو اپنایا بلکہ متوسلین کو سختی سے اپنانے کی ہدایات جاری فرمائیں۔ سنت نبوی ﷺ پر عامل ہونا آپ کی پہلی کرامت ہے۔

Marfat.com

جناب صوفی محمد ابراہیم چک نمبر 6R/86 ساہیوال کا بیان ہے کہ انہوں نے کاشتکاری کے لیے ٹھیکے پر زمین لے رکھی تھی۔ ان کا ٹیوب ویل خراب ہو گیا۔ اسے درست کروانے کے لیے مالکوں سے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے درست کرانے سے صاف انکار کر دیا جبکہ پانی نہ ہونے کے سبب فصل کا نقصان ہو رہا تھا۔ اچانک انہیں دنوں میں صاحبزادہ میاں غلام احمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ ہم نے آپ سے عرض کیا: حضور! دعا فرمائیں ہمارا ٹیوب ویل درست ہو جائے کیوں کہ پانی بند ہونے کے سبب ہماری فصل کا مسلسل نقصان ہو رہا ہے۔ آپ نے فرمایا: مالکوں سے درست کرانے کے لیے رابطہ کریں۔ ہم نے عرض کیا: حضور! انہوں نے درست کرانے سے انکار کر دیا ہے اسی لیے دعا کے لیے عرض کیا ہے۔ آپ ٹیوب ویل کے پاس تشریف لے گئے اور دعا فرمائی تو وہ بالکل درست ہو گیا۔ جب تک وہ اراضی ہمارے زیر کاشت رہی ٹیوب ویل درست رہا۔ جونہی ہم نے زمین چھوڑی تو وہ خراب ہو گیا اور مالکوں کو مجبوراً نیا ٹیوب ویل لگانا پڑا۔ 30

۵ ربیع الاوّل ۱۴۱۸ھ، مطابق 11 جولائی 1997ء بروز جمعۃ المبارک بحالت سجدہ حضرت میاں غلام احمد شرقپوری کا وصال ہوا۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحبزادہ میاں غلام احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمہ اللہ تعالیٰ کو چار صاحبزادیوں اور تین صاحبزادوں سے نوازا۔ حضرات صاحبزادگان کا مختصر تعارف سطور درج ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:

☆ حضرت صاحبزادہ ڈاکٹر میاں رؤف احمد صاحب مدظلہ العالی:

آپ 1949ء کو شرقپور شریف میں پیدا ہوئے۔ ''رؤف احمد'' نام رکھا گیا۔ 1954ء میں قرآن کی تعلیم مکمل کی۔ گورنمنٹ ہائی سکول، شرقپور شریف سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے ایف۔اے اور بی۔اے کے امتحانات پاس کیے۔ پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔اے اکنامکس اور پی۔ایچ۔ڈی (Ph.D) کی ڈگریاں حاصل کر کے اپنی تعلیم مکمل کی۔ والد گرامی حضرت صاحبزادہ میاں غلام احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست اقدس پر شرف بیعت اور اعزاز خلافت حاصل کیا۔ اس وقت آپ تعلیم کے شعبہ سے منسلک ہیں۔ اور ملک و ملت کی خدمت میں مصروف عمل ہیں۔

30- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: چشمہ فیض شیر ربانی، ص325۔۔

Marfat.com

☆ حضرت صاحبزادہ میاں مرغوب احمد صاحب مدظلہ:

آپ 1954ء میں پیدا ہوئے، والد گرامی نے ''مرغوب احمد'' نام رکھا۔ 1960ء میں قرآن پاک سے تعلیم کا آغاز کیا۔ 1969ء میں گورنمنٹ پائلٹ ہائی سکول شرقپور شریف سے امتیازی پوزیشن میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ اپنے والد گرامی کے دست اقدس پر شرف بیعت حاصل کیا۔ فی الحال کاشتکاری کے معاملات کی نگرانی فرماتے ہیں اور سیاست میں بھی سرگرم ہیں۔

☆ حضرت صاحبزادہ میاں محمد ابوبکر صاحب شرقپوری دامت برکاتہم العالیہ:

آپ 1969ء میں شرقپور شریف میں پیدا ہوئے۔ حضرت صاحبزادہ میاں غلام احمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نسبت سے ''محمد ابوبکر'' نام رکھا۔ آپ نے چند سالوں میں حفظ قرآن کے بعد جامعہ صدیقیہ مستی گیٹ، لاہور سے تجوید و قرأت پڑھی۔ گورنمنٹ ہائی سکول، شرقپور شریف سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ گورنمنٹ ایف۔سی کالج لاہور سے ایف۔اے اور بی۔اے کے امتحانات پاس کیے۔ پنجاب یونیورسٹی، لاہور سے ایم۔اے اسلامیات اور ایم۔اے لائبریری سائنس کی ڈگریاں حاصل کیں۔ 1992ء میں اپنی تعلیم مکمل کی۔

والد گرامی حضرت صاحبزادہ میاں غلام احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست اقدس پر شرف بیعت حاصل کیا اور خلیفہ مجاز ہوئے۔ رشد و ہدایت کا سلسلہ اپنے والد گرامی کی نگرانی میں شروع کر دیا تھا۔ والد بزرگوار کے صحیح جانشین ثابت ہوئے۔ آپ کی سرپرستی میں ملک بھر میں یوم صدیق اکبر، یوم شیر ربانی، عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم، محفل گیارہویں شریف، یوم مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ اور دیگر تقاریب و محافل کا انعقاد ہوتا ہے۔ ''جامع مسجد حضرت میاں صاحب'' شرقپور شریف میں خطبہ جمعۃ ارشاد فرماتے ہیں۔ ''جامعہ حضرت میاں صاحب'' شرقپور شریف کی نظامت کی خدمات بھی سرانجام دیتے ہیں۔ عرس شیر ربانی، عرس ثانی صاحب اور عرس میاں غلام احمد شرقپوری رحمہم اللہ تعالیٰ کا اہتمام کرتے ہیں اور زائرین کے لیے وسیع پیمانے پر لنگر کا انتظام بھی کرتے ہیں۔

★ ★ ★

Marfat.com

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی دامت برکاتہم

(سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی، شرقپور شریف)

آپ 23 فروری 1933ء مطابق ۲۷، شوال ۱۳۵۱ھ کو بروز جمعرات صبح صادق کے وقت حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں شرقپور شریف میں پیدا ہوئے۔ 31 ولادت کے وقت حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ جب آپ مسجد سے گھر تشریف لائے تو کان میں اذان پڑھی اور ''جمیل احمد'' نام تجویز کیا۔

حضرت صاحبزادہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے حضرت علامہ مولانا محمد علی رحمہ اللہ تعالیٰ سے ناظرہ قرآن کریم پڑھا۔

قرآن کی تعلیم کے دوران 1940ء کو سات سال کی عمر میں اسلامیہ پرائمری سکول، شرقپور شریف میں داخل ہوئے۔ اس دور میں تعلیمی اداروں میں مسلم اور غیر مسلم اساتذہ مشترکہ طور پر کام کرتے تھے۔ لیکن اسلامیہ پرائمری سکول شرقپور شریف کا یہ امتیاز ہے کہ اس میں صرف مسلمان اساتذہ تعینات ہوتے تھے۔ گویا آپ نے اسلامی ماحول میں تعلیم حاصل کی۔

آپ نے والد بزرگوار حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سے حضرت شیخ سعدی رحمہ اللہ تعالیٰ کی مشہور زمانہ کتب گلستان سعدی، بوستان سعدی اور دیگر کتب پڑھیں۔ بعد ازاں تفسیر، حدیث، فقہ، اسلامیات اور تاریخ کا مطالعہ جاری رکھا۔

آپ نہایت محنتی، زیرک اور مؤدب طالب علم واقع ہوئے تھے۔ 1944ء میں پرائمری کا امتحان پاس کیا۔ اور گورنمنٹ ہائی سکول، شرقپور شریف میں داخلہ لیا۔

- حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری دامت برکاتہم العالیہ کے اساتذہ میں سے چند مشہور ترین کے اسماء گرامی یہ ہیں: (۱) مولانا محمد علی، (۲) حضرت قبلہ ثانی صاحب، (۳) شیخ محمد عثمان قصوری (۴) مرزا محمد طاہر بیگ اور (۵) آغا دوست محمد تکمیلی رحمہم اللہ تعالیٰ۔ 32

31- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: چشمہ فیض شیر ربانی ص 334-32- حازم محمد احمد عبدالرحیم محفوظ: میاں جمیل احمد شرقپوری ص 22

Marfat.com

اپنے پدر ذی وقار حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست اقدس پر شرف بیعت حاصل کیا اور روحانی تربیت حاصل کی۔

فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب مدظلہ العالی قرطاس وقلم کی اہمیت سے بخوبی آگاہ ہیں۔ آپ صاحب تصانیف مشائخ میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ نے اسلامی تعلیمات اور اولیاء کرام کے احوال وآثار اور تعلیمات سے لوگوں کو روشناس کروانے کے لیے کتب تالیف فرمائیں جن میں سے چند مشہور کتب کے نام یہ ہیں: ☆ تذکرہ امام اعظم ابوحنیفہ ☆ ارشادات مجدد ☆ تذکرہ اولیاء نقشبند ۲ جلد ☆ تذکرہ شیر ربانی شرقپوری ☆ تذکرہ مجدد الف ثانی (تین جلد) ☆ مسائل نماز ☆ عربی گرائمر اور ☆ مسلک مجدد۔

آپ نے اسلاف کی تقلید میں طبیہ کالج، لاہور سے فن طب کا حصول فرمایا۔ طب میں آپ کے اساتذہ میں سے ایک حکیم آغا دوست محمد صاحب تکمیلی ہیں۔

حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی نظر عاطفت سے آپ کو علم لدنی حاصل ہے۔ اہل علم سے خصوصی شفقت ومحبت فرماتے ہیں۔ ملک کے جید علماء سے آپ کے دوستانہ تعلقات ہیں مثلاً قائد اہل سنت امام شاہ احمد نورانی صدیقی، حضرت علامہ محمد بخش مسلم، حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری، علامہ غلام محمد ترنم، حضرت علامہ مولانا محمد عمر اچھروی، شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی اور حضرت علامہ مفتی محمد عبدالغفور صاحب نقشبندی شرقپوری وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ کا شمار آپ کے احباب میں ہوتا ہے۔

فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری دامت برکاتہم کی دینی خدمات کا دائرہ وسیع ہے، چند ایک خدمات کا ذکر سطور ذیل میں کیا جاتا ہے۔

آپ نے والد گرامی حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی تحریک احیاء العلوم والفنون کو مؤثر اور کامیاب بنانے کے لیے 1960ء میں ''دار المبلغین حضرت میاں صاحب'' کی بنیاد رکھی۔ اس ادارہ میں قرآن، تفسیر، حدیث، اصول حدیث، صرف، نحو، منطق، فلسفہ، فارسی اور دیگر علوم وفنون کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کے لیے تجربہ کار اور وسیع علم وفضل کے حامل اساتذہ کی خدمات حاصل کی گئیں۔

آپ نے طالبات کی ضرورت کو بھی محسوس کیا تو اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے 1993ء میں ''جامعہ شیر ربانی للبنات'' کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا۔ اس ادارہ میں بکثرت طالبات قرآن، قرأت،

Marfat.com

تجوید اور عالمہ فاضلہ کی تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔

اولیاء کرام کی تعلیمات اور ان کے احوال و آثار سے عوام کو روشناس کروانے کے لیے بزرگان دین کے اعراس منعقد کیے جاتے ہیں۔ فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی بھی ہر سال عرس شیر ربانی شرقپوری اور عرس حضرت ثانی صاحب رحمہما اللہ تعالیٰ شرقپور شریف میں منعقد کرتے ہیں۔ ان اعراس میں عوام کے علاوہ کثیر تعداد میں علماء، مشائخ، قرأ، نعت خوان حضرات اور متوسلین شامل ہوتے ہیں۔

آپ نے ''مکتبہ نور اسلام'' کے نام سے شرقپور شریف میں ایک اشاعتی ادارہ قائم کیا جس کے تحت کثیر تعداد میں کتب شائع کیں اور متوسلین میں تقسیم فرمائیں۔ آپ کی شائع کردہ کتب میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں:

☆ خزینہ معرفت ☆ تذکرہ حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ ☆ ارشادات مجدد ☆ مسلک مجدد ☆ تذکرہ شیر ربانی ☆ منبعِ انوار ☆ تائید اہل سنت وغیرہ۔ علاوہ ازیں لاکھوں کی تعداد میں کیلنڈر، نقشہ جات اور تعلیمات مجدد کے اقتباسات پر مشتمل پوسٹرز شائع کر کے وطن عزیز کے کونے کونے میں پہنچائے۔

فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری دامت برکاتہم العالیہ نے اشاعت دین کی غرض سے حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی سرپرستی میں ماہنامہ ''نور اسلام'' شرقپور شریف کا اجراء فرمایا۔ یہ رسالہ ظاہری و معنوی خوبیوں کے لحاظ سے وطن عزیز کے صف اول کے رسائل میں شمار ہوتا ہے۔ یہ رسالہ درس قرآن، درس حدیث، مسائل فقہ، احوال و آثار اولیاء کرام اور افکار شیر ربانی وغیرہ مضامین پر مشتمل ہوتا ہے۔ آپ کی کوششوں سے چند یادگار نمبر بھی شائع ہوئے۔ مثلاً شیر ربانی نمبر، امام اعظم نمبر، اولیاء نقشبند نمبر (دو جلد)، مجدد الف ثانی نمبر (تین جلد) صدیق اکبر نمبر اور ثانی صاحب نمبر۔

سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے سالار اعظم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت و فضیلت اور قدر و منزلت سے عوام کو روشناس کرنے کے لیے آپ ملک بھر میں یوم صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ منعقد کرتے ہیں۔ ''یوم صدیق اکبر'' کو وسیع پیمانے پر منانے کی غرض سے متوسلین، مریدین اور عقیدتمندوں کو ہدایات جاری فرماتے رہتے ہیں۔ آپ کا فرمان ہے کہ ایام بزرگان دین منانا گھاٹے کا کام نہیں ہے بلکہ ان کے فیوض و برکات سمیٹنے کا بہترین طریقہ اور ذریعہ ہے۔

Marfat.com

حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے عقائد و نظریات اور تعلیمات سے عوام کو آگاہ کرنے کے لیے ملک بھر میں ''یوم مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ'' منعقد کرتے ہیں آستانہ عالیہ شرقپور شریف سے تعلق رکھنے والوں کو یہ یوم منانے کی ہدایات جاری فرماتے ہیں۔ یوم مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ'' ایک تحریک کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ اب تو قریہ قریہ اور شہر شہر میں یوم مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ منایا جاتا ہے۔

فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری دامت برکاتہم العالیہ دور اندیش، زیرک اور حالات حاضرہ پر گہری نظر رکھتے ہیں۔ آپ نے وطن عزیز میں مقام مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ اور نظام مصطفیٰ ﷺ کے عملی نفاذ کے لیے جمعیت علماء پاکستان کے پلیٹ فارم سے سیاست میں حصہ لیا اور سرپرستی فرمائی۔

حضرت صاحبزادہ صاحب دامت برکاتہم شروع ہی سے جمعیت کی حمایت اور سرپرستی فرماتے آ رہے ہیں۔ 1978ء میں دستور کے مطابق جمعیت علماء پاکستان کے انتخابات ہوئے تو قائد اہل سنت امام شاہ احمد نورانی رحمہ اللہ تعالیٰ کو صدر، مجاہد ملت حضرت مولانا عبدالستار خاں نیازی رحمہ اللہ تعالیٰ کو سیکرٹری اور فخر المشائخ صاحبزادہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی مدظلہ کو مرکزی نائب صدر منتخب کیا گیا۔ آپ ایک عرصہ تک جمعیت علماء پاکستان کے مرکزی نائب صدر کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔

فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری دامت برکاتہم العالیہ نے 1971ء میں حلقہ قصور سے جمعیت علماء پاکستان کے پلیٹ فارم (ٹکٹ) سے قومی اسمبلی کا الیکشن لڑا۔ آپ کے مقابل دو امیدوار تھے۔ ایک عارف افتخار اور دوسرے احمد رضا قصوری۔ آپ کے جلسوں میں لوگ کثیر تعداد میں شریک ہوتے اور کامیاب بناتے۔ اس الیکشن میں آپ نے 50,000 ووٹ حاصل کیے جبکہ 500 ووٹ مشکوک قرار دے دیے گئے۔ احمد رضا قصوری کو 500 ووٹوں کی زیادتی سے کامیاب قرار دیا گیا۔

1977ء میں بھی آپ نے حلقہ قصور سے پاکستان قومی اتحاد کے ٹکٹ پر انتخابات میں حصہ لیا۔ اس الیکشن میں ملکی سطح پر مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے دھاندلی کروائی تھی اس لیے آپ کامیاب نہ ہو سکے۔ سیاسی انتقام کی پاداش میں آپ کو کئی بار جیل کی صعوبتیں بھی برداشت کرنا پڑیں۔

قیام پاکستان کے بعد فتنہ مرزائیت کو کچلنے کے لیے دو تحریکیں چلیں۔ پہلی 1953ء میں اور دوسری

Marfat.com

1974ء میں۔آپ نے تحفظ مقام مصطفیٰ ﷺ اور دفاع ختم نبوت کے لیے ان دونوں تحریکوں میں عملی طور پر حصہ لیا۔دوران تحریک جلوسوں کی قیادت کی اور جلسے منعقد کیے۔علماء اور مشائخ اہل سنت کی کوششوں سے اور قائد اہل سنت امام شاہ احمد نورانی صدیقی رحمہ اللہ تعالیٰ سربراہ جمعیت علماء پاکستان کی پر وقار قیادت نے 1974ء میں قومی اسمبلی کے فلور میں مرزا طاہر سے کئی گھنٹے مناظرہ کر کے تاریخی شکست دی اور مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوایا۔قائد اہل سنت امام شاہ احمد نورانی صدیقیر حمہ اللہ تعالیٰ چیئرمین ورلڈ اسلامک مشن کا یہ عظیم اور تاریخی کارنامہ سنہری حروف میں لکھا جائے گا۔33

1977ء میں حکمران جماعت کی طرف سے پاکستان میں عام انتخابات کا اعلان کیا گیا تو ملک کی سیاسی پارٹیاں حکمرانوں کی غیر قانونی کاروائیوں کا مقابلہ کرنے کے لیے ''پاکستان قومی اتحاد'' کے نام سے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوگئیں۔طے شدہ پروگرام کے مطابق الیکشن میں دھاندلی کروائی گئی۔قومی اتحاد نے الیکشن کے جعلی نتائج تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔منصفانہ اور غیر جانبدارانہ دوبارہ الیکشن کروانے کا مطالبہ کر دیا جبکہ حکمران طبقے نے الیکشن کروانے سے انکار کر دیا۔اس صورتحال میں پاکستان قومی اتحاد نے ''تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم'' چلانے کا اعلان کر دیا۔یہ تحریک اتنی تیز تھی کہ تحریک پاکستان سے بھی زیادہ لوگوں میں ولولہ اور جوش تھا۔تحریک کے سامنے حکمرانوں کو گھٹنے ٹیکنے پڑے۔دوسرے مشائخ کے ساتھ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ نے بھی اس تحریک میں عملی طور پر حصہ لیا اور مریدین کو حصہ لینے کی تاکید فرمائی۔

اللہ تعالیٰ نے فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ کو ایک صاحبزادی اور چار صاحبزادوں سے نوازا۔صاحبزادگان کا مختصر تعارف سطور ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:

☆ حضرت صاحبزادہ میاں خلیل احمد صاحب شرقپوری مدظلہ العالی:

آپ حضرت فخر المشائخ دامت برکاتہم کے سب سے بڑے صاحبزادے ہیں۔5 مئی 1956ء

33-حازم محمد احمد عبدالرحیم محفوظ، علامہ: میاں جمیل احمد شرقپوری ص46

Marfat.com

میں شرقپور شریف میں پیدا ہوئے۔ ''خلیل احمد'' نام تجویز کیا گیا۔ گورنمنٹ پائلٹ ہائی سکول شرقپور شریف سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ اپنے والد گرامی کے دست اقدس پر شرف بیعت حاصل کیا اور خلیفہ مجاز ہوئے۔ اسلامی علوم حاصل کرنے کے بعد دینی کتب کا مطالعہ از خود جاری رکھا۔ والد گرامی کی نگرانی میں سلسلہ رشد و ہدایت شروع کیا۔ اس وقت مریدین اور عقیدت مندوں کی تعداد ہزاروں تک پہنچتی ہے۔

☆ حضرت صاحبزادہ میاں سعید احمد صاحب شرقپوری مدظلہ:

آپ 1960ء میں پیدا ہوئے۔ ''سعید احمد'' نام رکھا گیا۔ گورنمنٹ پائلٹ ہائی سکول، شرقپور شریف سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ بعد ازاں ایف۔اے کا امتحان بھی پاس کیا۔ حضرت فخر المشائخ کے دست اقدس پر شرف بیعت حاصل کیا۔ سیاست میں اپنے والد گرامی کے جانشین بنے۔ آپ نے جمعیت علماء پاکستان کے پلیٹ فارم سے سیاست میں حصہ لینا شروع کیا۔ 1993ء اور 1997ء میں حلقہ شرقپور شریف سے صوبائی اسمبلی کا الیکشن لڑا اور کامیاب ہوئے۔

☆ حضرت صاحبزادہ میاں جلیل احمد صاحب شرقپوری مدظلہ:

آپ 7 مارچ 1970ء میں پیدا ہوئے۔ والد گرامی نے ''جلیل احمد'' نام رکھا۔ والد گرامی کے دست اقدس پر شرف بیعت حاصل کیا۔ گورنمنٹ پائلٹ ہائی سکول، شرقپور شریف سے میٹرک کا امتحان پاس کیا ایف۔اے پاس کرنے کے بعد بی۔اے اور ایم۔اے اکنامکس کی ڈگریاں پنجاب یونیورسٹی سے حاصل کیں۔ 2002ء کے عام انتخابات میں مسلم لیگ (ن) کی طرف سے حصہ لیا اور قومی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔ اس وقت فیصل آباد میں پرائیویٹ کاروبار میں مصروف ہیں۔ یاد رہے چوتھے صاحبزادہ کا اسم گرامی ''حضرت میاں غلام نقشبند'' تھا جن کا بچپن میں وصال ہوا۔

Marfat.com

تیسرا باب

حضرت صاحبزادہ سید محمد مظہر قیوم رحمہ اللہ تعالیٰ

سجادہ نشین سوم حضرت امام علی شاہ قدس سرہ العزیز

مکان شریف (بھارت)

1942ء.....1818ء

Marfat.com

مرکز فیوض و برکات ''ارضِ مکان شریف''

قصبہ ''رتڑ چھتر'' کی ابتدائی آبادکاری:

ہندوستان کے مشہور شہر امرتسر سے بیس میل کے فاصلہ پر ضلع گرداسپور میں دریائے راوی کے کنارے پر واقع ایک قصبہ کو ''رتڑ چھتر'' کہا جاتا تھا۔ تاریخی حقائق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قصبہ آٹھویں صدی ہجری کے آخری سالوں میں آباد ہوا تھا۔

''رتڑ چھتر'' کی وجہ تسمیہ:

قصبہ ''رتڑ چھتر'' کیرواں نسل سے تعلق رکھنے والا نہایت ظالم ''راجہ چتر دہاری'' کے زیر حکومت تھا۔ راجہ موصوف کا دارالحکومت یہی قصبہ تھا۔ اس قصبہ کی وجہ تسمیہ اور راجہ کے مظالم کے بارے میں قاضی قائم الدین رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

> ''یہ جگہ دریائے راوی کے کنارے پر تھی اور یہاں ایک شہر آباد تھا۔ نسل کیرواں سے یہاں ایک راجہ چتر دہاری حاکم تھا۔ اور یہ شہر اس کی ریاست کا پایۂ تخت تھا۔ یہ راجہ نہایت ظالم، سنگدل اور متعصب تھا، مسلمانوں کا سخت دشمن تھا۔ اس کی نسبت مشہور ہے کہ وہ مسلمانوں کو جہاں پاتا قتل کرتا اور ان کا خون اپنے چتر پر لگا کر تخت پر بیٹھا کرتا تھا۔ اسی وجہ سے اس شہر کا نام ''رت چتر'' یا ''رتر چتر'' مشہور ہو گیا تھا اور بگڑ کر ''رتڑ چھتر'' کے نام سے اب تک مشہور ہے۔ وہاں کسی مسلمان کا گزر نہ ہو سکتا تھا''۔1

1- قائم الدین، قاضی پنشنر: ذکر مبارک ص 46

Marfat.com

قصبہ ''رتڑ چھتر'' کی تباہی:

فخر السادات حضرت بدیع الدین شاہ مدار رحمہ اللہ تعالیٰ ہندوستان میں پہنچنے کے بعد مختلف اولیاء کرام کے مزارات پر حاضری دیتے ہوئے بحکم شیخ قصبہ ''رتڑ چھتر'' پہنچا اور اس کیفیت میں یہاں قیام فرمایا کہ یہاں کے باشندوں نے مسلمان تصور کیا اور نہ وہ معترض ہوئے۔ اس قیام کے دوران جب راجہ کے مظالم مسلمانوں کے قتل سے تجاوز کر کے غیر مسلموں تک پہنچے تو ایک درویش صفت بزرگ سے آپ کی ملاقات ہوئی۔ درویش نے دوران گفتگو کہا: راجہ کے مظالم کے باعث یہ قصبہ بہت جلد تباہ ہونے والا ہے۔ لہٰذا آپ یہاں سے کسی دوسرے مقام پر تشریف لے جائیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ قصبہ ''رتڑ چھتر'' غرق ہو گیا یا دریا برد ہوا۔[2]

''رتڑ چھتر'' کی آبادکاری:

قصبہ ''رتڑ چھتر'' کی تباہی کے بعد آہستہ آہستہ جوگیوں نے آ کر یہاں اقامت اختیار کر لی. حضرت سید دانیال رحمہ اللہ تعالیٰ کی یہاں تشریف آوری پر جوگیوں کو اٹھا دیا گیا۔ آپ کی کوششوں سے قصبہ کی دوبارہ آبادکاری ہوئی۔ لیکن نام پھر بھی ''رتڑ چھتر'' رہا۔ بعد ازاں وقت کے ساتھ ساتھ شہر سے متصل ایک قلعہ تعمیر کیا گیا جس میں رہائش اختیار کی۔ ایک کنواں اور مسجد کی تعمیر بھی عمل میں لائی گئی۔ علاوہ ازیں خوبصورتی میں اضافہ کے لیے باغ لگایا گیا جس میں جامن، بیری اور آم کے درخت شامل تھے۔ علاوہ ازیں بڑ کے درخت بھی لگائے گئے جو چار صدی بعد تک (یعنی حضرت سید امام علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے زمانہ تک) قائم رہے بلکہ اب تک قائم ہیں۔

''رتڑ چھتر'' سے ''مکان شریف'' تک:

قصبہ مذکور کا تاریخی نام ''رتڑ چھتر'' ہے لیکن مشائخ سادات کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے قدوم میمنت سے اور ان کے فیوض و برکات کے باعث ''مکان شریف'' بن گیا۔ محکمہ مال میں اب بھی ''رتڑ چھتر'' نام چلتا ہے۔ حضرت سید حاجی شاہ حسین شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ مجاز، قطب الاقطاب، ابوالبرکات، حضرت سید امام علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے پیر بھائی حضرت سید بڈھن شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۱۲۷۰ھ میں قصبہ کا نام ''رتڑ چھتر'' سے تبدیل کر کے ''مکان شریف'' رکھا[3]۔ کچھ عرصہ بعد ''مکان شریف'' کے اطراف میں بارہ دیہات آباد

2- قائم الدین، قاضی پنشنر: ذکر مبارک ص 46۔ 3- قائم الدین، قاضی پنشنر: ذکر مبارک ص 150

Marfat.com

ہوئے جن میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں: (۱) شہزادہ (۲) منصور (۳) ڈالہ (۴) موھلووالی (۵) دھرم کوٹ رندھاوا وغیرہ۔

مکان شریف کے مورث اعلیٰ کی سرزمین عرب سے ہندوستان میں آمد:

سادات مکان شریف کے مورث اعلیٰ حضرت سید دانیال رحمہ اللہ تعالیٰ حرمین شریفین سے اشارہ پا کر مکان شریف کو آباد کرنے، کفر و گمراہی کی تاریکی کو ختم کرنے اور اسلام کے پرچم کو بلند کرنے کی غرض سے نویں صدی ہجری کی ابتداء میں ہندوستان میں تشریف لائے۔ اس سلسلے میں جناب قاضی قائم الدین رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

> ''نویں صدی ہجری کے آغاز میں سادات مکان شریف کا مورث اعلیٰ عرب کی مقدس سر زمین سے مشعل ہدایت ہاتھ میں لیے ہند کی تاریکی کو دور کرنے کے لیے دیگر اولیاء کی طرح ایسے مبارک وقت میں وارد پنجاب ہوا کہ جس کی برکت سے نویں صدی سے لیکر چودھویں صدی کی ابتداء تک نسلاً بعد نسلاً ایسے ایسے باکمال افراد ہوئے جن کے تقدس کی شہرت کا سکہ ہر خاص و عام کے دل پر بیٹھ گیا۔ اور جن کے روحانی تصرفات اور کشف و کرامات کے چرچے گھر گھر ہونے لگے''۔4

''سادات مکان شریف'' کا رتڑ چھتر کو امن کا گہوارہ بنانا اور امن و امان کی روشنی پوری دنیا میں پھیلانا:

یہ حقیقت شک و شبہ سے بلند و بالا ہے کہ سادات مکان شریف سرزمین حرمین شریفین سے ہندوستان میں جلوہ افروز ہوئے، ''رتڑ چھتر'' کے ظلم و ستم، قتل و غارت اور کفر و ضلالت کو حرف غلط کی طرح ختم کر کے امن و امان کا گہوارہ بنا دیا۔ امن و امان کی ایسی فضا قائم کی جس کی خوشبو پوری دنیا میں پھیل گئیں۔ قاضی قائم الدین رحمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں:

> ''کفرستان ہند کے اس حصہ میں جہاں شرک و الحاد، کفر و بت پرستی کا گھٹا ٹوپ اندھیرا چھایا ہوا تھا اور ظلم و ستم، قتل و غارت جو کہ نام ''رتڑ چھتر'' سے اب تک مترشح ہے۔ وہاں آل اطہر کے ایک صحیح النسب خاندان کے چند افراد نے وہ نور ہدایت پھیلایا جس پر اطراف و

4- قائم الدین، قاضی پنشنر: ذکر مبارک ص 13

Marfat.com

اکناف کے لوگ بلکہ پنجاب و ہندوستان سے گزر کر کابل، بدخشان، عرب و عجم کے طالبان حق پروانہ وار جانیں قربان کرنے لگے۔ اور جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد اس آخری زمانہ میں تازہ کردی"۔

سادات مکان شریف کے مورث اعلیٰ پر انعام اور سرزمین ہندوستان میں آمد کا اشارہ:

سادات مکان شریف کے مورث اعلیٰ حضرت سید دانیال رحمہ اللہ تعالیٰ بغداد شریف (عراق) کے مضافات میں ایک بستی "سامرہ" کے باشندے تھے۔ ایک دفعہ آپ حصول تعلیم کی غرض سے بغداد شریف تشریف لیجا رہے تھے کہ راستہ میں درویشوں کی ایک ایسی جماعت ملی جو حج بیت اللہ کی سعادت کے لیے جا رہی تھی۔ وہ (حضرت دانیال رحمہ اللہ تعالیٰ) بھی ان کے ساتھ عازم سفر ہو گئے۔ کچھ عرصہ حرمین شریفین میں قیام کیا اور حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی۔ جب واپس وطن آنے کا پروگرام بنایا تو روضہء رسول ﷺ پر حاضری اور سلام کے لیے حاضر ہوئے۔ تو حالت غنودگی میں رسول معظم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنا منہ کھولو! چنانچہ ان کے منہ کھولنے پر حضور ﷺ نے انگور کے دو دانے منہ میں ڈالتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"یہ خزینہ علم و عرفان ہے جو تمہارے سینے میں بطور ودیعت رکھا گیا ہے، کچھ عرصہ گزرنے پر یہ پھولے گا اور پھلے گا"۔

پھر خواب میں ایک بزرگ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ انہوں نے مکان شریف کے مورث اعلیٰ حضرت دانیال رحمہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہندوستان کا سفر تجویز فرماتے ہوئے فرمایا:

"دانیال! تم اپنے وطن جانے کا ارادہ کر رہے ہو۔ حالانکہ قسام مطلق نے تمہارا آب و خور وطن ہندوستان مقرر کیا ہوا ہے"۔

پھر اس بزرگ نے مختلف بزرگان دین کے مزارات پر حاضری دینے اور مقامات کا تعین کرتے ہوئے بطور ہدایات یوں فرمایا:

"جو خدا تعالیٰ کو کرنا منظور ہوتا ہے، اس کے اسباب خود بخود مہیا ہو جاتے ہیں۔ گھبراؤ نہیں، تمہارے سب مرحلے طے ہو جائیں گے۔ میں تم کو سمجھا دیتا ہوں، جب تم بندرگاہ سُورت پر

Marfat.com

جہاز سے اترو تو پہلے اجمیر شریف جانا، اور کچھ عرصہ والی الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمہ اللہ تعالیٰ کے روضہ پر قیام کرنا۔ کیونکہ آپ سلطان الہند ہیں۔ اور ہندوستان کی تمام برکات آپ کے قبضہ میں ہیں۔ پھر وہاں سے، جب ارشاد ہو اور اجازت ملے، تو اپنے خاندان کے بزرگ سید بدیع الزمان شاہ مدار رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس جانا اور ان کی خدمت میں اپنا حال عرض کرنا۔ جو کچھ وہ فرمائیں گے، اس پر عمل کرنا''۔5

حضرت سید بدیع الزمان شاہ مدار رحمہ اللہ تعالیٰ کو اپنے شیخ کی طرف سے ''رتڑ چھتر'' جانے کا اشارہ:

سادات مکان شریف میں سے ایک بزرگ سید بدیع الدین شاہ مدار رحمہ اللہ تعالیٰ تھے۔ جو اپنے شیخ کے حکم سے ہندوستان میں بغرض تبلیغ تشریف لائے بالخصوص رتڑ چھتر میں۔ انہوں نے اس بستی کی حالت زار اور مظالم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''میں حلب میں تھا جب مجھے مخدوم اعلیٰ سے خرقہ خلافت عطا ہوا اور حکم ہوا کہ ہندوستان میں ایسی جگہ جا کر اشاعت اسلام کروں جہاں اسلام کا نام ونشان نہ ہو۔ اور جو جگہ ظلم وستم سے معمور اور اسلام کی ہر قسم کی خوبیوں سے بے بہرہ ہو''۔6

''مکان شریف'' اولیاء اللہ کی نظر میں:

بلا شبہ قبور اولیاء اللہ اور ان کے مزارات رحمت باری تعالیٰ کے مراکز اور جنت کے ٹکڑے ہوتے ہیں۔ ''مکان شریف'' کو بھی یہ شرف حاصل ہے کہ مقتدر مشائخ سادات اور اولیاء کبار کا مولد، مسکن اور مدفن ہے۔ اہل دل کی اس نورانی بستی کی عظمت وفضیلت کے بارے میں اکابر کے کثیر اقوال ملتے ہیں۔ ان میں سے چند ایک سطور ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں:

1 ''مکان شریف'' کے نام سے وجد:

''مکان شریف'' کے نام کی عظمت ہے کہ اس کا نام سنتے ہی اہل دل وجد میں آ جاتے ہیں۔ ابوالعرب، ولی کامل، سلطان الاولیاء حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''مکان شریف وہ مبارک جگہ ہے جس کے نام پر لوگ وجد میں آ جاتے ہیں'' مزید

5- قائم الدین، قاضی پنشنر: ذکر مبارک ص 44۔ 6- قائم الدین، قاضی پنشنر: ذکر مبارک ص 45

Marfat.com

فرمایا: ابتداءً میں چورہ شریف میں پیدل جایا کرتا تھا۔ ہم دو آدمی (دوسرے شخص کا آپ نے ذکر نہ فرمایا وہ غالباً حضرت غلام نبی مرحوم ساکن چک قریشیاں ہوں گے) چورہ شریف سے واپس آ رہے تھے کہ ''دھنی'' کے علاقے میں جہاں کنویں نہیں، وہاں ایک جوہڑ پر ہم نے نماز پڑھی۔ ایک شخص سفید ریش سفید لباس میں آئے اور دریافت کیا کہ کہاں کے رہنے والے ہو؟ ہم نے کہا: دریائے راوی کے کنارے۔ دریائے راوی کا نام سن کر کہا: جہاں ''مکان شریف'' ہے؟ ابھی جواب کی نوبت نہ آئی تھی کہ ''مکان شریف'' کے نام پر ان کو وجد آ گیا اور زمین پر لوٹنے لگے، ان کے کپڑے مٹی میں لت پت ہو گئے۔''7

2 ''مکان شریف'' حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں:

قطب وقت، شیر یزدانی حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے ''مکان شریف'' کو نزولِ برکات الٰہی کا سبب اور اہل دل کا ''مدینہ شریف'' قرار دیا۔ آپ نے مکان شریف میں ایک بیٹھک تیار کرانے کے لیے معمار بھیجے، انہوں نے بیٹھک کا کچھ کام کرایا پھر رکاوٹ محسوس کی تو شرقپور شریف میں اس بارے میں مطلع کیا۔ آپ نے مکان شریف میں معماروں کے لیے جو پیغام بھیجا وہ سجادہ نشین مکان شریف نے یوں بیان کیا:

''میاں صاحب مرحوم نے ''مکان شریف'' میں ایک بیٹھک تیار کرانے کے لیے معمار روانہ فرمائے۔ اتفاقاً تعمیر میں کچھ رکاوٹ پیش آ گئی۔ جس کے لیے معماروں نے حضرت کو لکھا۔ آپ نے تحریر فرمایا: وہیں منتظر رہو اور یہ سمجھو کہ تم ''مدینہ شریف'' میں بیٹھے ہو''۔8

''مکان شریف'' مورد رحمت باری تعالیٰ اور نزول ملائکہ کی جگہ ہے:

حضرت سید بڈھن شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ سادات مکان میں سے ایک ہیں، آپ ''مکان شریف'' کا ذکر نہایت ادب و احترام سے کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ قصبہ مورد رحمت باری تعالیٰ اور فرشتوں کے نزول کا مقام ہے۔ چنانچہ قاضی قائم الدین رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں کہ:

7- قائم الدین، قاضی پنشنر: ذکر مبارک ص 7۔ 8- قائم الدین، قاضی پنشنر: ذکر مبارک ص 8

Marfat.com

''آپ کے خادم غلام محمد نے عرض کیا کہ فلاں شخص ''رتڑ چھتڑ'' سے آیا ہے۔ آپ نے ناراض ہوکر فرمایا: میرے سامنے پھر ''رتڑ چھتڑ'' نام نہ لینا، خبردار! ''مکان شریف'' کہنا ہوگا۔ یہاں خدا کی رحمت کا مورد ہے اور ملائکہ کے اترنے کا مقام ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلَائِکَۃُ (حٰم السجدہ:۳۰) ترجمہ: بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ اس پر ثابت قدم رہے، تو ان پر فرشتے نزول کرتے ہیں۔'' وہاں (مکان شریف میں) ہر وقت رحمت الٰہی کا نزول ہوتا ہے، چنانچہ اس دن سے ''مکان شریف'' مشہور ہے ''رتڑ چھتڑ'' کا نام کوئی نہیں لیتا۔ ''رتڑ چھتڑ'' صرف کاغذاتِ مال میں مرقوم ہے''۔

''مکان شریف'' میں بطور احترام بیعت نہ کرنا:

حضرت سید بڈھن شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے پیر خانہ یعنی ''مکان شریف'' میں بطور احترام کسی کو بیعت نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ قاضی قائم الدین رحمہ اللہ تعالیٰ رقم طراز ہیں:

''بوجہ کسر نفسی آپ کسی کو بیعت نہ کرتے۔ جو شخص بیعت ہونے کے لیے عرض کرتا، فرماتے: میاں پلاؤ زردہ کھانا ہو تو یہاں رہو، خدا کا نام سیکھنا ہو تو ''مکان شریف'' چلے جاؤ۔ فرماتے: یہ بے ادبی ہے کہ حضرت قیوم العالم کے ہوتے ہوئے میں اپنی دکان علیحدہ چلاؤں۔ علاقہ شکر گڑھ سے مسمیٰ الفا گوجر نے اصرار کیا کہ میں نے آپ سے بیعت ہونا ہے۔ آپ نے بہت سمجھایا مگر الفا اپنی بات پر مُصر رہا۔ فرمایا: تمہارا ککھ نہ رہے گا'' اس نے عرض کیا: خواہ کچھ بھی نہ رہے بیعت آپ سے ہوں گا۔ بالآخر آپ نے بیعت کیا، وہ مغلوب الحال ہوگیا۔ اس کے بیوی بچے بھی فوت ہوگئے اور خود اسی حالت دیوانگی میں اس کا وصال ہوا''۔

حدود ''مکان شریف'' میں بے وضو داخل نہ ہونا اور اس کی طرف پشت نہ کرنا:

حضرت سید بڈھن شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا طریق کار تھا کہ حدود مکان شریف میں بول و براز کرتے نہ تھوکتے، بے وضو داخل ہوتے نہ اس کی طرف پشت کرتے۔ چنانچہ اس سلسلے میں قاضی قائم الدین رحمہ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ لکھتے ہیں:

''بول و براز تو کجا تمام عمر آپ نے مکان شریف کی حدود میں نہ تھوکا، نہ ناک صاف کی، نہ کبھی بے وضو وہاں ٹھہرے۔ کلانور (نام گاؤں) جاتے وقت آپ مکان شریف کی طرف منہ کر کے پالکی میں بیٹھتے، وضو تازہ کرنے کی ضرورت ہوتی تو مکان شریف کی حدود سے فوراً باہر جاتے اور وضو تازہ فرما کر مکان شریف کی سرزمین میں قدم رکھتے۔ فرمایا کرتے: مکان شریف کا راستہ پاؤں سے طے نہیں کرنا چاہیے بلکہ سر سے طے کرنا چاہیے''۔

عاشقے کو ز سر قدم نکند　　راہ معشوق را قدم نہ زند

''مکان شریف'' کا کتا قابل احترام:

حضرت سید امام علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے پیر بھائی حضرت سید بڈھن شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ مکان شریف کے کتا کا احترام بھی ضروری قرار دیتے تھے۔ چنانچہ قاضی قائم الدین رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

''ایک دفعہ قیوم عالم کو ضیافت کے لیے ''کلانور'' بلوایا۔ اتفاقاً ان کے ہمراہ ایک کتا بھی چلا گیا۔ جب کھانا کھانے لگے تو کتا بھی اس مجلس میں پھرتا تھا۔ ایک درویش نے اس کو دھتکارہ، جب کتے کی آواز آپ نے سنی تو آپ خود وہاں فوراً پہنچے اور ناراض ہو کر درویش سے کہا: تمہارا ایمان سلب ہو گیا، توبہ کرو۔ تمہیں خبر نہیں کہ یہ کتا ''مکان شریف'' کا ہے۔ اسی وقت کتے کے آگے پلاؤ کی رکابی منگا کر رکھی۔ اور فرماتے کہ یہ کتا مجھ سے اچھا ہے جو ہر روز میرے پیر کی زیارت کرتا ہے''۔[9]

''مکان شریف'' کے درختوں کو دیکھنے کا وظیفہ:

حضرت سید بڈھن شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ مکان شریف کے لیے سراپا ادب دکھائی دیتے اور روزانہ وہاں کے درختوں کو دیکھنا وظیفہ تصور کرتے تھے۔ چنانچہ قاضی صاحب لکھتے ہیں:

''آپ ہر روز صبح بعد نماز فجر پنروالے پر چڑھ کر ''مکان شریف'' کی طرف منہ کر لیتے اور

9- قائم الدین، قاضی پنشنر: ذکر مبارک ص123

Marfat.com

وہاں سے چونکہ مکان شریف کے درخت پیپل کے نظر آتے تھے۔آپ پہلے ان درختوں کی زیارت کرتے پھر اور کام کرتے''۔10

مراقبہ تصور ''مکان شریف'' کے سبب حوالات سے رہائی:

اویس ثانی، دائم الحضوری حضرت سید بڈھن شاہ کلانوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات وآثار کے ضمن میں چند درویشوں کو مراقبہ تصور ''مکان شریف'' کے سبب حوالات سے رہائی حاصل ہوگئی۔قاضی قائم الدین رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

''بابا بسّو وغیرہ باقی درویش حوالات میں مکان شریف کی طرف منہ کر کے مراقب ہو گئے تھوڑی دیر گزری کہ قلعدار کو خبر پہنچی کہ تمہاری بیوی سخت بیمار ہے۔گھبراہٹ میں قلعدار جلدی سے اٹھا، ننگے سر تھا اور کھونٹی سے ہتھیار لٹک رہے تھے، وہ اس کے سر پر گرے سر میں زخم آیا خون جاری ہو گیا۔قلعدار کے ملازم (دیارام) نے عرض کیا کہ حضور! جب سے یہ کالے کرموں والے درویش قید کیے ہیں، انہوں نے مرغوں کی طرح آنکھیں بند کی ہوئی ہیں، ان کو چھوڑ دیں ورنہ قلعہ غرق ہو جائے گا آپ نے اجازت دے دی۔قلعدار نے ہاتھ جوڑ کر درویشوں کو حوالات سے نکالا اور رخصت کیا''۔11

سادات ''مکان شریف'' کے احترام میں ناراضگی دور کرنا:

حضرت سید بڈھن شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ مکان شریف کے سادات کرام کا دلی طور پر نہایت احترام فرمایا کرتے تھے۔اگر آپ کسی سے ناراض ہوتے تو ان (سادات مکان شریف) کی طرف سے سفارش ہوتی تو ناراضگی ختم کر دیتے۔قاضی قائم الدین رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

''دستور تھا جب آپ کسی پر ناراض ہوئے، تو وہ مکان شریف میں حاضر ہو کر عرض کرتا۔ حضرات مکان شریف کی طرف سے سفارش ہوتی، تو جواب میں آپ فرماتے: ''غلام دا کیہہ حق اے جو سرکار فرمادے منظور اے''۔12

10- قائم الدین، قاضی پنشنر: ذکر مبارک ص123۔ 11- قائم الدین، قاضی پنشنر: ذکر مبارک ص134

12- قائم الدین، قاضی پنشنر: ذکر مبارک ص135

Marfat.com

کتے کا ''مکان شریف'' کو امن گاہ تصور کرنا:

حضرت سید بڈھن شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ جب کسی کتے پر ناراض ہوتے، تو انسانوں کی طرح وہ (کتا) مکان شریف میں حاضر ہو جاتا۔ تو آپ ناراضگی معاف فرما دیتے کیونکہ یہ قصبہ ان کے لیے امن گاہ تھا۔ اس سلسلہ میں قاضی صاحب کا بیان ملاحظہ فرمائیں:

''ایک دفعہ آپ اپنے کتے پر ناراض ہوئے، وہ مکان شریف آ گیا۔ جب آپ مکان شریف تشریف لائے تو کتا بھی سامنے آ گیا۔ کتے پر نظر پڑی تو فرمایا: تو یہاں پناہ لینے کے لیے آ گیا ہے۔ ادھر کتا تڑپ رہا تھا اُدھر آپ وجد میں تھے''۔13

مختصر حالات مشائخ سادات مکان شریف

مشائخ ساداتِ مکان شریف میں سے چند ایک کے مختصر احوال و آثار بطور تبرک سطور ذیل میں تحریر کیے جاتے ہیں۔ تا کہ قصبہ مکان شریف کی عظمت و فضیلت مزید واضح اور شفاف ہو جائے۔ (قصوری)

☆ حضرت سید دانیال رحمہ اللہ تعالیٰ مورث اعلیٰ سادات مکان شریف

سادات مکان شریف کے مورث اعلیٰ (اوّل) حضرت سید دانیال رحمہ اللہ تعالیٰ ۸۲۵ھ مطابق 1422ء کو قصبہ ''سامرہ'' مضافات بغداد شریف (عراق) میں سادات گھرانے میں پیدا ہوئے۔

آپ نے ابتدائی عمر میں اپنے گھر سے تعلیم کا آغاز کیا۔ آپ کے لیے تجربہ کار اور متبحر العلوم معلم کا انتظام کیا گیا۔ قرآن کے علاوہ دیگر علوم و فنون کی نہایت مختصر عرصہ میں تکمیل فرمائی۔

مروجہ تعلیم سے فارغ ہو کر اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے بغداد شریف تشریف لیجا رہے تھے کہ راستہ میں درویشوں کی ایک جماعت سے ملاقت ہو گئی۔ جو حج بیت اللہ کے لیے جا رہی تھی۔ آپ بھی اس جماعت میں شامل ہو گئے۔ اس جماعت نے حرمین شریفین میں کئی سال تک قیام کیا اور مسلسل چالیس حج ادا کیے۔ اس طرح آپ نے چالیس بار حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی۔

13- قائم الدین، قاضی پنشنر: ذکر مبارک ص135

Marfat.com

آپ نے کئی سال حجاز مقدس میں قیام کے بعد جب وطن واپس آنے کا قصد کیا تو بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں آخری سلام عرض کرنے کے لیے حاضر ہوئے۔ حالت غنودگی میں آپ ﷺ نے فرمایا: اے دانیال! اپنا منہ کھولو! انہوں نے منہ کھولا۔ آپ ﷺ نے منہ میں انگور کے دو دانے ڈال دیے۔ اور فرمایا: یہ علم و عرفان کی دولت ہے جو تم میں ودیعت رکھ دی گئی ہے۔ وقت آنے پر یہ پھولے اور پھلے گی"۔14

بارگاہ رسالت مآب ﷺ سے انعام مل جانے کے بعد خواب میں ایک بزرگ نے ہندوستان جا کر تبلیغ و اصلاح قوم کا پرچم بلند کرنے کا اشارہ دیا۔ آپ نے اسے مشیت ایزدی قرار دیا۔ حضرت سید دانیال رحمہ اللہ تعالیٰ وطن واپس جانے کی بجائے اشارہ پا کر ہندوستان تشریف لائے۔ مختلف اولیاء کرام کے مزارات پر حاضری دیتے ہوئے "رتڑ چھتڑ" پہنچے جو تباہ ہو چکا تھا۔ آپ نے از سر نو اس قصبہ کو آباد کیا۔

حضرت دانیال رحمہ اللہ تعالیٰ نے ستر سال کی عمر پا کر ۸۹۶ھ میں مکان شریف میں وصال فرمایا۔ اور اسی مقدس بستی میں تدفین عمل میں لائی گئی۔ آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

☆ حضرت سید بدیع الزمان شاہ مدار رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت سید بدیع الزمان شاہ مدار رحمہ اللہ تعالیٰ کا تعلق بھی حضرت سید دانیال رحمہ اللہ تعالیٰ کے خاندان سے تھا۔ آپ بھی عرب سے ہجرت فرما کر بغرض تبلیغ اسلام ہندوستان تشریف لائے۔

آپ بحری جہاز کے ذریعے ہندوستان پہنچے۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمہ اللہ تعالیٰ اور دیگر اولیاء کرام کے مزارات پر حاضری دیتے ہوئے اور چلہ کشی کرتے ہوئے کفرستان کے مرکز قصبہ "رتڑ چھتڑ" میں پہنچے۔ آپ کو وہاں سے چلے جانے کا اشارہ ملا تو آپ تشریف لے گئے۔ اور "رتڑ چھتڑ" قصبہ تباہ و برباد ہوا۔

حضرت سید بدیع الزمان شاہ مدار رحمہ اللہ تعالیٰ نے "رتڑ چھتڑ" سے جانے کے بعد مکن پور میں اقامت اختیار فرمائی۔ ۸۳۷ھ میں اسی شہر میں آپ کا وصال ہوا۔

☆ حضرت سید خواجہ رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت سید دانیال رحمہ اللہ تعالیٰ نے مکان شریف کی آبادکاری کے بعد شادی بھی کی۔ آپ کے ہاں تین صاحبزادگاں پیدا ہوئے۔ جن کے علی الترتیب نام یہ ہیں: (۱) سید غفور، (۲) سید طفور اور (۳) سید خواجہ

14- قائم الدین، قاضی پنشنر: ذکر مبارک ص 57

Marfat.com

والد محترم حضرت سید دانیال رحمہ اللہ تعالیٰ کے انتقال کے بعد آپ (سید خواجہ رحمہ اللہ تعالیٰ) جانشین مقرر ہوئے۔ اپنے والد محترم کی روایات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ان کی پیروی میں بے پناہ تبلیغی خدمات سرانجام دیں۔ اور سادات کے پیغام کو ملک کے کونے کونے میں پہنچایا۔

حضرت سید خواجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے مصروف ترین زندگی گزارتے ہوئے ۹۸۴ھ مطابق 1576ء میں وصال فرمایا۔ والد محترم کے پہلو میں مدفون ہوئے۔

☆ حضرت سید ابوالمعالی رحمہ اللہ تعالیٰ

مشائخ سادات میں سے ایک جلیل القدر شیخ حضرت سید ابوالمعالی رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں۔ آپ حضرت سید خواجہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے صاحبزادے تھے۔ والد گرامی کے جانشین مقرر ہوئے۔ ان کی تعلیمات و پیغامات کو آگے بڑھانے کی کامیاب کوشش کی۔

حضرت سید ابوالمعالی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سید پیر بوچہ کی اولاد کی معاونت و اشتراک سے مکان شریف (رتڑ چھتڑ) کے نزدیک ایک گاؤں آباد کیا۔ جس کا نام ''سلیم پورہ'' رکھا۔ کچھ عرصہ بعد لوٹ کھسوٹ کا دور دورہ شروع ہو گیا جس کے نتیجے میں ''سلیم پورہ'' گاؤں تباہ ہو گیا۔ اور کھنڈرات کے علاوہ اس کی کوئی چیز محفوظ نہ رہی۔

جب گاؤں ''سلیم پورہ'' کی تباہ کاری کے آثار نمایاں ہوئے تو پیر بوچہ کی اولاد نے اس گاؤں کو خیر باد کہہ دیا۔ اور دھرم کوٹ میں جا کر رہائش اختیار کر لی۔ حضرت سید ابوالمعالی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی دھرم کوٹ میں اقامت اختیار فرمالی۔

حضرت سید ابوالمعالی رحمہ اللہ تعالیٰ تاحیات تبلیغ اسلام، ترویج سلسلہ سادات اور اصلاح و تربیت خدام میں مصروف رہے۔ آپ نے ۱۰۵۱ھ مطابق 1641ء میں دھرم کوٹ میں وصال فرمایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ○

حضرت سید ابوالمعالی رحمہ اللہ تعالیٰ کے زمانہ وصال میں قصبہ دھرم کوٹ اور مکان شریف (رتڑ چھتڑ) کے درمیان ایک طغیانی نالا تھا۔ جس سے گزرنا دشوار تھا، تاہم آپ کا جنازہ بمشکل مکان شریف لایا گیا۔ والد گرامی کے پہلو میں تدفین عمل میں لائی گئی۔

Marfat.com

☆مورث اعلیٰ سید شاہ محمد رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت سید شاہ محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کو مورث اعلیٰ ثانی سادات مکان شریف ہونے کا شرف حاصل ہے۔ خاندانی خدمات کے حوالے سے آپ کسی طرح بھی دیگر اکابر سے پیچھے نہیں ہیں۔ حضرت سید دانیال رحمہ اللہ تعالیٰ کے وصال کے 190 برس بعد آپ ۱۰۸۶ھ مطابق 1675ء میں پیدا ہوئے۔

کہا جاتا ہے کہ ابتدائی زندگی میں آپ کی زبان میں لکنت تھی، جس کے باعث آپ صاف صاف گفتگو نہیں کر سکتے تھے۔ آپ کی صداقت مسلمہ تھی۔ ایک دفعہ ایک بزرگ کی آپ سے ملاقات ہوگئی۔ دوران گفتگو، بزرگ کو آپ کی صداقت گوئی پر رشک آ گیا۔ جس پر انہوں نے اپنا لعاب دھن منہ میں ڈال دیا تو لکنت بالکل جاتی رہی۔

حضرت سید شاہ محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے بلوغ کا ابتدائی زمانہ تھا کہ والد گرامی نے ۱۱۰۳ھ مطابق 1692ء میں وصال فرمایا۔ جس سے آپ کو دلی صدمہ ہوا۔

22 سال کی عمر میں تجارتی نقطہ نظر سے اراضی کی خریداری کا سلسلہ شروع کیا۔ آپ نے محمد پور ہنگل رائے چند، چندر سوجا، چندر منج، روپووالی اور گوبند رام گاؤں خریدے۔ دنیوی جاہ و دولت کے سبب آپ کی شہرت دور دور تک پھیلنے لگی۔

جس زمانہ میں آپ کئی دیہاتوں کے مالک بن گئے تو معروف جرنیل احمد شاہ ابدالی مختلف علاقہ جات پر قابض ہوتا ہوا آپ کے قریبی علاقہ میں آ کر قیام پذیر ہوا۔ محمد خاں نامی ایک شخص نے دونوں کے درمیان تعارفی کلمات کے ذریعے ملاقات کی سبیل نکالی۔ جب آپ نے احمد شاہ ابدالی سے ملاقات کی تو وہ آپ کے علمی مقام، انداز گفتگو اور طرز زندگی سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہا۔ اس نے آپ کو نہایت ادب و احترام سے روانہ کیا۔

حضرت سید شاہ محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے ''مکان شریف'' (رتڑ چھتڑ) میں ایک قلعہ بنوایا تا کہ سادات کا جانشین اس میں قیام پذیر ہو۔ اسی قصبہ میں ایک خوبصورت مسجد تعمیر کروائی تا کہ اسلام کی علامت و نشانی دیگر مذاہب کے لوگوں پر اثر انداز ہو۔ اور مسلمان اس میں نماز ادا کریں۔ ان دونوں چیزوں کے علاوہ ایک کنویں کی آبادکاری بھی کی۔15

15- قائم الدین، قاضی پنشنر: ذکر مبارک ص 61

Marfat.com

زندگی کے آخری ایام میں آپ بصارت سے محروم ہو گئے۔ ۱۱۸۰ھ مطابق 1767ء شاہ عالم ثانی کے زمانہ میں وصال فرمایا۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ ○

☆ حضرت سید حسین علی المعروف حضرت سید حاجی شاہ حسین رحمہ اللہ تعالیٰ (بھورے والے)

سادات مکان شریف کے مورث اعلیٰ حضرت سید دانیال رحمہ اللہ تعالیٰ کو سرور عالم ﷺ نے تین سو سال قبل انگور کے دو دانے کھلاتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ: علم و عرفان کی نورانی شمعیں روشن ہوں گی۔ آپ کے ارشاد کے مطابق ایک شمع سے مراد حضرت سید حسین علی شاہ المعروف حضرت سید حاجی شاہ حسین رحمہ اللہ تعالیٰ بھورے والی سرکار ہیں۔

حضرت سید شاہ محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا جس دن وصال ہوا حضرت بھورے والی سرکار کی اسی دن ولادت باسعادت ہوئی۔ آپ ۱۱۸۰ھ مطابق 1767ء میں پیدا ہوئے۔

آپ نے قصبہ دھرم کوٹ کے دینی ادارہ میں تعلیم کا آغاز کیا۔ حضرت مولانا عبدالغفور رحمہ اللہ تعالیٰ نے تسمیہ پڑھا کر تعلیم کی ابتداء کروائی۔ مختصر عرصہ میں ابتدائی دینی تعلیم کی تکمیل کر لی۔ بعد میں کسی مرکزی مدرسہ میں حصول تعلیم کا قصد کیا۔ آٹھ سال کی عمر میں والد گرامی کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ اب دو مسئلے درپیش تھے ایک طرف معاشی مسئلہ اور دوسری طرف تعلیم کی تکمیل۔ آپ نے حصول علوم اسلامیہ کے لیے توکل علی اللہ پشاور شہر کا سفر کیا کیونکہ اس دور میں یہ شہر علم و ادب اور فقہ اسلامی کا مرکز تھا۔ آپ نے ایک طرف ''اُطْلُبُوْا الْعِلْمَ وَلَوْ بِـالْـصَّیْنِ'' پر عملی کرتے ہوئے علم دین کی تکمیل کا سلسلہ جاری رکھا اور دوسری طرف سنت رسول ﷺ تصور کرتے ہوئے گھوڑوں کی تجارت کا سلسلہ جاری رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔ محنت شاقہ اور مسلسل جدوجہد کے بعد ۱۲۰۳ھ مطابق 1789ء میں اپنی تعلیم مکمل کی۔

تکمیل تعلیم کے بعد آپ چھ سال تک مرشد کامل کی تلاش میں سرگرداں رہے۔ اس سلسلے میں آپ نے کابل، غزنی اور قلات وغیرہ کا سفر کیا لیکن گوہر مقصود حاصل نہ ہو سکا۔ آخر کار اشارہ ملا تمہارے مرشد کامل کا نام حاجی احمد ہے۔ وہ موضع گوٹھ قاضی المعروف ڈم شریف میں جلوہ افروز ہیں۔ آپ نے کوشش جاری رکھی حتیٰ کہ مذکور بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور انہوں نے سلسلہ نقشبندیہ کے طریقہ کے مطابق بیعت کر لیا۔

حضرت سید حسین علی شاہ المعروف بھورے والی سرکار رحمہ اللہ تعالیٰ پر محبت رسول ﷺ کا غلبہ تھا۔

Marfat.com

آپ اکثر حضور پرنور ﷺ کی محبت میں وارفتہ ہو کر سمندر کے کنارے پہنچ جاتے۔ آپ ﷺ کی طرف توجہ کرتے تو حضور پرنور ﷺ کی زیارت سے مشرف ہو جاتے۔ جو چیز چاہتے آپ ﷺ سے دریافت کر لیتے۔

آپ حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ طواف کعبۃ اللہ میں مصروف تھے کہ آپ پر کیفیت طاری ہو گئی۔ اسی وقت رسول معظم ﷺ نے کندھے پر شفقت سے ہاتھ رکھ کر فرمایا: حسین علی گھبرائیے نہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں۔

بیت اللہ کی زیارت وطواف کے بعد آپ روضہ رسول ﷺ کی زیارت کے لیے مدینہ طیبہ میں حاضر ہوئے۔ اس وقت اپنی ہمت وطاقت سے باہر دکھائی دیتے تھے۔ محبت رسول ﷺ کا غلبہ موجزن تھا، کبھی غشی طاری ہوتی اور کبھی ہوش میں آتے۔ آخر حضور انور ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ جس سے طبیعت میں طمانیت آ گئی اور حاضری کا مقصد پورا ہو گیا۔16

آپ کو بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں مقام حضوری حاصل تھا۔ آپ نے محبت رسول ﷺ میں ڈوب کر ایک نعت لکھی جو فارسی زبان میں ہے۔ جس کے چند اشعار مع ترجمہ مندرجہ ذیل ہیں:

نعت شریف

ہستم سگِ جنابت یا سید المدینہ
جانم فدائے خاکت یا سید المدینہ
سگ ہوں میں تیرا دربان یا سید المدینہ
میری جاں ہو تجھ پر قرباں یا سید المدینہ
مسکیں ومستمند، محزون و درد مندم
سو زندہ چوں سپندم یا سید المدینہ
حاضر ہوں ، بے نواہوں، درد میں مبتلا ہوں
ہرمل مثل ہوں سوزاں یا سید المدینہ

16- قائم الدین، قاضی پنشنر: ذکر مبارک، ص 77۔۔

Marfat.com

غرقم بہ بحر غفلت در بند حرص و شہوت
دارم جرم کسوت یا سید المدینہ
ڈوبا ہوں بحر غفلت میں حرص وہوا کا قیدی
پر ہے جرم سے داماں یا سید المدینہ

آپ نے ۷ صفر ۱۲۴۴ھ مطابق 24 اگست 1828ء 63 سال کی عمر میں مکان شریف میں وصال فرمایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ o مکان شریف میں تدفین عمل لائی گئی۔ وصیت کے مطابق قبر مبارک کچی رکھی گئی۔

☆ حضرت سید بڈھن شاہ کلانوری رحمہ اللہ تعالیٰ

آپ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے دور حکومت میں پیدا ہوئے۔ مادر زاد ولی اللہ تھے۔ آپ نے فرمایا: ''میری پیدائش کے وقت دائی کسی اوزار کی تلاش میں تھی اور وہ چکی کے نیچے تھا۔ میں بتانا چاہتا تھا مگر عمداً خاموش رہا''۔ آپ مادر زاد ولی اللہ تھے اس لیے ظاہری علوم کے حصول کی ضرورت نہ ہوئی، بلکہ علم لدنی حاصل ہوگیا۔ آپ نہ صرف عالم تھے بلکہ عالم باعمل بھی تھے۔ حضرت سید بڈھن شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی والدہ ماجدہ کا بے حد احترام فرماتے۔ بطور احترام والدہ ماجدہ کے جوتے کو اپنی ریش سے صاف کر کے پیش کرتے۔ والدہ صاحبہ اپنے جوتے کو چھپا کر رکھتیں اور ایسا کرنے سے منع فرماتیں۔ لیکن آپ جوتے کو تلاش کر لیتے ریش مبارک سے صاف کرنے کے عمل کو دھراتے۔ 17

حضرت سید بڈھن شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ منازل سلوک طے کرنے کے لیے کسی مرشد کامل کی جستجو کرنے لگے۔ آخر غیبی اشارہ ملا کہ دریائے راوی کے کنارے پر ایک گاؤں ''رتڑ چھتڑ'' ہے۔ وہاں سلسلہ نقشبندیہ کے ایک عظیم بزرگ ہیں۔ جن کا نام شاہ حسین المعروف بھورے والا ہے۔ ان کی خدمت میں حاضر ہوکر شرف بیعت حاصل کریں۔ اشارہ پاتے ہی آپ وہاں پہنچ گئے اور حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست حق پرست پر شرف بیعت حاصل کیا۔ اس طرح مکان شریف سے ایک تعلق قائم ہوگیا۔

آپ حضرت بھورے والی سرکار کے مرید اور حضرت سید امام علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے پیر بھائی تھے۔ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں ایک خاص مقام حاصل تھا اور دائم الحضوری کے منصب و مرتبہ پر فائز

17- قائم الدین، قاضی پنشنر: ذکر مبارک ص 87

Marfat.com

تھے۔ جب چاہتے آپ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہو جاتے۔

آپ پیر خانہ کے لیے سراپا ادب دکھائی دیتے۔ تاحیات ''مکان شریف'' کو ''رتڑ چھتڑ'' کہہ کر نہیں پکارا، مکان شریف کی حدود میں بغیر وضو کے قدم نہیں رکھا، پیر و مرشد کی طرف پشت نہیں کی اور سرزمین مکان شریف میں پیشاب اور پاخانہ نہیں کیا حتی کہ تھوکا تک نہیں۔

پیر خانہ کے لیے سراپا ادب تھے اس لیے آپ نے مذکورہ قصبہ کا نام تبدیل کر کے مکان شریف رکھ دیا۔ آپ اپنے مریدین، متوسلین اور عقید تمندوں کو حکماً فرمایا کرتے تھے کہ خبردار! ''رتڑ چھتڑ'' کوئی نہ کہے بلکہ ''مکان شریف'' کہا کریں۔

آپ نے ۱۹، شوال ۱۲۷۲ھ مطابق 23 جون 1856ء میں موضع کلانور نزد مکان شریف میں وصال فرمایا: اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○ جونہی وصال کی خبر مکان شریف میں پہنچی تو سادات کرام کثیر تعداد میں نماز جنازہ میں شمولیت کے لیے تشریف لے آئے۔ کلانور میں آپ کی تدفین عمل میں لائی گئی۔

☆ قیوم عالم حضرت سید امام علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ

سید السادات، قطب الاقطاب، قیوم عالم حضرت سید امام علی شاہ رحمہ اللہ سادات مکان شریف میں ایک منفرد مقام کے حامل تھے۔ آپ کی ولادت با سعادت ۱۲۱۲ھ مطابق 1798ء کو ''مکان شریف'' میں ہوئی 18۔ آپ کا بچپن بے مثل تھا۔ عام بچوں کی طرح کبھی بھی کھیل کود میں حصہ نہیں لیا۔ مادرزاد ولی اللہ تھے۔ ہمیشہ صداقت و امانت کا لحاظ رکھتے اور بڑوں کا ادب و احترام بجالاتے۔

آپ کو علم لدنی حاصل تھا تاہم ظاہری علوم کا حصول بھی کیا۔ مختصر عرصہ میں علوم ظاہری و باطنی میں اس قدر مہارت حاصل کر لی تھی کہ ہندوستان کے طول و عرض سے لوگ مختلف مسائل دریافت کرنے کی غرض سے حاضر خدمت ہوا کرتے۔

آپ نے حضرت حاجی شاہ حسین رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست اقدس پر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت ہونے کا شرف حاصل کیا۔ مرشد کامل کی طرف سے اجازت و خلافت سے بھی سرفراز کر دیے گئے۔

مرشد کامل حضرت حاجی شاہ حسین بھورے والی سرکار رحمہ اللہ تعالیٰ نے جہاں آپ کو شرف بیعت

18- محمد امین شرقپوری، مولانا: تذکرہ اولیائے نقشبند ص 156

Marfat.com

سے مشرف فرمایا وہاں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کا پیغام دنیا بھر میں پھیلانے کے لیے خلافت سے بھی نواز دیا اور اجازت نامہ میں خصوصی ہدایات بھی جاری فرمائیں۔

آپ کی عادات و معمولات کا احاطہ کرنا مشکل ہے۔تاہم آپ کے چند معمولات پیش کیے جاتے ہیں۔آپ مہمان نواز تھے۔مہمان واقف ہوتا یا ناواقف سب کو یکساں کھانا پیش کیا جاتا۔کسی کا نام لے کر نہ پکارتے بلکہ ''سید صاحب''، ''خاں صاحب''، ''میاں صاحب''، ''شاہ صاحب''، ''شیخ صاحب''، ''مولوی صاحب'' وغیرہ کہہ کر مخاطب کرتے۔ایک ہی توجہ سے درجہ ولایت تک پہنچا دیا کرتے۔عموماً نظریں نیچی رکھا کرتے۔نماز پنجگانہ کے علاوہ نماز تہجد، چاشت، اوّابین اور دیگر نفلی نمازیں بھی اہتمام سے ادا فرماتے۔

آپ کی خانقاہ میں ہمہ وقت متوسلین کا ہجوم رہا کرتا تھا، جن میں دین و دنیا کی دولت تقسیم کی جاتی تھی۔لوگوں کی اصلاح عقائد و اصلاح اعمال ہوتی۔ایک دفعہ آپ نے خدام کی موجودگی میں ارشاد فرمایا: یہ فقیر جو کچھ دین و دنیا کی دولت تقسیم کر رہا ہے، جانتے ہو یہ کہاں سے آتی ہے؟ یہ مدینہ سے روضہ اقدس سے آتی ہے۔اور یہ دولت پھر سو برس کے بعد اسی طرح ظاہر و جاری اور تقسیم ہوگی''۔

قیوم عالم حضرت سید امام علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی کشف و کرامات اور تصرفات بے شمار ہیں۔تاہم بطور تبرک چند ایک کرامات سطور ذیل میں پیش کی جاتی ہیں:

حضرت سید صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت عالیہ میں جو شخص بھی عقیدت سے حاضر ہوتا، وہ فیض سے بہرہ ور ہوتا۔چنانچہ ''خلیلی خاں'' نامی ایک پٹھان کافی ایام سے آپ کی خانقاہ میں حاضر تھا۔ایک دن آپ نے جوش میں آ کر اس سے مخاطب ہو کر فرمایا: خلیلی خاں صاحب! تم کئی دنوں سے یہاں ٹھہرے ہوئے ہو، بتاؤ کیا چاہتے ہو؟ اس نے عرض کیا: حضور! دنیا چاہتا ہوں۔آپ نے فرمایا: اچھا میاں پھر تم اتنی بار الحمد شریف پڑھ لیا کرو۔وہ پٹھان جنگل میں جاتا اور مٹی کا ڈھیلا پکڑ کر اس پر الحمد شریف پڑھتا تو وہ ڈھیلا چاندی بن جاتا۔اسے بازار میں فروخت کر کے اپنی ضروریات پوری کر لیتا۔کچھ عرصہ بعد اس پر ذکر الٰہی کا غلبہ ہو گیا اور اس پر کیفیت طاری ہونے لگی۔ایسے ماحول میں چونکہ دنیا سے دل اچاٹ ہو چکا تھا، چاندی بنانا بالکل ترک کر دیا۔19

19- قائم الدین، قاضی پنشنر: ذکر مبارک ص146

Marfat.com

اولیاء کرام بیک وقت کئی مقامات پر جلوہ افروز ہو سکتے ہیں۔ایک دفعہ رمضان المبارک کا مہینہ تھا۔ افطاری سے پہلے یکے بعد دیگرے سات مریدین نے ایک ہی تاریخ کو گھر میں روزہ افطار کرنے کی دعوت دی۔آپ نے سب کی دعوت قبول فرمالی۔نماز مغرب کے بعد مریدین گھر میں تشریف آوری کے بارے میں آپ کا شکریہ ادا کر رہے تھے۔ساتوں کی آپس میں تکرار ہوگئی کہ حضور! تو ہمارے گھر میں آئے تھے۔گویا ساتوں کا دعویٰ ایک ہی تھا۔یہ تمام گفتگو اولیاء اللہ کی عظمت کے منکر ایک مولوی صاحب بھی سن رہے تھے۔ مولوی صاحب نے مزید اس مسئلہ کو طول دیتے ہوئے کہا: ایسا ناممکن ہے اور عقل و دانش سے بلند و بالا ہے۔

آپ مولوی صاحب کا ہاتھ پکڑ کر مسجد سے باہر لے گئے۔آپ نے مولوی صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا: مولوی صاحب! میری طرف دیکھو اور بیری کی طرف بھی دیکھو۔مسجد کے دروازے کے پاس بیری کا درخت تھا۔جب اس نے آپ کی طرف دیکھ کر بیری کی طرف دیکھا تو اس کے ہر پتے پر آپ کی تصویر دکھائی دے رہی تھی۔یہ منظر دیکھ کر مولوی صاحب نے اپنا سر جھکا دیا اور خاموشی سے کھڑا ہو گیا۔گویا اس نے حقیقت کو تسلیم کر لیا کہ اولیاء اللہ ایک وقت میں متعدد مقامات پر موجود ہو سکتے ہیں۔20

آپ کے خلفاء کی تعداد کے بارے میں مختلف اقوال ملتے ہیں۔حضرت خواجہ بابا امیر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ نے ''چشمہ فیض معرفت'' میں انچاس (49) خلفاء کے نام نظم کیے ہیں اور مولانا ہدایت علی رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ آپ کے سو خلفاء تھے۔

ایک قول کے مطابق آپ کے خلفاء باصفا کی تعداد ایک سو سے زائد ہے۔تاہم ان میں سے چند ایک کے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہیں:

☆ حضرت سید صادق علی شاہ (سجادہ نشین اول)

☆ حضرت صاحبزادہ فرید الدین

☆ حضرت مولانا محمد اعظم ٹونکی

☆ حضرت مولانا محمد مسعود دھلوی

☆ حضرت میاں مظہر جمال

20- قائم الدین، قاضی پنشنر: ذکر مبارک ص 154

Marfat.com

☆ حضرت میاں شیر محمد خاں کابلی ثم کالوی

☆ حضرت علامہ مولانا محمد شریف بدخشانی

☆ حضرت سید نظام شاہ کشمیری

☆ حضرت میاں عبداللہ مراڑوی

☆ امیر السالکین حضرت بابا امیر الدین (رحمہم اللہ تعالیٰ)

آپ 38 سال تک مسند رشد ہدایت کی زینت بنے رہے۔ مسلمانوں کی اصلاح عقائد، تربیت احوال اور تزکیہ قلوب ونفس فرماتے رہے۔ ۱۲۸۲ھ مطابق 1866ء کو مکان شریف میں آپ کا وصال ہوا۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○

آپ کے وصال کی خبر سنتے ہی ملک بھر سے مریدین اور متوسلین وغیرہ مکان شریف میں جمع ہو گئے۔ نماز جنازہ کے بعد اولیاء اللہ خیز زمین مکان شریف میں مدفون ہوئے۔ آپ کا دربار عالیہ فلک بوس عمارت ہے۔ ایک دفعہ شدید زلزلہ کے سبب دربار عالیہ کے کلس میں دراڑیں پڑ گئیں تو حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذاتی طور پر اس کی مرمت کروائی۔

حضرت سید امام علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ مجددیت کے منصب پر فائز تھے۔ آپ کے ملفوظات و ارشادات معمور عن الحکمت ہوتے جو اہل دل کے لیے خضر راہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے متوسلین کے استفادہ کے لیے آپ کے چند ایک ارشادات عالیہ سطور ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں:

☆ شیخ کا ادب اس درجہ تک چاہیے کہ پیر کی مجلس میں بغیر اجازت بات نہ کرے اور پیر کی طرف بے باکانہ نظر سے نہ دیکھے۔

☆ دنیا کی ہر چیز سے پیر کی محبت اس کے دل میں زیادہ ہو، کیونکہ جس شخص کی زبان یا کسی اعضاء سے پیر کے ادب کے خلاف کوئی فعل یا کلام سرزد ہو یا مرید کے دل میں پیر کے آداب کے خلاف خیال بھی پیدا ہو تو وہ مرید منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتا۔

☆ مرید کو چاہیے کہ کسی شخص کی مجلس میں اگر کوئی تذکرہ یا کلام شروع ہو، تو اسے چاہیے کہ شیخ کا کلام سننے کے لیے دل و جان سے کان لگا کر متوجہ اور حاضر رہے۔

Marfat.com

☆ " اَلشَّیْخُ فِیْ قَوْمِہٖ کَالنَّبِیِّ فِیْ اُمَّتِہٖ" ترجمہ: شیخ اپنی قوم (کی مجلس) میں ایسے ہوتا ہے جیسے نبی (ﷺ) اپنی امت میں ہوتا ہے۔

☆ پیر کی مجلس میں کلام کرنے کی ضرورت ہو تو نہایت نرم اور مؤدب لہجے میں کرے اور نہ ہی کبھی اپنے شیخ کا نام لے کر پکارے۔

☆ جب بھی کبھی پیر کی خدمت میں عرض کرنے یا کسی دینی و دنیوی حاجت کے بیان کرنے کی ضرورت ہو، تو وقت کا خیال رکھے۔ جس وقت شیخ کو فارغ معلوم کرے اور اپنی طرف متوجہ پاوے، عرض کرے۔

☆ اگر پیر سے کوئی بات یا کام (ظاہری طور پر) ایسا صادر ہو جاوے جو سمجھ نہ آئے، تو اعتراض نہ کرے کیونکہ شیخ کامل سے خدا اور رسول ﷺ کے حکم کے خلاف کوئی امر صادر ہونا ممکن نہیں ہے۔

☆ پیر کامل کی صحبت میں محبّ مرید پیر کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھتا ہے، تو جو فیوض و انوار خدا کی طرف سے پیر پر نازل ہوتے ہیں، مرید پر بھی وہی انوار چمکتے ہیں۔ 21

☆ حضرت سید صادق علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ "سجادہ نشین (اوّل) مکان شریف"

قطب الاقطاب حضرت سید امام علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے دو صاحبزادے تھے۔ (۱) قطبِ زماں حضرت سید صادق علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ اور (۲) حضرت سید میر لطف اللہ شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ آپ ۱۲۵۰ھ مطابق 1835ء کو مکان شریف میں پیدا ہوئے۔

آپ نے ابتدائی عمر میں تکمیل ناظرہ قرآن کے بعد علوم اسلامیہ کی ابتداء کی۔ استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا غلام علی رحمہ اللہ تعالیٰ سے صرف، نحو، منطق، فلسفہ، تفسیر، اصول تفسیر، فقہ، اصول فقہ، اصول حدیث، لغت، ادب اور دیگر فنون کی تکمیل کی۔ کتب دورہ حدیث وقت کے عظیم محدث علامہ محمد مسعود دھلوی رحمہ اللہ تعالیٰ سے پڑھیں۔

آپ کے مشہور دو استاد ہیں۔ علوم و فنون کے علامہ غلام علی رحمہ اللہ تعالیٰ جب کہ تکمیل حدیث کے حضرت علامہ محمد مسعود دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

آپ نے والد گرامی حضرت سید امام علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست اقدس پر شرف بیعت حاصل کیا۔ اجازت و خلافت سے نوازے گئے تو شیخ کے حکم سے سلسلہ رشد و ہدایت شروع فرما دیا۔

21- خزینہ معرفت از صوفی محمد ابراہیم قصوری ص 116۔

Marfat.com

آپ کی شادی خانہ آبادی مکان شریف میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار صاحبزادوں سے نوازا۔ ان کے نام علی الترتیب یہ ہیں:

☆ حضرت صاحبزادہ سید میر بارک اللہ شاہ

☆ حضرت صاحبزادہ سید میر عبید اللہ شاہ

☆ حضرت صاحبزادہ سید میر آل رسول شاہ

☆ حضرت صاحبزادہ سید میر غلام رسول شاہ (رحمہم اللہ تعالیٰ)

حضرت سید امام علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی شخصیت، مرتبہ و مقام کی طرح دربار عالیہ بھی مثالی اور عظمت کا حامل ہے۔ حضرت صاحبزادہ سید صادق علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے دربار کی تعمیر کروائی۔

آپ نے پینتیس (35) سال تک رشد و ہدایت کی خدمات انجام دیں۔ تدریس و تبلیغ کی غرض سے خانقاہ پر ''مدرسۃ القیومیہ'' کے نام سے ایک دینی ادارہ قائم فرمایا۔ مشاغل و مصروفیات سے وقت نکالنا دشوار تھا تاہم آپ نے ''پارہ عمّ'' کی فارسی زبان میں محققانہ، عالمانہ اور ادیبانہ انداز میں تفسیر لکھی۔

آپ نے ۱۳۱۷ھ کو مکان شریف میں وصال فرمایا۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ o

☆ حضرت سید میر بارک اللہ شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ

آپ کی ولادت باسعادت ۱۲۷۵ھ مطابق 1859ء کو مکان شریف ضلع گورداسپور میں ہوئی۔ والد گرامی نے آپ کا نام ''میر بارک اللہ'' رکھا۔

آپ نے خاندان سادات مکان شریف کی روایت کے مطابق اپنی تعلیم کا آغاز قرآن پاک سے کیا اور اس کی تکمیل کی۔ بعد ازاں حضرت علامہ گنج بخش رحمہ اللہ تعالیٰ سے مروجہ علوم و فنون کی تکمیل فرمائی۔

والد گرامی حضرت سید صادق علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست اقدس پر شرف بیعت حاصل کیا اور ان سے خرقہ خلافت و اجازت وصول کیا۔ حصول خلافت کے بعد سلسلہ عالیہ کی ترویج و اشاعت کے لیے شبانہ روز کام کیا۔

آپ نے عرصہ بیس (20) سال تک رشد و ہدایت کی خدمات انجام دیں۔ ۱۳۳۷ھ کو بخار کے مرض میں مبتلا ہو کر وصال کیا۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ o آپ کا مزار مکان شریف میں مرجع خلائق ہے۔

★

Marfat.com

حضرت صاحبزادہ سید محمد مظہر قیوم شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ

﴿سجادہ نشین مکان شریف﴾

حضرت سید میر بارک اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں پانچ بیٹے تولد ہوئے

☆ حضرت صاحبزادہ سید محمد مظہر قیوم شاہ

☆ حضرت صاحبزادہ سید مخزن العلوم شاہ

☆ حضرت صاحبزادہ سید ظہور السمیع شاہ

☆ حضرت صاحبزادہ سید فضل نعیم شاہ

☆ حضرت صاحبزادہ سید محمد ظفر الایمان شاہ رحمہم اللہ تعالیٰ

جن میں سے اول الذکر فرزند اکبر خلیفہ مجاز حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ تھے۔

ولادت و نام و نسب:

آپ 1818ء کو قصبہ مکان شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ صحیح النسب سادات گھرانے کے چشم و چراغ تھے۔ والد ماجد نے آپ کا نام ''سید محمد مظہر قیوم شاہ'' رکھا۔22

ابتدائی حالات:

آپ کا خاندان اولیاء کرام کا خاندان تھا، اس لیے گھریلو ماحول آپ کے بچپن پر اثر انداز ہوا۔

22- محمد یسین قصوری، ناچیز: چشمہ فیض شیر ربانی ص368

Marfat.com

شجرہ نسب

اولادِ قیومِ عالم سیدنا حضرت امام علی شاہ مکان شریفی قدس اللہ سرہٗ

قطب زماں سید صادق علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ
(فرزندِ اکبر اور سجادہ نشین)

حضرت سید میر لطف اللہ رحمۃ اللہ علیہ
(فرزندِ اصغر)

حضرت میر مبارک اللہ رحمۃ اللہ — میر آلِ رسول رحمۃ اللہ — میر عبداللہ رحمۃ اللہ — مولانا سید غلام رسول رحمۃ اللہ

میجر نصر نذیر مرحوم — نصیر علی مرحوم — محمد فتح نجیب مرحوم
لاولد

مولوی صادق — ارشاد صادق — اختر صادق
(لاہور)

احمد صادق
لاپتہ

حامد صادق مرحوم

اشہب صادق — مصعب صادق — حماد اشہب
(بھولیر)

سید امداد اللہ رحمۃ اللہ — سید عبید اللہ رحمۃ اللہ

خالد لطف — کوثر دانیال
فیصل آباد، واپڈا کالونی

محمد احمد — سعود حیدر — سعید حیدر
(بھولیر)

سید محمد ابراہیم رحمۃ اللہ
لاولد

سید محمد داؤد رحمۃ اللہ

سعد محمود — سرمد مقصود
ایک لڑکا (لندن)

مقصود
بچپن میں فوت ہو گیا

احمد داؤد — علی امام — سلمان سرمد
(لاہور)

مولانا سید منظور احمد رحمۃ اللہ
امام مسجد مکان شریف

انتصار احمد مرحوم

عقر امام — مستنصر امام
(لاہور)

افتخار احمد صاحب

آصف صادق — تصور صادق — تحسین صادق

ندیم احسن — مستحسن قیوم — تقویم احسن

مجد الاحسن — محمد علی
بھولیر

اقتدار احمد صاحب

حضرت سید مظہر قیوم — سید مخزن العلوم مرحوم — سید ظہور السمیع مرحوم — سید نفیس نعیم مرحوم — سید محمد ظفر الایمان مرحوم
سجادہ نشین سوم

سید محمد محفوظ مدظلہ
سجادہ نشین چہارم

سید حسام القیوم صاحب

سید محمد مظہر قیوم فخیم الشیم
(بھولیر)

سجاد حیدر صاحب
چک نمبر ۱۲۰ ضلع فیصل آباد

بشارت حسین صاحب

نعیم صادق صاحب
چاہ میراں لاہور

سید شرافت علی صاحب — سید سعادت علی مرحوم

وسیم صادق — بدیع الزمان — حسن الفیاض — فرخ سیر — خرم عتیق — سعد عتیق — اسعد دانیال — زکی رضی
(بھولیر) (ساہیوال، کوٹھی نمبر ۱۲۰ سول لائن)

انتصام صادق — تیمن صادق — عاطف صادق
(بھولیر)

Marfat.com

آپ کا بچپن دوسرے بچوں سے بالکل مختلف تھا۔ تلاوت قرآن، ذکر وفکر اور درود وسلام میں مصروف دکھائی دیتے۔ علاوہ ازیں آپ لھب ولعب اور کھیل کود سے دور رہتے۔

آپ نے درگاہ حضرت سید امام علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے ملحقہ قائم کردہ خاندانی تعلیمی ادارہ ''المدرسۃ القیومیہ'' سے قرآن مجید سے اپنی تعلیم کا آغاز کیا۔ مختصر وقت میں قرآن پڑھنے کے بعد اپنے چچا جان حضرت مولانا سید غلام رسول رحمہ اللہ تعالیٰ (مدرس درگاہ شریف) سے علوم اسلامیہ کی تکمیل فرمائی۔

اساتذہ کرام اور سلسلہ تعلیم:

آپ کے اساتذہ میں سے مشہور ترین حضرت سید میر بارک اللہ شاہ (والد گرامی) اور حضرت مولانا سید غلام رسول شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں۔ آپ کا سلسلہ تعلیم یوں ہے: حضرت صاحبزادہ سید محمد مظہر قیوم تلمیذ حضرت مولانا سید غلام رسول شاہ تلمیذ حضرت مولانا محمد مسعود دہلوی رحمھم اللہ تعالیٰ۔ بعدازاں چند واسطوں سے آپ کا سلسلہ تعلیم شیخ الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ محدث دھلوی رحمہ اللہ تعالیٰ تک پہنچ جاتا ہے۔

شرف بیعت:

آپ والد گرامی حضرت سید میر بارک اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست اقدس پر بیعت ہوئے اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔ ایک تربیت یافتہ اور قدر شناس کی حیثیت سے والد محترم کی خدمت وتواضع کرتے رہے۔

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ سے نسبت طریقت:

والد گرامی کے وصال کے بعد آپ حصول فیوض وبرکات کی غرض سے تجدید بیعت کے بارے میں سوچنے لگے۔ آپ کی نظر انتخاب قطب وقت، سلطان الاولیاء حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ پر جا پڑی۔ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے لیکن آداب کے پیش نظر القاء نسبت کے بارے میں خود عرض نہ کر سکے۔ البتہ صوفی محمد ابراھیم قصوری (مؤلف خزینہ معرفت) کے ذریعے عرض کیا کہ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ ہم پر کرم فرمائیں تو القاء نسبت فرمادیں تاکہ مکان شریف کا سلسلہ نسبت بحال رہے۔ ورنہ ممکن ہے کہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نسبت کا انقطاع ہو جائے جو

Marfat.com

ہمارے لیے سانحہ عظیمہ سے کم نہیں ہوگا۔23

سادگی:

حضرت صاحبزادہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ عاجزی وانکساری کا مجسمہ تھے جو اولیاء کرام اور صوفیاء عظام کا طرہ امتیاز ہوتا ہے۔آپ نے ہر معاملے میں سادگی اختیار فرمائی۔وہ لباس ہو یا گفتار، رفتار ہو یا خوراک الغرض ہر عمل میں سادگی تھی۔

اہل قلم کی حوصلہ افزائی فرمانا:

حضرت صاحبزادہ سید محمد مظہر قیوم سجادہ نشین مکان شریف (بھارت) خود صاحب علم تھے، آپ علماء، مشائخ اور اہل قلم حضرات کی حوصلہ افزائی فرماتے۔قاضی قائم الدین رحمہ اللہ تعالیٰ نے قیوم زماں، قطب الاقطاب، سلطان الاولیاء حضرت سید امام علی شاہ مکان شریفی رحمہ اللہ تعالیٰ اور مشائخ سادات مکان شریف کے (غیر مطبوعہ) احوال وآثار مرتب کیے تا کہ عوام الناس مشائخ سادات کے حالات ومقامات سے مطلع ہو سکیں اور ان کی تعلیمات سے استفادہ کر سکیں۔کتاب کا مسودہ حضرت صاحبزادہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے بطور تقریظ وتائید چند کلمات تحریر فرما کر حوصلہ افزائی فرمائی۔جو مندرجہ ذیل ہے:

"اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ وَ الصَّلٰوۃُ وُالسَّلَامُ عَلیٰ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ○

''قاضی قائم الدین صاحب کے والد گرامی قاضی غلام علی مرحوم قیوم عالم حضرت سیدنا امام علی شاہ صاحب قدس سرہ العزیز کے خاص متوسلین میں سے تھے۔اسی خاص تعلق کی وجہ سے قاضی صاحب موصوف کا مدت سے خیال تھا کہ حضرات مکان شریف کے چیدہ اور کندہ حالات جو ابھی تک عوام بلکہ خواص کی نظروں سے بھی بالکل اوجھل ہیں۔اور اکثر حالات ایسے ہیں جو ابھی تک کسی کتاب میں نہیں آئے، ان کو جمع کیا۔بعض اقتباسات آثار قیومیہ جو مولانا سید احمد علی صاحب مرحوم نے اعلیٰ حضرت، قیوم عالم، سیدنا امام علی شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات میں قلمبند فرمائی تھی۔جو ابھی تک چھپ نہیں سکی نہ ہی

23- محمد امین شرقپوری، مولانا: تذکرہ اولیائے نقشبند ص515

Marfat.com

دوستوں کو اسکی اہمیت کا علم ہے۔ اور بعض دیگر معتبر ذرائع سے حاصل کر کے پہلا حصہ شائع کیا ہے۔ امید ہے کہ جملہ مسلمان اور خاص کر متوسلین مکان شریف اس ''ذکر مبارک'' سے برکت حاصل کریں گے''۔24

محمد مظہر قیوم
سجادہ نشین مکان شریف

تذکرِ خلافت:

حضرت صاحبزادہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ جس آستانہ سے تعلق رکھتے تھے، وہ اپنی ہمہ گیر خوبیوں کے باعث تمام آستانوں سے ممتاز تھا۔ اپنے مرشد کامل حضرت سید میر بارک اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ (جو آپ کے والد گرامی بھی تھے) کے وصال کے بعد حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ سے تجدید بیعت کی۔ اور حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خلافت سے بھی نواز دیا۔

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں مقام:

چونکہ ''مکان شریف'' حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا دادا پیر خانہ تھا اس لیے آپ حضرت صاحبزادہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو مرشدزادہ اور سجادہ نشین کی حیثیت سے دیکھتے تھے اور ان کا ہمیشہ بے حد احترام فرماتے تھے۔ حضرت صاحبزادہ محمد عمر بیربلوی رحمہ اللہ تعالیٰ اس حقیقت کو ''بایں الفاظ واضح فرماتے ہیں کہ:

> ''حضرت صاحبزادہ صاحب والا جاہ آپ کے اخلاص مندوں میں سے تھے لیکن اعلیٰ حضرت بیشتر ان کو مرشدزادہ اور سجادہ نشین کے درجہ میں دیکھتے تھے۔ اور اس خلاص سے پیش آتے تھے جس طرح ایک اخلاص مند اپنے مرشد کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے۔ بلکہ حضرت صاحبزادہ صاحب کا اخلاص مند ہونا اور اعلیٰ حضرت سے مجاز ہونا، صحیح اس وقت ثابت ہوا جب کہ صاحبزادہ صاحب نے کلاہ اجازت بذات خود اپنے ہاتھ سے اپنے سر پر رکھی''۔25

24- قائم الدین، قاضی پنشنر: ذکر مبارک ص5۔ 25- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: چشمہ فیض شیر ربانی ص370

Marfat.com

تبرکات شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ:

تاریخ شاہد ہے کہ اکابر کے تبرکات کا تحفظ کرنا اور ان کی زیارت کرنا حصول برکات کا ذریعہ، کار ثواب اور طریقہ اسلاف رہا ہے۔ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مرشدزادہ اور خلیفہ مجاز حضرت صاحبزادہ سید محمد مظہر قیوم رحمہ اللہ تعالیٰ سجادہ نشین آستانہ سادات مکان شریف کو بطور تبرک ایک کوٹ عطا فرمایا تھا۔ جو بطور یادگار حضرت صاحبزادہ سید حسام القیوم صاحب مدظلہ العالی سجادہ نشین آستانہ عالیہ مکان شریف حال بھولیئر شریف، ضلع شیخوپورہ کے پاس موجود ہے۔

خلفاء شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ میں امتیازی خصوصیات:

سلطان الاولیاء، قطب وقت حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے جملہ خلفاء اوصاف و کمالات کے اعتبار سے منفرد مقام کے حامل تھے۔ حضرت صاحبزادہ سید محمد مظہر قیوم رحمہ اللہ تعالیٰ سجادہ نشین مکان شریف کی امتیازی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

☆ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ آپ کا سب سے زیادہ احترام فرماتے اور شفقت و مہربانی فرماتے۔

☆ آپ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے دادا پیر خانہ ''مکان شریف'' سے تعلق رکھنے والے واحد خلیفہ تھے۔

☆ آپ کو حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی نماز جنازہ پڑھانے کا شرف حاصل ہوا۔

☆ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے وصال کے بعد آپ کے نامور خلفاء میں سب سے پہلے وصال فرمانے والے آپ ہی تھے۔

اولاد امجاد:

اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحبزادہ سید محمد مظہر قیوم رحمہ اللہ تعالیٰ کو ایک صاحبزادہ عطا فرمایا جن کا نام حضرت صاحبزادہ سید محمد محفوظ حسین شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ تھا۔

وصال مبارک:

حضرت صاحبزادہ سید محمد مظہر قیوم رحمہ اللہ تعالیٰ کا وصال ۱۴، ربیع الاوّل ۱۳۶۱ھ مطابق

Marfat.com

1942ء میں مکان شریف میں ہوا۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ ط○

آپ کا مزار پرانوار سید الاقطاب، قیوم زماں حضرت سید امام علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے مقبرہ سے چند قدم کے فاصلہ پر بجانب مشرق مکان شریف میں زیارت گاہ خلائق ہے۔

تقسیم ہند کے بعد آپ کا خاندان ہجرت کر کے موضع بھولیر شریف نزد سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ (حال ضلع ننکانہ صاحب) منتقل ہوگیا تھا۔ فی الحال آپ کے سجادہ نشین حضرت صاحبزادہ سید حسام القیوم شاہ صاحب مدظلہ العالی ہیں جو سادات مکان شریف کا فیض تقسیم فرما رہے ہیں۔

قطب الاقطاب حضرت سید امام علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ ، حضرت سید میر بارک اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت صاحبزادہ سید صادق علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا مشترکہ عرس مبارک ہر سال مورخہ 22,23 اکتوبر موضع بھولیر شریف نزد سانگلہ ہل، ضلع شیخوپورہ میں زیر اہتمام حضرت صاحبزادہ سید حسام القیوم شاہ صاحب سجادہ نشین مکان شریف (بھولیر شریف) منعقد ہوتا ہے۔ جس میں علماء، مشائخ، نعت خواں حضرات اور قراء کے علاوہ ہزاروں مریدین، متوسلین اور عقیدت مند شریک ہوتے ہیں۔

حضرت سید محمد محفوظ حسین شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ

(سجادہ نشین چہارم مکان شریف)

حضرت سید محمد محفوظ حسین شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ 1909ء کو مکان شریف میں پیدا ہوئے۔ جد امجد حضرت سید نا میر بارک اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے ''سید محمد محفوظ حسین'' نام تجویز فرمایا۔ آپ حضرت سید نا میر محمد مظہر قیوم رحمہ اللہ تعالیٰ (سجادہ نشین سوم) کے اکلوتے بیٹے تھے۔ اوائل عمر ہی سے آپ کی شخصیت بارعب، باوقار، زیرک اور حکمت و دانائی کی حامل تھی۔ جد امجد حضرت سید نا میر بارک اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی آغوش بابرکت میں تربیت پانے کا شرف حاصل ہوا۔

ابتدائی دینی کتب خاندانی تعلیمی ادارہ مکان شریف میں پڑھیں۔ جہاں مفتی اعظم مکان شریف حضرت مولانا سید غلام رسول قدس اللہ سرہ العزیز جو کہ برادر اصغر حضرت سید نا میر بارک اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ سجادہ نشین دوم مکان شریف تھے، بطور معلم خدمات انجام دے رہے تھے۔ انہوں نے سند فراغت تعلیم حضرت مولانا محمد مسعود دھلوی رحمہ اللہ تعالیٰ سے حاصل کی تھی۔ اور یہ سلسلہ تعلیم چند ہی واسطوں سے حضرت شاہ ولی

Marfat.com

اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ سے ملتا ہے۔ بعد ازاں آپ لائل پور (فیصل آباد) تشریف لے گئے اور وہاں وقت کے جید علماء کرام سے استفادہ کرتے ہوئے سلسلہ تعلیم مکمل کیا۔26

آپ پوری زندگی تعلیمات امامِ ربانی سیدنا مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی قدس اللہ سرہ العزیز پر عمل پیرا رہے اور عقائد و افکار اہل سنت و اجماعت کی حقانیت کا پرچار کیا۔ تعلیمات نقشبندیہ کے مطابق ترویج و احیائے سنت نبوی ﷺ اور ردِ بدعت کے لیے اپنی تمام تر ہمتیں اور کوششیں صرف کیں۔ اس بلند ترین سلسلہ عالیہ جس کی نسبت افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہے، کو دوسرے طریقوں سے ملا کر پیش کرنے سے احتراز کیا۔

آپ کی بیشتر زندگی مصائب و آلام کا شکار رہی۔ بالخصوص پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد جب آپ بے سروسامانی کے عالم میں مکان شریف سے ہجرت کر کے وارد پاکستان ہوئے تو سلسلہ عالیہ کے منقطع نظام کو از سر نو قائم کرنا آسان نہ تھا۔ مختصراً یہ کہ ایک طویل اور انتہائی تکلیف دہ جدوجہد کے بعد آخر آپ "مسجد قیومیہ مجددیہ" کی وسیع بنیاد رکھنے میں کامیاب ہوئے۔ جو آج ان کی تمام تر مساعی اور جدوجہد کے نتیجہ کے طور پر ایک وسیع، خوبصورت اور تاریخی عمارت کی شکل میں معرض وجود میں آ چکی ہے۔ آپ کا یہ عظیم کارنامہ سنہری حروف میں لکھا جائے گا۔ اگرچہ اس مسجد کی تکمیل ان کے وصال کے بعد ہی ہو سکی کیونکہ اللہ تعالیٰ کو ایسے ہی منظور تھا۔ آج یہ عظیم مسجد سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مکان شریف کی عظمت کے از سر نو ظہور کی علامت ہے۔

دینی تعلیم کی تکمیل کے بعد آپ اپنے والد ماجد حضرت سیدنا میر محمد مظہر قیوم رحمہ اللہ تعالیٰ کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئے۔ تھوڑی مدت میں ہی آپ کا قلب سلیم فیضان معرفتِ الٰہی سے منور ہوا اور سینۂ پُر نور گنجینہ عشقِ مصطفےٰ ﷺ بن گیا۔ آپ کم سنی میں ہی حالت بیداری میں زیارتِ سید الانبیاء والمرسلین ﷺ سے مشرف ہوئے (ایں سعادت بزور بازو نیست تانہ بخشد خدائے بخشندہ را) تا زندگی آپ نے یہ راز پنہاں رکھا۔ زندگی کے آخری ایام میں ایسی تمام کیفیات کا اظہار فرمایا لیکن اس وعدہ کے ساتھ کہ اس کا کہیں ذکر نہ کیا جائے۔ حقیقت میں آپ فنا فی الرسول ﷺ کے مقام پر فائز تھے۔ اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے وارفتگی اس کا ثبوت تھی۔ (فَاُولٰئِکَ مَعَ الَّذِینَ اَنعَمَ اللّٰہُ عَلَیہِمْ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیقِیْنَ وَالشُّہَدَاءِ و

26- محمد حسام القیوم، صاحبزادہ سید: بیاض قیومی قلمی ص18

Marfat.com

الصَّالِحِینَ O) سلسلہ بیعت کی اجازت بھی آپ کو اپنے ولد گرامی سے حاصل تھی۔ والد گرامی کی وفات کے بعد آپ نے حضرت سید نور الحسن شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ (حضرت کیلیانوالہ شریف) کے دست اقدس پر تجدید بیعت کی۔ حضرت قبلہ شاہ صاحب قدس سرہ بزرگان خاندان مکان شریف کی عظمت کو پیش نظر رکھتے ہوئے مرشدزادہ ہی کا درجہ دیا کرتے تھے اور آپ کو ہمیشہ عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھتے۔ 27

1942ء میں والد گرامی حضرت سید میر محمد مظہر قیوم رحمہ اللہ تعالیٰ کے وصال کے بعد آپ ان کے جانشین مقرر ہوئے۔ بحیثیت سجادہ نشین مکان شریف آپ نے چھپن (56) سال انتہائی مستعدی اور جانفشانی سے خدمات انجام دیں۔ طویل علالت اور ازحد نقاہت کے باوجود آپ تہجد گزاری اور دیگر تمام معمولات انتہائی باقاعدگی سے ادا کرتے رہے۔ آپ کا فرمان ہے کہ تمام فیضان معرفت کا منبع ومرکز حضرت سیدنا مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس ہے۔ اور اسی مرکز کی ضیاء سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ نور علی نور ہے۔

آخر کار یہ پروانہء شمع مجددیت اپنی تمام ضوفشانیوں سے ایک زمانہ کو منور کرتا ہوا ۲۴ رمضان المبارک ۱۴۱۸ھ مطابق 23 جنوری 1988ء بروز جمعۃ المبارک کو دارالفناء سے دارالبقاء کی طرف پرواز کر گیا۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ O

آپ کے وصال کی خبر ملک کے طول وعرض میں آناً فاناً پہنچ گئی۔ اطلاع ملتے ہی سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے خدام اور عقیدت مند آخری دیدار اور نماز جنازہ کی سعادت حاصل کرنے کے لیے بھولیر شریف میں پہنچ گئے۔ حضرت صاحبزادہ سید حسام القیوم صاحب دامت برکاتہم سجادہ نشین مکان شریف نے خدام کی معاونت سے غسل وتکفین کا فریضہ سرانجام دیا اور نماز جنازہ بھی خود پڑھائی۔ آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف، آستانہ عالیہ حضرت شیر ربانی شرقپوری، شرقپور شریف اور آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف وغیرہ کے سجادہ نشینان حضرات اور خدام نے نماز جنازہ میں شمولیت کی۔

بھولیر شریف ضلع شیخوپورہ میں آپ کی تعمیر کردہ ''مسجد قیومیہ مجددیہ'' سے چند قدم کے فاصلے پر جانب مشرق آپ کی آخری آرام گاہ بنائی گئی اور تدفین عمل میں لائی گئی۔ آپ کا مزار پرانور مرجع خلائق ہے۔

27- محمد حسام القیوم، صاحبزادہ سید: بیاض قیومی قلمی، ص20۔۔

Marfat.com

حضرت صاحبزادہ سید حسام القیوم صاحب دامت برکاتہم سجادہ نشین آستانہ عالیہ مکان شریف نے تقریباً چار مرلہ پر مشتمل اراضی میں خدام کی معاونت سے عظیم الشان دربار تعمیر کیا جو عرصہ دو سال میں مکمل ہوا۔ اس تعمیر پر لاکھوں روپے صرف ہوئے ہیں۔

قیوم زماں حضرت سید محمد امام علی شاہ، حضرت صاحبزادہ سید محمد مظہر قیوم اور دیگر سادات مکان شریف کے سالانہ اعراس مبارکہ کی تقریبات (تقسیم کے بعد) ہر سال 22,23 اکتوبر کو بھولیر شریف ضلع شیخوپورہ میں منعقد ہوتی ہیں۔ گزشتہ سال سے حضرت صاحبزادہ سید محفوظ حسین شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے عرس مبارک کی تقریبات کو مشائخ و سادات مکان شریف کے اعراس کی تقریبات میں شامل کیا گیا ہے۔ یاد رہے اعراس مبارکہ کی مشترکہ تقریبات حضرت صاحبزادہ سید حسام القیوم صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ مکان شریف کے زیر اہتمام منعقد ہوتی ہیں۔

حضرت صاحبزادہ سید محمد حسام القیوم شاہ صاحب دامت برکاتہم

(سجادہ نشین آستانہ عالیہ مکان شریف بھولیر شریف نزد سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ)

آپ کی ولادت باسعادت 20 جنوری 1940ء موضع مکان شریف میں ہوئی۔ دادا جان حضرت صاحبزادہ سید محمد مظہر قیوم شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ سجادہ نشین آستانہ عالیہ مکان شریف نے ''محمد حسام القیوم'' نام تجویز فرمایا۔

گھریلو ماحول خالصتاً مذہبی تھا، اس لیے آپ کا ذہنی رجحان شروع سے ہی لہو ولعب اور کھیل کود کی بجائے تعلیم کی طرف مرکوز تھا۔ آپ نے اپنی تعلیم کا آغاز کلام اللہ (قرآن) سے کیا۔ قرآن کی تکمیل کے بعد آپ نے گورنمنٹ پرائمری سکول سانگلہ ہل میں داخلہ لیا اور امتیازی پوزیشن میں پرائمری کا امتحان پاس کیا۔ بعدازاں گورنمنٹ ہائی سکول سانگلہ ہل میں داخلہ لیا اور میٹرک کا امتحان بھی امتیازی نمبروں میں پاس کیا۔

میٹرک کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ نے ''اسلامیہ کالج ریلوے روڈ، لاہور'' میں داخلہ لیا۔ دوران تعلیم کسی استاد کو کبھی بھی آپ سے شکایت نہیں ہوئی۔ اپنی کلاس کے جملہ طلباء سے زیادہ مؤدب، ذہین

Marfat.com

اور محنتی تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے ایف۔ایس۔سی کی ڈگری میں نمایاں پوزیشن حاصل کی تھی۔

آپ نے دیناوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کا سلسلہ بھی باقاعدگی سے جاری رکھا۔ یہ تعلیمی سلسلہ اپنے ابائی ادارہ (جو قیام پاکستان کے بعد موضع بھولیر شریف نزد سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ میں منتقل ہو چکا تھا) میں شروع کیا۔ اور دینی علوم کی تکمیل بھی اسی ادارہ سے کی تھی۔

آپ کے اساتذہ کا سلسلہ طویل ہے لیکن ان میں سے چند مشہور ترین کے نام یہ ہیں: (۱) حضرت علامہ مولانا محمد صدیق اور (۲) جناب فقیر محمد خالد رحمہما اللہ تعالیٰ وغیرہ

حضرت صاحبزادہ حسام القیوم شاہ صاحب کو اپنے والد محترم حضرت سید محمد محفوظ حسین شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے شرف بیعت وخلافت حاصل ہے۔

آپ کا ذریعہ معاش زراعت ہے۔ آپ کو بطور وراثت موضع بھولیر شریف میں اور کوٹلہ شریف ضلع شیخوپورہ میں اراضی ملی۔ دونوں مقامات کی اراضی کی کاشت اپنی نگرانی میں کراتے ہیں۔

آپ نے آستانہ عالیہ بھولیر شریف سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ سے چند قدم کے فاصلے پر ایک تاریخی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا، جس کی تعمیر تیز رفتاری سے جاری وساری ہے۔ انشاء اللہ العزیز عنقریب مسجد ھذا اپنے تکمیل کو پہنچ جائے گی جو مرکز اہل سنت وجماعت اور مرکز سلسلہ عالیہ نقشبندیہ ثابت ہوگی۔ اس مسجد کا نام ''جامع مسجد قیومیہ مجددیہ'' رکھا گیا ہے۔

بلاشبہ نرینہ اولاد نعمت خداوندی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحبزادہ سید حسام القیوم شاہ صاحب مدظلہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ مکان شریف کو ایک حضرت صاحبزادہ سے نوازا جن کا نام ''سید فخیم الشیم شاہ صاحب'' ہے

☆ حضرت صاحبزادہ سید **فخیم الشیم** شاہ صاحب دامت برکاتہم

(فخر آستانہ عالیہ مکان شریف حال بھولیر شریف، ضلع شیخوپورہ)

آپ 23 مئی 1975ء موضع ''بھولیر شریف'' نزد سانگلہ ہل، ضلع شیخوپورہ میں پیدا ہوئے۔ دادا جان حضرت صاحبزادہ سید محمد محفوظ حسین شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ سجادہ نشین آستانہ عالیہ مکان شریف (بھولیر شریف) نے ''سید فخیم الشیم'' نام تجویز فرمایا۔

Marfat.com

آپ نے والد گرامی حضرت صاحبزادہ سید حسام القیوم شاہ صاحب مدظلہ العالی سے ناظرہ قرآن پڑھا۔ بعدازاں ''گورنمنٹ پرائمری سکول'' بھولیر شریف (سانگلہ ہل) میں داخلہ لیا۔ پرائمری سکول کی تکمیل کے بعد گورنمنٹ ہائی سکول سانگلہ ہل میں داخلہ لیا۔ آپ اپنی کلاس میں سب سے زیادہ ذہین، کم گو، محنتی اور مؤدب واقع ہوئے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ سکول میں ہر دلعزیز طالب تھے۔ 1991ء میں امتیازی پوزیشن میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔

آپ نے میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد ڈی۔ پی۔ ایس لاہور میں داخلہ لیا۔ سکول کی زندگی کے عین مطابق آپ کالج میں بھی شریف النفس، مؤدب اور ہر دلعزیز سٹوڈنٹ ثابت ہوئے۔ آپ کی محنت کا ثمر ہے کہ 1993ء میں ایف۔ ایس۔ سی کی ڈگری امتیازی پوزیشن میں حاصل کی۔

ایف۔ اے کے بعد آپ نے گورنمنٹ کالج لاہور'' میں داخلہ لیا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے حسب سابق محنت کا سلسلہ جاری رکھا جس کے نتیجے میں 1996ء میں بی۔ ایس۔ سی کا امتحان پہلی پوزیشن میں پاس کیا۔

بعدازاں آپ نے اسلامیہ یونیورسٹی، لاہور میں داخلہ لیا۔ 1998ء میں ایم۔ ایس۔ سی کمسٹری کی ڈگری امتیازی پوزیشن میں حاصل کی۔

ایم۔ فل کی ڈگری حاصل کرنے کی غرض سے پنجاب یونیورسٹی میں داخلہ لیا ہے۔ آپ کا خیال ہے کہ ایم۔ فل کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد ایم۔ اے عربی کا امتحان پاس کیا جائے گا تا کہ قرآن اور حدیث فہمی میں معاونت حاصل ہو سکے۔ ہماری دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے عظیم مقاصد میں کامیابی سے ہمکنار فرمائے۔ آمین!

Marfat.com

چوتھا باب

حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت کرمانوالہ شریف، ضلع اوکاڑہ

1966ء 1883ء

Marfat.com

سرزمین ''کرمونوالہ'' سے ''حضرت کرمانوالہ شریف'' تک

موضع ''کرمونوالہ''، ضلع فیروز پور (بھارت) آبادی کے لحاظ سے بہت پرانی بستی ہے۔ جو فیروز پور شہر سے پندرہ میل، فیروز شاہ ریلوے اسٹیشن سے تین میل اور دریائے ستلج کے بائیں کنارے سے کچھ فاصلے پر ریت کے ٹیلوں کے دامن میں واقع ہے۔ اس نورانی بستی کو حضرت سید اسماعیل شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے آباؤ اجداد کا مسکن اور آپ کا مولد و مسکن ہونے کا شرف حاصل ہے۔ فیروز پور ریلوے اسٹیشن سے اس بستی کی طرف ایک پگ ڈنڈی جاتی تھی جس کے وسط میں ایک چھوٹا سا کنواں تھا۔ اس کے متصل بیری کا ایک درخت تھا۔ مسافر حضرات ٹھنڈا پانی پیتے اور درخت کے گہرے سائے سے لطف اندوز ہوتے۔

موضع ''کرمونوالہ'' کی کل آبادی تقریباً پانچ ہزار افراد پر مشتمل تھی۔ جن میں بھٹی، جوئیہ اور راجپوت وغیرہ مسلمان اقوام آباد تھیں جو زراعت پیشہ تھیں۔ جب کہ غیر مسلم اقوام میں سے ہندو، عیسائی اور سانسی وغیرہ لوگ آباد تھے۔ بستی کا کل رقبہ دس ہزار ایکڑ اراضی پر مشتمل تھا۔ گاؤں کے چار نمبر دار تھے۔ اس کا تھانہ ''قصبہ گھل خورد'' تھا۔ اس میں دو مساجد تھیں ایک غیر مقلدین کی اور دوسری اہلسنت و جماعت کی۔ اہل سنت و جماعت کی مسجد میں حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے مرشد کامل حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق خطبہ جمعۃ المبارک ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ آپ کا دولت خانہ مسجد سے متصل تھا۔ مسجد کی تعمیر کچھ بلندی پر کی گئی تھی اور اس کی چھت کے لیے گارڈر استعمال کیے گئے تھے۔ بڑے حال کے سامنے برآمدہ بنوایا گیا تھا جس سے مسجد کی خوبصورتی میں اضافہ ہو گیا تھا۔ مسجد میں لکڑی سے تیار کردہ منبر رکھا گیا تھا جس پر ''یا نور'' کے الفاظ تحریر تھے۔1

1- نور احمد مقبول، چوہدری: خزینہ کرم جلد ثانی ص162

Marfat.com

''کرمونوالہ'' کے باشندوں کے حال پر کرم:

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا دولت خانہ کشادہ تھا۔ جو ایک بڑی حویلی اور کئی مکانات پر مشتمل تھا۔ ''کرمونوالہ'' کے لوگ غیر مہذب، شراب خور، راہزن، چور، زانی، بدمعاش اور جواری پیشہ تھے۔ ریاست فرید کوٹ کے ہندو حکام نے پولیس اہل کاروں کو حکم دے رکھا تھا کہ ''کرمونوالہ'' سے متعلق کوئی بھی شخص ریاست کے علاقہ میں داخل ہو تو اسے فوراً گرفتار کر لیا جائے۔ جب شاہ صاحب تعلیم مکمل کرنے کے بعد ''کرمونوالہ'' میں تشریف لائے اور حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست اقدس پر شرفِ بیعت حاصل کیا تو آپ کی نگاہ فیض سے نہ صرف ''کرمونوالہ'' بلکہ پورے علاقہ کے لوگ نمازی، متقی، خدا ترس اور عابد و زاہد بن گئے۔

''اچھے والا'' میں قیام:

قیام پاکستان سے دو سال قبل 1945ء میں حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے اہل عیال اور خدام سمیت موضع ''اچھے والا'' نزد فیروز پور چھاؤنی کے ایک کنویں پر خیمہ زن ہو کر قیام پذیر ہو گئے۔ یہاں آپ کا قیام دو سال تک رہا۔ 1946ء میں آپ نے زرعی زمین خریدی جسے دو کنوؤں کا پانی سیراب کرتا تھا۔ قیامِ پاکستان کے بعد آپ ہجرت فرما کر پاکستان تشریف لے آئے۔

قصور شہر میں قیام:

قیام پاکستان کے بعد موضع ''اچھے والا'' سے عازم ہجرت ہو کر اپنے اہل خانہ اور خدام سمیت گنڈا سنگھ بارڈر کو عبور کرتے ہوئے قصور شہر میں تشریف لے آئے۔ کوٹ غلام محمد قصور میں چند دن قیام فرمایا۔ چونکہ مہاجرین کی آمد کا سلسلہ تیز رفتاری سے جاری تھا۔ انتظامی نقطہ نظر سے دوسرے کسی علاقہ میں منتقل ہو جانے کے لیے آپ سے عرض کیا گیا تو وہاں سے دوسرے مقام پر منتقل ہو گئے۔

''عارف والا'' میں قیام:

قصور شہر میں چند دن قیام کے بعد ''عارف والا'' کے قریب چک نمبر E.B-57 میں تشریف لے گئے۔ آپ نے یہاں بھی سلسلہ رشد و ہدایت جاری رکھا۔ یہاں تقریباً اڑھائی سال تک مقیم رہے۔

پاکپتن شریف میں قیام:

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ

Marfat.com

خصوصی روحانی تعلق تھا۔ آپ کی بارگاہ میں کئی بار حاضری کا شرف حاصل کر چکے تھے۔ عید گاہ پاکپتن شریف میں چند ماہ قیام فرمایا۔

اوکاڑہ شہر کو ضلع کا درجہ حاصل ہوتا ہے:

انگریز نے اپنی مکاری سے 1849ء میں برصغیر کے دوسرے علاقہ جات کے علاوہ پنجاب پر بھی مکمل طور پر غاصبانہ قبضہ جمالیا تو اس نے تجارتی نقطہ نظر سے ریلوے لائن کا جال بچھانا شروع کر دیا۔ 1864ء میں از ملتان تالاہور ریلوئے لائن بچھائی گئی تو اوکاڑہ میں ریلوے اسٹیشن بنایا گیا۔ اوکاڑہ اسٹیشن کے مقام پر ایک وسیع تالاب تھا جہاں ''وکاں'' کے درختوں کا ذخیرہ تھا۔ جس کے سبب شروع شروع میں اس ریلوے اسٹیشن کو ''اوکاں والا اسٹیشن'' کے نام سے پکارا اور لکھا جاتا تھا۔ رفتہ رفتہ لفظ ''اوکاں'' سے اوکاڑہ بن گیا۔ 1982ء میں حکومت پاکستان نے اوکاڑہ کو ضلع کا درجہ دیا۔2

پکا چک 56/2 L کی آبادکاری:

تاریخی تناظر سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ محکمہ انہار کے سپرنڈنٹ انجینیئر سرگنگارام نے اپنی اراضی کی زراعت کے لیے 1925ء میں اس گاؤں کو آباد کیا۔ شروع شروع میں اس گاؤں کا نام ''رام نگر'' تھا۔ بعد میں پکا چک کہلانے لگا اور حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری سے یہ گاؤں ''حضرت کرمانوالہ شریف'' بن گیا۔

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی پکا چک میں آمد:

آپ نے موضع ''اچھے والا'' میں قیام کے دوران ارشاد فرمایا تھا: ایسی جگہ ہونی چاہیے جہاں زرعی زمین کی وٹ بندی قبلہ رخ ہو اور پاس ہی پکی سڑک ہو، ریلوے لائن ہو اور نہر ہو تا کہ بیلیوں کو آمد و رفت میں آرام رہے۔ وہاں سے ریل میں سوار ہو کر سیدھا مدینے شریف چلیں گے۔

جس مقام کی نشاندہی آپ نے پانچ سال قبل فرمادی تھی۔ واقعی اس معیار پر ''پکا چک'' پورا اترتا تھا۔ ساری آبادی پکی تعمیر ہونے کی سبب اس گاؤں کو ''پکا چک'' کہا جاتا تھا۔ آپ مستقل قیام کے لیے 1950ء میں یہاں تشریف لائے۔ پھر تاحیات یہاں قیام پذیر رہے۔ حتی کہ آپ کا مزار پرانوار بھی اسی زمین میں بنا۔

ریلوے اسٹیشن کا اجراء:

سرگنگارام نے پکا چک میں ریلوے اسٹیشن کے اجراء کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکا۔ جب آپ

2- نور احمد مقبول، چوہدری: خزینہ کرم جلد ثانی ص165

Marfat.com

اس بستی میں رونق افروز ہوئے تو آپ کی خواہش کے مطابق 15 اکتوبر 1950ء میں ''حضرت کرمانوالہ'' کے نام سے ریلوے اسٹیشن کا اجراء ہوا۔

ڈاکخانہ کا اجراء:

اوکاڑہ کا چٹھی رساں ہفتہ میں صرف تین بار چٹھی لاتا تھا۔ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے خیال ظاہر فرمایا کہ یہاں ڈاکخانہ کا اجراء ہونا چاہیے تاکہ روزانہ چٹھی رسانی کی سہولت میسر ہو۔ آپ کی خواہش پر ستمبر 1951ء میں یہاں ڈاکخانہ کا باقاعدہ اجراء ہوا۔

مساجد:

''حضرت کرمانوالہ شریف''، ضلع اوکاڑہ میں دو مساجد ہیں: (1) پرانی مسجد جس میں یہاں تشریف آوری کے بعد چار سال تک آپ نماز ادا فرماتے رہے۔ (2) جامع مسجد حضرت کرمانوالی جو آستانہ عالیہ والی ہے۔ آپ کے صاحبزادگان کی کوشش سے یہ مسجد علاقہ بھر میں اپنی نوعیت کی واحد مسجد بن چکی ہے۔ اب سجادہ نشین حضرات کی کوشش ہے کہ اس مسجد کی مزید توسیع کر کے پرانی مسجد کے ساتھ ملا دیا جائے۔

''حضرت کرمانوالہ شریف'' کی آبادی:

موضع ''حضرت کرمانوالہ شریف''، ضلع اوکاڑہ کی آبادی تقریباً تین ہزار افراد پر مشتمل ہے۔ جب کہ اراضی کا کل رقبہ 25 مربع پر مشتمل ہے۔ تمام باشندے اہل سنت اور اولیاء کرام کے غلام ہیں۔ یہ بستی لاہور سے ایک سو پندرہ کلومیٹر اور اوکاڑہ سے 5 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

مزار پرانوار:

سرزمین ''حضرت کرمانوالہ شریف'' کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس کے بطن میں حضرت سید محمد اسماعیل شاہ، حضرت سید عثمان علی شاہ اور حضرت سید محمد علی شاہ رحمہم اللہ تعالیٰ ایسے اولیاء کاملین آرام فرما ہیں۔

Marfat.com

حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ

﴿حضرت کرمانوالہ شریف﴾

ولادت باسعادت:

مخزن کرم حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ 1883ء کو پنجاب کے مشہور ضلع فیروز پور سے پندرہ میل کے فاصلے پر ریت کے ٹیلوں کے دامن میں واقع قصبہ ''کرمونوالہ'' میں پیدا ہوئے۔3

نام ونسب:

والدین نے آپ کا نام (دو مشہور پیغمبروں حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے) ''محمد اسماعیل'' تجویز فرمایا۔

والد گرامی کا نام سید سکندر علی شاہ المعروف سید علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ تھا۔ جو نہایت متقی، پرہیز گار، خدا ترس اور شب بیدار بزرگ تھے۔ بیالیس واسطوں سے آپ کا سلسلہ نسب حضرت علی رضی اللہ عنہ جا ملتا ہے۔

تعلیم وتربیت:

آپ کا بچپن دوسرے بچوں سے بالکل مختلف تھا، لہو ولعب، کھیل کود اور گالی گلوچ سے سخت نفرت تھی۔ اور ان امور سے مکمل طور پر الگ تھلگ رہتے۔ اپنے چچا سید قطب الدین شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے آپ کو قلبی انس تھا۔

3- محمد اکرام، پروفیسر: معدن کرم، ص550۔۔

Marfat.com

یہی وجہ ہے کہ شب و روز کا اکثر حصہ ان کی شفقت و محبت کے دامن میں گزارتے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم پرائمری سکول موضع ''سلطان خاں والا'' میں حاصل کی جو ''کرمونوالہ'' سے تین میل کے فاصلے پر واقع ہے۔

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک پڑھنے کے بعد علوم اسلامیہ کا آغاز کیا۔ علوم اسلامیہ کا آغاز اہل سنت و جماعت کی مشہور درسگاہ ''دارالعلوم نعمانیہ'' اندرون ٹیکسالی گیٹ لاہور سے کیا۔ یاد رہے اس زمانہ میں یہ مدرسہ بادشاہی مسجد سے متصل تھا۔ آپ نے حصول علوم اسلامیہ کے لیے لاہور شہر کے علاوہ جلال پور شریف، دہلی اور دیگر مقامات کا سفر کیا۔ آپ کے ہم سبق علماء کرام میں سے ایک حضرت پیر فضل شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ تھے جو ولی کامل تھے۔

پہلا تاریخی خطاب:

آپ ''دہلی'' میں زیر تعلیم تھے۔ ادارہ کے طلباء کے درمیان ہفت روزہ تقریری مقابلہ منعقد ہوا کرتا تھا۔ آپ نے ایک نشست میں اساتذہ کے کہنے پر: اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍ (النساء:78) (تم جہاں بھی ہو تمہیں موت آئے گی خواہ تم مضبوط قلعوں میں ہو۔) کے حوالے سے فلسفہ موت اور یادِ الٰہی کے موضوع پر خطاب کیا۔ اساتذہ نے آپ کا پہلا پر مغز اور مدلل خطاب سن کر خوب داد دی۔ [4]

حلیہ مبارک:

تصور شیخ کا وظیفہ وصول الی اللہ والرسول ﷺ کا ذریعہ ہے۔ اس لیے حلیہ بیان کرنا از بس ضروری ہے۔ آپ کا رنگ گندمی، قد مبارک دراز، بدن مبارک بقدرے فربہ، رخسار اور پیشانی چمکدار، ابرو کشادہ، آنکھیں نشہ توحید سے مخمور، بینی مبارک بلند، دہن میانہ و خوبصورت، داڑھی بمطابق سنت اور گھنی تھی۔

تلاشِ مرشد:

جب قلبی میلان گوہر مقصود حاصل کرنے کے لیے حد سے بڑھا، تو آپ کے مرشد حضرت علامہ مولانا شرف الدین رحمہ اللہ تعالیٰ کا وصال ہو گیا۔ آپ نے اس تشنگی کو دور کرنے کی ضرورت محسوس کی۔ سارے ہندوستان پر نظر ڈالنے کے بعد نظر انتخاب قبلہ عالم حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ پر جا پڑی۔

4- محمد اکرام، پروفیسر: معدن کرم ص 551

Marfat.com

حضرت سید محمد اسمٰعیل شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ

المعروف حضرت صاحب کرمانوالے

- دختر — وفات 10 دسمبر 1991
- سید عثمان علی شاہ بخاری (اول) رحمہ اللہ تعالیٰ — صفرسنی میں وفات پاگئے
- دختر — صفرسنی میں وفات پاگئیں
- سید میر طیب علی شاہ بخاری (اول) رحمہ اللہ تعالیٰ — گیارہ سال کی عمر میں وفات پاگئے
- سید غلام جیلانی شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ — صفرسنی میں وفات پاگئے

سید محمد علی شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ

وصال 10 جون 1993

- دختر
- سید غضنفر علی شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ — جوانی میں انتقال فرما گئے — وصال 2 مارچ 1992
  - دختر
  - دختر
  - دختر
  - دختر
  - دختر
- دختر

سید عثمان علی شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ

وصال 9 شعبان 1398ھ

- سید صمصام علی شاہ بخاری
  - سید محمد حسان بخاری
  - دختر
  - دختر
- سید میر طیب علی شاہ بخاری — موجودہ سجادہ نشین
  - دختر
  - سید محمد اسامہ طیب بخاری
  - سید شہریار بخاری

Marfat.com

حضرت شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پہلی حاضری:

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو گوہر مقصود حاصل کرنے کے لیے مرشد کامل کی تلاش وجستجو امن گیر ہوئی۔ اس زمانہ میں مجدد وقت شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی ولایت وقطبیت کی دھوم پورے عروج پر تھی۔ آپ بھی سراپا ادب بن کر شرقپور شریف کی جانب عازم سفر ہوئے اور حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ کا شرقپور شریف کی طرف یہ پہلا سفر تھا۔ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر شاہ صاحب سے مخاطب ہو کر نہایت شفیقانہ انداز میں فرمایا: شاہ جی! کچھ علم بھی پڑھا ہے''؟ عرض کیا: حضور! پڑھا تو ہے لیکن سمجھ میں نہیں آیا۔'' آپ نے محبت بھرے لہجے میں فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سمجھ بھی عطا فرما دے گا۔''

القاء نسبت نقشبندیہ:

حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ جب شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے نسبتِ نقشبندیہ القاء کرتے ہوئے فرمایا: ''یہ فضل الٰہی ہے جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے''۔ مرشد کامل کی خدمت میں حاضری اور گفتگو نے دل کی دنیا میں ایک انقلاب برپا کر دیا اور منزل مقصود کی سمت متعین کر دی۔

اجازت وخلافت:

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہلی حاضری کے موقع پر شرقپور شریف کعبہ منزل قرار پا چکا تھا۔ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں تیز رفتاری سے آمد ورفت کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ جلدی سے منازل سلوک طے کرنے لگے حتّٰی کہ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اجازت وخلافت سے بھی نواز دیا۔ اب کرمونوالہ ''حضرت کرمانوالہ شریف'' میں تبدیل ہو چکا تھا اور اہل محبت وعقیدت کا قبلہ قرار پایا۔

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا طریقہ اجازت وخلافت دیگر بزرگان دین سے مختلف تھا۔ آپ نے حضرت صاحبزادہ سید محمد مظہر قیوم رحمہ اللہ تعالیٰ اور فنافی الشیخ حضرت حاجی عبدالرحمن قصور رحمہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو تحریری خلافت واجازت عطاء نہیں فرمائی۔ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ بطور

Marfat.com

اجازت فرماتے کہ: تم اللہ، اللہ بتادیا کرو۔ ملک (ہندوستان) بھر سے حصول فیوض و برکات اور مسائل کے حل کے لیے لوگ شرقپور شریف میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ ضلع فیروز پور سے آنے والے حضرات سے مخاطب ہوکر آپ نے فرمایا: ''(کرمونوالہ میں) شاہ صاحب جو تھے، ان کے پاس چلے جاتے، ایک ہی بات ہے۔'' اور خصوصیت کے ساتھ شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''یہ تو ہمارے شاہ صاحب ہیں۔'' حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی نظر عنایت اور شفقت تمام خدام اور عقیدت مندوں پر یکساں ہوتی تھی۔ البتہ سادات کرام کو آلِ رسول ﷺ ہونے کی بناء پر ترجیح حاصل ہوتی۔

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ پر مرشد کامل کی طرف سے فیوض و برکات کی جو موسلا دھار بارش برسی تھی۔ اس کے دو قطرے آپ کا یوں فرماتا ہے: ''ایک ہی بات ہے''۔ ''یہ تو ہمارے شاہ صاحب ہیں'' اس سے آپ کی شان و عظمت ظاہر ہوتی ہے۔[5]

فیضِ عام:

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے ممتاز خلیفہ تھے۔ آپ کے فیوض و برکات غیر محدود تھے۔ آپ سے مستفیض ہونے والے صرف مسلمان ہی نہیں تھے بلکہ غیر مسلم بھی تھے۔ آپ کے وعظ و تلقین کا غیر مسلموں پر اس قدر اثر ہوتا کہ وہ مسلمان ہوکر صوم و صلوٰۃ کے پابند اور تہجد گزار بن جاتے۔ ایسے سینکڑوں کی تقدیر بدل گئی، کثیر تعداد بدعقیدگی سے تائب ہوکر صراط مستقیم پر گامزن ہوگئے اور بے شمار توحیدی رنگ میں رنگ دیے گئے۔

عجز وانکسار:

آپ عجز وانکسار کا مجسمہ تھے۔ آپ سب خدام سے بلا امتیاز یکساں سلوک کرتے۔ ہر ایک کی بات توجہ سے سماعت فرماتے اور آنے کا مقصد دریافت فرماتے۔ متوسلین کا دعویٰ ہوتا کہ آپ مجھ پر سب سے زیادہ شفقت فرماتے ہیں۔ اصلاح احوال و نظریات اور تلقین و تربیت کا انداز بھی بالکل عمومی اور سادہ ہوتا۔ لباس، گفتار اور رفتار وغیرہ میں سادگی ہی سادگی تھی۔

لباس مبارک:

آپ کا ہر عمل سنتِ مصطفیٰ ﷺ کے مطابق تھا۔ آپ کا لباس سفید کُرتا، عمامہ اور تہبند پر مشتمل تھا۔

5- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: چشمہ فیض شیر ربانی ص 394

Marfat.com

عمامہ کے نیچے سلسلہ نقشبندیہ کی مشہور پانچ کلی ٹوپی استعمال فرماتے۔ جوتا زرد اور چمڑے کا ہوتا۔ ایک رومال بھی ساتھ رکھتے۔ جب کہیں عازم سفر ہوتے تو اسے بائیں کندھے پر رکھ لیتے۔ شب و روز پیر خانہ کی ٹوپی اپنے سر سے علیحدہ نہ ہونے دیتے البتہ جب اچانک سر مبارک سے سرک جاتی تو بسم اللہ شریف پڑھ کر درست فرما لیتے۔

معمولاتِ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے شبانہ روز کے معمولات کا تعین کر رکھا تھا۔ جن پر آپ مسلسل عمل پیرا رہتے۔ معمولات کا مختصر خاکہ مندرجہ ذیل ہے:

نماز عشاء کے بعد خواب گاہ میں تشریف لے جاتے اور آرام فرما ہو جاتے۔ تہجد کے لیے بسم اللہ شریف پڑھتے ہوئے بیدار ہوتے۔ استنجاء اور وضو کرنے کے بعد نماز تہجد دو، دو رکعت کر کے بارہ رکعت ادا فرماتے۔ اپنی مخصوص تسبیح جو پانچ سو لکڑی کے دانوں پر مشتمل تھی، کے دانوں پر نہایت خشوع و خضوع سے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں درود پیش کرتے۔ کبھی طویل اور کبھی مختصر سجدہ ہائے عجز کرتے۔ اذان فجر کا وقت ہو جانے پر مؤذن اذان کہتا تو ساتھ ساتھ جواب دیتے۔ جب مؤذن " اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ " کہتا تو " قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ " کہتے ہوئے دونوں انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگا لیتے۔

نمازِ فجر باجماعت ادا فرماتے۔ نماز کے بعد ایک لمبے کپڑے پر شمارے بچھائے جاتے اور سب کے ساتھ مل کر شمارے پڑھتے۔ شماروں پر درود خضری پڑھتے جو یہ ہے:

﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ.﴾

درود شریف کے بعد دعا فرماتے اور دعاء میں جو اشعار پڑھتے ان میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں:

خدایا بدہ شوق ذاتِ رسول — بدردِ محمد مرا کن قبول
شب و روز در عشق حضرت بدار — ہمہ عمر در وصل احمد گزار
حیاتی مماتی ہمہ وقت ما — عطا کن وصال مرا مصطفیٰ
نداریم غیر از تو فریاد رس — توئی عاصیاں را خطا بخش و بس

Marfat.com

نگہدار ما را ز راہ خطا — خطا در گزارو صوابم نما
اے خاصہءِ خاصانِ رسل وقت دعا ہے — امت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے
زمہجوری بر آمد جان عالم — ترحم یا نبی اللہ ترحم
ہمہ انبیاء در پناہ تواند — مقیم در بار گاہ تواند
تو مہر منیری ہمہ اختر اند — تو سلطان ملکی ہمہ چاکر اند
وَ کُلُّ وَلِیٍّ لَہٗ قَدَمٌ وَ اِنَّنِیْ — عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدَرِ الْکَمَالِ
گنج بخش فیض عالم مظہرِ نور خدا — ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما
وز برائے حضرت خواجہ امیر الدین ولی — آنکہ چوں خضر است پیر کامل مرد جلی
و ز برائے حضرت شیر محمد بدر عید — آنکہ از تیغ محبت کرد بسمل ہر کہ دید

دوردِ پاک پر دعاء کا اختتام ہوتا۔

دعاء کے بعد آپ تخلیہ میں تشریف لے جاتے۔ دیگر وظائف کے بعد وضو فرما کر خدام، متوسلین اور عقیدت مندوں میں تشریف لے آتے جو پہلے سے منتظر ہوتے۔ آپ خدام میں جلوہ فرما ہو کر ہر ایک کی بات توجہ سے سماعت فرماتے اور جوابات سے نوازتے۔ اس موقعہ پر مختصر درسِ قرآن ہوتا یا بعض اوقات فقہی مسائل پر روشنی ڈالی جاتی۔ حاضرین میں سے جو بیعت کا شرف حاصل کرنے کی خواہش کرتے ان کو غلامی میں قبول فرماتے۔ نماز، روزہ، درود خضری، خدمت و آداب والدین، نماز تہجد اور دیگر وظائف و اوراد کی اجازت فرماتے۔ اس نشست کے بعد گرمیوں کے موسم میں تخلیہ میں تشریف لے جاتے۔ نماز ظہر تک قیلولہ فرماتے۔ نماز ظہر کی اذان سے قبل بیدار ہو کر استنجاء اور وضو فرما کر مسجد میں تشریف لے آتے۔ نماز ظہر با جماعت ادا فرماتے۔ نماز کے بعد پھر متوسلین کی مجلس میں جلوہ افروز ہوتے۔ اولیاء اللہ بالخصوص حضرت شیرِ ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا تذکرہ فرماتے اور ان کی تعلیمات بیان فرماتے۔ محبت رسول ﷺ اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ پیدا کرنے والی باتیں ارشاد فرماتے۔

نماز عصر کا آغاز ہوتے ہی استنجاء اور وضو کر کے خدام کے ساتھ مسجد میں تشریف لے آتے۔ اذان ہوتی تو باجماعت نماز ادا فرماتے۔ امامت کے فرائض ایک مخلص خادم کے ذمہ تھے البتہ بعض اوقات خود بھی نماز

Marfat.com

پڑھاتے۔ نماز عشاء کے فرض سے قبل چار سنت اور نماز عصر سے قبل کی چار سنت باقاعدگی سے ادا فرماتے۔ مریدین کو ان کے پڑھنے کی تاکید فرماتے۔ نماز عصر کے بعد تخلیہ میں تشریف لے جاتے لیکن بعض اوقات خدام اور مریدین سے ملاقات بھی فرماتے۔

نماز مغرب کا وقت شروع ہونے سے قبل مسجد میں تشریف لا کر صف میں دوزانو بیٹھ جاتے۔ پہلی صف میں باریش حضرات کو بیٹھنے کی اجازت ہوتی اور دوسرے لوگ پیچھے والی صفوں پر بیٹھتے۔ آپ کا یہ سلسلہ تاحال جاری وساری ہے۔ نماز مغرب باجماعت ادا کرنے کے بعد تمام خدام حسب دستور صفوں میں بیٹھے رہتے۔ ذکر واذکار اور دورشریف میں مصروف رہتے۔ اوراد و وظائف کے بعد آپ خصوصی اور رقت انگیز دعا فرماتے۔ دعا کے بعد دسترخوان بچھایا جاتا اور سب کو ہاتھ دھونے کا حکم ہوتا۔ سنت نبوی ﷺ کے مطابق دایاں گھٹنا کھڑا کر کے اور بایاں بچھا کر، سر کو ٹوپی یا کپڑا وغیرہ سے ڈھانپ کر دسترخوان پر کھانے کے لیے لوگ بیٹھ جاتے۔ آپ بھی سب کے ساتھ مل کر کھانا تناول فرماتے۔ تمام متوسلین کے لیے کھانا یکساں ہوا کرتا البتہ علماء و مشائخ کو حسب مراتب کھانا پیش کیا جاتا۔ نماز عشاء کا وقت شروع ہونے پر سب متوسلین وضو کر کے حسب قاعدہ صفوں پر دوزانو بیٹھ جاتے۔

نماز جمعۃ المبارک کی تیاری کا خصوصی اہتمام فرماتے۔ جمعۃ المبارک کے دن نماز فجر کے بعد اوراد و وظائف مکمل کر کے متوسلین سے مختصر ملاقات کر کے گھر تشریف لے جاتے۔ حجامت بنواتے، ہاتھ اور پاؤں کے ناخن بطریقہ سنت نبوی ﷺ ترشواتے، لبوں کے بال کٹواتے، غسل فرماتے۔ نئے یا دھلے ہوئے کپڑے زیب تن فرماتے، داڑھی شریف میں کنگھا کرتے، سُرمہ لگاتے، خوشبو استعمال کرتے اور خطبہ جمعۃ المبارک ارشاد فرمانے کے لیے مسجد میں جلدی تشریف لاتے۔ آپ کا خطاب سادہ اور پنجابی زبان میں ہوتا۔ قرآن و حدیث اور فقہی مسائل کو ایسے انداز میں بیان فرماتے کہ حاضرین وسامعین کے دل و دماغ میں ایک ایک لفظ اتر جاتا۔ دوران خطاب آپ اشعار نہ پڑھتے البتہ کبھی کبھار پڑھتے تو بالکل سادہ انداز میں۔ نماز کے لیے صفوں کو درست کرنے کا خصوصیت سے اہتمام فرماتے۔ بعض اوقات خدام کے کندھوں کو پکڑ کر صفیں سیدھی فرماتے۔ نمازیوں کو دوران نماز دونوں پاؤں کے درمیان چار انگشت کی مقدار فاصلہ رکھنے کی ہدایت فرماتے۔

Marfat.com

مسجد میں صفیں بچھانے کے لیے بھی عملی طور پر حصہ لیتے۔

پیر خانہ سے عقیدت ومحبت:

تربیت یافتہ اور مخلص مرید کی نظر میں پیر خانہ قبلہ سے کم نہیں ہوتا۔ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے پیر خانہ ''شرقپور شریف'' کے آداب کو ملحوظ خاطر رکھ کر حاضر ہوتے۔ آپ موضع ''کرمونوالہ'' ضلع فیروز پور سے حاضری کے لیے آتے تو رائے ونڈ تک بذریعہ ریل سفر کرتے اور اس سے آگے شرقپور شریف تک کا سفر پیدل طے کرتے۔ دوران سفر آداب کے پیش نظر آپ خاموشی اختیار فرما لیتے اور ایسا معلوم ہوتا کہ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہیں یا وہ آپ کو ملاحظہ فرما رہے ہیں۔

اپنے شیخ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو تمام آداب پیش نظر رکھتے اور نظر اٹھا کر آپ کے چہرہ انور کی طرف نہ دیکھتے۔ حضرت صاحبزادہ عمر بیر بلوی رحمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں:

''شاہ صاحب کی ذات بابرکات نہایت خائف واقع ہوئی ہے کیا مجال کہ حضرت کی خدمت میں آنکھ اوپر اٹھا جائیں''۔

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مرشد کامل کی نوازشات وعنایات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''اگر میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ہم پر کرم نہ فرماتے تو ہم چکی راہوں کا کیا بنتا''؟

آپ کے خدام پر بھی ''پیر خانہ'' کے آداب کا رنگ چڑھا ہوا تھا۔ وہ بھی سراپا ادب بن کر حاضر خدمت ہوتے تھے اور حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ بھی حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرح ان (خدام) پر شفقت فرماتے۔ ایک دفعہ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک خادم مولوی عبدالحق صاحب کو حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے خدمت میں بھیجا۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے دریافت کرنے پر مولوی صاحب نے عرض کیا: حضور! حضرت سید محمد اسماعیل شاہ سے نسبت ہے۔ آپ نے چار ایام تک اپنے پاس ٹھہرایا پھر شفقت ومحبت سے اجازت فرما کر روانہ فرمایا۔

مرشد کامل کے آداب میں سے ایک یہ ہے کہ احتراماً ان کا نام نہ لیا جائے۔ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ بھی احتراماً اپنے مرشد کامل کا نام نہ لیتے۔ آپ کے ایک خادم کا نام ''شیر محمد'' تھا۔ ان پر دوسرے خدام کی بہ نسبت زیادہ شفقت فرماتے اور جب ان کو بلانا ہوتا اس کا نام لے کر نہ پکارتے بلکہ ''محمد شریف'' یا ''حکیم جی

Marfat.com

''(کیونکہ وہ طبابت کے پیشہ سے متعلق تھے)اور یا'' بڑی سرکار کے نام والے'' کہہ کر مخاطب کرتے۔

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ادب واحترام کے اعتبار سے پیر خانہ مدینہ طیبہ سے کم نہ تھا کیونکہ مدینہ طیبہ کے آداب کا درس بھی تو اسی در سے ملتا ہے۔ایک دفعہ خطیب اہل سنت حافظ محمد شفیع اوکاڑوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے حضور ایک تسبیح پیش کی جس کے امام (بڑا دانا) سے ''مدینہ طیبہ'' نظر آتا تھا۔آپ نے تسبیح میں دیکھا تو فرمایا: ''مجھے تو شرقپور شریف نظر آتا ہے'' یعنی آپ کے دل ودماغ میں تصور مرشد اور دیار مرشد کا جو نقشہ منقش تھا اس کا اظہار تسبیح میں بھی ہوتا تھا ورنہ شرقپور شریف کی عظمت وفضیلت، مدینہ طیبہ سے ہرگز فائق نہیں ہے۔

صوفی محمد ابراہیم قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی رفاقت میں مکان شریف کا سفر کر رہے تھے۔جب ''مکان شریف'' کے قریب پہنچے تو کچھ لڑکے ''گلی ڈنڈا'' کھیل رہے تھے اور لڑکوں کے دوڑنے کے باعث مٹی اڑ رہی تھی۔حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے لڑکوں کو اشارہ کر کے ایک طرف ہو جانے کا کہا تا کہ حضرت قبلہ پر مٹی نہ پڑے۔ آپ نے شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہو کر فرمایا: ''شاہ جی! رہنے دیجیے، مرشد کے شہر کی دھول بھی قابل احترام اور شفاء والی ہوتی ہے۔''6

مرشد کامل کے حکم سے جاری کردہ لنگر چوبیس گھنٹے جاری رہتا لیکن کفایت شعاری کا اصول مدنظر رکھا جاتا کیونکہ پیر خانہ کے لنگر کا حصہ بھی پہنچایا جاتا تھا۔پیر خانہ کا لنگر کبھی خود لے کر شرقپور شریف میں حاضر ہو جاتے اور کبھی کسی خادم کے ذریعے پہنچا دیتے۔وہ لنگر کا حصہ کبھی جنس کی شکل میں ہوتا اور کبھی رقم کی صورت میں۔حکیم خوشی محمد فیروز پوری کا بیان ہے کہ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ جب سامان نذر لے کر شرقپور شریف جاتے تو عموماً آپ کے ساتھ جانے کا شرف مجھے حاصل ہوتا۔وہ سامان اتنا کثیر ہوتا کہ میں بمشکل اسے اٹھا کر شرقپور شریف میں حاضر ہوتا۔

اخلاق وعادات:

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ مرشد کامل کے فیض صحبت سے کامل واکمل بن گئے۔ہر طرف

6- محمد اکرام، پروفیسر: معدن کرم ص577

Marfat.com

سے لوگ دعاء خیر و برکت، زیارت اور حصول نسبت کی غرض سے حاضر خدمت ہوتے اور دلی مقصد لے کر واپس لوٹتے۔ جو عقیدت مند ایک بار حاضر ہوتا وہ بار بار حاضری کے لیے مجبور ہو جاتا کیونکہ توجہ الی اللہ، سکون قلب اور فیوض و برکات کی دولت اسے کہیں میسر نہ آتی۔

آپ حاضر ہونے والے خدام، متوسلین اور مریدین کا وقت ہرگز ضائع نہ ہونے دیتے۔ انہیں تعمیر مسجد کے لیے، پانی لانے یا کسی پلاٹ کو ہموار کرنے کے لیے مٹی لانے کا ارشاد فرماتے۔ خدام و مریدین حکم ہوتے ہی عمل پیرا ہو جاتے۔ ان میں امیر لوگ بھی ہوتے اور غریب بھی۔ تکبر و غرور میں ڈوبے ہوئے لوگوں کی اصلاح ہو جاتی اور ان کا غرور حرف غلط کی طرح ختم ہو جاتا۔ ان کو سکون قلب، محبت مرشد اور اجر و ثواب کی دولت میسر آ جاتی۔

اس طرح چند ایام کی تربیت سے ایسی اصلاح ہو جاتی کہ خدام سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخنوں تک مرشد کامل کے رنگ میں رنگے ہوئے نظر آتے۔ دیکھنے والے لوگ پہلی نظر سے یہ پہچان جاتے کہ یہ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا خادم ہے۔

یک زمانہ صحبتِ با اولیاء — بہتر از صد سالہ طاعت بے ریاء

عشق رسول ﷺ:

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ جب متوسلین و مریدین میں جلوہ افروز ہوتے تو بار بار ذکر مصطفیٰ ﷺ کرتے۔ اکثر آپ کی زبان سے یہ الفاظ نکلتے: ''کیوں بابو جی! کیوں مولوی جی! حضور صلی اللہ علیہ وسلم دی بڑی شان اے۔''

خدام محسوس کرتے گویا آپ حضور انور ﷺ کا حسن و جمال اور شان و عظمت دیکھ کر بیان فرما رہے ہیں۔ آپ کی گفتگو سے متوسلین پر کیفیت اور رقت طاری ہو جاتی اور آنکھوں میں آنسوؤں کی جھڑی بندھ جاتی۔

عاجزی وانکساری:

آپ کو نام و نمائش اور دست و قدم بوسی سخت ناپسند تھی۔ ظاہری مصافحہ کے خواہش مند حضرات کی تربیت نفس اور اصلاح احوال کے لیے یوں فرمایا کرتے:

''ہر انسان کے دل میں سب سے زیادہ ماں کی محبت ہوتی ہے مگر یہ بتاؤ کہ گھر میں آتے

Marfat.com

جاتے وقت ماں سے کتنی دفعہ مصافحہ کیا جاتا ہے۔ محبت اور احترام دل میں ہوتا ہے۔ دل محبت سے لبریز ہونا چاہیے۔"

مستورات سے اجتناب:

اسلامی تعلیمات کے مطابق غیر محرم مرد کا عورت کو دیکھنا سخت حرام ہے کیونکہ عورت کو بہر صورت پردہ میں مستور اور حجاب میں رہنا نہایت ضروری ہے تا کہ ممکنہ فتنہ وفساد رونما نہ ہو سکے۔ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ بھی اسلامی ضابطہ کے پیش نظر خواتین کو قریب نہ آنے دیتے۔ اپنے خدام ومریدین کو سختی سے فرمایا کرتے کہ: "ہمارا اور اپنی اپنی عورتوں کو بتا دیا کرو، وہ یہاں ہرگز نہ آئیں۔"

رخصت کے وقت خدام پر شفقت:

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہونے والے لوگوں کو باری باری گفتگو کرنے کا موقع میسر آتا۔ خدام رخصت لے کر گھر کو روانہ ہوتے تو آپ دعاؤں سے ان کو رخصت فرماتے۔ الوداع کہتے وقت آپ کی زبان پر محبت وشفقت سے یہ الفاظ ہوتے:

"ایسا کہنا تو نہیں چاہیے کہ جاؤ"، اچھا خراماں خراماں جائیں۔ اَللّٰہُ حَافِظُنَا وَحَافِظُکُمْ فِیْ کُلِّ اُمُوْرِ الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا. (دین اور دنیا کے کاموں میں ہمارا اور تمہارا اللہ تعالیٰ محافظ ہے)۔"

باجماعت نماز ادا کرنا:

آپ احکام دین پر باقاعدگی سے عمل پیرا ہوتے اور خدام کو عمل پیرا ہونے کی سختی سے تاکید فرماتے۔ آپ کی عادات میں سے ایک یہ بھی تھی کہ نماز پنجگانہ باجماعت ادا فرماتے اور متوسلین کو باجماعت نماز پڑھنے کی ہدایت فرماتے۔ اس سلسلے میں آپ نے فرمایا: جو شخص ہمیشہ باجماعت نماز پڑھتا ہے، اس پر کوئی مصیبت نہیں آتی نہ دینی اور نہ دنیاوی۔

طریقہ سفر:

آپ کا طریقہ سفر عام مشائخ سے مختلف تھا، امتیازی حیثیت اور نام ونمائش کو ناپسند فرماتے۔ دوران سفر جو خدام اور متوسلین ساتھ ہوتے ان کو آگے یا پیچھے چلنے کا حکم دیتے۔ صرف ایک ساتھی (خادم) ساتھ چلتا تا کہ جلوس کی نمائش سے بچا جا سکے۔ ساتھ والا خادم بھی آپ کی دائیں طرف چلتا۔ علاوہ ازیں سفر وحضر

Marfat.com

میں تسبیح کی نمائش سے مکمل پرہیز فرماتے۔

آداب محفل:

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ دوزانو بیٹھتے جو عاجزی وانکساری کی شکل ہے، خدام کو بھی اس شکل وصورت میں بیٹھنے کا حکم فرماتے۔ جمعۃ المبارک کے خطبہ کے دوران بھی سامعین کو دوزانو بیٹھنے کا حکم فرماتے اور جو شخص اس سلسلے میں غفلت سے کام لیتا تو اس کی اصلاح کی جاتی اور آئندہ اسے دوبارہ خلاف ورزی کی جرأت نہ ہوتی۔ دوران نشست اگر کوئی خادم دائیں بائیں دیکھنے کی کوشش کرتا تو اس کو تنبیہ کی جاتی۔ غیر ذی روح اشیاء مثلاً لوٹا، جھاڑو، کسی، درانتی اور جوتے وغیرہ بھی قبلہ رخ رکھنے کا حکم فرماتے تا کہ انسان بھی اپنا قبلہ درست کرلے اور اس میں سنت مصطفیٰ ﷺ اپنانے کا جذبہ پیدا ہو جائے۔

عمومی طریقہ اصلاح:

جب کسی خادم سے کوئی غلطی سرزد ہو جاتی تو آپ سنت نبوی ﷺ کے مطابق اس کا نام لیے بغیر اصلاح فرما دیتے تا کہ کسی کی بے عزتی کا پہلو سامنے نہ آئے۔ آپ کے اس طریقہ سے خدام پر گہرا اثر ہوتا اور ہر خادم از خود اپنی اصلاح کرنے کی سعی وکوشش کرتا۔ البتہ جس سے کوئی غلطی ہوتی وہ اصل حقیقت سے ضرور باخبر ہو جاتا اور تائب ہو جاتا، پھر تا حیات اس کا اعادہ نہ کرتا۔

مسلک ومشرب:

آپ کو عقائد فاسدہ اور نظریات باطلہ کے حامل لوگوں سے سخت نفرت تھی۔ یہی وجہ ہے کہ تا حیات ایسے لوگوں کی اقتداء میں نماز ادا نہیں کی۔ فقہ میں آپ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مقلد تھے۔

آپ حضور انور ﷺ کے فضائل وکمالات اور معجزات بڑی عقیدت ومحبت سے بیان فرماتے اور متوسلین کو بیان کرنے اور سننے کی ہدایت فرماتے۔ اب بھی آپ کے جانشین حضرات ''حضرت کرمانوالہ شریف'' میں گیارہویں شریف، عظمت اولیاء اور میلاد النبی ﷺ کی محافل منعقد کرتے ہیں۔

حضور انور ﷺ کی نورانیت، حاضر وناظر، حیات النبی ﷺ اور علم غیب کے مسائل کے قائل تھے اور متوسلین کو ان مسائل پر پختہ یقین رکھنے کی ہدایت فرماتے۔ قرآن پاک کی آیات واحادیث نبوی ﷺ سے ان

Marfat.com

مسائل کو ثابت کرنے کے لیے دلائل و براہین بیان فرماتے۔

آپ حضور انور ﷺ کو بے مثل بشر قرار دیتے۔ حضور ﷺ کو اپنی مثل قرار دینے والوں کی تردید میں فرمایا: ''حضور پرنور ﷺ کو بے مثل جانیے کہ '' اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ'' کو ہم مثلیوں اور ہمچو ماؤں نے غلط سمجھا کہ ''یوحی اِلَیَّ '' کو چھوڑ دیا اور گمراہ ہوئے۔

آپ نے فرمایا: ہمارے رسول ﷺ کا آسمانوں پر اسم گرامی ''احمد'' اور زمین پر ''محمد'' ہے۔ فرمایا: ''بَشَرٌ مِثْلُنَا '' کا عقیدہ منکرین انبیاء کرام کا ہے۔ کیونکہ قرآن شاہد ہے کہ صرف کافروں نے انبیاء کرام علیہم السلام کو اپنی مثل قرار دیا ہے۔ '' قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ '' میں حکمت و فلسفہ یہ ہے کہ حضور ﷺ کے فضائل و کمالات اور معجزات دیکھ کر لوگ نصاریٰ کی طرح آپ کو بھی ابن اللہ (خدا کا بیٹا) نہ کہنا شروع کر دیں۔

فرمایا: ''اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ''یا معین الدین''، ''یا شیخ معین الدین چشتی''، ''یا حضرت سلطان شیخ عبدالقادر جیلانی شَیْئاً لِلّٰہ''، ''یا بہاؤ الدین نقشبند'' اور ''یا شاہ مدار'' کا ورد عموماً صبح و شام فرماتے تھے''۔[7]

ایک دفعہ فرمایا: یہ فقیر اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقت سے دنیا کو اپنی ہتھیلی پر سرسوں کے دانے کے طرح دیکھتا ہے۔ پھر بھی لوگ خیال کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو غیب کا علم نہیں ہے۔ فرمایا: (۱) قیامت کب آئے گی؟ (۲) بارش کب ہوگی؟ (۳) ماں کے پیٹ میں کیا ہے؟ (۴) انسان کل کیا کرے گا؟ (۵) انسان کس زمین میں مرے گا؟ ان پانچ چیزوں سے آخری چار کا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے علم دیا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کو ان کا علم نہیں تھا!۔

مبالغہ آرائی سے نفرت:

عموماً ہوتا یوں ہے کہ محفل میں کرامت غوث اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کی بیان کی جاتی ہے اور اشارہ جلوہ افروز پیر طریقت کی طرف کیا جاتا ہے۔ جس سے حاضرین میں تاثر پایا جاتا ہے کہ یہ کرامت حضرت پیر طریقت صاحب کی ہے۔ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو ایسی مبالغہ آمیزی اور مبالغہ آرائی سے سخت نفرت تھی۔ آپ ایسی گفتگو کرنے والے کو فوراً منع فرما دیتے اور فرماتے کہ لوگوں کے سامنے شیخ کی محبت کا اظہار درست نہیں ہے بلکہ اسے اپنے سینے میں دفن رکھے۔ اگر اس کا اظہار کرے، شریعت مطہرہ کے مطابق کرے ورنہ ''خواجگان

7- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: چشمہ فیض شیر ربانی ص399

Marfat.com

نقشبند'' بہت ناراض ہوتے ہیں کیونکہ سلسلہ نقشبندیہ میں شریعت کی پابندی ضروری ہے۔

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ بطور طبیب:

اسلاف کے احوال وآثار کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ علوم اسلامیہ کی تکمیل کے ساتھ ساتھ طب یونانی (اسلامی) میں بھی مہارت تامہ رکھتے تھے۔تا کہ احباب، خدام اور معتقدین کی روحانی وجسمانی تربیت وخدمت کی جاسکے۔حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسلاف کی پیروی میں فن طب میں کمال حاصل کیا۔آپ نے فن طب کا آغاز حکیم نظام الدین سے کیا اور اس کی تکمیل دہلی میں قیام کے زمانہ میں کی۔

آپ حاضر ہونے والے مریض کی تشخیص کیے بغیر اس کا مرض بتادیتے۔اگر وہ مطمئن نہ ہوتا اور انکار کرتا تو کشف کے ذریعے ارشاد فرمادیتے کہ تم فلاں فلاں طبیب کے پاس بھی گئے ہو اور انہوں نے بھی یہی مرض بتایا تھا۔

صوفی محمد ابراہیم میروالی کا بیان ہے کہ ایک دفعہ مَیں حضرت کی خدمت میں موجود تھا۔آپ اس دن ہر مریض کا علاج ناریل کے ذریعے تجویز فرمارہے تھے۔ایک شخص حاضر خدمت ہوا اس نے عرض کیا کہ: اس کی بیوی کو ''ناسور'' کا مرض ہے۔آپ نے اس کے لیے بھی ناریل کا استعمال تجویز فرمایا۔اس نے دل میں خیال کیا کہ ''ناسور'' کے مرض اور ناریل کا کیا تعلق ہے؟ آپ نے فوراً فرمایا: کتاب ''خواص الادویہ'' دیکھ لیں کہ مرض ''ناسور'' کے لیے ناریل نہایت عمدہ ومفید ہے۔

جناب شیخ چراغ دین کا بیان ہے کہ مجھے ''بالچر'' کا مرض لاحق ہوگیا۔میں حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ''حضرت کرمونوالہ''، ضلع فیروز پور میں حاضر ہوا اور اپنے مرض کے بارے میں عرض کیا۔آپ نے علاج کے لیے خربوزہ تجویز فرمایا کہ اس کے چھلکے سر پر ملو۔ان دنوں میں خربوزہ نایاب تھا کیونکہ خربوزہ کا موسم نہیں تھا۔آپ نے خود کرم ومہربانی فرماتے ہوئے مجھے ایک خربوزہ عنایت فرمادیا اور فرمایا: اس کا گودا کھالو اور چھلکے سر پر ملو، انشاء اللہ العزیز مرض دور ہوجائے گا۔میں وہ خربوزہ گھر لے جانے کی کوشش میں تھا تو آپ نے فرمایا: یہ خربوزہ گھر تک نہیں پہنچ سکے گا۔فیروز شاہ اسٹیشن پر مجھے سخت بھوک محسوس ہوئی تو میں نے خربوزہ کاٹا، اس کا گودا کھالیا اور چھلکے سر پر ملے تو گھر جانے سے قبل میرا مرض دور ہوگیا۔

آپ نے قرآن، حدیث، فقہ، اصول تفسیر، اصول فقہ، معانی فلسفہ، ادب، لغت، صرف ونحو، منطق، ہندسہ اور دیگر علوم فنون کی تحصیل فرمائی اور ساتھ ہی فن طب کی بھی تکمیل فرمائی۔ گویا ایک طرف آپ روحانی

Marfat.com

امراض یعنی بدعقیدگی مثلاً نجدیت، مرزائیت، شیعیت، اور عیسائیت وغیرہ کے معالج تھے اور دوسری طرف جسمانی امراض مثلاً بخار مسلسل، ناسور، فالج اور چنبل وغیرہ کے معالج وطبیب حاذق تھے۔

مزارات پر حاضری

زیارت قبور کرنا، اہل قبور کے لیے دعائے مغفرت کرنا اور ایصال ثواب کرنا جائز ہے۔ حضور انور ﷺ شہداء احد کے لیے جنت البقیع (مدینہ شریف کا مشہور قبرستان) میں تشریف لے جاتے اور ان کے لیے دعاءِ مغفرت فرماتے۔ آپ کے وصال کے بعد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آپ کے مزار پر حاضری دیا کرتی تھیں۔ آپ کے وصال سے لے کر تا حال صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور مابعد کے لوگ بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں مسلسل حاضری دیتے آرہے ہیں۔ آپ نے حاضری کی ترغیب کے سلسلے میں ارشاد فرمایا: "مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ" (جس نے میرے مزار مبارک کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی)۔ اور صحاح ستہ کی ایک روایت ہے کہ شروع شروع میں اصلاح احوال کے لیے آپ ﷺ نے زیارت قبور سے منع فرمایا تھا لیکن بعد میں اس کی اجازت عطا فرمادی۔ آپ نے فرمایا: زیارت قبور سے موت یاد رہتی ہے، اس لیے تم زیارت قبور کیا کرو۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب زیارت قبور کے لیے قبرستان میں جاؤ تو (بغرض ایصالِ ثواب) سورۃ فاتحہ، سورۃ اخلاص اور سورۃ تکاثر پڑھا کرو تا کہ اصحاب قبور قیامت کے دن تمہاری شفاعت کریں۔

ان روایات اور دلائل کی بناء پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، تابعین، آئمہ کرام، صالحین، حضرت غوث اعظم، حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری، حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری، حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر، حضرت بابا بلھے شاہ قصوری، حضرت شیر ربانی شرقپوری وغیرہم اولیاء کرام رحمھم اللہ تعالیٰ زیارت قبور کرتے رہے۔ اور فیوض وبرکات حاصل کرتے رہے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی، حضرت مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا خان بریلوی رحمھم اللہ تعالیٰ نے زیارت قبور کے طریقہ کار، اہمیت اور فضیلت کے بارے میں کتب تصنیف فرمائیں۔

انبیاء کرام، اولیاء عظام اور عام مسلمانوں کے مزارات کی حاضری کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ مزار

Marfat.com

سے تین ہاتھ کے فاصلے پر صاحب قبر کے منہ کے سامنے کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر تلاوت قرآن کی جائے اور اس کا ایصال ثواب کیا جائے۔ دعا میں انبیاء کرام، صحابہ کرام، اولیاء عظام، آئمہ امت، اپنے عزیز و اقارب اور عام مسلمانوں کی ارواح کو ایصال ثواب کا قصد کیا جائے۔

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ بھی فیوض و برکات کے حصول کے لیے اولیاء کرام کے مزارات پر حاضری دیتے۔ آپ نے مندرجہ ذیل مزارات پر حاضر دی اور فیوض و برکات سمیٹے:

☆ مزارات مکان شریف (بھارت):

قصبہ ''مکان شریف'' حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا دادا پیر خانہ ہے جو اولیاء سادات مکان شریف کے فیوض و برکات کا مرکز و محور ہے۔ یہاں حضرت دانیال، حضرت سید شاہ حسین، حضرت سید امام علی شاہ، حضرت سید صادق علی شاہ، حضرت سید بڈھن شاہ (بطور علاقہ) اور حضرت سید محمد مظہر قیوم رحمہم اللہ تعالیٰ کے مزارات ہیں۔ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی معیت میں مزارات سادات مکان شریف پر حاضری دیتے رہے۔

☆ مزار حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمہ اللہ تعالیٰ:

حضرت داتا صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ افغانستان (غزنی) میں پیدا ہوئے۔ حضرت شیخ ابوالحسن محمد بن الحسن ختلی کے دست اقدس پر شرف بیعت حاصل کیا۔ مرشد کامل کے حکم پر ڈیڑھ برس کی مسافت پیدل طے کر کے لاہور میں قدم رنجہ ہوئے۔ ۴۶۵ھ میں وصال فرمایا۔ مزار پنجاب کے دل لاہور میں مرجع خلائق ہے۔ دنیا بھر سے مسلمان مزار پر حاضری دینے کے لیے آتے ہیں۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری، حضرت فرید الدین مسعود گنج شکر، حضرت مجدد الف ثانی، حضرت خواجہ باقی باللہ اور شیر ربانی شرقپوری رحمہم اللہ تعالیٰ نے اپنے اپنے دور میں مزار ہجویری پر حاضری دی اور فیوض و برکات حاصل کیے۔ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزار پر کئی بار حاضری کا شرف حاصل کیا۔

☆ مزار حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمہ اللہ تعالیٰ:

سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمہ اللہ تعالیٰ ۵۶۷ھ مطابق 1133ء میں سنجر میں پیدا ہوئے۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست اقدس پر شرف بیعت حاصل کیا۔ مرشد کامل کی

Marfat.com

نگاہ فیض سے منازل سلوک طے کیں۔ بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے زیارت سے نوازا اور ''سلطان الہند'' کا لقب عطاء فرمایا اور ہندوستان میں تبلیغ دین کے لیے تعینات کر دیا۔ اپنے مرشد سے اجازت لینے کے بعد ہندوستان آئے۔ حضرت داتا گنج بخش رحمہ اللہ تعالیٰ کے حضور چلہ کشی کرنے کے بعد اجمیر شریف تشریف لے گئے۔ لاہور سے اجمیر پہنچنے تک آپ کی تبلیغی مساعی سے نوے لاکھ غیر مسلم دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ ۶۳۳ھ مطابق 1236ء میں وصال فرمایا۔ اجمیر شریف میں مزار مرجع خلائق ہے۔ وصال کے وقت آپ کی پیشانی پر یہ الفاظ نمودار ہوئے: ''هٰذَا حَبِيْبُ اللّٰهِ مَاتَ فِيْ حُبِّ اللّٰهِ'' (یہ اللہ کے دوست ہیں اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں ان کا وصال ہوا) جو بڑی آسانی سے پڑھے جا سکتے تھے۔

حضرت سلطان الہند خواجہ معین الدین اجمیری رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزار پر کئی بار حاضری دی۔ ایک دفعہ آپ کو حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے روحانی خط وصول ہوا۔ جس میں تحریر تھا کہ آپ ہماری زیارت کے لیے اجمیر آئیں۔ یہ پیغام موصول ہوتے ہی آپ عازم سفر ہو گئے۔ جب مزار کے قریب حاضر ہوئے تو دروازہ خود بخود کھل گیا۔ دربار کے اندر حاضر ہوئے تو قبر انور شق ہوئی حضرت سلطان الہند رحمہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے مخاطب ہو کر فرمایا: شاہ صاحب! ''اب آپ میں کسی چیز کی کمی نہیں رہی''۔ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے متوسلین کی نشست میں عموماً فرماتے: لوگ کہتے ہیں قیام پاکستان کے بعد ہماری فلاں چیز ہندوستان میں رہ گئی ہے لیکن ہماری چیز تو ''حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ تعالیٰ'' ہے جو ہندوستان میں رہ گئے۔

☆ مزار حضرت بابا فرید الملت والدین مسعود گنج شکر رحمہ اللہ تعالیٰ:

حضرت فرید الدین مسعود گنج شکر رحمہ اللہ تعالیٰ ۵۷۰ھ مطابق 1175ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کا خاندان کابل کا رہنے والا تھا جو ہجرت کر کے لاہور میں آ کر آباد ہوا۔ آپ نے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست اقدس پر شرف بیعت حاصل کیا۔ صاحب کرامت بزرگ تھے۔ ۶۵۹ھ مطابق 1261ء میں وصال ہوا۔ مزار پاکپتن شریف میں مرجع خلائق ہے۔ ایک دفعہ مرشد کامل نے فرمایا: ''اے فرید! تمہیں بہشت کی ضرورت ہے؟ عرض کیا: حضور! جہاں آپ کی معیت حاصل ہو میرے لیے وہی مقام

Marfat.com

بہشت ہے۔ مرشد کامل نے جوش سے فرمایا: اے فرید! جو تمہارے مزار کے دروازے سے گزرے گا وہ جنتی ہوگا اور یہ بزرگی قیامت تک رہے گی"۔

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے کئی بار حضرت خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزار پر حاضری دی۔ ایک دفعہ فرمایا: حضرت فرید الدین رحمہ اللہ تعالیٰ ہمیں زمین دیے جا رہے ہیں اور ہم لیے جا رہے ہیں۔ پاکپتن شریف کے قریب ہی آپ کو اراضی ملی تھی۔ آپ ہر اتوار کو اراضی پر تشریف لے جاتے تو مزار پر حاضری دیتے اور یہ سلسلہ کئی سال جاری رہا۔ حضرت بابا فرید الدین رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ آپ کا خصوصی تعلق تھا۔

☆ مزار حضرت علی احمد صابر رحمہ اللہ تعالیٰ کلیر شریف:

حضرت علی احمد کلیری رحمہ اللہ تعالیٰ ۵۹۲ھ مطابق 1196ء کو ہرات میں پیدا ہوئے۔ آپ نے سات ماہ دس دن شیر مادر نوش فرمایا۔ ۵۹۷ھ مطابق 1201ء میں آپ کے والد ماجد سید عبدالرحیم رحمہ اللہ تعالیٰ کا وصال ہوا۔ یتیم ہونے کے بعد ایک سال تک آپ مکمل طور پر خاموش رہے۔ والدہ ماجدہ کی معیت میں ہرات سے اجودھن تشریف لائے۔ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست اقدس حق پرست پر بیعت ہونے کا شرف حاصل کیا۔ آپ جان نثار مرشد اور صاحب کرامت بزرگ تھے۔ ۶۹۰ھ مطابق 1291ء میں وصال ہوا۔ مزار کلیر شریف میں مرجع خلائق ہے۔

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ جس زمانہ میں دہلی میں زیر تعلیم تھے، انہیں دنوں حضرت علی احمد صابر رحمہ اللہ تعالیٰ کے عرس مبارک کے موقع پر کلیر شریف حاضر ہوئے۔ اس موقع پر عظیم اجتماع تھا کہ ایک بزرگ نے آپ سے مخاطب ہو کر فرمایا: کیا آپ دربار کے اندر جانا چاہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں، وہ بزرگ آپ کا ہاتھ پکڑ کر دربار کے اندر لے گئے۔ کچھ دیر تک اندر رہے پھر باہر تشریف لائے تو فرمایا: بڑی جلالت ہے اور بڑی مہربانی ہے"

☆ مزار حضرت خواجہ نور محمد مہاروی چشتی رحمہ اللہ تعالیٰ:

حضرت خواجہ نور محمد مہاروی چشتی رحمہ اللہ تعالیٰ ۱۴ رمضان المبارک ۱۱۴۲ھ مطابق 17 مارچ

Marfat.com

1730ء میں موضع ''چوٹھالہ'' میں پیدا ہوئے۔آپ کھرل خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔حضرت علامہ فخر الدین جہاں رحمہ اللہ تعالیٰ سے علوم باطنی وظاہری حاصل کیے۔اور استادگرامی کے دست اقدس پر شرف بیعت حاصل کیا۔آپ کی کوشش سے سلسلہ چشتیہ کوفروغ حاصل ہوا۔صاحب کرامت بزرگ تھے۔ ۱۲۰۵ھ مطابق 1791ء میں وصال ہوا۔مزار چشتیاں شریف میں مرجع خلائق ہے۔

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ چشتیاں شریف میں حضرت خواجہ نور محمد مہاروی چشتی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزار پر حاضری کے لیے چشتیاں شریف میں بھی تشریف لے گئے۔رات بھر وہاں قیام کیا،جس مکان میں قیام فرمایا تھا اس کے دروازے پر ایک مجذوب نگران تھا۔اسے کسی نے ایک روپیہ پیش کیا تو اس نے آپ کو دیکھتے ہی مسکرا کر وہ روپیہ آپ کو پیش کر دیا۔آپ نے وہ روپیہ واپس کر دیا اور فرمایا کہ:تمہارا نذرانہ ہے۔''

☆ مزار حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمہ اللہ تعالیٰ:

حضرت شمس الدین سیالوی رحمہ اللہ تعالیٰ ۱۳۱۴ھ مطابق 1897ء میں پیدا ہوئے۔والد بزرگوار کا اسم گرامی میاں یار محمد رحمہ اللہ تعالیٰ تھا۔علوم وفنون کی تکمیل حضرت علامہ مولانا محمد علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ مکھڈوی سے کی۔حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست اقدس پر شرف بیعت حاصل کیا جو حضرت پیر سید مہر علی شاہ اور حضرت سید حیدر علی جلالپوری شاہ رحمہما اللہ تعالیٰ کے مرشد گرامی تھے۔آپ کا وصال مبارک سیال شریف میں ہوا۔مزار پُر انوار مرجع خلائق ہے۔

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ بھی آپ کے مزار پر حاضری کی غرض سے سیال شریف میں تشریف لے گئے۔

☆ مزار حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمہ اللہ تعالیٰ:

حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمہ اللہ تعالیٰ ۵۶۶ھ مطابق 1171ء میں قلعہ ''کوت کرور'' میں پیدا ہوئے۔آپ کو علوم وفنون ظاہری وباطنی پر عبور حاصل تھا۔فقہ میں امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے مقلد تھے۔حضرت شہاب الدین سہروردی سے شرف بیعت حاصل کیا اور ان کے باکمال خلیفہ مجاز بنے۔ملتان شریف اور اس کے مضافات کے لوگ آپ کی ارادت میں شامل ہوئے۔ ۶۶۶ھ مطابق 1268ء میں

Marfat.com

وصال فرمایا۔صاحب کرامت بزرگ تھے۔قلعہ کے اوپر مدفون ہیں۔مزار مرجع خلائق ہے۔

حضرت شاہ صاحب نے مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں آپ کے مزار پر حاضری دی اور فیوض و برکات حاصل کیے۔

☆مزار حضرت بوعلی شاہ پانی پتی قلندر رحمہ اللہ تعالیٰ :

حضرت بوعلی شاہ قلندر رحمہ اللہ تعالیٰ ۶۰۵ھ مطابق 1209ء میں پانی پت میں پیدا ہوئے۔علوم ظاہری و باطنی سے بہرہ ور ہوئے۔نسب نامہ حضرت امام اعظم سے جاملتا ہے۔موضع ''بڈھا کھیڑا'' میں ماہ رمضان میں وصال فرمایا۔تدفین پانی پت میں عمل میں لائی گئی۔ مزار مرجع خلائق ہے۔حضرت شاہؒ صاحب پانی پت میں حضرت بوعلی شاہ قلندر کے مزار پُر انوار کی زیارت اور حاضری کے لیے تشریف لے گئے۔ایک دفعہ آپ حاضری کے لیے پانی پت جارہے تھے کہ جب ریلوے اسٹیشن سے اترے تو ایک مجذوب سے ملاقات ہوگئی جس نے نہایت عقیدت ومحبت سے سونے کی ایک ڈلی پیش کی۔آپ نے سونا قبول فرمالیا اور اسے بطور زادراہ استعمال کیا۔

☆مزار حضرت شاہ محمد غوث رحمہ اللہ تعالیٰ (لاہور):

حضرت شاہ محمد غوث رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت غوُث اعظم سید عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔آپ کی پیدائش پشاور میں ہوئی۔تبلیغ کی غرض سے لاہور تشریف لائے۔لاہور تشریف آوری کے بعد پہلی رات حضرت میاں میر رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزار پُر انوار پر گزاری۔صاحب کرامت بزرگ تھے۔ایک دفعہ ایک اندھا حاضر خدمت ہوتو آپ نے بسم اللہ پڑھ کر اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا تو وہ فوراً بینا ہوگیا۔ ۱۱۷۷ھ مطابق 1764ء میں وصال فرمایا۔عرس مبارک ہر سال ۱۷ ربیع الاول کو لاہور میں ہوتا ہے۔مزار بیرون دہلی گیٹ، لاہور میں مرجع خلائق ہے۔

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت شاہ محمد غوث رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزار پر بھی نہایت عقیدت ومحبت سے حاضر ہوتے۔کئی بار حاضری کا شرف حاصل کیا اور فیوض و برکات حاصل کیے۔

☆مزار حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ (سرہند شریف):

آپ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے عظیم روحانی راہنما تھے۔علوم ظاہری و باطنی میں یکتا روزگار تھے۔

Marfat.com

حضرت علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا لقب پیش کیا۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ آپ کے ہمعصر تھے۔ آپ تا حیات تبلیغِ دین کے لیے کوشاں رہے۔ مکتوبات شریف کے ذریعے پوری دنیا میں شریعت مطہرہ کی بالادستی کے لیے کام کیا۔ آپ نے شریعت کی مخالفت کرنے والے مشہور بادشاہ ''اکبر'' کا مقابلہ کیا اور اس کے عقائد باطلہ اور مقاصد فاسدہ کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور نیست و نابود کر دیا۔ 1630ء بروز جمعرات وصال کیا۔ آپ نے حضرت خواجہ خاوند محمود المعروف حضرت ایشاں رحمہ اللہ تعالیٰ (مزار پُر انوار بیگم پورہ، لاہور) کے بارے میں فرمایا: ''میرے پیرزادہ خواجہ بہاؤالدین نقشبندی کی اولاد سے ہیں۔'' مزار سرہند شریف میں مرجع خلائق ہے۔

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کو حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ تعالیٰ سے عقیدت و محبت تھی۔ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ بھی اسی محبت و عقیدت میں رنگے ہوئے تھے۔ آپ حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزار پُر انوار پر حاضری اور فیوض و برکات کے حصول کے لیے تشریف لے گئے۔ قیام پاکستان سے قبل کئی بار حاضری کا شرف حاصل کیا لیکن قیام پاکستان کے بعد رکاوٹ کے باعث حاضری نہ دے سکے۔

☆ مزار حضرت خواجہ عبدالصمد المعروف حضور صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ:

حضرت خواجہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت شاہ صاحب کے احباب میں سے تھے۔ 1950ء میں حضرت خواجہ عبدالصمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا وصال ہوا۔ آپ رینالہ خورد واقع ملتان روڈ نزد اوکاڑہ میں تشریف لے جاتے۔ مراقبہ کرتے اور فاتحہ خوانی فرماتے۔

علاوہ ازیں حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی، حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی، حضرت حافظ جمال الدین ملتانی، شیخ رکن الدین ابوالفتح سہروردی، حضرت سید غوث علی شاہ قادری پانی پتی، حضرت خواجہ ابوشکور سرسہ شریف، حضرت خواجہ امیر الدین کوٹلہ شریف، حضرت میاں شیر ربانی شرقپوری اور حضرت میاں غلام اللہ المعروف ثانی صاحب رحمہم اللہ تعالیٰ وغیرہ کے مزارات پر بھی حاضری دی اور فیوض و برکات حاصل کیے۔

Marfat.com

ہمعصر علماء کرام ومشائخ عظام

حضرت شاہ صاحب المعروف حضرت کرمانوالے کے ہمعصر علماء ومشائخ میں سے چند مشہور ترین کے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہیں:

☆ حضرت سید منظور احمد شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ مکان شریف

آپ قیام پاکستان کے بعد پاکستان میں تشریف لائے۔ 120 سول لائن ساہیوال میں رہائش پذیر ہوئے۔ 1969ء میں وصال فرمایا اور نماز جنازہ حضرت سید محفوظ حسین شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی ،مذکورہ موضع میں مزار مرجع خلائق ہے۔

☆ حضرت حافظ باباجی عبدالغفور نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ (دریا شریف، ضلع اٹک)

آپ ولی کامل تھے۔تمام علوم وفنون پر دسترس حاصل تھی۔سنت مصطفیٰ ﷺ کی خصوصیت سے تبلیغ فرماتے۔ صاحب کرامت بزرگ تھے۔ حافظ قرآن بھی تھے۔8 جون 1976ء میں وصال فرمایا۔ دریا شریف ضلع اٹک میں مزار مرجع خلائق ہے۔

☆ حضرت پیر محمد شفیع چورہ شریف

آپ ۱۳۱۶ھ مطابق 1899ء میں پیدا ہوئے۔تمام علوم وفنون کی تحصیل فرمائی۔ حج بیت اللہ کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔آپ عاشق رسول ﷺ تھے۔1966ء میں وصال فرمایا۔ چورہ شریف میں مدفون ہوئے۔مزار پُر انوار چورہ شریف میں مرجع خلائق ہے۔

☆ حضرت خواجہ عبدالصمد المعروف حضور صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

☆ حضرت سید ولایت علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ 1888ء میں تولد ہوئے۔ظہیر الدین بابر کے زمانہ میں بغرض تبلیغ دہلی تشریف لائے۔32 واسطوں سے آپ کا سلسلہ نسب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے۔ والد گرامی کا اسم گرامی حضرت پیر سید احمد شاہ تھا۔علوم اسلامیہ کی تکمیل کی اور فنون کی تدریس فرماتے رہے۔

Marfat.com

حضرت پیر سید جماعت علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے دستِ اقدس پر شرفِ بیعت حاصل کیا۔ حضرت محدث علی پوری نے ''پیر صاحب'' کا لقب عطاء فرمایا۔ سیاسی میدان میں بھی کردار ادا کیا۔ مناظر اہل سنت ہونے کی حیثیت سے بہت سے مناظرے کیے اور مخالفین کو شکست فاش دی۔ 21 جولائی 1971ء میں وصال فرمایا۔ اپنی تعمیر کردہ مسجد کے دامن میں مدفون ہوئے۔ مزار گجرات شریف میں مرجع خلائق ہے۔

☆ حضرت پیر سید محمد چراغ شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ (والٹن روڈ، لاہور)

آپ انبالہ شہر میں پیدا ہوئے۔ حضرت سید جماعت علی شاہ المعروف ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیعت تھے اور خلیفہ مجاز بھی۔ پیر و مرشد فرمایا کرتے تھے کہ: ''چراغ میں بتی اور تیل موجود ہے، ذرا سی آگ کی ضرورت ہے جو ایک شعلہ سے چراغ کو روشن کر دے۔'' 1963ء میں والٹن ٹریننگ سکول لاہور کے مقابل رہائش اختیار فرمائی۔ ۱۶ محرم الحرام ۱۳۸۹ھ مطابق 1969ء میں وصال فرمایا۔ کتاب ''تنویر لاثانی'' حضرت سید جماعت علی شاہ لاثانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات و آثار پر مشتمل آپ کی یادگار تصنیف ہے۔ متصل جامع مسجد چراغیہ والٹن روڈ لاہور میں بجانب مشرق مدفون ہوئے، مزار مرجع خلائق ہے۔

☆ حضرت صوفی نواب الدین (موہری شریف)

آپ ۲۸ صفر ۱۳۱۹ھ میں پیدا ہوئے۔ صاحب کرامت بزرگ تھے۔ 1956ء میں حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی۔ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ مطابق 1965ء میں وصال فرمایا۔ سچے عاشق رسول ﷺ تھے۔ آپ نے دعاؤں کے قبول نہ ہونے کے اسباب بیان فرمائے جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ قرآن مجید پڑھتے ہیں مگر اس پر عمل نہیں کرتے۔

۲۔ ہم محبت رسول ﷺ کا دعویٰ کرتے ہیں مگر آپ کا طریقہ اور سنت چھوڑ بیٹھے ہیں۔

۳۔ اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا رزق تو کھاتے ہیں لیکن اس کا شکر ادا نہیں کرتے۔

۴۔ ہم شیطان کی دشمنی کا دعویٰ تو کرتے ہیں مگر عملاً اس سے دوستی کرتے ہیں۔

علاوہ ازیں حضرت مولانا محمد عبداللہ نقشبندی، حضرت پیر عبداللطیف مدنی، حضرت شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی، حضرت پیر فضل عثمان مجددی، حضرت الحاج حافظ سید نور الحسن شاہ علی پوری، حضرت ابوالرضا سید حاکم علی شاہ پَکی ٹھٹھی لاہور، حضرت مولانا فیض محمود شاہ جمالی، حضرت مولانا فتح محمد بھیروی، حضرت علامہ عبدالعزیز

Marfat.com

حضرت سید غلام محی الدین شاہ گولڑوی، حضرت میاں علی محمد، حضرت خواجہ خان محمد تونسوی اور حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی وغیرہم رحمہما اللہ تعالیٰ علماء ومشائخ بھی آپ کے ہمعصر تھے۔

تعمیرِ مساجد

حضرت شاہ صاحب کرمانوالے رحمہ اللہ تعالیٰ جب سفر پر ہوتے تو کسی مرید کے ہاں ٹھہرنے کے بجائے مسجد میں قیام فرماتے۔ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرح آپ کو بھی مساجد کی تعمیر وترقی اور آبادکاری سے گہری دلچسپی تھی۔ آپ نے کثیر مساجد تعمیر کروائیں اور آباد کیں۔ آپ کی تعمیر کردہ چند ایک مساجد کا سطور ذیل میں تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

☆ مسجد نور، نزد مغلپورہ پھاٹک لاہور:

''شاہ صاحب! اللہ تعالیٰ آپ کے ہاتھوں ایک بابرکت مسجد آباد کرائے گا'' یہ وہ الفاظ ہیں جو حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہوکر فرمائے تھے۔ مرشد کامل کے اس ارشاد کے دس سال بعد آپ کے حکم سے مغلپورہ اسٹیشن اور کمہار پورہ (غازی آباد) لاہور کے درمیان جہاں عموماً مال گاڑیوں کے ڈبے کھڑے رہتے ہیں۔ وہاں سے زمین کو صاف کیا گیا تو ایک مسجد برآمد ہوئی، جس کی آبادکاری کے لیے اپنے خادم خاص مولوی چراغ دین نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کو مقرر فرمادیا۔ کچھ عرصہ بعد بارش ہونے پر تین کنویں بھی ظاہر ہوئے جنہیں آباد کردیا گیا۔ دریافت ہونے والی مسجد ''مسجد نور'' ہے جسے حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت خواجہ باقی باللہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھوں سے تعمیر فرمایا تھا۔ اس میں بیٹھ کر حضرت سائیں توکل شاہ عبادت وریاضت کرتے رہے اور فیوض وبرکات سمیٹتے رہے۔

مسجد کے دریافت ہونے کے باعث لوگوں کی آمد ورفت کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ چونکہ یہ جگہ محکمہ ریلوے کے قبضہ میں تھی، اس لیے ریلوے آفیسر نے لوگوں کو روکنے کے لیے آہنی تاریں لگوادیں تاکہ محکمہ کا قبضہ برقرار رہے۔ حضرت مولوی چراغ دین نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی

Marfat.com

خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر صورت حال کے بارے میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا: تم وہاں بیٹھے رہو، اللہ تعالیٰ کرم کرے گا۔ حسب حکم مولوی صاحب اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہو گئے۔ انگریز افسر جس کے حکم سے تاریں لگوائی گئی تھیں وہ رات کو سو نہ سکا۔ بلکہ بار بار چارپائی سے گرتا رہا۔ جب صبح ہوئی تو حقائق کے پیش نظر وہ حضرت مولوی چراغ دین نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہو کر معافی کا خواستگار ہوا۔ اس نے آہنی تاریں اتارنے کا حکم جاری کر دیا اور راستہ کھول دیا گیا، افسر نے مزید کہا: مجھے علم نہیں تھا کہ یہاں کے پادری (علماء) بہت بزرگ ہیں۔ ایک دفعہ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے مسجد نور کے بارے میں فرمایا: ''اب بھی مسجد کے در دیوار سے ذکر الٰہی کی آواز آتی ہے''۔ حضرت مولوی چراغ دین نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ تا حیات مسجد ہٰذا کے خدمت میں مصروف عمل رہے۔ حتٰی کہ ان کا وصال بھی یہیں ہوا۔ ان کا مزار مسجد سے متصل مرجع خلائق ہے۔

اب اس مسجد کے قرب و جوار میں کافی آبادی ہو چکی ہے۔ مسجد میں باقاعدہ پانچوں نمازوں کے لیے اذان ہوتی ہے اور نماز باجماعت ادا کی جاتی ہے بلکہ باقاعدگی سے جمعۃ المبارک کا خطبہ اور نماز بھی ہوتی ہے۔ مسجد میں نماز پڑھنے اور وظائف کرنے سے سکون قلب حاصل ہوتا ہے۔ گویا روحانیت کا وہ چراغ جو حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت خواجہ باقی باللہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے جلایا تھا وہ آج بھی روشن ہے۔

☆ جامع مسجد اہلسنت، قصبہ کسان:

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے موضع ''کسان'' میں ایک غیر آباد مسجد کو مرمت کروایا اور اُسے آباد کرنے کے لیے ایک مولوی صاحب کو تعینات فرمایا۔

☆ جامع مسجد غوثیہ:

جناب نور احمد مقبول چوہدری صاحب کا بیان ہے کہ جب سرکاری ملازم کی حیثیت سے میرا تبادلہ اٹک سے سرگودھا ہوا تو ایک رات خواب میں حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے سرگودھا میں ایک مسجد کی تعمیر کا حکم دیا اور ساتھ ہی علاقہ کا نقشہ بھی دکھا دیا۔ میں نے عرض کیا: حضور! اس علاقہ میں تو کافی مساجد موجود ہیں۔ آپ نے فرمایا: بابو جی! مسجد ضرور بنانی ہے۔'' تحقیق کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ مذکورہ مساجد کے عین وسط میں ایک پرانی مسجد ہے جو غیر آباد ہونے کے سبب کھنڈرات میں تبدیل ہو چکی ہے جو کسی زمانہ میں اہل سنت کی

Marfat.com

مرکزی مسجد تھی۔اس کے اطراف میں ایک جماعت اسلامی کی، ایک تبلیغی جماعت کی اور ایک غیر مقلدین کی مسجد تھی۔ان سب کی مشترکہ سازش سے اہل سنت کی مسجد کو یہاں سے ختم کرنے کی کوشش کی گئی۔اب اہل سنت اس مسجد کو ختم کر کے دوسری جگہ مسجد بنانے کا پروگرام طے کر چکے تھے۔آپ کے حکم کے مطابق مسجد کی تعمیر نو کا سلسلہ شروع کر دیا گیا اور پائے تکمیل کو پہنچا۔

علاوہ ازیں جامع مسجد اہل سنت محلہ فیروز پور، مسجد ہیڈ آفس کیمبل پور ضلع اٹک، جامع مسجد غوثیہ اوکاڑہ، جامع مسجد شیر ربانی ساندہ کلاں لاہور، جامع مسجد ائر پورٹ لاہور اور جامع مسجد حضرت کرمانوالہ شریف آپ کے حکم سے تعمیر ہوئیں۔

اقتباسات از خطبات حضرت شاہ صاحب کرمانوالے رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو حکماً فرمایا تھا کہ: ''شاہ جی! آپ جہاں کہیں بھی ہوں جمعۃ المبارک خود پڑھایا کریں''۔مرشد کامل کے حکم کی تعمیل میں ''کرمونوالہ'' سے لے کر ''حضرت کرمانوالہ شریف'' تک جمعۃ المبارک کا خطبہ خود ارشاد فرماتے رہے۔آپ کا خطاب قرآن، حدیث اور فقہ کی روشنی میں پنجابی زبان میں ہوتا۔ایک ایک بات دل و دماغ میں اُتر جاتی۔ آپ کے خطبات میں سے عقید تمندوں کے استفادہ کے لیے چند اقتباسات بطور تبرک سطور ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں:

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک بال کی تعریف بھی ناممکن ہے:

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ○

اگر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں شمار کرنا چاہو تو تم شمار نہیں کر سکتے (القرآن)

لکھنے والے جن وانس تمام اکٹھے ہو جائیں تو صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف ایک بال برابر بھی نہیں لکھ سکتے۔اللہ تعالیٰ کی تعریف کا ذکر کیا ہے۔

☆ تین بڑی نعمتیں:

اللہ کی نعمتوں میں سے تین سب سے عظیم ہیں، جو یہ ہیں: ''اَلْاِسْلَامُ وَ الْقُرْآنُ وَ مُحَمَّدٌ

Marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اسلام، قرآن اور محمد رسول اللہ۔ اصل نعمت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہی ہیں۔ قرآن کریم اور طریقہ اسلام ہماری ہدایت اور رہنمائی کے لیے حضرت نبی کریم ﷺ اللہ کی طرف سے لے کر آئے۔ بغیر طلب کیے رب کریم نے ہمارے اوپر بے حساب احسان کیا اور اللہ تعالیٰ نے جتنی نعمتیں عطاء فرمائیں ان کا احسان نہیں جتلایا۔ لیکن اپنے محبوب ﷺ کا بے حساب احسان جتلایا۔ ارشاد رب کریم ہے:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلاً مِّنْ اَنْفُسِھِمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَ یُزَکِّیْھِمْ وَ یُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَ اِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ○

بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنین پر احسان کیا کہ ایک رسول بھیجا انہیں میں سے جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے، انہیں پاک کرتا ہے، انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے اور اگر چہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

(سورۃ العمران۔۱۶۴)

☆ حضرت موسیٰ اور حضرت امام غزالی کا مکالمہ:

حضور نبی کریم ﷺ معراج شریف کے لیے تشریف لے گئے تو جب آپ چھٹے آسمان پر گئے تو حضرت موسیٰ کلیم اللہ سے ملاقات ہوئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ ﷺ سے عرض کیا: آپ نے ارشاد فرمایا ہے:

عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْل

میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں۔

اس حدیث کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روح کو طلب کی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کروائی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا: آپ کا نام کیا ہے؟ امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: محمد ابن محمد ابن محمد..... آپ نے پوچھا میں نے صرف آپ کا نام پوچھا تھا آپ نے سلسلہ نسب سنا دیا۔ امام غزالی نے کہا: آپ سے بھی رب نے پوچھا تھا کہ آپ کے ہاتھ میں کیا ہے؟ آپ عرض کر دیتے: عصا۔ آپ نے بھی کئی باتیں بتائیں کہ میں اس سے بکریاں چراتا ہوں اور اس پر ٹیک لگاتا ہوں۔ آپ فرمانے لگے: مجھے تو اللہ سے ہم کلامی کا شوق تھا۔ امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: آپ کو تو صرف ہمکلامی کا شوق تھا ہمارے نبی کریم ﷺ تو اللہ کے ہاں جا رہے ہیں۔ اس پر حضور ﷺ نے امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ کو ڈانٹا اور پسلی کے اوپر ضرب لگا کر کہا کہ ادب کرو۔ حضرت موسیٰ کلیم اللہ وقت کے پیغمبر ہیں۔ امام غزالی

Marfat.com

رحمہ اللہ تعالیٰ جب پیدا ہوئے تو ان کی ایک پسلی ٹیڑھی تھی۔ یہ نہ سمجھنا کہ موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی شان کم ہے۔

☆ دعوت مصطفیٰ ﷺ اور ایثار حضرت عثمان غنی :

ایک دن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی مع اصحاب کے کھانے کی دعوت کی۔ حضرت نبی کریم ﷺ جب کھانا کھا کر واپس لوٹے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اپنے گھر سے لے کر حضور ﷺ کے گھر تک جتنے قدم اٹھائے تھے ہر قدم کے عوض غلام آزاد کئے۔

☆ خاتون جنت کی دعوت پر حضور ﷺ کے ہر قدم کے بدلے ایک کروڑ دوزخیوں کی آزادی:

''حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ کو کھانے کی دعوت دینے کے لیے بھیجا۔ نبی کریم ﷺ نے دعوت قبول فرمالی۔ آپ مع اپنے اصحاب کے حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف لے گئے۔ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دو نفل نماز پڑھ کر اللہ کے حضور دست بدعا ہوئیں کہ اے اللہ! میں نے تیرے توکل پر تیرے محبوب ﷺ کی آج دعوت کی ہے مہربانی فرما!۔ اللہ کریم نے حضرت جبرائیل امین کو حکم دیا کہ آج میرے محبوب کی بیٹی نے میرے محبوب کی دعوت کی ہے۔ آپ فوراً جنت سے کھانا لیکر بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں جائیں۔ حضرت جبرائیل امین کھانے کے طشت جن پر ہر آدمی کا نام تحریر تھا، لے کر حاضر خدمت ہوئے۔ تو جملہ صحابہ کرام نے مع محبوب کریم ﷺ جنت کے کھانے تناول فرمائے۔ بعدازاں اللہ کریم نے ارشاد فرمایا: میرے محبوب کی بیٹی نے دعوت کی ہے اس لیے محبوب ﷺ کے ہر قدم کے بدلے ایک کروڑ دوزخی آزاد کیے جائیں۔ یہ شان ہے اہل بیت اطہار کی۔

☆ خلفاء راشدین اور اُن کے محبین کو جنت کا پروانہ ملنا:

جب روز قیامت ہوگا تو اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کی امت سے حساب شروع ہوگا، آپ اپنی امت پیش کریں اور حساب شروع کریں! نبی کریم ﷺ سب سے اول حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ پیش کریں گے۔ اللہ کریم فرمائے گا: اے صدیق اکبر! دنیا سے کیا نیکی لائے ہو؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کہنے لگیں گے اور عرض کریں گے مجھ سے کوئی نیکی نہ ہوسکی۔ آپ کے محبوب ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے ہم ان کی کماحقہ تعظیم اور تابعداری بھی نہ کر سکے۔ اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: آپ اور آپ کے سلسلہ کے تمام لوگ جنت میں داخل ہو جائیں۔

Marfat.com

اس کے بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پیش ہوں گے تو رب کریم ارشاد فرمائے گا: السلام علیکم یا عمر رضی اللہ عنہ، تمہارا کیا حساب لینا ہے تم اپنے متوسلین الی یوم القیامہ سب کو لے کر جنت میں داخل ہو جاؤ۔ پھر عثمان غنی رضی اللہ عنہ پیش ہونگے تو رب کریم بے حساب انہیں جنت میں داخل فرمائے گا۔ اور ساتھ ہی فرمائے گا: آپ اپنے اصحاب الی یوم القیامہ سب کو لے کر جنت میں داخل ہو جائیں۔ اس ک بعد حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ پیش خدمت ہوں گے تو اللہ جل جلالہ ارشاد فرمائے گا: اے علی رضی اللہ عنہ تم اپنے متوسلین الی یوم القیامہ لے کر جنت میں داخل ہو جاؤ۔

آخر میں اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ سے مخاطب ہو کر فرمائے گا: یا رسول اللہ! آپ اپنی ساری امت کو لے کر جنت میں چلے جائیں۔ یہ شان ہے جناب رسول کریم ﷺ کی۔

☆ حضور ﷺ کی نورِ الٰہی سے تخلیق ہونا:

اللہ کریم نے اپنے نور مبارک سے حضرت نبی کریم ﷺ کو پیدا فرمایا اور پھر لوح و کرسی، عرش، فرش اور تمام کائنات پیدا کی۔ اللہ نے قلم کو حکم دیا: اُکْتُبْ یَا قَلَمُ تَوحِیْدِیْ. (اے قلم میری توحید لکھ) قلم نے تین ہزار سال تک پتہ پتہ پر اللہ تعالیٰ کی توحید لکھی۔ پھر حکم ہوا: اُکْتُبْ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ قلم نے تین ہزار سال تک کائنات کے ذرہ ذرہ پر یہ کلمہ لکھا: "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

☆ ایثار اہل بیت اطہار:

ایک دن حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ امام حسین رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے نبی کریم ﷺ تیمارداری کے لیے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹی! تمہارے بچے خوبصورت ہیں ان کی صحت یابی کے لیے کوئی منت مانو۔ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: ہم تین روزے رکھیں گے۔ پہلے دن شام کو افطاری کے لیے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پانچ روٹیاں تیار کیں۔ ایک اپنے لیے، ایک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے، ایک ایک حسنین کریمین کے لیے اور ایک اپنی باندی فضہ کے لیے۔ افطاری کا وقت ہوا ہی چاہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل امین سے کہا جاؤ اور میرے محبوب ﷺ کے خانوادہ سے طالب فیض ہو۔ تو حضرت جبرائیل نے مع اپنے چار ساتھیوں کے مسکین بن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازہ پر دستک دی، ہم بھوکے ہیں کھانا کھلائیں۔ بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پانچوں روٹیاں اٹھائیں اور مسکینوں کو

Marfat.com

دے دیں۔ خود پانی سے افطاری کی ۔ اگلے دن پھر افطاری کے وقت حضرت جبرائیل امین مع اپنے چار ساتھیوں کے یتیم بن کر دروازے پر سوالی ہوئے۔ بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پانچوں روٹیاں اٹھائیں اور یتیموں کو دے دیں ۔ خود پانی سے افطاری کی ۔ تیسرے دن حضرت جبرائیل امین مع اپنے چار ساتھیوں کے اسیر بن کر سوالی ہوئے، ہم بھوکے ہیں ہمیں کھانا دے دیں ۔ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پھر وہ روٹیاں ان کو دے دیں اور خود روزہ پانی سے افطار کیا۔ حضرت جبرائیل امین فوراً نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ آیت شریفہ نازل ہوئی: وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّهٖ مِسْكِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین، یتیم اور قیدی کو۔

☆ ابوجہل اور اُس کے رفقاء کا احترامِ مصطفیٰ ﷺ کے لیے کھڑے ہونا:

ایک دفعہ ابوجہل نے اپنے دوست حبیب بن مالک یمنی جو ایک علاقہ کا سردار تھا، کو اپنی مدد کے لیے بلایا اور کہا کہ: ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے ۔ اس نے اپنی سحر انگیزی کی وجہ سے ہمیں عاجز کر دیا ہے۔ آپ ہماری مدد کریں! حبیب بن مالک یمنی مع اپنے لشکر کے مکہ شریف آیا۔ ابوجہل نے اس سے ملاقات کی اور سارا ماجرہ بیان کیا اور کہا: ہم اس کے معجزات سے عاجز آ گئے ہیں۔ کوئی آسمانی معجزہ طلب کریں ۔ اور ساتھ ہی یہ تاکید کی کہ جب حضور نبی کریم ﷺ تشریف لائیں تو ان کی تعظیم کے لیے نہ تم اور نہ میں اٹھوں گا۔ جب مقررہ جگہ پر نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو ابوجہل اور حبیب بن مالک یمنی مع اپنے لشکر کے فوراً تعظیم کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنی کرسی بھی حضور ﷺ کو پیش کر دی ۔ سرگوشی کے انداز میں ابوجہل نے حبیب بن مالک یمنی سے کہا: میں تمہیں اپنی کرسی نہ چھوڑنے کی تاکید کی تھی تم نے اپنی کرسی کیوں چھوڑی؟ حبیب بن مالک یمنی نے جواب دیا کہ تم نے بھی اپنی کرسی چھوڑ دی تھی اور خود بھی تعظیم کے لیے کیوں اٹھ کھڑے ہوئے تھے؟ مجھے تو کسی غیبی طاقت نے کھڑا کر دیا تھا تم کیوں کھڑے ہوئے تھے؟ ابوجہل نے بھی اسے اسی طرح کا جواب دیا۔ اس کے بعد حبیب بن مالک یمنی نے حضور ﷺ سے عرض کیا: سورج ابھی غروب ہو جائے، چاند نکل آئے اور پھر چاند دو ٹکڑے ہو جائے اس کے بعد چاند غروب ہو جائے اور پہلے کی طرح سورج پھر نکل آئے ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرا اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور آپ ﷺ نے ابھی خیال ہی کیا تھا کہ سورج غروب ہو گیا، چاند نکل آیا اور چودھویں رات کی طرح چاند روشن ہو گیا اور مکمل ہو گیا۔ آپ ﷺ نے انگلی کا ارشارہ

Marfat.com

فرمایا چاند دو ٹکڑے ہو کر زمین پر آ گیا اور آپ ﷺ کے دونوں مبارک قدموں کو بوسہ دیا اور پھر سارے جسم مبارک کو بوسہ دیا۔ سر مبارک کو بوسہ دیتا ہوا سر مبارک پر چاند مکمل ہو کر واپس آسمان کی طرف چلا گیا اور غروب ہو گیا۔ پھر سورج نکل آیا اور پہلے کی طرح چمکنے لگا۔ یہ واقعہ دیکھ کر حبیب بن مالک یمنی مع اپنے لشکر کے اسلام لے آیا لیکن ابو جہل اپنی ضد پر قائم رہا۔

☆ عظمت حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

جب حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال ہونے لگا تو بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں بھیجا کہ کچھ تبرکات لے آؤ تا کہ قبر میں تکلیف نہ ہو۔ نبی کریم ﷺ نے کچھ تبرکات بھیجے اور فرمایا: اللہ کریم رحم فرمائے گا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے تکفین کے بعد کفن کو دوبارہ کھولنے کا حکم دیا۔ دیکھا تو حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا چہرہ انور کعبۃ اللہ کی بجائے آسمان کی طرف تھا۔ آپ پریشان ہوئے تو جبرائیل امین فوراً حاضر ہوئے اور عرض کیا: حضور ﷺ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا چہرہ میری طرف ہے۔ میں بڑا ہوں یا خانہ کعبہ؟ یہ سن کر آپ ﷺ خوش ہو گئے۔

☆ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا یزید پلید کے ہاتھ پر بیعت نہ کرنا:

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کوفے والوں نے خط لکھے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ یہاں تشریف لے آئیں۔ یہاں آپ کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ اصل جھگڑا بیعت کا تھا۔ یزید کہتا تھا کہ میری بادشاہی ہے اس لیے میری بیعت کرو۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فاسق و فاجر کی بیعت کبھی قبول نہیں کروں گا۔ یزیدی علماء نے فتویٰ دے دیا کہ سید باغی ہو گئے ہیں۔ مسئلہ یہ تھا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ○

اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا، حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں۔

(پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۹۵)

یزیدی علماء کو سمجھ نہ آئی مسئلہ تھا تابع داری کرو اللہ کی، اس کے رسول ﷺ کی اور وقت کے حاکم کی لیکن علماء نے وقت کا حاکم یزید کو سمجھ لیا۔ کیونکہ سلطنت یزید کے پاس تھی جبکہ حقیقت میں حاکم وقت حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے فتویٰ دے دیا کہ یزید حاکم نہیں ہو سکتا اس لیے آپ رضی اللہ عنہ باغی قرار دے دیا

Marfat.com

گیا۔ جن کے سینے میں نورِ عرفان نہیں وہ مسئلہ کی تہہ تک نہیں پہنچ سکتے۔

☆فضیلتِ درودِ پاک:

صاحب دلائل الخیرات بزرگ لکھتے ہیں کہ ایک دن وہ اپنے مریدین کے ہمراہ کہیں جا رہے تھے کہ راستہ میں نماز ظہر کا وقت ہو گیا۔ قریب ہی کنواں تھا لیکن پانی نکالنے کے لیے ڈول وغیرہ نہیں تھا۔ اسی خیال میں کھڑے تھے کہ ایک لڑکی آئی اور کہنے لگی میں پانی نکال دوں؟ لڑکی نے ہونٹوں میں کچھ پڑھا تو پانی کنویں سے باہر نکل آیا۔ لڑکی اپنے گھر چلی گئی۔ ہم سب نے وضو کیا اور نماز پڑھنی لیکن میرا خیال اس لڑکی کی طرف ہی رہا۔ نماز سے فارغ ہو کر لڑکی کے مکان پر دستک دی تو لڑکی باہر نہ آئی۔ ہم نے اللہ اور رسول ﷺ کا واسطہ دیا تو لڑکی باہر آئی۔ ہم نے لڑکی سے پوچھا کہ تم نے کیا پڑھا تھا کہ کنویں کا پانی باہر نکل آیا؟ لڑکی نے جواب دیا درود شریف مگر بتانے کی اجازت نہیں، چلے جاؤ۔ وہ بزرگ لکھتے ہیں کہ میں کئی سال تک درود شریف کی منزلیں بنا کر لاتا رہا اور دکھاتا رہا وہ لڑکی کبھی کہتی اس میں زیر آ گئی ہے اور کبھی کہتی زبر، آخر کار بولی اس میں سارا درود شریف آ گیا ہے۔ اس بزرگ نے ان مجموعہ درود کا نام ''دلائل الخیرات'' رکھا ہے۔ جو شخص اس کا باقاعدہ وظیفہ کرتا ہے وہ ولی اللہ بن جاتا ہے۔

☆احترام مرشد کامل:

حضرت امام علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا ایک مرید تھا وہ کبھی اپنے پیر و مرشد کی طرف پیٹھ نہیں کرتا تھا۔ جب وہ مرید فوت ہو گیا تو آپ تدفین کے وقت اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور اس کی پیٹھ کی طرف بیٹھ گئے۔ جب قبر میں مرید کے بند کھولے گئے تو دیکھا کہ اس کا چہرہ بجائے قبلہ شریف کے اپنے پیر و مرشد کی جانب تھا۔ پیر و مرشد نے فرمایا: ''اشکے اومیاں تیرے پک دے جوان نے مر کے وی کنڈ نہ کیتی''۔ حضرت امام علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس کا منہ ادھر ہی رہنے دو۔ یہ قیامت تک میری طرف پشت نہیں کرے گا۔''

☆حضور ﷺ کی جانوروں سے گفتگو اور دنیا سے بے رغبتی:

حبیب بن مالک عجمی رضی اللہ عنہ 70 اونٹوں پر زر و جواہرات لاد کر بمع 70 غلاموں کے حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں بطور نذرانہ روانہ کیے۔ جب یہ اونٹ مکہ مکرمہ پہنچے تو راستہ میں ابو جہل نے پوچھا یہ اونٹ کس کے ہیں؟ غلاموں نے جواب دیا: حبیب بن مالک عجمی رضی اللہ عنہ کے ہیں اور ان اونٹوں کو حضور ﷺ کی

Marfat.com

خدمت میں ارسال کیا ہے۔ابو جہل نے کہا حبیب بن مالک یمنی میرا دوست ہے۔اس نے یہ اونٹ مجھے بھیجے ہوں گے۔ابھی تکرار جاری تھی کہ حضور ﷺ وہاں تشریف لے آئے آپ ﷺ نے فرمایا: یہ انسانوں کی بات نہیں مانتا تو آؤ جانوروں سے پوچھ لیتے ہیں یہ کن کے ہیں۔ یہ بات سن کر ابو جہل نے ایک رات کی مہلت طلب کی۔ساری رات ابو جہل اپنے بتوں کے سامنے سجدہ ریز رہا صبح ہوئی تو سب لوگ اکٹھے ہو گئے۔حضور نبی کریم ﷺ بھی تشریف لے آئے۔آپ ﷺ نے فرمایا: جانوروں سے پوچھ لیتے ہیں یہ اونٹ کس کے ہیں۔ ابو جہل نے اونٹوں کے گرد چکر لگایا اور پوچھا تم کس کے ہو؟ اونٹ نہ بولے۔ پھر مجمع کثیر نے آپ ﷺ سے عرض کیا: تقدم یا محمد (اے محمد ﷺ آگے بڑھیے) آپ ﷺ آگے بڑھے اور ان اونٹوں کے گرد رحمت کا چکر لگایا۔اور پوچھا اے اللہ کی مخلوق! اللہ کے حکم سے بولو تم کس طرف بھیجے گئے ہو؟ اونٹوں نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یارسول ﷺ! حبیب بن مالک یمنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: اب اونٹ میں لے جاؤں یا تم؟ ابو جہل بہت نادم ہوا۔آپ ﷺ اسی وقت سارے اونٹ ابو قیس پہاڑی پر لے گئے۔ سارا سامان زر و جواہرات اونٹوں سے اتارے اور فرمایا: مٹی ہو جاؤ تمام زر و جواہرات اسی وقت مٹی ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ نے تمام اونٹوں کو اللہ کی راہ میں خیرات کر دیا اور تمام غلاموں کو آزاد کر دیا۔ یہ شان ہے جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی۔

کشف و کرامات

حقائق سے معلوم ہوتا ہے کہ خلفاء شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ میں سے حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی کرامات سب سے زیادہ ہیں۔آپ کے ہزاروں مریدین ہیں اور ہر مرید اپنی ذات میں جامع کرامات یا ایک مستقل باب الکرامات ہے۔تاہم آپ کی چند ایک کرامات سطور ذیل میں پیش کی جاتی ہیں:

سنت نبوی ﷺ پر عامل ہونا:

آپ عالم ربانی تھے۔حضور ﷺ کی تمام سنتوں سے آگاہ تھے۔خود تاحیات سنتوں پر عمل پیرا رہے۔ اپنے متوسلین اور عقیدت مندوں کو عمل پیرا ہونے کی تلقین فرماتے رہے۔یہ آپ کی سب سے بڑی کرامت ہے

Marfat.com

کنویں سے میٹھا پانی برآمد ہونا:

محمد اکرام صاحب کا بیان ہے کہ جس زمانہ میں حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ موضع ''کرمونوالہ'' میں قیام پذیر تھے، کا واقعہ ہے کہ کرموں والا سے کچھ فاصلے پر ایک گاؤں ''قادابوڑا'' واقع ہے۔ اس گاؤں میں جو کنواں بھی کھودا جاتا اس کا پانی کھارا ہوتا۔ وہاں کی عورتیں دوسرے گاؤں ''سلطان خاں والا'' سے بڑی مشقت سے پانی لایا کرتی تھیں۔ ایک دن آپ موضع ''سلطان خاں والا'' تشریف لے گئے تو ''قادابوڑا'' کی بہت سی عورتیں آپ کے گرد جمع ہو گئیں اور سب نے مل کر عاجزی سے التجا کی کہ ہم تو سروں پر اتنی دور سے پانی لاتے لاتے تھک گئی ہیں۔ ہمارے حال پر رحم فرمائیں اور ہمیں ٹھنڈے میٹھے پانی کا کنواں عطا فرمادیں تاکہ پانی برداری کی مشقت سے ہمیں نجات مل جائے۔ بعد میں آپ ''قادابوڑا'' تشریف لے گئے اور ایک تالاب کے کنارے کھڑے ہو کر فرمایا: اس جگہ کنواں کھودو اللہ کریم میٹھا پانی دے گا''۔ گاؤں کے لوگوں نے وہاں کنواں کھودا اس کا پانی نہایت خوش ذائقہ تھا۔ اور خواتین کو پانی برداری کی مشقت سے ہمیشہ کے لیے نجات مل گئی۔[8]

غیر شرعی امور کا ارتکاب کرنے والی خواتین کا تائب ہونا:

محمد اکرام صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک زمیندار گھرانے میں شادی خانہ آبادی کی تقریبات کا آغاز ہونے والا تھا۔ کچھ خواتین نے جمع ہو کر سرِ شام سے ہی راگ گانے کا سلسلہ شروع کر دیا اور گاؤں میں اودھم مچا دیا۔ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے گاؤں کے ایک معزز آدمی کے ذریعہ شادی والے گھر میں پیغام بھجوایا کہ راگ گانا بند کر دو یہ شرعاً ناجائز ہے۔ اس سے درویشوں کی عبادت اور ذکر و فکر میں بھی خلل واقع ہوتا ہے۔ گھر کی عورتوں نے جواباً کہلا بھیجا کہ یہ خوشی کا موقع ہے ہم تو خاموش نہیں رہ سکتیں۔، آپ نے پھر ایک درویش کو بھیجا کہ جا کر ان کو سمجھاؤ کہ اس شیطانی حرکت سے باز رہیں مگر وہ اپنی ضد پر قائم رہیں۔

تھوڑی دیر گزری تھی کہ گانے والی لڑکیاں اور بات نہ ماننے والی بڑی بوڑھیاں پیٹ کے درد کے باعث تڑپنے لگیں۔ گاؤں میں کہرام مچ گیا۔ سب کو جان کے لالے پڑ گئے۔ آخر گاؤں کے چند معزز اور معمر آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عاجزی سے معافی کے خواستگار ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ: وعدہ کرو

8- محمد اکرام، پروفیسر: معدن کرم ص596

Marfat.com

کہ آئندہ کبھی بھی گاؤں میں کسی قسم کا گانا بجانا نہیں ہوگا۔ جب سب نے اپنی غلطی تسلیم کر لی تو آپ نے فرمایا کہ: جاؤ جن کے پیٹ میں درد ہے ان سب کو اجوائن کی ایک ایک چٹکی دے دو۔ حکم پر عمل کیا گیا تو وہ سب شفایاب ہوگئیں۔ اور اس کے بعد گاؤں میں کبھی بیاہ شادی وغیرہ کی تقریبات میں ناچ گانا نہیں ہوا۔

نرینہ اولاد عطا ہونا:

شیخ عبدالرحمن پاکپتن شریف والے حضرت شاہ صاحب کرمانوالے رحمہ اللہ تعالیٰ کے عقیدت مندوں میں سے تھے۔ ان کے ہاں صرف لڑکیاں تھیں مگر جو لڑکا پیدا ہوتا وہ کچھ عرصہ بعد مر جاتا۔ دو تین لڑکے اسی طرح فوت ہوگئے۔ آخر پریشان ہو کر ایک دفعہ انہوں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ: حضور! میرے ہاں کوئی لڑکا زندہ نہیں رہتا۔ دعا فرمائیں کہ مولا کریم کرم فرما دیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: مولا کریم حیاتی والا بچہ دے گا۔ اب جو بچہ پیدا ہو اس کا نام ''انعام اللہ'' رکھیں کچھ عرصہ بعد اللہ تعالیٰ نے شیخ صاحب کو لڑکا عطاء فرمایا اور حسبِ ارشادِ مرشد اس کا نام ''انعام اللہ'' رکھا گیا۔ وہ لڑکا گھر کی زینت اور نسلی تسلسل کا سبب قرار پایا۔[9]

حضرت بابا فرید رحمہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے عرس میں شرکت کے لیے سواری کا انتظام ہونا:

پروفیسر محمد اکرام صاحب کا بیان ہے کہ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو حضرت شیخ المشائخ بابا فرید الدین گنج شکر رحمہ اللہ تعالیٰ سے بے پناہ عقیدت تھی اور ہمیشہ عرس مبارک کے موقعہ پر آستانہ عالیہ پر حاضری دیا کرتے۔ ایک دفعہ بیماری کی وجہ سے ارادے میں ذرا تذبذب واقع ہوا۔ تکلیف زیادہ تھی اور سفر دشوار نظر آتا تھا۔ اس لیے خیال پیدا ہوا کہ صحت یاب ہونے پر حاضری دے لی جائے گی۔ آپ رات کو استراحت فرما رہے تھے کہ حضرت بابا صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے عالم مثال میں ظاہر ہو کر ارشاد فرمایا: ''شاہ صاحب! صبح سواری آئے گی اور اس پر بیٹھ کر آ جانا، غیر حاضری نہیں ہونی چاہیے۔'' اسی وقت اٹھے اور تیاری شروع کر دی اور صبح کو جب گاؤں سے باہر نکلے وہاں ایک تیز رفتار سانڈنی (اونٹنی) جس پر کجاوہ کسا ہوا تھا، آپ کے انتظار میں تھی۔ آپ اس پر سوار ہوئے اور پاکپتن شریف پہنچ گئے۔

دریا کا تابع فرمان ہونا:

مولوی حکیم احمد دین صاحب کا بیان ہے کہ میں نے دریائے راوی کے کنارے اپنی اراضی کی آب

9- محمد [illegible] پروفیسر: معدن کرم ص606

Marfat.com

پاشی کے لیے دور ہٹ والا کنواں لگوایا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں کنوئیں کے ارگرد درخت بھی لگ گئے اور مکانات بھی تعمیر کر لیے۔ وہاں خوب چہل پہل اور آبادی ہوگئی۔

چند سالوں بعد ایک دفعہ اچانک موسم برسات میں دریا کا پانی میرے کنویں کی جانب بڑھنے لگا۔ تھوڑے ہی دنوں میں کنویں کے نزدیک آ پہنچا۔ میرے مزارعین نے مکان گرا کر لکڑیاں محفوظ جگہ پر ہٹا لیں۔ درخت کاٹ لیے اور اسی اثناء پانی کنویں کی طرف تیزی سے بڑھتا چلا آ رہا تھا۔ آخر نوبت یہاں تک پہنچی کہ کنویں کی جنوبی دیوار سے پانی کی لہریں ٹکرانے لگیں۔ میں سخت پریشان ہوا کہ اب کنواں برباد ہو جائے گا اور بہت نقصان ہوگا۔ اس پریشانی کے عالم میں حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے گھر سے چل پڑا۔ جب آپ کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے مجھے دیکھتے ہی ارشاد فرمایا: حکیم جی!، فکر نہ کرو۔ تمہارے کنویں کا بال بھی بیکا نہیں ہوگا''۔ پھر کمال شفقت سے مجھے اپنے پاس بٹھایا اور علمی باتیں شروع ہوگئیں۔ دوپہر کا کھانا اپنے پاس بٹھا کر کھلایا اور فرمایا: حکیم صاحب! کچھ دن ہمارے پاس ٹھہر جائیں لیکن فکر مندی کے باعث میں رخصت حاصل کرنے کا اصرار کرتا رہا۔ رخصت حاصل کر کے شام کو گھر پہنچا۔ دریا کی موجیں پوری تندی کے ساتھ کنویں کو گھیرے میں لینے کی کوشش کر رہی تھیں۔ گھبراہٹ میں مَیں نے عشاء کی نماز مسجد میں ادا کی اور وہیں بیٹھا رہا۔ کچھ رات گذری ہوگی کہ میرا مزارع مجھے تلاش کرتا ہوا وہاں آ نکلا اور کہنے لگا حکیم صاحب! مبارک ہو دریا ہمارے کنویں سے دوسری جانب رخ کر گیا ہے۔'' اگلی صبح جب میں نے جا کر دیکھا تو دریا کا رخ ایک ایسے دھارے میں بدل چکا تھا جو ہمارے کنویں سے کافی فاصلے پر تھا۔

اغیار کا اعتراف ولایت کرنا:

میر منظور محمود ولی وارثی کا بیان ہے کی ایک دفعہ مشہور و معروف شاعر نفیس خلیلی مرحوم سے ان کی ملاقات ہوگئی۔ نفیس خلیلی جدید بدعات اور رسومات کے خلاف زوردار نظمیں لکھا کرتے تھے۔ ان نظموں میں اکثر پیروں، فقیروں کے خلاف بھی لکھا کرتے تھے۔ مگر حضرت شاہ صاحب کرمانوالے رحمہ اللہ تعالیٰ کا بہت احترام کرتے۔ میں نے ان سے پوچھ ہی لیا: ''نفیس صاحب! آپ تو عام پیروں فقیروں کے قائل نہیں ہیں مگر یہ دیکھا گیا ہے کہ آپ حضرت کرمانوالے شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا نام مبارک ادب سے لیتے ہیں؟' انہوں نے جواب دیا: ولی بھائی! سید محمد اسمٰعیل شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا میں بھی قائل ہوں۔ ایک تو ان کے ہاں وہ بدعتیں

Marfat.com

نہیں جو اسلام کا حلیہ بگاڑتی ہیں۔ دوسرے اس احترام کے پس منظر میں ایک قابل ستائش واقعہ بھی ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہمارے دفتر کے ایک کلرک نے کسی موقع پر بامر مجبوری پٹھانوں سے کچھ رقم قرض لی تھی۔ ہر ماہ تقریباً ساری تنخواہ سود میں ادا ہو جاتی اور خانگی ضروریات پوری کرنے میں سخت پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا۔ کسی نے اس مصیبت کے مارے کو بتایا کہ حضرت کرمانوالہ جا کر حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سے دعا کراؤ، امید ہے کہ ان کی دعا سے یہ بلا ٹل جائے گی۔ یہ بیچارہ ایک دن وہاں جا حاضر ہوا۔ آپ کی محفل میں کافی ہجوم تھا۔ اس نے گوارا نہ کیا کہ سر مجلس اپنا مدعا بیان کرے اور تخلیہ کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی تھی۔ اس کا اضطراب بڑھ رہا تھا۔ آپ نے اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر دوسرے کمرے میں لے گئے۔ مطلوبہ رقم اپنے پاس سے عنایت کی اور کہا: ''بابو جی! جاؤ اطمینان سے قرض ادا کرو، آئندہ نامرادوں سے قرض نہ لینا۔'' ولی بھائی! بتاؤ ایسے پیر کی کون مخالفت کر سکتا ہے۔ بھائی! وہ حضرت میاں صاحب شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ تھے اور میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے طریق کو بدعات سے کیا واسطہ؟ وہ تو خالص اسلام ہے۔ بھلا میں ان کے خلاف کیسے لکھ سکتا ہوں''۔ 10

پھالسی سے نجات ملنا:

ماسٹر خوشی محمد صاحب کا بیان ہے کہ ایک دن وہ کرمونوالہ میں نمازِ عشاء کے بعد حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ نے حکم دیا کہ دیوار سے لگی ہوئی گھڑی دیکھ کر وقت بتاؤ۔ انہوں نے وقت بتایا تو آپ فرمایا: وقت درست کرنا ہے۔ تم سوئی چلاتے جاؤ جب سوئی گیارہ بجنے کے قریب آ جائے تو ٹھہر جانا اور مجھے بتا دینا۔ وہ سوئی گھماتے رہے اور گھنٹیاں بجتی رہیں۔ جب گھڑی پر گیارہ بجنے میں پانچ منٹ رہ گئے تو آپ نے فرمایا: ''تم بیٹھ جاؤ۔'' وہ بیٹھ گئے۔ آپ اٹھے اور گھڑی کے پاس جاتے ہی جلدی سے گھڑی کی سوئی گیارہ بجے سے دس منٹ آگے کر دی۔ اور فرمایا: اب وقت درست ہو گیا ہے''۔ اس کے بعد آپ نے ان کو فرمایا: جاؤ، اب سو جاؤ۔ ماسٹر صاحب ساری رات نہ سو سکے بلکہ اس بات پر غور کرتے رہے۔ اس میں کیا حکمت ہے کہ سارا وقت میں نے درست کیا جبکہ صرف پندرہ منٹ رہ گئے آپ نے اپنے دست مبارک سے آگے کیے؟ لیکن ان کی سمجھ میں کچھ نہ آیا۔

10- محمد اکرام، پروفیسر: معدن کرم ص615

Marfat.com

چند دنوں کے بعد ایک بوڑھا دیہاتی اپنے دو نوجوان بیٹوں کے ہمراہ حاضر ہوا۔ نوجوانوں کے سروں پر سرخ رنگ کی پگڑیاں تھیں۔ سب کے چہرے خوشی سے چمک رہے تھے۔ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''کیوں بھئی کنویں گل ہوئی یعنی مجھے بتاؤ کہ کس طرح سب بات ہوئی؟ نوجوان نے عرض کیا: ''حضور! مجھے پھانسی کے تختے پر لے گئے تھے اور ایک افسر کی نظر گھڑی پر تھی۔ حکم یہ تھا کہ اس کو پورے گیارہ بجے پھانسی پر لٹکا دیا جائے۔ وہ وقت بتاتا رہا۔ جب گیارہ بجنے کے بالکل قریب ہوئے تو میں نے دیکھا کہ ایک ہاتھ نمودار ہوا اور اس نے سوئی گیارہ بجے کی بجائے گیارہ بج کر دس منٹ پر کر دی۔ پھانسی کا وقت گزر چکا تھا اس لیے مجھے پھانسی کے تختہ سے اتار دیا گیا۔ افسر نے کہا کہ پھانسی کا وقت گزر گیا ہے۔ وہ لڑکا بات بھی کر رہا تھا اور آپ کی طرف بھی غور سے دیکھ رہا تھا۔ اس کی نظر آپ کے دست مبارک پر جمی ہوئی تھیں۔ اسی وقت بول اٹھا: ''بس یہی ہاتھ مبارک تھا جس نے گھڑی کی سوئی دس منٹ آگے کی تھی۔ میں نے پہچان لیا ہے۔'' آپ نے مسکرا کر فرمایا کہ: کوئی اور ہاتھ بھی ہو سکتا ہے اور ان کو کہا کہ کسی اور سے یہ بات نہ کرنا۔ ماسٹر خوشی محمد کو رات کے وقت گھڑی کا وقت درست کرنے کی حکمت سمجھ آ گئی۔ 11

اولیاء را ہست قدرت از الٰہ　　تیر جستہ باز گردانند از راہ

دلی ٹیلی فون کے تاروں کا ملنا:

باصفا مرید اور شیخ کامل کے درمیاں روحانی تعلق ہوتا ہے جس کے ذریعے ایک دوسرے کے احوال سے باخبر ہوتے ہیں اور یاد کرنے پر ملاقات بھی ہو جاتی ہے۔ تو ایسے ہی باصفا و مخلص مرید حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ اور مرشد کامل حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ تھے۔

جناب پروفیسر محمد اکرام صاحب کا بیان ہے کہ ''کرمونوالہ'' میں حضرت شاہ صاحب کرمانوالے رحمہ اللہ تعالیٰ مکانات تعمیر کروا رہے تھے۔ ایک مکان کی چھت کا کام شروع تھا کہ اچانک دل میں آستانہ عالیہ شرقپور شریف کی حاضری کا خیال آیا۔ سب کام چھوڑ کر اسی وقت بغیر کسی تیاری کے دیار مرشد کی طرف روانہ ہو گئے۔ رائے ونڈ تک بذریعہ ریل کار سفر کیا: وہاں سے سیدھے موہلن وال پتن سے دریائے راوی عبور کیا اور شرقپور شریف جا پہنچے۔ اعلیٰ حضرت سرکار شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں باریابی ہوئی۔ آپ نے

11- محمد اکرام، پروفیسر: معدن کرم ص603

Marfat.com

دریافت فرمایا: شاہ جی! میں نے آپ کو یاد کیا تھا۔ کیا آپ کو بھی کوئی خیال آیا تھا؟'' اس پر شاہ صاحب خاموش رہے۔ بے شمار احباب جمع تھے اور سب خاموش اور غمگین تھے کیونکہ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی والدہ ماجدہ کا وصال ہو گیا تھا۔ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اندرون خانہ تشریف لے گئے اور تھوڑی دیر کے بعد باہر تشریف لائے تو سب کی طرف نظر دوڑائی اور ارشاد فرمایا: شاہ جی! آپ نماز جنازہ پڑھائیں۔'' شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے ''اَلْاَمْرُ فَوْقَ الْاَدَبُ'' کے تحت کر نمازِ جنازہ پڑھائی۔

دلی آرزو پوری ہونا:

پروفیسر محمد اکرام صاحب کا بیان ہے کہ پاکستان بننے سے بہت پہلے کی بات ہے کہ ایک دفعہ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت خواجہ غریب نواز رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزار اقدس پر حاضری کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ کے ہمراہ تقریباً گیارہ افراد تھے۔ اجمیر ریلوے اسٹیشن کے قریب ایک مسجد میں ایک دیوار کے ساتھ سامان رکھا گیا۔ آپ نے سب ہمراہیوں سے فرمایا کہ: تازہ وضو کر کے درگاہ شریف کی حاضری کے لیے تیار ہو جاؤ۔ سب وضو کرنے میں مصروف ہو گئے۔ وضو کرتے ہوئے اس فقیر (محمد اکرام) کے دل میں خیال آیا کہ یہاں سامان کے پاس ایک آدمی کا ٹھہرنا ضروری ہے۔ اگر یہ خدمت میرے سپرد ہو تو میں بخوشی اسے انجام دوں گا۔ جب سب احباب وضو کر چکے تو آپ نے فرمایا کہ: سامان کے پاس کون ٹھہرے گا اور پھر بلا توقف فرمایا :اچھا مولوی صاحب! آپ ٹھہریں۔ میں نے اپنے لیے اسے عین سعادت سمجھا اور سب کے رخصت ہو جانے کے بعد تین پارے تلاوت کر کے حضرت خواجہ غریب نواز رحمہ اللہ تعالیٰ کی فاتحہ نذر کر دی۔

دل کی بات معلوم کرنا:

میاں علی محمد مرحوم موضع سلطان خاں والا کا بیان ہے کہ میرے دل میں یہ خیال آیا کہ اگر کسی ولی اللہ کی پشت کے پیچھے درود پاک پڑھا جائے تو ان کو فوراً پتہ چل جاتا ہے۔ میں نے ایک دفعہ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی پشت کے پیچھے کھڑے ہو کر درودِ پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ آپ فوراً منہ پھیر کر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: علی محمد! درود پاک پڑھنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ باوضو، قبلہ رخ، دوزانو بیٹھ کر پڑھا جائے۔ کسی کی پشت کے پیچھے درود شریف نہیں پڑھنا چاہیے۔

Marfat.com

سکھوں کا اعتراف ولایت کرنا:

میر منظور محمود ولی وارثی صاحب کا بیان ہے کہ میں ایک دفعہ امرتسر سے کرموں والا شریف آپ کی خدمت میں جا رہا تھا۔ قصور پہنچ کر گاڑی تبدیل کی تو میرے نزدیک ہی تین سکھ بھی آ بیٹھے۔ ان میں سے دو ادھیڑ عمر کے تھے اور تیسرا نوجوان تھا جس کا نام دلدار سنگھ تھا۔ باتوں باتوں میں معلوم ہوا کہ وہ بھی میرے پیر و مرشد کی خدمت میں سلام عرض کرنے کے لیے جا رہے ہیں۔ ان میں سے ایک سکھ نے بیان کیا کہ وہ ضلع منٹگمری ساہیوال کے زمیندار ہیں اور دلدار سنگھ اس کا بیٹا ایف۔اے میں پڑھتا ہے۔ اسے پتھری کی شکایت ہوگئی تھی۔ ڈاکٹروں اور حکیموں کے علاج سے کچھ بھی فائدہ نہ ہوا۔ لڑکے کی والدہ اپنے بچے کا آپریشن کروانے پر ہرگز رضامند نہ ہوتی تھی۔

اسی اثناء میں کسی نے ہمیں آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کا مشورہ دیا۔ ہم بچے کو ساتھ لیکر کرموں والا پہنچ گئے۔ جب ہم خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے بچے کو دیکھتے ہی فرمایا: سردار جی! بچے کو پتھری کی شکایت ہے کوئی ڈر نہیں خیر ہو جائے گی۔ بچہ تو گھوڑے کی طرح ہو جائے گا۔'' پھر دلدار سنگھ کو کہا کہ جا مسجد کی ٹونٹیوں کا پانی خوب سیر ہو کر پی لے اور اس درخت کے نیچے جا کر لیٹ جا۔'' بچے نے ایسا ہی کیا۔ تھوڑا ہی وقت گذرا تھا کہ بچے کو خوب کھل کر پیشاب کی حاجت ہوئی اور ساتھ ہی اس کی ساری تکلیف ہمیشہ کے لیے جاتی رہی۔ اب ہم ہر سال آپ کی خدمت میں حاضری کے لیے آتے ہیں۔

گونگوں کو قوت گویائی اور بہروں کو قوت سماعت حاصل ہونا:

پروفیسر محمد ابراہیم صاحب کا بیان ہے کہ کرموں والہ شریف میں ایک دن حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ محفل سجائے بیٹھے تھے۔ ایک نعت خوان خوش الحانی سے شاہنامہ اسلام پڑھ رہے تھے۔ اسی اثناء میں ایک بابو صاحب آئے جن کے ہمراہ دس اور بارہ سال کے دو لڑکے تھے۔ بابو صاحب نے دونوں لڑکوں کو آپ سے کچھ فاصلے پر نیم کے درخت کے نیچے بٹھا دیا اور چھڑی ایک کے سپرد کر کے آپ کی مجلس میں آ بیٹھے۔ آپ نے پوچھا: ''بابو جی! آپ کا کیا نام ہے اور آپ کہاں سے آئے ہیں؟ بابو صاحب نے نام بتانے کے بعد عرض کیا کہ وہ لدھیانہ سے آئے ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا: کس مقصد کے لیے آئے ہو؟'' اس نے جواب دیا :حضور! یہ میرے دو بیٹے ہیں جنہیں میں نے نیم کے درخت کے نیچے بٹھایا ہے۔ یہ دونوں گونگے ہیں''۔

Marfat.com

آپ نے فرمایا کہ: کیا یہ باتیں نہیں کرتے ؟ تو اس نے جواب دیا کہ حضور! یہ دونوں باتیں نہیں کرتے۔ پھر پوچھا کہ یہ بات سن لیتے ہیں اور سمجھ جاتے ہیں کہ نہیں؟ اس نے جواب دیا کہ بات نہیں سنتے ہاتھ کے اشاروں سے سمجھایا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا: بابو جی! ایک صرف گونگے ہوتے ہیں اور ایک بہرے ہوتے ہیں تو یہ گونگے بھی ہوئے اور بہرے بھی۔ یہ بات سن کر بابو صاحب گھبرا گئے اور ان کو پسینہ آ گیا۔ آپ نے فرمایا: بابو جی! گھبراؤ نہیں اللہ رحم کر دے گا۔'' اس کے بعد آپ نے پھر نعت خواں کو اشارہ کیا اور شاہنامہ اسلام سننے لگے۔ دوران محفل آپ آنکھوں کے اشارے سے کبھی بچوں کی طرف دیکھتے اور کبھی ان کے باپ کو تسلی دیتے کہ گھبراؤ نہیں، اللہ کریم رحم فرما دے گا لیکن بابو صاحب کی گھبراہٹ اور پریشانی بڑھ رہی تھی۔ اتنے میں نیم کے نیچے بیٹھے ہوئے دونوں لڑکے ایک دوسرے سے چھڑی چھیننے اور زور آزمائی کرنے لگے۔ پھر وہ اونچی آواز سے اپنے باپ کو ابا، ابا کہہ کر پکارنے لگے۔ ایک کہہ رہا تھا، ابا یہ میری چھڑی چھینتا ہے اور دوسرا کہہ رہا تھا کہ ابا تو مجھے چھڑی دے کر گئے تھے۔ یہ چھڑی میری ہے۔ یہ سن کر آپ مسکرائے اور ہنس کر فرمایا: بابو جی! دیکھو وہ تو بول رہے ہیں، آپ یونہی کہتے ہیں کہ وہ نہ بولتے ہیں اور نہ سنتے ہیں''۔ خوشی سے باپ کی باچھیں کھل گئیں۔ بچوں کو آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے شفقت سے ان کے سروں پر ہاتھ پھیرا۔ پھر بابو صاحب بچوں کو ساتھ لے کر خوشی خوشی گھر روانہ ہو گئے۔12

ایک ہندو پر نظر کرم:

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی کرم نوازیاں صرف مسلمانوں تک محدود نہیں تھیں بلکہ غیر مسلموں پر بھی شفقت و عنایت ہوتی تھی۔ حکیم قاضی علی احمد انصاری صاحب کا بیان ہے کہ ایک دن وہ کرمونوالہ شریف میں حاضر تھے۔ وہ ایک کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے قریب ہی ایک نحیف الجثہ نوجوان بیٹھا تھا۔ وہ نوجوان بیٹھے بیٹھے اپنے سینے کی طرف دیکھ کر ہنسنے لگا۔ میں نے اس سے اس کی وجہ دریافت کی تو اس نے کہا: میں ہندو ہوں اور آٹھ دس دن سے یہاں آیا ہوا ہوں۔ بابا جی نے مجھ پر بڑی مہربانی کی ہے میں سل اور دق کا مریض تھا۔ حکیموں اور ڈاکٹروں نے مجھے لاعلاج قرار دے دیا تھا۔ یہاں لنگر کا کھانا کھاتا ہوں اور اب آپ کی مہربانی سے تندرست ہوں۔ پھر اس نے کہا کہ آپ کی بڑی مہربانی ہوگی اگر حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا کچھ پس خوردہ (بچا ہوا کھانا) مجھے لا دیں تا کہ میری سب بیماریاں ہمیشہ کے لیے

12- محمد اکرام، پروفیسر: معدن کرم ص604

Marfat.com

جاتی رہیں۔ پھر میں اجازت لے کر گھر چلا جاؤں گا۔

دل کا راز معلوم کرنا:

پروفیسر محمد اکرام صاحب کا بیان ہے کہ وہ فیصل آباد کے ایک نواحی گاؤں کے ہائی سکول میں بطور مدرس تعینات تھے۔ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے حلقہ ارادت میں شامل ہوئے چند سال ہو چکے تھے۔ ایک دن دل میں یہ خیال آیا کہ عمر یونہی بے کار ضائع ہو رہی ہے۔ سب کچھ چھوڑ کر جامعہ ازہر چلا جانا چاہیے اور دینی علوم کی تحصیل و تکمیل کے بعد دین کی خدمت کرنی چاہیے تا کہ عاقبت سنور جائے۔ یہ خیال دل کو ہر وقت بے قرار رکھتا۔ فیصلہ کیا کہ ملازمت ترک کرنے سے پہلے حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہو کر اجازت حاصل کر لوں تو بہتر ہوگا اور اسی نیت سے کرموں والا شریف ضلع فیروز پور (آپ کی پہلی جائے سکونت) میں فجر کی نماز کے بعد حاضری ہوئی۔ پندرہ بیس حضرات اور بھی موجود تھے۔ آپ نے فرمایا کہ بعض لوگوں کے دل میں دین کی خدمت کا شوق موجزن ہوتا ہے وہ خیال کرتے ہیں کہ سب کچھ چھوڑ کر جامعہ ازہر چلے جائیں اور دینی تعلیم حاصل کر کے دین کی خدمت کریں، جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیے۔ جب مولا کریم جل شانہ' کا کرم ہو جائے تو سارے علم خود ہی حاصل ہو جاتے ہیں۔ وہ علم اور ہے اصلی علم اور ہے۔ وہ علم تو ایسا ہی ہے جیسا کہ کوئی شخص لوہار یا ترکھان کا کام سیکھ کر روزی کمانے لگ جائے۔ انہوں نے اردگرد نظر دوڑائی تو حاضرین میں جامعہ ازہر جانے والا کوئی اور صاحب نظر نہ آیا۔ سمجھ لیا کہ موضوع سخن اسی فقیر کا وسوسہ ہے۔

گمشدہ لڑکا واپس آنا:

پروفیسر محمد اکرام صاحب کا بیان ہے کہ ضلع قصور (اُس وقت تحصیل تھی) کے رہنے والے ایک صاحب ایک دن حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ: حضور میرا بیٹا گم ہو گیا ہے۔ اسے گھر سے گئے ہوئے دو تین ہفتے گزر چکے ہیں۔ اس کی جدائی میں سب اہل خانہ بے چین ہیں۔ دعا فرمائیں کہ لڑکا گھر واپس آجائے''۔ آپ نے فرمایا: جاؤ وہ آجائے گا فکر نہ کرو۔ آئندہ جمعہ کے دن وہ شخص پھر حاضر ہوا اور اس کے ہمراہ اس کا بیٹا بھی تھا۔ آپ نے لڑکے سے پوچھا: تم کہاں تھے اور کیسے آئے؟ اس نے کہا حضور! کراچی میں تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ مجھے رسی سے کھینچ رہے ہیں، چنانچہ میں اپنے گھر پہنچ گیا۔

Marfat.com

غیر شرعی امور سے اجتناب کرنا:

مستری عبدالستار صاحب کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں حاضر ہوا۔ ایک آدمی باہر نیم کے درخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھا۔ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا: باہر ایک آدمی بیٹھا ہے، وہ بات نہیں بتاتا اور یہی کہتا ہے کہ میں حضرت صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سے علیحدگی میں بات کروں گا۔ میں تو سب کے سامنے بات کرتا ہوں۔ جو سچی بات کرے اللہ رحم کر دیتا ہے۔ اس سے جا کر تم ہی پوچھو شاید تم کو بتا دے۔ میں نے جا کر پوچھا تو مجھے بھی اس نے وہی جواب دیا۔ بہت سمجھایا لیکن وہ نہ مانا اور اصل بات بتانے سے انکار ہی کرتا رہا۔ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کر دیا۔ آپ نے فرمایا: برخوردار بات دراصل یہ ہے کہ اس کی ایک رشتہ دار عورت بیوہ ہو گئی ہے۔ اس کی بہت سی جائیداد ہے۔ اس کے دو لڑکے بھی ہیں جو ابھی نابالغ ہیں۔ اس کا خیال ہے کہ وہ اس عورت سے نکاح کر لے اور وہ جائیداد اس کے قبضہ میں آ جائے۔ وہ یتیموں کا حق دبا لینا چاہتا ہے اور منظوری مجھ سے لیتا ہے۔ میں شریعت کے خلاف کس طرح فتویٰ دے دوں؟ جاؤ اس سے پوچھو اگر واقعہ اسی طرح ہے تو اس کو کہو اس کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ یہاں سے چلا جائے۔

میں دوبارہ اس کے پاس گیا اور پھر کرید کرید کر اس سے بات دریافت کرنا چاہی لیکن وہ انکار کرتا رہا۔ آخر میں نے حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق سارا واقعہ اسے بتایا تو وہ حیرانی سے میرے منہ کو تکنے لگا اور پوچھا کہ تمہیں کس نے بتایا ہے؟ میں نے کہا: حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہی مجھے سب کچھ بتایا ہے۔ پھر اس نے کہا کہ واقعی میرا یہی سوال ہے۔ پھر میں نے اسے کہا: جاؤ اب یہاں سے چلے جاؤ۔ اس ناجائز کام کے لئے حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ہرگز تمہارے لیے دعا نہیں فرمائیں گے۔ وہ شخص اٹھ کر چلا گیا۔ 13

زیارت رسول ﷺ کا شرف حاصل ہونا:

بابا غلام محمد لاہوری کا بیان ہے کہ ایک دفعہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حج بیت اللہ کی سعادت کا موقع فراہم کیا۔ حج پر روانگی سے قبل اپنے مرشد کامل حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضری کی غرض سے گئے۔ آپ نے اجازت عطاء فرما دی اور ساتھ ہی فرمایا: جب تم مدینہ طیبہ میں پہنچو تو مسجد نبوی شریف میں فلاں جگہ بیٹھنا۔ بابا غلام محمد صاحب اجازت ملنے پر حج بیت اللہ کے لیے روانہ ہو گئے۔ اور دیار

13- محمد اکرام، پروفیسر: معدن کرم ص643

Marfat.com

محبوب ﷺ میں پہنچے تو آپ کے تجویز فرمودہ مقام پر مسجد نبوی ﷺ میں بیٹھ گئے۔اس دوران ان پر غنودگی سی طاری ہوگئی اور رسول اعظم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔آپ ﷺ نے کھانے کے لیے کوئی چیز عنایت فرمائی۔جب بیدار ہوئے تو اس چیز کے کھانے کا ذائقہ منہ میں موجود تھا۔

سلب امراض:

بابا غلام محمد صاحب لاہوری کا بیان ہے کہ ایک دفعہ وہ اپنی بیوی، بہو اور بھتیجی تینوں کو لے کر حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔اور عرض کیا: حضور! لڑکے کی شادی کو کئی سال گزر چکے ہیں لیکن اولاد سے محروم ہے۔آپ نے فرمایا: بکرے کا سینگ سوختنی کر کے پیس کر کھلایا کریں، رب کریم کرم کر دے گا۔پھر عرض کیا: حضور میری بیوی شوگر کے مرض میں مبتلا ہے۔فرمایا: اسے بھی یہی دوائی کھلا دیا کرو۔ تیسری بار عرض کیا: حضور یہ میری بھتیجی ہے اور اسے بواسیر کے مرض کی شکایت ہے۔فرمایا: پنبہ دانہ اور نخود سیاہ دونوں گڑ میں ملا کر گولیاں بنا کر کھلائیں، اللہ تعالیٰ کرم کر دے گا۔انہوں نے حسب ارشاد دوائی تیار کی اور کھلائی تو امراض کا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے خاتمہ ہوگیا۔

تنخواہ میں اضافہ ہونا:

مہر غلام محمد صاحب کا بیان ہے کہ جب وہ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی نظر کرم سے آفیسر بن گئے تو تنخواہ میں خاص اضافہ نہ ہوا۔ایک دن تنخواہ میں اضافہ کی خواہش لے کر آپ کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوئے۔اُن کا اپنا بیان ہے کہ حسب سابق میرے اظہار کرنے کے بغیر ہی آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: تنخواہ -/500 روپے سے اوپر ہونی چاہیے۔اس وقت میری تنخواہ -/190 روپے ماہوار تھی۔اس وقت میں اتنی تنخواہ حاصل کرنے والا ملازم یہ تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ اس کی تنخواہ -/500 روپے سے اوپر ہو سکتی ہے۔اس کرامت کے ظہور کا انتظار کرنے لگا۔آخر کار وہ دن بھی آن پہنچا اور جو بات آپ نے کئی سال قبل فرمائی تھی وہ پوری ہوگئی۔مولوی خلیل اختر صاحب سیکرٹری مارکیٹ کمیٹی ھذا ریٹائر ہو گئے اور ان کی جگہ مجھے مورخہ 7-11-69 کو بطور سیکرٹری مارکیٹ کمیٹی تعینات کر دیا گیا۔اور میری تنخواہ مبلغ -/500 روپے مقرر کر دی گئی، قابل ذکر بات یہ ہے کہ میری سابقہ پوسٹ ''مارکیٹ ٹیکس آفیسر'' کا نام تبدیل کر کے دوبارہ اس عہدے کا نام انسپکٹر کر دیا گیا کیونکہ وہ عہدہ تو آپ نے صرف میرے لیے بنوایا تھا۔آپ کے فرمان کے مطابق

Marfat.com

-/500 روپیہ کے اوپر تنخواہ کا ہونا ابھی تشنہ تکمیل تھا۔ آخر کار وہ بھی پورا ہوا۔ آج جبکہ اس وقت میں آپ کی کرامت سپرد قلم کر رہا ہوں، میری تنخواہ -/850 روپے ماہانہ ہے''۔

سانپ سے نجات ملنا:

مہر غلام محمد صاحب سابق سیکرٹری مارکیٹ کمیٹی اوکاڑہ کا بیان ہے کہ بڑی کوششوں کے بعد 15 اکتوبر 1950ء میں ''حضرت کرمانوالہ ریلوے اسٹیشن'' منظور ہوا تو افتتاحی تقریب کی خوشی میں ریلوے اسٹیشن اور گاؤں کو جھنڈیوں سے سجانے کا پروگرام بنایا گیا۔ ''حضرت کرمانوالہ ریلوے اسٹیشن'' کے عین سامنے گاؤں میں داخل ہونے کا بڑا دروازہ ہے۔ ان دنوں یہ ڈیوڑھی نما عمارت تنہا کھڑی تھی۔ اس سے ملحق کوئی اور مکان نہیں تھا۔ (یہ 1950ء کی بات ہے اور اب اس کی تعمیر جدید انداز میں ہو چکی ہے) دن کی روشنی میں باقی جگہوں پر جھنڈیاں لگا دی گئیں تو نماز مغرب کی اذان ہو گئی۔ ڈیوڑھی پر جھنڈیاں لگانے کا پروگرام ملتوی کر کے ہم سب حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ نماز ادا کرنے چلے گئے۔ نماز سے فارغ ہو کر ہم جلدی اٹھ آئے۔ چھت پر جانے کے لیے ڈیوڑھی کی دیوار کے ساتھ ایک سیڑھی لگا کر میں چڑھنے لگا۔ ابھی چڑھ ہی رہا تھا کہ اتنے میں دونوں صاحبزادگان حضرت سید محمد علی شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سید عثمان علی شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے آتے دکھائی دیے۔ وہ بلند آواز سے فرما رہے تھے کہ ڈیوڑھی کے اوپر کوئی آدمی نہ چڑھے۔ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے صاحبزادگان کو حکم دیا ہے کہ وہ خود سیڑھی پر چڑھ کر جھنڈیاں لگائیں۔ مجھے بیلیوں نے مزید اوپر چڑھنے سے روک دیا اور میں سیڑھی پر ہی رک گیا۔ صاحبزادگان بیک وقت اوپر جانا چاہتے تھے لیکن سیڑھی کمزور تھی۔ میں نیچے اترا تو صاحبزادہ سید محمد علی شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ ایک ہاتھ میں ہتھوڑی اور دوسرے میں ٹارچ لے کر سیڑھی پر چڑھ گئے۔ اُن کے پیچھے حضرت سید عثمان علی شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ بھی اوپر چڑھنے لگے تو بیلیوں نے عرض کیا سیڑھی کمزور ہے، آپ دونوں کا وزن نہیں اٹھا سکتی۔ حضرت سید عثمان علی شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نیچے تشریف لے آئے اور حضرت سید محمد علی شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ اوپر تشریف لے گئے۔ ہم لوگوں نے عرض کیا کہ: آپ دونوں حضرات اوپر جانے کے لیے کیوں بے تاب ہیں؟ تو حضرت سید عثمان علی شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حسب قاعدہ

Marfat.com

مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد ہم وظیفہ کرنے کے لیے مراقبہ کی صورت اختیار کر چکے تھے۔ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں انگلی کا اشارہ فرمایا۔ ابھی ہم اٹھنے کے لیے خیال ہی کر رہے تھے کہ آپ نے فوراً تیزی سے بول کر ہم دونوں کو جلدی جلدی باہر جانے اور دروازے کی چھت پر خود چڑھ کر جھنڈیاں لگانے کی ہدایت فرمائی۔ اس لیے ہم تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے یہاں آئے ہیں۔ یہاں یہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ قبلہ وکعبہ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ شام کی نماز کے بعد تقریباً پون گھنٹہ وظیفہ فرمایا کرتے تھے اور اس دوران کسی سے ہمکلام نہ ہوتے تھے۔ اس لیے آپ کا یہ فرمان خالی از حکمت نہ تھا۔ حضرت سید محمد علی شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے ایک ہاتھ میں ٹارچ تھی اور دوسرے میں ہتھوڑی۔ ابھی چھت پر نہیں اترے تھے کہ ٹارچ روشن کی، سیڑھی کے عین سامنے ایک لمبا زہریلا سانپ لیٹا ہوا نظر آیا۔ صاحبزادہ صاحب نے ہتھوڑی کا وار کیا اور سانپ تڑپ تڑپ کر مر گیا۔ ایک بیلی اوپر گیا اور سانپ کو ایک چھڑی پر ڈال کر نیچے لے آیا۔ سب مجھے مبارک باد دینے لگے کہ آپ کی کرامت سے کس طرح میں موت کے منہ میں جانے سے بچ گیا ہوں۔ کیونکہ میں چھت پر جا رہا تھا، میرے پاس ٹارچ نہیں تھی اور یہ گمان بھی نہ تھا کہ ڈیوڑھی کی چھت پر سانپ ہو سکتا ہے اور عین سیڑھی کے سامنے میرا انتظار کر رہا تھا۔ لیکن سانپ کو کیا معلوم کہ پیر کامل کی نگاہِ کرم اپنے مرید کے لیے کس طرح پہنچتی ہے کہ اجل کے منہ سے بھی بچا لیتی ہے۔ (از بیاض مہر غلام محمد صاحب، سیکرٹری مارکیٹ کمیٹی اوکاڑہ صفحہ 50)

نرینہ اولاد عطاء ہونا:

حاجی غلام نبی صاحب انصاری سہاری روڈ قصور کا بیان ہے کہ ان کے ہاں نرینہ اولاد نہیں تھی۔ وہ ایک دفعہ اولاد کے سلسلے میں حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرانے کے لیے ''حضرت کرمانوالہ شریف'' میں حاضر ہوئے۔ مہمانوں کی کثرت تھی اور علیحدگی میں آپ سے عرض کرنا چاہتے تھے، رات کو وہ اوکاڑہ میں چلے گئے۔ دوسرے دن پھر حاضر ہوئے تو آپ نے حاجی صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا: اللہ تعالیٰ کرم کرے گا اتنی تگ و دو بھی نہیں کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے حاجی صاحب کو نرینہ اولاد سے نواز دیا۔

نگاہ ولی میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

Marfat.com

وصال مبارک

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ زندگی کے آخری ایام میں علیل ہو گئے ۔ دسمبر 1965ء میں علیل ہوئے تو میو ہسپتال، لاہور میں داخل کروایا گیا۔ چند ایام میں روبصحت ہو گئے تو حضرت کرمانوالہ شریف میں تشریف لے آئے ۔ جنوری 1966ء میں علالت دوبارہ عود کر آئی اور آپ کو دوبارہ میو ہسپتال لاہور میں داخل کروایا گیا۔ چند ایام تک علاج کروانے کے بعد حسب ارشاد آپ کو حضرت کرمانوالہ شریف میں لایا گیا۔ گھر (حضرت کرمانوالہ) میں پہنچنے کے بعد مرض میں اضافہ ہو گیا۔ آفتابِ ولایت اپنی نورانی کرنوں سے دنیا بھر کو منور کرتا ہوا 27 رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ مطابق 20 جنوری 1966ء بروز جمعرات بوقت چار بجے (4:00) شام کو ہمیشہ کے لیے غروب ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ o

آپ کے صاحبزادگان حضرت صاحبزادہ سید محمد علی شاہ اور حضرت سید عثمان علی شاہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے خدام کی معاونت سے غسل دیا اور آپ زمزم سے دھلے ہوئے کپڑے کا کفن دیا گیا۔

آپ کے وصال کی خبر آناً فاناً پورے ملک میں بلکہ ریڈیو پاکستان کے اعلان سے دنیا بھر میں پھیل گئی ۔ رمضان المبارک کا مہینہ تھا۔ مریدین، متوسلین اور عقیدتمند حضرات مرشد کامل کا آخری دیدار کرنے اور نماز جنازہ میں شمولیت کے لیے تیز رفتاری سے حضرت کرمانوالہ شریف میں جمع ہو گئے ۔ صاحبزادہ سید محمد علی شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی ۔ ہزاروں مسلمانوں نے نمازِ جنازہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔

آفتابِ ولایت حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی تدفین جامع مسجد حضرت کرمانوالہ شریف اور رہائش گاہ کے قریب خالی پلاٹ میں عمل میں لائی گئی۔ دونوں صاحبزادگان حضرت سید محمد علی شاہ بخاری اور حضرت سید عثمان علی شاہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے ہزاروں عقیدتمندوں کی موجودگی میں جسد اطہر قبر میں اتارا۔ مزار پُر انوار مرجع خلائق ہے۔

Marfat.com

تعمیر دربار حضرت کرمانوالہ رحمہ اللہ تعالیٰ:

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا مزار پر انور تیرہ سال تک سادہ (کچا) رہا۔ بعد میں صاحبزادگان حضرت صاحبزادہ سید محمد علی شاہ بخاری، حضرت صاحبزادہ سید عثمان علی شاہ بخاری رحمہما اللہ تعالیٰ کی کوششوں اور خدام آستانہ کی معاونت سے تعمیر دربار شریف کا سلسلہ شروع ہوا جو بارہ سال میں مکمل ہوا۔ مزید تزئین اور آرائش کا کام تا حال جاری وساری ہے جو موجودہ سجادہ نشین حضرت پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری دامت برکاتہم العالیہ کی مرہون منت ہے۔ دربار عالیہ دس مرلہ زمین میں بنایا گیا ہے جبکہ اس کے احاطہ کے لیے ایک ایکڑ زمین مختص کی گئی ہے۔ دربار کی تعمیر بطرز ہشت پہلو کی گئی ہے، اس کے اندرونی حصہ میں آیاتِ قرآنی، اسماء الحسنٰی، اسماء النبوی، اسماءِ عشرہ مبشرہ اور اسماء اولیاء نقشبند تحریر کیے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں ہشت پہلوؤں پر مندرجہ ذیل آٹھ اشعار خوشخط تحریر کئے گئے ہیں:

ہرگز نہ میرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق — ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

یک زمانہ صحبت بااولیاء — بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

اولیاء را ہست قدرت از الٰہ — تیر جستہ باز گردانند از راہ

گفتہ او گفتہ اللہ بود — گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

ہر کہ خواہد ہمنشینی باخدا — او نشیند در حضور اولیاء

بندگان خاص علام الغیوب — در جہاں جان جواسیس القلوب

اگر گیتی سراسر باد گیرد — چراغ مقبلاں ہرگز نہ میرد

گر تو سنگ خارہ مرمر شوی — چوں صاحب دل رسی گوہر شوی

دربار کے اطراف میں نہایت خوشنما چہار پہلو برآمدہ تعمیر کیا گیا ہے جس سے دربار کے حسن میں اضافہ ہوا ہے۔

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ دربار شریف کے اندر مزید تین مزارات ہیں۔ آپ کی دائیں جانب حضرت صاحبزادہ سید عثمان علی شاہ، بائیں جانب حضرت سید محمد علی شاہ اور اُن کی بائیں جانب حضرت صاحبزادہ سید غضنفر علی شاہ رحمہم اللہ تعالیٰ محوِ استراحت ہیں۔

Marfat.com

اولادِ امجاد

اللہ تعالیٰ نے حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری المعروف حضرت کرمانوالے رحمہ اللہ تعالیٰ کو دو صاحبزادیاں اور پانچ صاحبزادے عطاء فرمائے۔ صاحبزادگان کے اسماء گرامی علی الترتیب یہ ہیں:

☆ حضرت صاحبزادہ سید عثمان علی شاہ بخاری (اول جو صغرسنی میں وصال فرما گئے)

☆ حضرت صاحبزادہ سید محمد علی شاہ بخاری (متوفی 1993ء)

☆ حضرت صاحبزادہ سید میر طیب علی شاہ بخاری (اول) مرحوم و مغفور

☆ حضرت صاحبزادہ سید عثمان علی شاہ بخاری (متوفی ۱۳۹۸ھ مطابق 1978ء)

☆ حضرت صاحبزادہ سید غلام جیلانی شاہ بخاری (جو صغرسنی میں وصال فرما گئے)

(رحمھم اللہ تعالیٰ)

خلفاء کرام

حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی تبلیغ و اشاعت کے لیے اپنے دونوں صاحبزادگان حضرت صاحبزادہ سید محمد علی شاہ بخاری اور حضرت صاحبزادہ سید عثمان علی شاہ بخاری رحمہما اللہ تعالیٰ کو خلافت عطاء فرمائی۔ دونوں صاحبزادگان نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی خوب تبلیغ اور اشاعت فرمائی۔

ارشادات و تعلیمات

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات و ملفوظات اتنے کثیر ہیں کہ ان کے لیے ایک دفتر چاہیے۔ تاہم چند ارشادات عالیہ بطور تبرک اور عقید تمندوں کے استفادہ کے لیے سطور ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں:

☆ فرمایا بیلیو! رب کریم نے اولیاء کرام کو اپنی قدرت کاملہ سے اس قدر روحانی قوت عطاء کی کہ خدا کے یہ برگزیدہ بندے اللہ کے چلائے ہوئے تیر، اللہ کی دی ہوئی طاقت سے اور اللہ ہی کے حکم سے واپس لے آتے ہیں۔ اس میں حیران ہونے کی کوئی بات نہیں۔

Marfat.com

اولیاء را ہست قدرت از الٰہ　　تیر جستہ باز گردانند ز راہ

☆ کسی کو کھانا کھلانے یا پانی پلانے سے رزق کم نہیں ہوتا۔

☆ ہر پھل کو چاقو یا چھری سے کاٹتے وقت تین بار ''بسم اللہ، اللہ اکبر'' پڑھنا چاہیے، خواہ خربوزہ ہی کیوں نہ ہو۔

☆ جس شخص نے گوشت کے دو لوتھڑوں کو اپنے قابو میں کر لیا وہ کامیاب ہوا۔ ایک زبان اور دوسرا شرمگاہ۔ بول اور بَول کی جگہوں پر قابو پا لیا تو انسان تباہی سے بچ گیا۔

☆ وہ بھی کوئی پیر ہے جسے اپنے مرید کی خبر نہیں کہ کیسا ہے؟ کہاں ہے؟ کس حال میں ہے؟

☆ سجادہ نشین پر صاحب مزار کی خاص نظر ہوتی ہے، خواہ اس کا مرتبہ چھوٹا ہی کیوں نہ ہو۔ اعلیٰ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ ایک دفعہ حضرت ایشاں رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزار پر باغبانپورہ (لاہور میں) تشریف لے گئے تو صاحبِ مزار نے فرمایا کہ: پہلے سجادہ نشین کی حاضری دیں۔

☆ درود شریف پڑھتے وقت یہ خیال ہو کہ رسول ﷺ، اللہ کریم کے حضور میں ہیں۔ اور میں ان کی سرکار میں درود شریف پڑھ رہا ہوں۔ ایک طرف اللہ تعالیٰ، دوسری طرف فرشتے اور ایمان والے جبکہ نبی کریم ﷺ درمیان میں ہیں۔ پس حضور ﷺ بندوں اور اللہ تعالیٰ کے درمیان وسیلہ ہیں اور رسول کا معنی بھی وسیلہ کے ہیں۔

☆ انسان کے جسم میں گناہ کرنے والے بارہ اعضاء ہیں: ہاتھ، پاؤں، آنکھ، کان، زبان، دل، دماغ اور شرمگاہ۔ اور یہی گناہوں کی جڑ ہیں۔ **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** کے بھی بارہ حروف ہیں، جس نے صدق دل سے یہ کلمہ پڑھا وہ گناہوں سے پاک ہو گیا۔''

☆ اولیاء چار قسم کے ہوتے ہیں: (۱) نہ انہیں علم ہوتا ہے کہ وہ ولی ہیں اور نہ عوام ہی کو ان کے ولی ہونے کے خبر ہوتی ہے لیکن اللہ کریم کے نزدیک وہ ولی ہوتے ہیں۔ (۲) انہیں خود تو علم نہیں ہوتا کہ وہ ولی ہیں مگر عوام انہیں ولی سمجھتے ہیں۔ (۳) انہیں خود علم ہوتا ہے کہ وہ ولی ہیں مگر عوام انہیں نہیں جانتے کہ وہ ولی ہیں۔ (۴) انہیں خود بھی علم ہوتا ہے اور عوام بھی جانتے ہیں کہ وہ اللہ کے ولی ہیں اور یہ ولایت کا اونچا مقام ہے۔ بندگان خدا کو چاہیے کہ صلحائے کرام کو عزت کی نظر سے دیکھیں۔

☆ میرے مرید آج کل کے اکثر بزرگوں کے خلفاء سے افضل ہیں۔ اگر میں اپنے ادنیٰ غلام کا مرتبہ اس پر منکشف کر دوں تو وہ خوشی سے مر جائے''۔

Marfat.com

☆ ساری کائنات خدا کے ولی کامل کے دل میں ایسے معلوم ہوتی ہے جیسے کٹا ہوا ناخن کسی کونے میں رکھا ہوا ہو۔

☆ داتا صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی مسجد بھی بادشاہی مسجد کی طرح کشادہ ہونی چاہیے۔(دنیا نے دیکھ لیا کہ جو بات ولی کامل کی زبان سے نکلی وہ پوری ہوگئی یعنی حضرت داتا گنج بخش رحمہ اللہ تعالیٰ کی مسجد شاہی مسجد کے برابر نہیں تو کم از کم اتنی ضرور کشادہ ہوگئی ہے کہ اس (شاہی مسجد) کے قریب ہو۔(قصوری)

☆ بادشاہی مسجد کے بیل بوٹے، پھول وغیرہ اسرار ہی اسرار ہیں۔اوران میں لکھی ہوئی آیات قرآنی، حضور انور ﷺ کے اسماء گرامی کا پتہ چلتا ہے۔مثلاً ایک پتھر پر جو پیشانی محراب پر یہ آیت کندہ ہے: " وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا" حالانکہ ظاہر میں یہ تحریر ایک زنجیر نظر آتی ہے۔"

☆ ہر رکعت میں قیام ایک، رکوع ایک مگر سجدے دو ہیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلے سجدے میں یہ خیال کرے کہ یا اللہ! تو نے مجھے اس زمین سے پیدا کیا ہے اس لیے تجھے سجدہ کر رہا ہوں۔دوسرے سجدے میں یہ خیال کرے کہ دوسرا جہاں بھی تیرا ہی پیدا کیا ہوا ہے اس کے لیے بھی تو ہی سجدے کا مستحق ہے"۔

علمی وفقہی نکات

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ علوم وفنون میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔یہی وجہ ہے کہ آپ کی گفتگو علمی وفقہی نکات پر مشتمل ہوتی۔آپ کے بیان کردہ چند فقہی نکات سطور ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں:

☆ عظمتِ استقامت:

الاستقامة فی الشریعة والطریقة فهی فوق الکرامة ○

ترجمہ: شریعت اور طریقت پر استقامت بہت بڑی کرامت ہے۔

☆ سب کا ضمیر اللہ کی طرف لوٹتا ہے:

حضرت مولانا محمد ابلہ دتہ صاحب خطیب اعظم جامع مسجد حضرت بابا فرید الدین رحمہ اللہ تعالیٰ پاکپتن شریف کا بیان ہے کہ میں اپنے طالب علمی کے زمانہ میں حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بغرض زیارت ودعا حاضر ہوا۔آپ نے مجھ سے مخاطب ہوکر فرمایا: مولوی صاحب کیا پڑھتے ہو؟ عرض کیا حضور! شرح جامی پڑھتا ہوں۔آپ نے فرمایا: ہم بھی کبھی پڑھتے تھے مگر اب زمانہ گزر گیا۔اور یہ کتاب یوں

Marfat.com

شروع ہوتی ہے: " اَلْحَمْدُ لِوَلِیِّہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ ○ "اچھا یہ بتاؤ کہ یہ (ہٖ) ضمیر کس طرف لوٹتی ہے؟ تو میں نے عرض کیا: اللہ کی طرف۔ آپ نے فرمایا: سب کا ضمیر اللہ کی طرف ہی لوٹتا رہے تو ٹھیک ہے ورنہ کام بگڑ جاتا ہے۔"

☆ مقام ایمان:

"اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ والرَّجَاءِ" ترجمہ: "ایمان امید اور خوف کے درمیان ہے۔"

توضیح: "خوف اس کے عدل اور امید اس کے فضل سے ہے۔ پس اس کی بارگاہ میں کامیابی وہی حاصل کرتا ہے جس میں دونوں باتیں اپنے اپنے محل پر موجود ہوں۔"

☆ اقسام علم:

علم کی دو اقسام ہیں: (۱) جس کا تعلق دل سے ہو اور (۲) جس کا تعلق زبان سے ہو۔ علم قلب ہی مفید علم ہے۔ یہی انبیاء کرام اور رسل عظام علیہم السلام کا علم ہے۔ اور علم زبان، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اولاد آدم پر حجت و برہان ہے۔

☆ شیطان کا حملہ:

شیطان تین راستوں سے مومن کے دل پر حملہ کرتا ہے۔ یہ ازلی دشمن آنکھ، کان اور منہ کے راستے سے حملہ آور ہوتا ہے۔ منہ سے کسی کی عیب جوئی، غیبت، جھوٹ یا مشرکانہ باتوں کا اعلان کرواتا ہے۔ آنکھ سے بری اور حرام چیزوں کو دیکھنے کی رغبت پیدا کرتا ہے۔ اور کان سے چغلی یا بری باتوں کو سننے پر اکساتا ہے۔ اس طرح یہ غارت گر ایمان، نیکیاں اور متاع ایمان لوٹ کر لے جاتا ہے۔"

☆ راز کی باتوں کو ظاہر نہ کرنا:

ان رازوں کو جو اللہ کریم اپنے نیک بندوں کو عطاء فرماتا ہے، ظاہر نہیں کرنا چاہیے۔ جس نے قدرت کے رازہائے پوشیدہ کو ظاہر کیا وہ خود رسوا، خوار اور زبوں ہوا۔ راز کی بات کسی نااہل سے نہیں کہنی چاہیے۔

☆ دعا بھی ایک تدبیر ہے:

دعاء بھی تدبیر کی ایک صورت ہے۔ ویسے اللہ تعالیٰ ہر طرح قادر ہے۔ اسباب و تدابیر کے بغیر بھی

Marfat.com

جو کام چاہے ظہور میں لاسکتا ہے۔ جیسے حضرت آدم اور حضرت عیسیٰ کی پیدائش۔ مگر استثنائی صورت کے علاوہ نظامِ کائنات میں تخلیقی عمل کو جاری رکھنے کے لیے اس نے مرد وعورت کا اختلاط لازم قرار دے دیا۔ اس طرح ہر معاملے میں تقدیر کا تدبیر سے کچھ نہ کچھ تعلق ہے۔ کیا آپ نے قرآن پاک میں حضرت خضر علیہ السلام کا واقعہ نہیں پڑھا کہ آپ نے یتیم بچوں کی دیوار اور کشتی کو بچانے کے لیے تدبیر کا سہارا لیا۔ درحقیقت مشیت ایزدی یوں ہی تھی، ورنہ کشتی میں سوراخ کرنے کے بغیر بھی اللہ تعالیٰ اسے بچا سکتا تھا اور بادشاہ کے ارادے کو جب چاہتا بدل سکتا تھا۔"

☆ اکل حلال وصدق مقال کی اہمیت:

"سالک کو حصول مقصد کے لیے دو چیزوں کا خیال رکھنا چاہیے: (۱) اکل حلال اور (۲) صدق مقال۔ حلال روزی کما کر اپنا اور اپنے زیر پرورش لوگوں کا پیٹ پالنے والا شخص اللہ تعالیٰ کو بہت پیارا ہوتا ہے۔ نیز جھوٹ سے بچنا درجات کی بلندی کا باعث ہوتا ہے۔"

☆ تسبیح کا ایک ایک دانہ ہتھیار کی حیثیت رکھتا ہے:

ایک دفعہ جمعۃ المبارک کے بعد ایک خادم نے عرض کیا: حضور! آپ کی مخالف کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے، لہذا اپنے ساتھ ہتھیار رکھا کریں۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا: میری تسبیح کا ایک ایک دانہ پستول کی گولی کی حیثیت رکھتا ہے۔ میری تسبیح کا ایک دانہ جس طرف بھی الٹ گیا، دنیا الٹ جائے گی۔

☆ حقوق العباد کی اہمیت:

حقوق اللہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کا ادا کرنا بھی از بس ضروری ہے۔ کوئی شخص ساری ساری رات ایک ٹانگ پر کھڑا ہو کر عبادت کرتا ہو، وردو وظائف میں دن رات مشغول رہتا ہو مگر ماں باپ اس سے خوش نہ ہوں یا بیوی بچے اس سے مطمئن نہ ہوں یا کسی انسان کی دل آزاری کا باعث ہو تو وہ عبادت و ریاضت اسے کچھ نفع نہیں دے سکتی۔

دل بدست آور کہ حج اکبر است — از ہزار کعبہ یک دل بہتر است
کعبہ بنا گاہ خلیل آزر است — دل گزر گاہ جلیل اکبر است

Marfat.com

☆حقیقتِ توکل:

روزی کمانے کے جائز اور شرعی اسباب کو چھوڑ کر ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جانے کو توکل نہیں کہتے۔ سبب کی طرف نظر رکھنی چاہیے۔ سبب تو دروازے کی مانند ہے جس سے گزر کر مسبب کی طرف پہنچا جا سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص دروازہ اس امید پر بند کر لے کہ رزق اس کے منہ میں کہیں سے خود بخود پہنچ جائے گا تو یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بے ادبی ہے کیونکہ دروازہ یا سبب بھی اسی کا بنایا ہوا ہے۔ پس دروازے کو بند نہیں کرنا چاہیے۔ ویسے اس قادر مطلق کے اختیار میں ہے کہ دروازے سے بھیجے یا غیب سے عطا کرے۔ پھر آپ نے مثنوی شریف مولانا روم رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہ مشہور شعر پڑھا:

گفت پیغمبر با آواز بلند　　بر توکل زانوئے اشتر ببند

☆نماز کی اہمیت:

ارکان اسلام میں سے اقرار توحید و رسالت کے بعد نماز کو اولیت حاصل ہے۔ ہر مسلمان عاقل، بالغ مرد و عورت پر نماز فرض عین ہے۔ نماز ایک ایسی عبادت ہے کہ سالکان راہ طریقت نے اس کی پابندی سے گوہر مقصود پالیا۔ مسلمان اور کافر میں نماز ہی وجہ امتیاز ہے۔ نماز کے بغیر دیگر اعمال کسی شمار میں نہیں ہیں۔

☆اللہ نبی کی نظر رحمت:

اللہ کریم رات اور دن کی ساعات میں ہر بندے کی جانب تین سو ساٹھ 360 مرتبہ نظر رحمت سے دیکھتا ہے۔ اور حضور نبی کریم ﷺ بھی تین سو ساٹھ 360 مرتبہ رحمت کی نظر کرم سے دیکھتے ہیں۔ اسی طرح خاصان خدا بھی تین سو ساٹھ مرتبہ اپنے متوسلین پر نظر لطف فرماتے ہیں۔ کتنی بے پناہ محبت ہے ذات باری تعالیٰ کو اپنے بندوں سے، کتنی عظیم شفقت ہے حضور نبی کریم ﷺ کو اپنی امت پر اور کتنے مہربان ہوتے ہیں خاصانِ خدا مخلوقِ خدا پر۔ مگر کتنے افسوس کی بات ہے کہ انسان غفلت میں وقت گزار دے مگر ان رحمتوں اور برکتوں سے اپنا دامن بھر لینے کی طرف توجہ نہ دے۔ کسی وقت ننگے سر نہ رہو، معلوم نہیں وہی وقت نظر رحمت یا نظر شفقت کا ہو۔"

☆فلسفہ بسم اللہ:

"ہر کام کو بسم اللہ پڑھ کر شروع کرنا چاہیے یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بسم اللہ میں اللہ تعالیٰ کے تین نام

Marfat.com

ہیں اللہ، رحمٰن اور رحیم۔ لفظ اللہ ہر مقصد کے حصول پر دلالت کرتا ہے، لفظ رحمٰن اس کام کے باقی رہنے پر اور لفظ رحیم اس کام کے فائدہ دینے پر دال ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے بھی کشتی پر سوار ہوتے وقت: **بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرِهَا وَ مُرْسٰهَا**، کہا تھا اور کشتی کو روانہ کیا تھا۔ بسم اللہ قرآن پاک کا دروازہ ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے انیس (19) حروف ہیں اور عذابِ دوزخ کے فرشتے بھی انیس (19) ہیں۔ لہذا جو بسم اللہ پڑھے گا قیامت کے دن انیس مؤکلوں کے عذاب سے امن میں رہے گا۔ دن کی چوبیس ساعتیں ہیں جن میں پانچ ساعتیں نمازوں کے لیے۔ باقی انیس ساعتیں رہ جاتی ہیں لہذا جو شخص باقی ساعتوں میں چلنے پھرنے، کھانے، پینے اور دیگر کاموں کے لیے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے گا اس کے یہ اوقات بھی عبادت میں لکھے جائیں گے۔ دن میں کم از کم ستر بار بسم اللہ ضرور پڑھے۔

☆ حسین کردار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم:

یارو! اللہ تعالیٰ نے سب سے عمدہ، سب سے حسین اور خوبصورت سراپا جو بنایا ہے وہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا کردار ہے۔ پھر ہم کیوں نہ ویسی صورت اور ویسی ہی سیرت بنانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا یہی ذریعہ ہے۔"

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے سے بیڑا پار:

شیخ القرآن، ابوالبیان، مفسر قرآن حضرت علامہ غلام علی اوکاڑوی رحمہ اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہو کر آپ نے فرمایا: مولانا صاحب! لوگ محض دکھاوے کے لیے "یارسولَ اللہ" کا نعرہ لگاتے ہیں، اس کا کچھ فائدہ نہیں۔ اگر شوق اور محبت سے ایک دفعہ "یارسول اللہ!" کہا جائے تو رب کریم کی بے شمار رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور بیڑا پار ہو جاتا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رکھی:

مفسر قرآن حضرت علامہ غلام علی اوکاڑوی رحمہ اللہ تعالیٰ آپ کی مجلس میں موجود تھے۔ آپ نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا: مولوی صاحب! کم فہم لوگ جن کو اپنے علم پر فخر ہوتا ہے حضور مخبر صادق، محبوب رب العالمین، سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو تولنے اور ناپنے لگ جاتے ہیں۔ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سرکارِ مدینہ کا ادنیٰ غلام ہوں قیامت کا تو میں دعویٰ نہیں کرتا، اس کے علاوہ مولا کریم نے مجھ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رکھی"۔

Marfat.com

☆ ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں سے:

ادب عبادت کی روح ہے۔ جس نے معرفت حاصل کی اس نے ادب کے ذریعے حاصل کی۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی آتے تو حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھتے تا کہ صحابہ کرام کو احترام کا درس ملے اور ادب کی معرفت حاصل ہو۔ حق تعالیٰ نے بھی اپنے کلام پاک میں حضور نبی کریم ﷺ کا نام مبارک لے کر بہت کم یاد کیا ہے۔ بلکہ نہایت عمدہ القابات مثلاً طٰہٰ ، یٰس ، مزّمل اور مُدّثر وغیرہ سے یاد کیا ہے۔ اسی بناء پر اولیاء کرام کا ادب کرنا بھی لازم ہے۔ کیونکہ انسان کو ادب کے ذریعے معرفت نفس اور معرفت رب جلیل حاصل ہوتی ہے۔ جس نے ادب کا گر نہیں سیکھا وہ بے نصیب رہا، اس کی عبادت بھی قبول نہیں اور وہ کبھی منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتا۔ ''باادب بانصیب بے ادب بے نصیب۔'' جس نے یہ راز سمجھ لیا، خواہ وہ ریاضت زیادہ نہ بھی کرے، سلوک کی منازل جلد طے کر لے گا۔ بزرگوں کا ادب ہر وقت ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے۔ حاضری کے وقت بھی اور عدم موجودگی میں بھی۔ بغاوت حاشیہ خیال میں بھی نہیں ہونی چاہیے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حق تعالیٰ سے ہم کلامی کے بعد کچھ فخر کیا کہ مجھ سے زیادہ کوئی ذاکر نہیں تو حضرت موسیٰ کو حضرت خضر علیہ السلام کے پاس بھیجا گیا تا کہ ادب کی تکمیل ہو''۔14

حضرت صاحبزادہ سید محمد علی شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت صاحبزادہ سید محمد علی شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ 1922ء کو کرمونوالہ ضلع فیروز پور میں پیدا ہوئے۔ اس مبارک موقع پر پورا خاندان گلاب کے پھول کی طرح خوشیاں بانٹنے لگا۔ جب آپ پیدا ہوئے تو پورے خاندان میں فرحت و مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ والد بزرگوار حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام ''محمد علی'' تجویز فرمایا۔

آپ کی تعلیم و تربیت والد گرامی کی زیر نگرانی ہوئی۔ آپ نے اس نہج پر تربیت فرمائی کہ با سلیقہ اور ہونہار و مؤدب ہونے کے ساتھ علم لدنی کے مالک بھی بن گئے۔ ایک دفعہ ایک تحصیل دار نے عقیدت و

14- آپ کے یہ ارشادات و ملفوظات اور علمی و فقہی نکات معدن کرم از پروفیسر محمد اکرام، خزینہ کرم از چوہدری مقبول احمد او، تذکرہ اولیائے نقشبند از محمد امین شرقپوری سے ماخوذ ہیں۔ ۱۲ قصوری

Marfat.com

محبت سے آپ کو اپنی گاڑی پر سوار کر لیا تا کہ فیصل آباد (لائل پور) میں مولانا محمد یونس صاحب کے تعلیمی ادارہ میں داخل کروا دیں۔ اس سلسلے میں اپنے پدر بزرگوار سے اجازت طلب کی، تو آپ نے اجازت عنایت نہ فرمائی۔ اور فرمایا: اس علم سے میری تربیت ان کے لیے بہتر ہے۔''

حضرت صاحبزادہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو گھڑ دوڑ سے بڑی دلچسپی تھی، والد گرامی کے ہاں کئی گھوڑے تھے۔ ان میں سے ایک گھوڑی ایسی تھی جو صرف آپ کے لیے تھی۔ آپ ہی اس پر سوار ہوتے اور وہ صرف آپ کو ہی سوار کرتی کسی اور کو سوار ہونے کی اجازت نہ دیتی۔

آپ کو تلوار رکھنے کا بھی شوق تھا لیکن انگریز اس کی اجازت نہیں دیتا تھا۔ بعد میں جب تلوار رکھنے کی اجازت مل گئی تو آپ کے لیے سپیشل ایک تلوار لائی گئی جس کا قبضہ چاندی کا بنا ہوا تھا۔ پدر بزرگوار ایک دفعہ پشاور تشریف لے گئے تو آپ کے لیے ایک کلاہ اور ایک دستار لائے۔ کلاہ پر دستار باندھ کر، کمر پر تلوار لگا کر اور گھوڑی پر سوار ہو کر اپنے کھیت میں تشریف لے جاتے تو دیہاتی لوگ آپ کا پرتپاک استقبال کرتے۔

حضرت صاحبزادہ سید محمد علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ 26 مرتبہ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی۔ اس کے علاوہ آپ نے کئی عمرے بھی کیے۔ زیارت مدینہ کے وقت مسجد نبوی شریف میں دوزانو بیٹھ کر گزارا کرتے اور ہمیشہ آداب کو ملحوظ خاطر رکھتے۔

جناب غلام مرتضیٰ چک نمبر 227 گ ب فیصل آباد کا بیان ہے کہ ایک دفعہ وہ حضرت صاحبزادہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کے لیے ''حضرت کرمانوالہ شریف'' میں حاضر ہوئے تو آپ نے اپنے مرید حافظ حق نواز سے مخاطب ہو کر فرمایا: یہ بیلی غلام مرتضیٰ ہمارے پاس رہ کر گیا ہے۔ حافظ جی! دربار شریف کی خدمت کرنے والوں پر قیامت تک کرم ہی کرم ہوتا رہے گا۔

حضرت صاحبزادہ سید محمد علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ بغرض تبلیغ کئی بار انگلستان تشریف لے گئے۔ وہاں محافل کی صدارت فرماتے، تبلیغ فرماتے اور سلسلہ عالیہ کی ترقی کے لیے کوشش فرماتے۔ ایک دفعہ آپ نے خدام سے فرمایا: میں وہاں دین کی اشاعت کی خاطر جاتا ہوں، کئی لوگ سلسلہ ارادت میں داخل ہو کر نماز روزہ کے پابند، تہجد گزار اور پرہیز گار بن جاتے ہیں۔

ڈاکٹر نورالدین ساندہ کلاں لاہور کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میاں غلام احمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ ''انگلینڈ'' میں تھے اور حضرت صاحبزادہ سید محمد علی شاہ

Marfat.com

بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ بھی وہاں موجود تھے۔ ایک روز دیگر احباب کو ملنے کے لیے روانہ ہوئے تو اگلی گاڑی میں حضرت میاں غلام احمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ اور پچھلی گاڑی میں شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ تھے۔ ایک موقع پر ڈاکٹر نورالدین جو آپ کی گاڑی چلا رہے تھے نے میاں صاحب سرکار والی گاڑی کو اوورٹیک کر کے آگے نکل گئے۔ اس پر آپ نے انہیں روکا اور فرمایا کہ: یہ گاڑی پیچھے کرو تا کہ میاں صاحب کی گاڑی بطور ادب واحترام آگے آگے جائے۔

حضرت صاحبزادہ سید محمد علی شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ صاحب کرامت بزرگ تھے۔ آپ کی چند مشہور کرامات سطور ذیل میں پیش کی جاتی ہیں:

جناب حضور بخش جی۔ پی۔ او لاہور والوں کا بیان ہے کہ میرا چھوٹا بھائی گونگا تھا میں حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بھائی کے لیے دعا کی درخواست کی۔ آپ نے کہا تیرا بھائی بالکل ٹھیک ہو جائے گا۔ آپ نے شہد، گلقند اور مکھن ہم وزن ملا کر اور ایک جان کر کے بھائی کو کھلانے کا حکم دیا۔ چند دن کے استعمال سے وہ روانی سے بولنے لگا۔

جناب مفتی حبیب اللہ صاحب آف کامونکی کا بیان ہے کہ میں حضرت سید محمد اسماعیل بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا آخری دیدار جی بھر کر نہ کر سکا اور اس سلسلے میں کافی پریشان تھا۔ اتنے میں لاؤڈ اسپیکر پر اعلان ہوا کہ مفتی حبیب اللہ صاحب آگے تشریف لے آئیں، حضرت صاحبزادہ محمد علی شاہ صاحب یاد فرما رہے ہیں۔ وہ آگے چلے گئے تو آپ نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا: ''مفتی صاحب! تم نے جی بھر کر زیارت نہیں کی اس لیے اب حضور کی جی بھر کر زیارت کر لو۔

مولانا محمد حاجی محمد جمیل نقشبندی کا بیان ہے کہ ان کا چچازاد بھائی دوبئی گیا ہوا تھا۔ اس نے بارہ سال تک رقم بھیجی اور نہ خط بھیجا۔ اہل خانہ اور عزیز واقارب اس صورتحال سے بہت پریشان تھے۔، ایک دن مولانا صاحب آپ کی خدمت میں لڑکے کی واپسی کے بارے میں دعا کروانے کے لیے حاضر ہوئے۔ پریشان کن صورتحال عرض کرنے پر آپ نے فرمایا: لڑکا جلدی واپس آجائے گا۔ ایک ہفتہ کے بعد چچازاد بھائی دوبئی سے واپس آگیا۔15

اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو صاحبزادیاں اور ایک صاحبزادہ عطاء فرمایا۔ صاحبزادہ صاحب کا اسم گرامی

15- محمد اکرام، پروفیسر: معدن کرم ص793

Marfat.com

حضرت سید غضنفر علی شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ تھا جن کا مختصر تعارف چند سطور کے بعد آ رہا ہے۔

زندگی کے آخری ایام میں آپ علیل ہو گئے۔ فیصل آباد، راولپنڈی اور دوسرے مقامات سے علاج کروانے کی کوشش کی گئی لیکن آرام نہ آیا۔ آخر 20 ذوالحجہ ۱۴۱۳ھ مطابق 12 جون 1993ء میں ماہتاب ولایت دار فانی سے دار بقا کی طرف کوچ کر گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ o

حضرت صاحبزادہ سید عثمان علی شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے صاحبزادگان حضرت سید صمصام علی شاہ صاحب اور حضرت صاحبزادہ سید میر طیب علی شاہ صاحب مدظلہ العالی سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف نے خدام کی معاونت سے غسل دیا۔ شیخ القرآن حضرت علامہ غلام علی اوکاڑوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے دربار عالیہ میں آپ کے پہلو میں مدفون ہوئے مزار مرجع خلائق ہے۔

آپ کے چند ارشادات عالیہ بطور تبرک سطور ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں:

☆ جب ہم التحیات غور سے پڑھیں گے دل میں ایک خاص نور پیدا ہوگا اور ''اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ o'' کی حقیقت ظاہر ہوگی۔

☆ درودِ پاک پڑھتے وقت نمازی کو یہ خیال رہے کہ میں رسول پاک ﷺ اور اللہ رب العالمین کی بارگاہ میں حاضر ہوں۔

☆ حضور ﷺ کی زیارت اس حالت میں ہو کہ آپ خوش نظر آئیں نہ کہ ناراض۔

☆ ایک عام مسلمان کی قبر پر چڑیا بیٹھے تو صاحب قبر جان لیتا ہے کہ یہ جانور ہے یا مادہ تو اولیاء اللہ کی شان تو بہت ارفع و اعلیٰ ہے۔

☆ مرید حقیقی وہ ہے جو پیر کے بتائے ہوئے ذکر و فکر میں مشغول رہے کیونکہ ذکر سے طالب، مطلوب تک پہنچ سکتا ہے اور محبت الٰہی حاصل کر سکتا ہے۔

☆ آٹھ باتوں سے انسان مکمل مسلمان بن جاتا ہے: ۱۔ باوضو رہنا، ۲۔ کم بولنا، ۳۔ ذکر الٰہی، ۴۔ پیر سے تعلق

Marfat.com

رکھنا،۵،خطراتِ نفس سے دوری،٦۔خلوت پسندی،۷۔کم کھانا،۸۔اپنے پیر کے کسی فعل پر اعتراض نہ کرنا۔

☆اولیاء اللہ کا تصرف زندگی میں اور موت کے بعد یکساں ہوتا ہے۔

☆شریعت کی نگہداشت،طریقت کے حصول کا سبب ہے۔

☆ولی کا فیض نہ صرف مریدین پر بلکہ ان کی پانچ پشتوں تک جاری رہتا ہے۔

حضرت صاحبزادہ سید غضنفر علی شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت سید غضنفر علی شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ ۱۴ رجب ۱۳۷٦ھ کو حضرت کرمانوالہ شریف ضلع اوکاڑہ میں پیدا ہوئے۔والد گرامی نے ''غضنفر علی'' نام تجویز فرمایا۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نے تعلیم کا آغاز قرآن پاک سے کیا۔ناظرہ قرآن پڑھنے کے بعد دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت کا سلسلہ شروع ہوا۔آپ نے مروجہ جدید وقدیم علوم وفنون میں مہارت نامہ حاصل کی۔

آپ ہر بڑے کا احترام فرماتے، بالخصوص اساتذہ کا تو بے حد احترام فرماتے۔ایک دفعہ آپ اتفاق ہسپتال لاہور میں زیر علاج تھے اور ڈاکٹروں نے ملاقات کا سلسلہ بند کر دیا۔آپ کے استاد حافظ احمد یار صاحب عیادت کے لیے تشریف لائے، کمرے پر دستک دی۔ایک خادم آیا اور اس نے کہا: ڈاکٹروں کی ہدایات کے مطابق آپ نے ملاقات کا سلسلہ ختم کر دیا ہے۔حافظ صاحب نے کہا: صاحبزادہ صاحب سے کہیں حافظ احمد یار آئے ہیں۔خادم نے آپ کو اطلاع دی تو اٹھ کر بیٹھ گئے اور حافظ صاحب کو اندر آنے کی اجازت دے دی۔وہ اندر آ گئے۔آپ کی عیادت کی اور کافی دیر تک گفتگو کا سلسلہ جاری رہا۔پھر حافظ صاحب واپس تشریف لے گئے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحبزادہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو زیارت حرمین شریفین کی سعادت سے سرفراز فرمایا۔نو سال کی عمر میں اپنے والدین کی معیت میں پہلا عمرہ ادا کیا۔بعد ازاں آپ نے کئی بار حج بیت اللہ ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔بارگاہ رسالت مآب ﷺ کی حاضری کو روح ایمان تصور کرتے ہوئے حاضری کا شرف حاصل کرتے۔

آپ کو سنت مصطفیٰ ﷺ سے جنون کی حد تک عشق ومحبت تھی۔آپ کی ہر ممکن کوشش ہوتی کہ ہر کام

Marfat.com

میں سنت رسول ﷺ کو پیش نظر رکھا جائے۔ لباس، گفتار، رفتار، خوراک اور ملاقات میں سنت کو پیش نظر رکھا کرتے۔ آپ نماز باجماعت ادا کرتے، نماز جنازہ میں شرکت کرتے، عیادت کے لیے از خود تشریف لے جاتے۔ سلام کہنے میں پہل کرتے اور قبور پر فاتحہ خوانی کے لیے تشریف لے جاتے۔

حضرت سید غضنفر علی شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کو رسول اللہ ﷺ سے انتہائی درجہ کی عقیدت و محبت تھی۔ کثرت سے درود شریف پیش کرتے، نام سن کر انگوٹھے چومتے اور احتراماً آنکھوں پر لگا لیتے۔ محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ کا انعقاد کرتے، نعت سنتے، قصیدہ بردہ شریف کے اشعار سماعت فرماتے اور عام طور امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی نعتیں سنا کرتے۔ ایک دفعہ آپ نے قصیدہ بردہ شریف کے اشعار 500 مرتبہ پڑھا کر پانی پر دم کروا کر نوش فرمایا۔

حضرت صاحبزادہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ صاحب کرامت بزرگ تھے۔ آپ کی کرامات کا دائرہ وسیع ہے۔ تاہم چند کرامات سطور ذیل میں پیش کی جاتی ہیں:

حاجی بشیر احمد صاحب مغلپورہ، لاہور کا بیان ہے کہ ان کا ایک بیٹا عرصہ دراز سے ''ابوظہبی'' میں اقامت پذیر تھا لیکن اسے اقامہ نہیں ملتا تھا۔ اس پریشانی کے حل کے لیے حاجی صاحب ''حضرت کرمانوالہ شریف'' میں دعا کروانے کے لیے حاضر ہوئے لیکن پہنچنے پر معلوم ہوا کہ آپ تو حج بیت اللہ کے لیے تشریف لے گئے ہیں۔ انہوں نے حضرت سید غضنفر علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے دعا کے لیے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا: ''اقامہ تو لگ گیا ہے''۔ کچھ ایام کے بعد حاجی صاحب کے لڑکے کا اقامہ لگ گیا۔16

محمد حفیظ صاحب مغل پورہ، لاہور کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت کرمانوالہ شریف گیا۔ میرا وہاں رات بسر کرنے کا ارادہ تھا لیکن مجھے خیال آیا کہ شاید تکیہ اور چادر نہ ملے جس کے باعث رات کو پریشانی ہو۔ ہم لنگر شریف کھا رہے تھے کہ حضرت سید غضنفر علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ تشریف لائے اور ہمارے ساتھ لنگر میں شریک ہو گئے۔ لنگر کھانے کے بعد آپ نے ایک خادم کو فرمایا: محمد حفیظ صاحب کو ایک چادر اور تکیہ لا کر دے دینا تاکہ رات کو کوئی پریشانی نہ ہو۔

آپ نے مختصر علالت کے بعد 1992ء کو 36 سال کی عمر میں وصال فرمایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.

16- محمد اکرام، پروفیسر: معدن کرم ص 779

Marfat.com

شیخ القرآن حضرت علامہ غلام علی اوکاڑوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی زیرنگرانی خدام نے غسل دیا۔ اور تجہیز و تکفین کی خدمات انجام دیں۔

آپ کے وصال کی خبر سنتے ہی تیز رفتاری سے مریدین، متوسلین اور متعلقین آستانہ عالیہ نقشبندیہ حضرت کرمانوالہ شریف میں آنا شروع ہو گئے۔ حتی کہ نماز عصر کے وقت عوام کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا ایک سمندر دکھائی دے رہا تھا۔ والد گرامی حضرت سید محمد علی شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے بعد نماز عصر اپنے جوان سال اکلوتے لخت جگر کی نماز جنازہ پڑھائی۔

حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے دربار عالیہ میں آپ کے پہلو میں تدفین عمل لائی گئی۔ آپ کی لحد مبارک کی ہر اینٹ پر سورۃ فاتحہ تلاوت کی گئی۔ تدفین کے بعد سر کی جانب کھڑے ہو کر علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے اذان پڑھی۔ مزار پُر انوار مرجع خلائق ہے۔

حضرت صاحبزادہ سید غضنفر علی شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ "جامع مسجد حضرت کرمانوالہ شریف" میں جمعۃ المبارک کے موقع پر خود خطاب فرماتے اور حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے عرس مبارک پر بھی خصوصی خطاب فرماتے۔ 28 فروری 1991ء میں عرس مبارک کے موقع پر تاریخی خطاب فرمایا۔ آپ کے خطاب کے چند اقتباسات سطور ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں:

☆ اولیاء کرام اور صلحائے عظام کے مزارات پر ہر سال کسی مخصوص دن اجتماعی صورت میں اکٹھے ہو کر ان کی زیارت کرنا، ان کے روحانی فیوض و برکات سے مُتمتّع ہونا، وہاں قرآن خوانی کرنا اور ذکر الٰہی کی محافل منعقد کرنا، اسے عرف عام میں عرس کہا جاتا ہے۔ اور عرس کی یہ اصطلاح ترمذی شریف کی ایک حدیث صحیح سے ماخوذ ہے جس میں رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی مرد مومن انتقال کر جاتا ہے اور بارگاہِ ایزدی میں ملاقات اور وصال کے لیے پہنچتا ہے تو دو فرشتے اس کی قبر میں سوال و جواب کے لیے آجاتے ہیں۔ اور وہ رب اور دین کی نسبت سوال کرنے کے بعد پوچھتے ہیں: "مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ حَقِّ هٰذَا الرَّجُلِ" کہ اے صاحب قبر! بتا کہ تو اس ہستی مبارک (حضرت محمد ﷺ) کو کیا سمجھا کرتا تھا؟ اس ہستی مبارک (سیدنا محمد ﷺ) سے تو دنیا میں کتنی محبت رکھا کرتا تھا؟ تو ان کا کتنا ادب کیا کرتا تھا؟ دنیا میں اس ہستی مبارک کے بارے میں تیرا کیا عقیدہ ہوا کرتا تھا؟ "مَا كُنْتَ تَقُوْلُ" ماضی استمراری ہے۔ وہ مرد مومن کہ جس کی پوری زندگی حضور علیہ

Marfat.com

السلام کی غلامی اور اطاعت میں بسر ہوئی ہوتی ہے وہ تو دوستو! منتظر ہوتا ہے اس لمحہ کا کب ہجر اور فراق کی جملہ ساعات ختم ہو جائیں۔

☆ دوستو! ان بارگاہوں میں جایا کرو اور یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ ان مزارات پر حاضری دینا ان کی ظاہری زندگی سے قطعاً مختلف نہیں ہوتا۔ جو فیضان نظر، جو فیضان روحانی اور جو فیضان صحبت ان کی ظاہری حیات میں آنے والوں کو میسر آتا تھا وہی فیضان نظر ان کا بعد از وصال بھی قائم و دائم رہتا ہے۔ ان کے مزارات کی حاضری ان کی ظاہری صحبت سے کم نہیں ہوتی۔ فیوض و برکات ان کے قائم و دائم ہیں۔ تو جہات ان کی قائم و دائم ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ پہلے ہم ان کو دیکھتے تھے وہ ہمیں دیکھتے تھے لیکن اب وہ صرف ہمیں دیکھتے ہیں ہم ان کو نہیں دیکھ سکتے۔ تاہم اللہ اور رسول کی مہربانی سے ہم بھی اہل نظر ہو جائیں اللہ کرے اور جملہ حجابات اٹھ جائیں تو پھر ہمیں بھی ان کے نظر آنے میں کوئی مانع نہ رہے گا۔

☆ دوستو! بس کچھ نہیں ہے حضور ﷺ کی محبت کے سوا، حضور ﷺ کے عشق کے سوا کچھ نہیں ہے۔ ہم اس عشق سے محروم ہیں، ہم بے خبر ہیں ہمیں اس عشق کی گرد کی بھی خبر نہیں ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ جنہیں اس عشق کی دولت نصیب ہو گئی ہے، جس کو شراب وحدت شراب طہور کا ایک پیالہ نصیب ہو گیا ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ کہ جن کو ایک گھونٹ نصیب ہو گیا ہے اس شراب طہور کا کہ جو شراب وحدت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملی، جو شراب طہور سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بایزید بسطامی، حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی اور امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمہم اللہ تعالیٰ کو ملی۔، پھر ان سے قطب الاقطاب حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کو ملی۔ دوستو! اس محمد ﷺ کے شیر نے صاحب کوثر ﷺ کے مئے خانہ وحدت سے حضرت گنج کرم سید محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کو ایسی بھر بھر کے پلائی۔ ایسی بھر بھر کے پلائی کہ انہیں حضرت کرمانوالے رحمہ اللہ تعالیٰ بنا دیا۔

☆ اے اللہ! حضور ﷺ کے صدقے حضور ﷺ کی ساری امت کے احوال درست فرما دے۔ ملت اسلامیہ کو ذلت اور رسوائی کے گڑھوں سے نکال کر عظمت و شوکت و تمکنت سے ہمکنار فرما دے۔ الٰہ العالمین! ہم تیری بارگاہ میں ایک مرتبہ پھر التجا کرتے ہیں کہ حضرت گنج کرم کے عرس مبارک پر ہماری آج حاضری قبول ہو جائے کہ ان

Marfat.com

اولیاء اللہ کے توسل وتصدق سے ان سے ہمارا تعلق، ان سے ہماری نسبت اور محبت قائم ودائم رہے۔ اور ان سے ہم فیوض وبرکات حاصل کرتے رہیں۔ 17

حضرت صاحبزادہ سید عثمان علی شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ

(حضرت کرمانوالہ شریف)

''شاہ جی فکر نہ کریں، رب کریم آپ کو پہلے سے بہتر فرزند عنایت فرمائے گا'' یہ وہ الفاظ ہیں جو حضرت شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس وقت ارشاد فرمائے جب آپ اپنے لخت جگر حضرت صاحبزادہ سید میر طیب شاہ بخاری (اوّل) رحمہ اللہ تعالیٰ کے وصال کے سبب پریشان دکھائی دے رہے تھے۔ مرشد کامل کی پیشین گوئی کے مطابق آپ 1929ء میں موضع کرمونوالہ شریف ضلع فیروز پور میں پیدا ہوئے۔

حضرت صاحبزادہ سید عثمان علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ مادرزاد ولی اللہ تھے۔ جب ہوش سنبھالا تو تعلیم کے آغاز کے لیے والد بزرگوار حضرت سید محمد اسماعیل شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے میاں رحمت علی رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس بھیجا۔ علاوہ ازیں ظاہری وباطنی علوم وفنون نگاہ فیض والد گرامی سے حاصل کیے۔ دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ سلوک کی منازل بھی طے کیں۔ آپ کو والد محترم کا خصوصی قرب اور خصوصی شفقت حاصل تھی۔

آپ کا رنگ گندمی، قد دراز، پیشانی مبارک کشادہ، بینی بلند، دہن خوبصورت، دانت موتیوں کی طرح سفید، ریش مبارک درمیانی، آنکھیں درمیانی، رفتار وگفتار میں اعتدال، نہایت خوش لباس، موسم گرما میں سر پر کپڑے کی ٹوپی اور موسم سرما میں گرم اونی ٹوپی، سفر پر روانگی کے وقت عموماً عمامہ استعمال کرتے۔ کبھی کبھار شلوار قمیض اور شیروانی بھی استعمال میں لاتے۔ ہمیشہ سادہ اور براؤن رنگ کا جوتا استعمال فرماتے۔ آپ نہایت ذہین اور فطین تھے۔ والد گرامی کے حکم کی تعمیل آپ کا طرہ امتیاز تھا۔

حضرت صاحبزادہ سید عثمان علی شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے والد گرامی رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست اقدس پر شرف بیعت حاصل کیا۔ آپ کے بتائے ہوئے جملہ اوراد ووظائف کو باقاعدگی سے پڑھا

17- محمد اکرام، پروفیسر: معدن کرم ص780

Marfat.com

کرتے خواہ گھر میں ہوتے یا سفر میں۔ والد گرمی کی طرف سے اعزاز خلافت بھی حاصل تھا۔

قیام پاکستان کے بعد والد گرامی کی معیت میں پاکستان میں تشریف لے آئے۔ قصور، عارف والا، پاکپتن اور دیگر مقامات میں قیام کرنے کے بعد ''حضرت کرمانوالہ شریف'' میں آ کر قیام پذیر ہو گئے۔ قیام پاکستان کے وقت عمر مبارک اٹھارہ سال تھی۔

حضرت صاحبزادہ سید عثمان علی شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابتدائی عمر میں اپنے والد بزرگوار کی معاونت کا سلسلہ شروع کر دیا۔ آنے والے مہمانوں کو بٹھانا، آپ سے ملاقات کروانا، کھانا کھلانا، بیلیوں کو تعینات کرنا، گھر واپس جانے کی اجازت دینا، حاضری کے آداب کی تعلیم دینا، لنگر کا انتظام کروانا اور متوسلین کی اصلاح و تربیت وغیرہ کے تمام فرائض آپ کے ذمہ تھے۔

حضرت صاحبزادہ سید عثمان علی شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے تربیت یافتہ تھے۔ آپ کی عبادت و ریاضت کا اندازہ لگانا مشکل ہے تاہم آپ نماز پنجگانہ، نماز جمعۃ المبارک کے علاوہ نماز چاشت، اوابین، تہجد اور صلوٰۃ تسبیح بھی پڑھا کرتے تھے۔ آپ کے اوراد و وظائف اور درود شریف کا سلسلہ تو ہر وقت جاری و ساری رہتا۔

حضرت صاحبزادہ سید عثمان علی شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ مثالی اخلاق کے مالک تھے۔ بڑوں کا احترام فرماتے، چھوٹوں سے شفقت و محبت کرتے، امانت و صداقت کو پسند فرماتے اور اس کی تعلیم دیتے۔ کعبہ کی طرف پشت کرنا، تھوکنا یا پیشاب وغیرہ کرنے کو ناپسند فرماتے اور ایسا کرنے والے کو سختی سے منع فرماتے۔ متوسلین میں اگر کسی سے کوئی کوتاہی ہو جاتی تو اس کا نام لیے بغیر اس کی اصلاح فرما دیتے۔

راقم الحروف کے مرشد گرامی حضرت علامہ مفتی عبدالغفور شرقپوری نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفی 2007ء) کا بیان ہے کہ ایک دفعہ وہ کرمانوالہ ہاؤس گڑھی شاہو لاہور میں حضرت عثمان علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس گئے۔ ایک نوجوان سر پر رومال اور داڑھی بالکل صاف آپ کے برابر کرسی پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ معزز و متشرع لوگ نیچے چٹائی پر بیٹھے ہوئے تھے یہ صورت حال دل کو اچھی نہ لگی۔ حضرت قبلہ مفتی رحمہ اللہ تعالیٰ نے دو تین بار مذکورہ نوجوان کو اسی کیفیت میں ملاحظہ فرمایا۔ حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے تعجب کی اس وقت انتہا نہ رہی جب انہوں نے کچھ عرصہ بعد اسی نوجوان کو سر پر ٹوپی سجائے ہوئے، باریش اور خدام کے ساتھ چٹائی پر مؤدب بیٹھا دیکھا۔ دراصل آپ کی شفقت عجیب اور طریقہ اصلاح منفرد تھا جس سے نوجوان

Marfat.com

لوگ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتے۔ جو بھی آپ کے حلقہ تربیت واصلاح میں ایک دفعہ آتا وہ ہمیشہ کے لیے اسی آستانہ کا خادم ہو کر رہ جاتا۔

آپ کو والد گرامی حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ سے نہایت درجہ کی محبت تھی۔ آپ نے اگر اوکاڑہ جانا ہوتا والد گرامی سے پہلے اجازت لیتے پھر روانہ ہوتے۔ جناب بشیر احمد (مکھن) جو حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے خادم خاص تھے، بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور سائیں بلیاں والے (سائیں نور محمد بلیاں والے، جن کا مزار اقدس لاہور میں موچی دروازے کے قریب ہے اور وہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے مرید خاص اور عاشق تھے) حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عطر پیش کرنا چاہتے تھے کہ اتنے میں پیر سید عثمان علی شاہ بخاری کی گاڑی کا ہارن بجا۔ سائیں صاحب نے کہا "باباجی تشریف لے آئے ہیں۔ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے سائیں صاحب سے کہا: کیا تم عثمان علی شاہ صاحب سے محبت کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ہاں میں باباجی سے محبت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: سائیں جی! میں بھی پیر جی عثمان علی شاہ سے محبت کرتا ہوں۔ سائیں صاحب نے کہا: کہ آپ بھلا ان سے کیوں نہ محبت کریں گے کہ سرکار نبی کریم ﷺ کی نسل پاک ان سے آگے بڑھنی ہے۔ (حالانکہ اس وقت حضرت سید عثمان علی شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی شادی مبارک بھی نہ ہوئی تھی) آپ نے فرمایا سائیں جی کیا کہا؟ سائیں صاحب نے پھر اسی طرح کہا۔ آپ نے تین مرتبہ یہ سوال کیا اور انہوں نے ہر بار یہی جواب دیا۔ آپ بہت خوش ہوئے اور سائیں صاحب سے فرمایا: سائیں! جی ہن سانوں تسی عطر دیو" (یعنی اب ہمیں عطر دے دیجیے)۔18

حضرت صاحبزادہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ منفرد مقام کے حامل تھے۔ حضرت سرکار کرمانوالے رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اجابت دعا کے بارے میں فرمایا: اور تو مجھے معلوم نہیں اگر عثمان علی شاہ صاحب دعا کے لیے دونوں ہاتھ اٹھا دیں تو کوئی وجہ نہیں در اجابت کھلا نہ ہو"۔ آپ کھیتوں پر تشریف لے جاتے تو سرکار کرمانوالے محبت و تعلق کی بنا پر خود انہیں وہاں ملنے کے لیے تشریف لے جاتے تھے۔ ایک دفعہ سرکار کرمانوالے رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا تو یہاں کوئی کام نہیں ہے، میں تو صرف عثمان علی شاہ کو دیکھنے اور ملنے کے لیے آجاتا ہوں۔

جناب سارنگ صاحب کا بیان ہے کہ ایک دفعہ وہ سرکار کرمانوالے رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں موجود

18- محمد اکرام، پروفیسر: معدن کرم ص780

Marfat.com

تھے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب باہر سے تشریف لا رہے تھے۔ بڑی سرکار نے فرمایا: سارنگ صاحب! دیکھو! کون آ رہا ہے؟ اس نے عرض کیا: حضور! بابا جی حضرت سید عثمان علی شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ تشریف لا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اچھا زمانے کا غوث آ رہا ہے۔ سات زمین اور سات آسمان آپ کی ہتھیلی پر ہیں اور جس طرح چاہیں کر سکتے ہیں۔ اور آپ کا حوصلہ بہت بلند ہے۔

ایک دفعہ سرکار کرمانوالے رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے بارے میں فرمایا: بیلیو! تمہیں پیر عثمان علی شاہ کی شان کا کیا پتہ اگر پیر عثمان علی شاہ اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کریں تو زمین و آسمان آپس میں مل سکتے ہیں۔[19]

حضرت صاحبزادہ سید عثمان علی شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی شادی خانہ آبادی حضرت سید نور الحسن شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی صاحبزادی سے ہوئی۔ آپ کے دو صاحبزادے ہیں۔ ایک حضرت سید صمصام علی شاہ بخاری اور دوسرے حضرت سید میر طیب علی شاہ بخاری سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف۔ دونوں صاحبزادگان اشاعت سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں سرگرم عمل ہیں۔

1970ء میں آپ حج بیت اللہ کے لیے تشریف لے گئے تو زیادہ وقت مدینہ طیبہ میں رہے۔ نماز تہجد کے وقت روزانہ بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضری دیا کرتے۔ نماز ظہر کے بعد حضور انور ﷺ کے والد گرامی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے مزار پر انوار پر حاضری دیتے اور فاتحہ خوانی کرتے۔

قیام مدینہ منورہ کے دوران اہل مدینہ میں سے کسی نہ کسی گھر روزانہ رات کو محفل میلاد کا انعقاد ہوتا جس میں تلاوت و نعت خوانی ہوتی، ختم شریف پڑھا جاتا اور شرکاء کی لنگر سے تواضع کی جاتی۔

ایک دفعہ بارش کا سلسلہ شروع ہوا تو آپ گنبد خضریٰ سے اترنے والے پانی کے نیچے کھڑے ہو گئے اور خدام کو بھی ایسا کرنے کی ہدایت کی۔

ایک دفعہ حضرت صاحبزادہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''روضہ رسول ﷺ کا غلاف ستر سالہ پرانا ہے، اس لیے اسے دیکھ کر پریشانی ہوتی ہے۔ آئندہ سال 1971ء میں حج کا موقع آنے سے قبل روضہ رسول ﷺ کا غلاف تبدیل کیا جا چکا تھا۔

ایک دفعہ آپ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر تھے کہ ہجوم کے سبب دھکا لگا تو آپ کے دائیں ہاتھ کی انگلی مدوضہ رسول ﷺ کی جالی مبارک کو چھو گئی۔ تو آپ نے عاجزی و انکساری سے فرمایا: یہ ہاتھ جالی

19- محمد اکرام، پروفیسر: معدن کرم ص 720

Marfat.com

مبارک چھونے کے لائق نہیں تھا۔ غلام رسول نامی ایک شخص چالیس سال سے مدینہ طیبہ میں مقیم تھا جو مدینہ منورہ کے باشندوں کے احوال سے خوب واقف تھا۔ اس کو اپنے ساتھ لے کر پورے مدینہ طیبہ کا چکر لگایا۔ یتیم بچوں، بیوہ عورتوں اور غریبوں کی مالی معاونت فرمائی۔

ایک دفعہ آپ نے مسجد نبوی شریف کے تمام خاکروبوں کو جمع کیا جن کی تعداد آٹھ سو سے زائد تھی۔ سب کی مالی معاونت فرمائی البتہ ایک خاکروب غیر حاضر تھا۔ وہ دوسرے دن حاضر خدمت ہوا اور اس نے عرض کیا: حضور! رات کو حضور انور ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ آپ میری مالی معاونت فرمائیں۔ آپ نے یہ فرماتے ہوئے معاونت سے گریز کیا کہ حضور ﷺ نے تمہیں پیغام دیا ہے تو آپ نے مجھے کیوں نہیں حکم دیا؟20۔

حضرت صاحبزادہ سید عثمان علی شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ صاحب کرامت بزرگ تھے۔ آپ کی چند کرامات سطور ذیل میں پیش کی جاتی ہیں:

جناب تاج دین صاحب (غازی آباد، لاہور) کا بیان ہے کہ ان کی شادی کا پروگرام طے پا گیا اور شاہ صاحب کو بھی شادی میں تشریف آوری کی دعوت دی گئی، جو آپ نے قبول فرمالی۔ طے شدہ پروگرام کے مطابق آپ ان کے ہاں تشریف لائے۔ ان کی خالہ ساس کے ہاں اولاد پیدا ہوتے ہی مرجاتی تھی۔ تاج دین صاحب نے آپ کی خدمت میں دعا کے لیے عرض کیا تو آپ نے فرمایا: ''اللہ خیر کرے گا''۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں لڑکا عطا فرمایا جو تا حال بقید حیات ہے اور وہ چار بچوں کا باپ ہے۔

مولوی علی نواز صاحب کا بیان ہے کہ حضرت کرمانوالی سرکار کا ایک مرید بغرض حج بیت اللہ روانہ ہوا۔ جب ایک حج کر لیا تو اس کے دل میں خیال آیا کہ مزید حج کرنا چاہیے لیکن رقم بالکل ختم ہو چکی تھی۔ اس دوران حضرت صاحبزادہ سید عثمان علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس کی ملاقات ہوگئی، تو اپنا مقصد عرض کیا۔ آپ نے فرمایا: حضور اقدس ﷺ کے لیے یہ مشکل نہیں ہے کہ تمہیں سات مرتبہ حج کے لیے بلالیں۔ مولوی صاحب موصوف کا کہنا ہے کہ 1980ء میں مذکورہ بیلی سے دوران حج ملاقات ہوئی تو اس نے کہا: یہ میرا پانچواں حج ہے چونکہ آپ نے سات حج کا ذکر فرمایا تھا اس لیے مزید دو حج کروں گا تو سات حج پورے ہو جائیں گے۔21۔

حضرت میاں تاج دین رحمہ اللہ تعالیٰ (دو گیج ٹاؤن، لاہور) کا بیان ہے کہ ان کے صاحبزادے

20- محمد اکرام، پروفیسر: معدن کرم ص769۔ 21- محمد اکرام، پروفیسر: معدن کرم ص746

Marfat.com

حضرت علامہ مفتی عبدالغفور نقشبندی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے گوجر پورہ، باغبانپورہ لاہور میں "جامعہ فاروقیہ رضویہ" کے نام سے ایک دینی ادارے کی داغ بیل ڈالی اور علوم وفنون کی تعلیم وتدریس کا سلسلہ تیز رفتاری سے شروع کر دیا۔ حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے جامعہ میں سالانہ جلسہ منعقد کرنے کا پروگرام بنایا اور اس سلسلے میں صدارت کے لیے حضرت شاہ صاحب کو دعوت دی اور مقررہ تاریخ کو مقررہ وقت پر تشریف لانے کے لیے عرض کیا گیا۔ تو آپ نے دعوت قبول فرمالی۔ اور فرمایا: (انکساری کی بناء پر) میں جلسہ کی صدارت کرنے کو پسند نہیں کرتا۔ حسب وعدہ جلسہ میں تشریف لے آئے۔ جلسہ کے اختتام پر آپ نے حضرت مفتی صاحب سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا: مولوی جی! مدرسہ کے لیے جگہ کم ہے، جگہ زیادہ ہونی چاہیے۔ حضرت مفتی صاحب نے کہا: حضور! دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مدرسہ کے لیے مزید جگہ عطا فرمادے۔ آپ کے ارشاد کے بعد مفتی صاحب نے جامعہ سے متصل مغرب کی جانب دو کنال کا خالی پڑا ہوا پلاٹ خریدنے کا پروگرام بنالیا۔ پلاٹ کے مالک سے رابطہ کیا گیا تو وہ بھی فروخت کرنے کے لیے تیار ہو گیا حالانکہ اس سے قبل جامعہ کی دیوار سیدھی کرنے کے لیے وہ سوا مرلہ زمین دینے کے لیے بھی تیار نہ تھا۔ حضرت قبلہ مفتی صاحب نے گہری دلچسپی لیتے ہوئے انتظامیہ کا اجلاس طلب کیا تا کہ حصول اراضی کے بارے میں مشاورت کی جاسکے۔ اجلاس میں انتظامیہ نے خطیر رقم کی ادائیگی کو سنگین مسئلہ قرار دیا۔ حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پریشان ہونے کی ضرورت نہیں حضرت شاہ صاحب نے حکم دیا ہے، انشاء اللہ العزیز رقم کا بھی خود انتظام کر دیں گے۔ اس تجویز پر انتظامیہ مطمئن ہو گئی اور سودا کرنے کی منظوری دے دی۔ مالک پلاٹ سے رابطہ کر کے سودا کر لیا گیا اور مقررہ تاریخ پر رقم کی ادائیگی کا بھی انتظام ہو گیا۔22

جناب خوشی محمد بانگا کا بیان ہے کہ ان کی والدہ محترمہ "السر" کے مرض کا شکار ہو گئیں۔ وہ حضرت صاحبزادہ سید عثمان علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کروانے کے لیے حاضر ہوئے۔ تو آپ نے فرمایا: ڈاکٹر بشیر احمد صاحب سے ان کا علاج کروائیں۔ حسب ارشاد ڈاکٹر صاحب سے علاج شروع کر دیا گیا اور مرض سے بھی معمولی سا افاقہ ہو گیا لیکن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب اپنے ذاتی کام کے سلسلے میں کراچی چلے گئے۔ خوشی محمد صاحب دوبارہ حاضر خدمت ہوئے۔ اور عرض کیا: حضور! ڈاکٹر صاحب کراچی چلے گئے ہیں اور مرض میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: دوائی چھوڑ دیں، رب کریم شفاء دے گا۔ حسب حکم دوائی کا استعمال چھوڑ دیا گیا اور چند دنوں کے بعد والدہ محترمہ کو مکمل طور پر مرض سے صحت مل گئی۔23

22- محمد اکرام، پروفیسر: معدن کرم ص739۔ 23- محمد اکرام، پروفیسر: معدن کرم ص739

Marfat.com

وصال مبارک:

حضرت صاحبزادہ سید عثمان علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف نے 15 جولائی 1978ء میں وصال فرمایا: انا للّٰہ و انا الیہ راجعون o

والد گرامی حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے دربار عالیہ میں آپ کے پہلو میں تدفین عمل میں لائی گئی۔ مزار پُر انوار حضرت کرمانوالہ شریف ضلع اوکاڑہ میں مرجع خلائق ہے۔

★

حضرت سید صمصام علی شاہ بخاری دامت برکاتہم العالیہ

حضرت صاحبزادہ سید صمصام علی شاہ صاحب بخاری دامت برکاتہم العالیہ 1966ء میں حضرت کرمانوالہ شریف میں حضرت صاحبزادہ سید عثمان علی شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں پیدا ہوئے۔

آپ نے اپنی تعلیم کا آغاز قرآن پاک سے کیا اور قرآن کی تعلیم قاری مشتاق احمد صاحب سے حاصل کی۔ دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت کا سلسلہ بھی والد گرامی نے جاری رکھا اور پائے تکمیل کو پہنچایا۔ آپ نے مقامی سکول لاہور میں داخلہ لیا۔ میٹرک کے بعد گورنمنٹ کالج، لاہور میں داخلہ لیا اور ایف اے کے بعد بی۔اے کا امتحان نمایاں پوزیشن میں پاس کیا۔

والد گرامی حضرت سید عثمان علی شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست اقدس پر شرف بیعت حاصل کیا اور ان کی طرف سے خلافت و اجازت سے بھی نوازے گئے۔

آپ مریدین کے لیے نشست و برخاست، کھیتوں میں کاشتکاری کی نگرانی، سالانہ محفل نعت اور سالانہ عرس حضرت کرمانوالہ میں آنے والے مہمانوں کے لیے اہتمام فرماتے ہیں۔

حضرت صاحبزادہ سید صمصام علی شاہ بخاری صاحب دامت برکاتہم العالیہ اعلیٰ خصائل اور اخلاق کے مالک ہیں۔ آستانہ سے تعلق رکھنے والے اور عقیدت مندوں سے مشفقانہ برتاؤ کرتے ہیں۔ سخت گیری، دل آزاری اور بداخلاقی سے سخت نفرت ہے۔ دادجان اور والد گرامی کی محبت اور شفقت کی دولت تقسیم کرتے ہیں۔ خلاف شرع امور سے سخت نفرت کرتے ہیں۔ آپ انتہائی حلیم الطبع، زیرک اور معاملہ فہم ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحبزادہ سید صمصام علی شاہ صاحب مدظلہ العالی کو دو صاحبزادیوں اور ایک صاحبزادے سے نوازا۔ صاحبزادہ صاحب کا اسم گرامی حضرت صاحبزادہ سید محمد حسان شاہ بخاری ہے۔

Marfat.com

حضرت سید میر طیب علی شاہ بخاری دامت برکاتہم العالیہ

(سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف، ضلع اوکاڑہ)

حضرت صاحبزادہ پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری دامت برکاتہم العالیہ 1971ء میں حضرت صاحبزادہ سید عثمان علی شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں حضرت کرمانوالہ شریف ضلع اوکاڑہ میں پیدا ہوئے۔ پدر بزرگوار نے آپ کا نام "میر طیب علی شاہ" تجویز فرمایا۔ حضرت صاحبزادہ پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری دامت برکاتہم کو اپنے پدرِ بزرگوار حضرت سید عثمان علی شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ سے شرفِ بیعت اور اعزاز خلافت حاصل ہے۔

آپ ایک ولی کامل کے لختِ جگر اور تربیت یافتہ ہیں۔ اس لیے اوصاف جمیلہ اور خصائل حمیدہ کے مالک ہیں۔ آستانہ عالیہ سے تعلق رکھنے والے متوسلین، مریدین اور عقیدتمندوں سے نہایت شفقت کا برتاؤ کرتے ہیں۔ ان کی گفتگو توجہ سے سماعت فرماتے ہیں اور جواب دیتے ہیں۔ حسن اخلاق کا پیکر ہیں، دوسروں کو حسنِ اخلاق کی تلقین فرماتے ہیں اور تبلیغ و خدمات کے حوالہ سے اپنے پدر بزرگوار کی عملی تصویر دکھائی دیتے ہیں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی احیاء سنت مصطفیٰ ﷺ کا پیغام عام کرنے، سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی اشاعت اور ایصال ثواب کے لیے حضرت سید محمد اسماعیل شاہ، حضرت سید محمد علی شاہ بخاری، حضرت سید عثمان علی شاہ بخاری اور حضرت سید غضنفر علی شاہ بخاری رحمہم اللہ تعالیٰ کا مشترکہ عرس مبارک ہر سال 27,28 فروری کو حضرت کرمانوالہ شریف میں منعقد کرتے ہیں۔ جس میں ملک بھر سے علماء، مشائخ، قراء، نعت خوان اور متوسلین شرکت کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

سالانہ عرس مبارک کے علاوہ آپ کے زیر اہتمام ہر سال ۱۴، ۱۵ ربیع الاول کو آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف ضلع اوکاڑہ میں کل پاکستان محفل میلادِ مصطفیٰ ﷺ کا انعقاد ہوتا ہے۔ جس میں ملک بھر سے مشائخ کرام، علماء عظام، نعت خواں حضرات، قراء اور کثیر تعداد میں متوسلین و مریدین شمولیت کرتے ہیں۔ شرکاء محفل کے لیے لنگر کا وسیع پیمانے پر انتظام کیا جاتا ہے۔ آپ کی تحریک پر ملک بھر میں مریدین اور متوسلین اپنے اپنے گھروں میں ہفتہ وار، پندرہ روزہ اور ماہانہ محافل میلاد النبی ﷺ منعقد کرتے ہیں۔ مرکزی محفل میلاد شریف حضرت کرمانوالہ شریف میں منعقد کی جاتی ہے۔ اس موقع پر باقاعدگی سے ہفتہ وار محفل میلاد منعقد کرنے والے متوسلین کی قرعہ اندازی ہوتی ہے۔ جس میں دو خوش نصیبوں کو عمرے کے ٹکٹ دیے جاتے ہیں۔ اس سے آپ کا مقصد تحریک انعقادِ محافل میلاد مصطفیٰ ﷺ کو اس قدر وسعت دینا ہے کہ عوام الناس بالعموم اور

Marfat.com

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے متوسلین بالخصوص اپنے اپنے گھروں میں محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ کا انعقاد کر کے عشق مصطفیٰ ﷺ کی شمع فروزاں کریں۔

حضرت صاحبزادہ سید میر طیب علی شاہ بخاری مدظلہ العالی کی سرپرستی میں اسلامی مہینہ کے پہلے پیر کو آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف کی مسجد میں محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ اور محفل گیارہویں شریف کا انعقاد ہوتا ہے۔ جس میں علماء، مشائخ اور متوسلین نہایت عقیدت و محبت سے شرکت کرتے ہیں۔

آپ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی ترویج و اشاعت میں سرگرم عمل ہیں۔ دنیا بھر میں سلسلہ عالیہ کا پیغام پہنچانے، عوام الناس کو عشق رسول ﷺ کی دولت تقسیم کرنے، اولیائے کرام کی تعلیمات سے روشناس کرانے، قرآن و حدیث اور فقہی احکام و مسائل کی معلومات فراہم کرنے کے لیے ماہنامہ ''ضیائے مدینہ مجلہ حضرت کرمانوالہ شریف'' جاری کیا ہے۔ اس رسالہ کا اجراء 1995ء میں ہوا جو مسلسل اور باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے اور ہوتا رہے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔ یہ رسالہ درس قرآن، درس حدیث، فقہی مسائل، احوال و آثار اولیاء نقشبندیہ اور ان کی تعلیمات و پیغامات مضامین پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ ماہنامہ اپنی نوعیت کا منفرد رسالہ ہے۔

حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مرشد کامل حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے جس لنگر کا اجراء ''کرمونوالہ شریف''، ضلع فیروز پور سے کیا تھا، آپ اس کے امین ہیں۔ سالانہ عرس مبارک، محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ اور ماہانہ محفل گیارہویں شریف کے علاوہ متوسلین کے لیے چوبیس گھنٹے لنگر کا سلسلہ جاری و ساری رہتا ہے۔ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی نظر فیض سے لنگر شریف کی بڑی برکتیں ہیں جس کے سبب روحانی اور جسمانی امراض کا مداوا ہو جاتا ہے۔

حضرت صاحبزادہ سید میر طیب علی شاہ بخاری صاحب مدظلہ العالی اپنے مریدین، متوسلین اور عقیدتمندوں کی اصلاح نفس اور تربیت کے لیے ہمہ وقت کوشاں رہتے ہیں۔ آپ تحریک احیاء سنت مصطفیٰ ﷺ کے علمبردار ہیں۔ اس لیے خود بھی حضور انور ﷺ کی سنت اپنانے کی کوشش فرماتے ہیں اور مریدین کو بھی اپنانے کی تلقین کرتے ہیں۔ آپ کی رفتار، گفتار، خواب اور لباس وغیرہ سب سنت کے مطابق ہیں۔ آپ کی شادی خانہ آبادی حضرت سید نور الحسن شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ (حضرت کیلیانوالہ شریف) کی پوتی اور حضرت سید باقر علی شاہ بخاری صاحب دامت برکاتہم سجادہ نشین حضرت کیلیانوالہ شریف کی صاحبزادی سے ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک صاحبزادی اور دو صاحبزادے عطا فرمائے ہیں۔ صاحبزادگان کے اسماء گرامی بالترتیب یہ ہیں: ☆ حضرت صاحبزادہ سید اسامہ طیب شاہ بخاری ☆ حضرت صاحبزادہ سید محمد شہریار شاہ بخاری۔

Marfat.com

پانچواں باب

حضرت سید نور الحسن شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت کیلیانوالہ شریف، ضلع گوجرانوالہ

1952ء 1889ء

Marfat.com

سرزمین ''حضرت کیلیانوالہ شریف''

یہ نورانی بستی تحصیل وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ میں علی پور چٹھہ سے چند کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس بستی میں محتاط اندازے کے مطابق 375 اولیاء کرام آرام فرما ہیں جس کے سبب بلاشبہ اسے ''قریۃ الاولیاء'' کہا جا سکتا ہے۔ ان اولیاء کرام کے فیوض و برکات اس سرزمین پر آج بھی محسوس کیے جا سکتے ہیں۔

وجہ تسمیہ:

قدیم زمانہ میں تقریباً آٹھ سو سال قبل اس گاؤں میں ''کیلو'' ذات کے کچھ لوگ آباد ہونے کے باعث اس کو ''کیلیانوالہ'' کہا جاتا تھا۔ کئی بار یہ گاؤں انقلاب زمانہ کی دستبرد کی زد میں آیا۔ حضرت سید نورالحسن شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی نسبت سے یہ بستی ''کیلیانوالہ'' سے ''حضرت کیلیانوالہ شریف'' کے نام سے مشہور ہوئی۔

حضرت کیلیانوالہ مسکن اولیاء کرام:

سرزمین ''حضرت کیلیانوالہ'' کی تاریخی معلومات حضرت جمال دین بن نصیر چنابی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی سے وابستہ ہے۔ آپ ایک مایہ ناز بزرگ، شیخ الاسلام، مبلغ اسلام اور اپنے دور کے ممتاز عالم دین تھے۔ ڈاکٹر احمد حسین قلعداری گجراتی نے اپنے پی۔ایچ۔ڈی کے مقالہ ''علماء اسلام اور پنجاب'' میں ان کے حالات پر کچھ روشنی ڈالی ہے۔ حال ہی میں پنجاب یونیورسٹی لاہور نے حضرت جمال الدین بن نصیر چنابی کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی تصنیف ''شرح قصیدہ بردہ'' عربی زبان میں ڈاکٹر خالقداد ملک پروفیسر اورینٹیل کالج لاہور کی تحقیق و تخریج کے ساتھ شایان شان طریقے سے شائع کی ہے۔ آپ وہ ہستی ہیں جن کے نام پر اس بستی کا نام ''حضرت کیلیانوالہ'' مشہور ہوا۔ آپ کی یادگار ''مکے والی کھوئی'' آج بھی شفاء بخش چشمہ کی حیثیت رکھتی

Marfat.com

ہے۔ مشہور ہے کہ آپ نماز فجر ''مکہ مکرمہ'' میں ادا فرماتے تھے اور آب زم زم لاکر اس کنویں میں ڈالتے تھے۔ ہزاروں لوگ اس پانی سے اپنی بیماریوں کا علاج کرتے ہیں اور شفاء یاب ہوتے ہیں۔ حضرت جمال الدین بن نصیر رحمہ اللہ تعالیٰ کا مزار پرانوار آج بھی حضرت کیلیانوالہ شریف میں مرجع خواص وعوام ہے۔ آپ حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہمعصر تھے۔ آپ کے وصال کے موقع پر شیخ سرہند نے آپ کے صاحبزادہ کے نام ایک تعزیتی خط تحریر فرمایا تھا جو آج بھی ''مکتوبات امام ربانی'' میں موجود ہے۔ آپ نے بایں الفاظ تعزیت فرمائی: ''حضرت میاں جمال الدین کی وفات جمیع اہل اسلام کے لیے باعث حزن وتفرقہ ہے۔''

حضرت جمال الدین رحمہ اللہ تعالیٰ کی مذہبی خدمات میں شرح قصیدہ بردہ، شرح تفسیر بیضاوی اور فن نحو کی مشہور زمانہ کتاب ''فوائد ضیائیہ المعروف شرح جامی'' مصنف حضرت امام عبدالرحمٰن جامی رحمہ اللہ تعالیٰ پر بزبان عربی حاشیہ یادگار ہیں۔

حضرت کیلیانوالہ شریف کی روحانی نسبت ''مدینہ طیبہ'' سے ان کھجوروں سے واضح ہے جو پہلی نظر دیکھنے والوں کو ''مدینہ طیبہ'' کی بہاریں یاد دلاتی ہیں۔ اور کھجوروں کے جھنڈ ''حضرت کیلیانوالہ شریف'' کی خاص نشانی ہیں۔

علاوہ ازیں مشہور اولیاء کرام کے اسماء گرامی یہ ہیں: حضرت خواجہ عبدالسلام (پیر ومرشد حضرت جمال الدین بن نصیر رحمہ اللہ تعالیٰ) حضرت جلال، حضرت شمعان، حضرت میاں جان محمد، حضرت چمغے شاہ اور حضرت سید نورالحسن شاہ بخاری خلیفہ مجاز حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہم اللہ تعالیٰ۔

حضرت کیلیانوالہ شریف حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں:

بلاشبہ سرزمین ''حضرت کیلیانوالہ شریف'' روحانیت کا مرکز ومحور ہے کیونکہ اولیاء کرام نے ہمیشہ اسے عزت واحترام کی نظر سے دیکھا ہے اور اس کی قدر ومنزلت کو صاف الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ حضرت علامہ ابوالنور محمد ظہور احمد رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

آپ سالانہ عرس مبارک پر ''حضرت کیلیانوالہ شریف'' تشریف لارہے تھے۔ آپ کے صاحبزادے حضرت سید محمد عثمان علی شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ، محمد امین شرقپوری اور پیکو کمپنی والے ماسٹر احسان (مرحوم) بھی ساتھ تھے۔ جونہی قافلہ حضرت کیلیانوالہ شریف کی حدود میں داخل ہوا تو آپ نے سب کو جوتے اتارنے کا حکم دیا۔ باقی لوگوں کے ساتھ آپ بھی ننگے پاؤں گاؤں میں داخل ہوئے۔ آپ نے دو دن قیام

Marfat.com

فرمایا لیکن اس دوران جوتے نہیں پہنے۔ حضرت پیر سید محمد باقر علی شاہ بخاری مدظلہ العالی سجادہ نشین حضرت کیلیانوالہ شریف نے گزارش کی کہ سب لوگوں نے جوتے پہنے ہوئے ہیں آپ کرم فرمائیں پاپوش پاؤں میں ڈال لیں۔ اس پر آپ نے محبت بھرے لہجے میں فرمایا: پیر جی! زمین کا یہ ٹکڑا تو سارا نور سے معمور ہے اور پاک ہی پاک ہے، یہاں جوتا پہننا بے ادبی ہوگی"1

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں:

ایک خادم نے حضرت شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ کو (وصال کے بعد) خواب میں دیکھا اور نہایت مؤدبانہ انداز میں عرض کیا: حضور! آپ کہاں تشریف رکھتے ہیں؟ تو آپ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا: حضرت کیلیانوالہ شریف میں۔ آپ کے جواب سے "حضرت کیلیانوالہ شریف" کی عظمت وفضیلت کا اظہار ہوتا ہے۔2

"حضرت کیلیانوالہ شریف" میں نسبت سادات کا ظہور

حضرت سید نورالحسن شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی مسجد سے جنوب کی جانب ایک فلک بوس اور قدیم طرز تعمیر کا دربار ہے۔ قرائن بتاتے ہیں کہ صدیوں پہلے کسی عقیدتمند بادشاہ نے تعمیر کروایا ہوگا۔ جس میں دو مشہور اولیاء کرام حضرت شاہ جی اور حضرت عبدالسلام رحمہم اللہ تعالیٰ کے مزار پُر انوار ہیں۔

- "حضرت کیلیانوالہ شریف" میں مشہور ہے کہ ۱۲۱۲ھ میں مسمّٰی "سائیں ثابت شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ" دنیا کے کسی علاقہ سے اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر "حضرت کیلیانوالہ شریف" میں تشریف لائے۔ انہوں نے اپنا گھوڑا فروخت کر کے رقم ایک مصلّٰی کے نیچے رکھ دی۔ جس سے حسب ضرورت استعمال میں لاتے رہے۔ حضرت شاہ جی اور حضرت عبدالسلام رحمہما اللہ تعالیٰ دونوں بزرگوں کے دربار کی تعمیر کا سلسلہ تیز رفتاری سے شروع کر دیا۔ دربار کے قریب زمین میں گڑھا کھود کر اس کی مٹی سے چونے کا کام لینا شروع کیا۔ کچھ لوگوں نے رات کی تاریکی میں چونا چوری کر لیا لیکن ان کے ہاں مٹی نے چونے کا کام نہ دیا بلکہ مٹی کی مٹی ہی رہی۔ دربار سادات کی تعمیر مکمل ہونے پر سواری کے لیے دوبارہ گھوڑا خریدا اور اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔

فخر السادات حضرت شاہ جی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے دور کے ولی کامل بلکہ ولی گر تھے۔ آپ کا خاندان اولیاء کا خاندان تھا۔ خاندانی بزرگوں کی چند کرامات بطور تبرک مندرجہ ذیل ہیں:

1- محمد ظہور احمد، علامہ: سوانح حضرت کیلیانوالہ ص 12۔ 2- محمد امین شرقپوری، مولانا: تذکرہ اولیائے نقشبند ص 503

Marfat.com

حضرت کیلیانوالہ شریف میں مشہور ہے کہ حضرت شاہ جی رحمہ اللہ تعالیٰ کے تین صاحبزادے تھے۔ تفریح کی غرض سے بستی سے باہر تشریف لے گئے، وہاں بھیڑوں کا ریوڑ دیکھا تو بھیڑوں سے کھیلنا شروع کر دیا۔ صاحبزادگان بھیڑوں کو پکڑتے اور انہیں چھوڑ دیتے یہ سلسلہ کافی دیر تک جاری رہا حتیٰ کہ بھیڑوں نے بھاگنا شروع کر دیا۔ شہزادوں نے غصہ سے فرمایا: ''بھیڑو! تم مرجاؤ'' چنانچہ بھیڑیں مرگئیں۔ ریوڑ کا مالک حضرت شاہ جی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں شکایت لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے صاحبزادگان سے فرمایا: بھیڑوں کے ریوڑ کے پاس جا کر کہو کہ: اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ ہو جاؤ۔ حسبِ ارشاد شہزادے بھیڑوں کے ریوڑ کے پاس پہنچے اور بھیڑوں سے مخاطب ہو کر فرمایا: بحکم خدا تم زندہ ہو جاؤ''۔ تمام بھیڑیں بروقت زندہ ہو گئیں۔ یاد رہے کہ ان صاحبزادگان کے مزارات جامع مسجد حضرت کیلیانوالہ شریف کے عقب میں موجود ہیں۔3

حضرت شاہ جی کے صاحبزادگان میں سے ایک ''چمنے شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ'' نامی تھے۔ جو صاحب کرامت بزرگ تھے۔ ایک دفعہ وہ سانپ کا چابک بنا کر ایک دیوار پر سوار ہو گئے اور اسے چلنے کا حکم دیا تو دیوار نے دوڑنا شروع کر دیا۔ جب حضرت شاہ جی رحمہ اللہ تعالیٰ کو اس کا علم ہوا تو صاحبزادہ صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا: تم دنیا میں رہنے کے قابل نہیں۔'' وہ اسی وقت زمین کے پیٹ میں سما گئے۔ کہتے ہیں کہ اس صاحبزادہ صاحب کے فیوض و برکات کا سلسلہ تا حال جاری ہے۔ جو شخص ان کے مزار پُر انوار پر تین جمعرات تک باقاعدگی سے حاضری دیتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی مراد پوری کر دیتا ہے۔4

حضرت شاہ جی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مریدوں میں سے حضرت اللہ بخش رحمہ اللہ تعالیٰ نامی بزرگ مشہور ہیں۔ مرشد کامل نے آپ کو موضع ''منگوکی ورکاں'' میں جانے کا حکم دیا، وہ وہاں پہنچے۔ بطور ملازم ایک زمیندار کے ہاں وقت گزارنے لگے۔ زمیندار نے آپ کو باجرے کے کھیت میں تعینات کر دیا تا کہ پرندے فصل کو نقصان نہ پہنچائیں۔ آپ میں آثار ولایت نمایاں تھے جن کی بناء پر زمیندار آپ سے بہت متاثر تھا۔ آپ عریش (پرندوں کو اڑانے کی جگہ) پر جلوہ افروز ہو جاتے اور ذکر الٰہی میں مصروف و مشغول رہتے۔ کوئی پرندہ فصل کے قریب تک نہ آتا۔ ایک دن زمیندار نے اپنی لڑکی کا نکاح آپ سے کرنے کا فیصلہ کیا۔ لڑکی کو کھانا دے کر آپ کے پاس کھیت میں بھیجا تا کہ وہ علیحدگی میں باپ کی طرف سے شادی کرنے کا اظہار کرے۔ پہلے دن جب لڑکی کھانا لے کر حاضر خدمت ہوئی آپ نے عریش سے اپنا کپڑا لٹکا دیا جس میں لڑکی نے کھانا باندھ

3- محمد رفیق کیلانی، مولانا: بیاض رفیق قلمی ص 13۔ 4- محمد رفیق کیلانی، مولانا: بیاض رفیق قلمی ص 15

Marfat.com

دیا تو آپ نے اوپر کھینچ کر کھالیا۔ جب دوسرے دن لڑکی کھانا لے کر حاضر ہوئی تو چپکے سے عریش پر چڑھ گئی۔ آپ نے چھلانگ لگادی اور دوڑ کر حضرت شاہ جی کی خدمت میں ''حضرت کیلیانوالہ شریف'' حاضر ہوگئے۔ اور صورتحال سے آگاہ کیا۔ حضرت شاہ جی رحمہ اللہ تعالیٰ نے تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ تم ''منگوکی ورکاں'' واپس چلے جاؤ کوئی حرج نہیں۔ حضرت اللہ بخش رحمہ اللہ تعالیٰ دوبارہ وہاں پہنچ گئے اور زمیندار کی لڑکی سے نکاح کر لیا۔ ان کی اولاد اب بھی موضع ''منگوکی ورکاں''، ضلع گوجرانوالہ میں آباد ہے۔5

حضرت سید رحمت علی شاہ (بدّ ورتہ) کا بیان ہے کہ ایک دفعہ وہ حضرت سید نورالحسن شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی معیت میں موضع ''منگوکی ورکاں'' میں حضرت اللہ بخش رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزار پرانوار میں حاضری کے لیے گئے تو وہ حضرت شاہ صاحب کے پاس بیٹھ گئے۔ اچانک اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ حضرت اللہ بخش رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت شاہ صاحب کے سامنے جلوہ افروز ہیں اور تازہ کھیر کی تین پلیٹیں بھی سامنے پڑی ہوئی ہیں۔ حضرت سید رحمت علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے خیال کیا کہ جو کچھ وہ دیکھ رہے ہیں بحالت خواب تو نہیں؟ انہوں نے اس وہم کے ازالہ کے لیے باہر دیکھا تو ہوا تیز رفتاری سے چل رہی تھی۔ وہم کا ازالہ ہوگیا۔ دونوں بزرگ کھیر کھانے لگے، تو حضرت اللہ بخش رحمہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے کھیر دینے کے بارے میں حضرت شاہ صاحب کو کہا۔ آپ نے فرمایا: ابھی یہ خدا کی یاد اچھی طرح کریں''۔ فراغت کے بعد دونوں واپس ہوئے۔ سید رحمت علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے راستہ میں حضرت شاہ سے عرض کیا: آپ دونوں بزرگوں نے کھیر کھائی لیکن مجھے کیوں نہیں دی؟ آپ نے فرمایا: جو کچھ تمہیں کہا تھا وہ کام اچھی طرح کرو، جب کھانے کے قابل ہوگئے تو کھا بھی لینا۔''6

حضرت سید نورالحسن شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا معمول تھا کہ روزانہ نماز فجر، وظائف اور نماز اشراق وغیرہ سے فارغ ہوکر حضرت شاہ جی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزار پُرانوار پر باقاعدگی سے حاضری دیتے۔ وہاں مراقبہ، مکاشفہ اور فاتحہ خوانی میں دو گھنٹے صرف فرماتے۔ پھر گھر واپس تشریف لے آتے۔

5- محمد رفیق کیلانی، مولانا: بیاض رفیق قلمی ص 18۔ 6- محمد رفیق کیلانی، مولانا: بیاض رفیق قلمی ص 35

Marfat.com

آباؤ اجداد حضرت سید نور الحسن شاہ بخاری کیلانی رحمہم اللہ تعالیٰ

حضرت سید نور الحسن شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے اباء واجداد کے مختصر حالات سطور ذیل میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جاتی ہے۔

☆ دادجان رحمہ اللہ تعالیٰ:

حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے دادجان کا نام حضرت سید حیات علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ تھا جو علوم اسلامیہ کے فاضل تھے۔ انہوں نے علوم اسلامیہ کی تفہیم وتدریس کا سلسلہ شروع کیا جو تا حیات جاری رکھا۔ آپ کی تدریس انسانوں تک ہی محدود نہ تھی بلکہ جن حضرات بھی آپ سے درس لیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ نماز عشاء کے بعد ایک شاگرد کو کسی کے گھر سے آگ لانے کا حکم دیا وہ چند گھروں سے گھوم کر خالی واپس آ گیا کیونکہ اسے آگ نہیں ملی تھی۔ جمعاں نے عرض کیا: حضور! اگر حکم ہو تو میں آگ لاتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: تمہیں آگ لانے کی اجازت ہے۔ وہ جلدی سے تازہ آگ کی انگیٹھی لے کر حاضر خدمت ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: تم کس مخلوق سے تعلق رکھتے ہو؟ اور کہاں سے آگ لائے ہو؟ اس نے عرض کیا: حضور! ہم دو بھائی ہیں جو جن ہیں اور طویل عرصہ سے آپ کے ہاں علم حاصل کر رہے ہیں۔ اور یہ آگ میں دہلی شہر سے ایک نان بائی کی دکان سے لے کر حاضرِ خدمت ہوا ہوں۔ جب دونوں بھائیوں نے تعلیم مکمل کر لی تو وہ وزیر آباد میں چلے گئے جہاں انہوں نے راجہ سکندر لال کی والدہ محترمہ کو پریشان کرنا شروع کر دیا۔ جب کوئی جن نکالنے والا عامل آتا تو اسے صاف الفاظ میں کہتے کہ جب تک سید حیات علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ ''حضرت کیلیانوالہ'' تشریف نہیں لائیں گے تو ہم نہیں جائیں گے۔ راجہ صاحب نے حضرت شاہ صاحب کو وزیر آباد میں بلوایا تو وہ روانہ ہو گئے۔ 7

☆ والد محترم حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ:

آپ کے والد گرامی کا اسم مبارک حضرت سید غلام علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ تھا جو دو بھائی تھے۔ اور دوسرے بھائی جان کا نام حافظ سید غلام مصطفیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ تھا۔ آپ نے مڈل تک تعلیم مکمل کرنے کے بعد نارمل کا امتحان پاس کیا۔ بعد ازاں ''احمد نگر'' میں صدر معلم (ہیڈ ماسٹر) تعینات ہوئے۔ اور زندگی کا اَکثر حصہ موضع احمد نگر میں بسر کیا۔

آپ عابد، زاہد اور متشرع بزرگ تھے۔ ایک دفعہ سکول ٹائم میں مسجد میں نماز ادا کرنے کے لیے

7- منیر حسین شاہ، سید: انشراح الصدور بتذکرۃ النور ص35

Marfat.com

تشریف لے گئے تو اچانک انسپکٹر آف سکولز معائنہ کی غرض سے سکول میں آ گھسا۔ جب نماز پڑھ کر واپس تشریف لائے تو ہندو افسر نے آپ کو پریشان کیا۔ اور کہا: تم لوگ سکول ٹائم میں نماز کے بہانے غائب رہتے ہو، لہذا تمہارے خلاف قانونی کاروائی عمل میں لائی جائے گی۔ آپ نے بروقت استعفاء تحریر کر کے افسر کو پیش کر دیا۔ جس میں آپ نے لکھا جو ملازمت نماز کی ادائیگی میں رکاوٹ بنے مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہندو افسر نے پینترا بدلا اور آپ سے معافی کا خواستگار ہوا اور ساتھ ہی عرض کیا: حضور! آپ سکول ٹائم نماز کی ادائیگی کے لیے تشریف لے جا سکتے ہیں۔ آئندہ منع نہیں کیا جائے گا۔

ریٹائرمنٹ کے بعد حضرت سید غلام علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ موضع ''احمد نگر'' سے اپنے آبائی وطن ''حضرت کیلیانوالہ شریف'' میں تشریف لے آئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار صاحبزادیاں اور دو صاحبزادے عطا فرمائے۔ آپ تونسہ شریف کے مشہور بزرگ حضرت اللہ بخش تونسوی رحمہ اللہ تعالیٰ سے عقیدت رکھتے تھے۔ علم طب میں بھی مہارت حاصل تھی۔ آپ کے تجویز فرمودہ نسخہ جات تیر بہدف ثابت ہوتے۔ آپ کا وصال ''حضرت کیلیانوالہ شریف'' میں ہوا اور وہیں دفن ہوئے۔ مزار جامع مسجد سے جانب مغرب مرجع خلائق ہے۔8

☆ والدہ ماجدہ رحمہا اللہ تعالیٰ:

آپ کی والدہ محترمہ کو حضرت سید فضل شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے نسبت طریقت ہونے کا شرف حاصل تھا۔ جن کا سلسلہ طریقت صرف دو واسطوں سے حضرت حاجی حسین شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ (مکان شریف) سے جاملتا ہے۔ مرشد کامل کی طرف سے آپ کا سب سے بڑا وظیفہ ''اللہ الصمد'' تھا جو ہمہ وقت وردِ زبان رہتا۔ آپ عابدہ، زاہدہ، متقیہ، اور صوم وصلوٰۃ کی پابند خاتون تھیں۔ زبان مبارک سے جو دعائیہ کلمات نکلتے تو اللہ تعالیٰ پورے فرما دیتا۔ اپنے صاحبزادوں کو خصوصی دعاؤں سے نوازتیں اور فرماتیں: اللہ تعالیٰ تم کو رنگ لگائے گا لیکن میں نہیں دیکھ سکوں گی۔'' والدہ محترمہ رحمہا اللہ تعالیٰ کی اس پیشین گوئی کو دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھا لیکن جب حضرت شاہ صاحب کو مقام عالی عطا ہوا تو والدہ محترمہ کا انتقال ہو چکا تھا۔ یاد رہے کہ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست اقدس پر شرفِ بیعت ہونے سے قبل حضرت شاہ صاحب اپنی والدہ محترمہ کو اپنی مرشدہ تسلیم فرماتے تھے۔

ہونہار صاحبزادے سید نور الحسن شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کو جب چک 14 ضلع شیخوپورہ میں مزروعہ اراضی ملی تو آپ اپنی والدہ محترمہ کی معیت میں وہاں تشریف لے گئے۔ چک 14 میں قیام کے دوران جب آپ بیمار ہوئیں تو اپنے لخت جگر سے حکماً فرمایا: ''مجھے یہاں دفن مت کرنا''۔ صاحبزادہ صاحب آپ کو شرقپور

8- منیر حسین شاہ، سید: انشراح الصدور بتذکرۃ النور ص35۔

Marfat.com

شریف لے آئے۔ وہاں سے بذریعہ تانگہ لاہور پہنچے اور پھر گاڑی پر سوار ہو کر علی پور اسٹیشن پر گئے۔ وہاں سے ڈولی میں بٹھا کر اپنی بڑی ہمشیرہ کے ہاں ''سید نگر'' میں تشریف لے گئے۔ وہاں والدہ محترمہ کا وصال ہوا اور جنازہ حضرت کیلیانوالہ شریف میں لایا گیا۔ جہاں حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے والد گرامی کے پہلو میں تدفین عمل میں لائی گئی۔ رحمہا اللہ تعالیٰ اَبدًا اَبدًا۔9

☆ چاچا جان رحمہ اللہ تعالیٰ:

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے چچا جان کا اسم گرامی ''حضرت سید غلام مصطفیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ تھا جو حافظ قرآن اور متبحر عالمِ دین تھے۔ آپ اہلسنت کے ممتاز علماء میں شمار ہوتے تھے۔ آپ کا تعلق طریقت حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی رحمہ اللہ تعالیٰ سے تھا۔ اور عموماً موضع ''مہر علی شاہ'' میں مقیم رہتے۔ تعویذات اور عملیات میں یکتائے روزگار تھے۔ ایک دفعہ حضرت سید نور الحسن شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کو بھی چند عملیات اور تعویذات سیکھنے کی ترغیب دی لیکن آپ نے یہ بات کہہ کر انکار کر دیا کہ: ''میں کوئی تعویذی پیر بننے والا ہوں؟'' چاچا جان یہ جواب سن کر خاموش ہو گئے۔ زندگی کے آخری ایام آپ کے لیے صبر آزما اور پریشان کن ثابت ہوئے۔ وہ یوں کہ اسی دور میں سادات کیلیانوالہ شریف نے مذہب شیعہ اختیار کیا تھا۔ آپ نے پریشان کن صورت حال میں اللہ تعالیٰ سے یوں دعا کی: یا اللہ! تو ان کو راہ راست پر لے آ، یا مجھ کو اٹھا لے۔ آپ سخت علیل ہوئے اور آخری وقت بستر سے اٹھ کر بیٹھ گئے۔ والدہ محترمہ نے دریافت فرمایا کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ جواب دیا: نماز ادا کرنے کا۔'' اسی دوران آپ پر غشی طاری ہو گئی اور ہوش میں آنے سے قبل خالق حقیقی کے حضور پہنچ گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ o

☆ نانا جان رحمہ اللہ تعالیٰ:

آپ کے نانا جان کا اسم گرامی حضرت سید عمر شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ تھا جو ولی کامل تھے۔ علی پور چٹھہ سے گوجرانوالہ کو جانے والی سڑک کے عین وسط میں واقع موضع ''کلاسکے'' کے باشندے تھے۔ آپ کو گھوڑیاں رکھنے کا بہت شوق تھا اور صاحب کرامت بزرگ تھے۔ آپ کی یہ کرامت علاقہ بھر میں مشہور ہے کہ ایک دفعہ رات کی تاریکی میں چار چور آپ کے گھر میں داخل ہوئے اور گھوڑیاں چوری کر کے لے گئے۔ رات بھر گھوڑیاں دوڑاتے رہے صبح ہوئی تو سامنے نظر آنے والے گاؤں کے بارے میں دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ ''کلاسکے'' ہے۔ انہوں نے اس سے نتیجہ اخذ کیا کہ یہ گھوڑیاں کسی ولی کامل کی ہیں لہذا واپس کر دینی چاہیے۔ چور گھوڑیوں سمیت آپ کے گھر واپس آ گئے۔ آپ نے مشفقانہ برتاؤ کیا، گھوڑیوں کو چارہ ڈالنے کا حکم دیا۔

9۔ منیر حسین شاہ، سید: الشرائح الصدور، تذکرہ انور، ص 37

Marfat.com

چوروں کو کھانا کھلایا اور بستر کا انتظام کیا تا کہ وہ آرام کر سکیں کیونکہ سردی میں رات بھر وہ ٹھٹھرتے رہے تھے۔ آپ کے حسن اخلاق اور حسن برتاؤ سے چور ہمیشہ کے لیے تائب ہو گئے اور آپ کی غلامی میں داخل ہو گئے۔

برادر اکبر کی ولادت باسعادت:

حضرت سید قربان علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کو ولی کامل حضرت سید جلال الدین بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے سجادہ نشین کے دست اقدس پر شرفِ بیعت حاصل ہوا۔ انہیں حکم ہوا کہ تم موضع ''احمد نگر'' میں جاؤ کیونکہ وہاں ایک سید زادہ کی ولادت باسعادت ہونے والی ہے جن کے پاس تمہارا فیض ہے۔ آپ اپنے ایک مجذوب ساتھی کی معیت میں عازم سفر ہوئے۔ راستے میں قیام کیا وہاں کے باشندوں نے خوب تواضع کی۔ آپ نے گاؤں کے باہر رات گزارنے کی کوشش کی لیکن گاؤں کے باشندوں نے عرض کیا: حضور! رات کو گیدڑ بہت تنگ کرتے ہیں لہٰذا باہر کی بجائے گاؤں کے اندر آرام فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: ہمیں گیدڑ تنگ نہیں کریں گے۔ آپ حسب خواہش گاؤں سے باہر تشریف لے گئے۔ جب پہلا گیدڑ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اسے حکم دیا کہ تم یہاں ٹھہرو اور کسی گیدڑ کو نہ آنے دینا۔ اس نے حکم کی تعمیل کی اور رات بھر کسی گیدڑ کو آپ کے پاس نہ آنے دیا۔ دوسرے دن آپ نے احمد نگر کا سفر شروع کر دیا اور اپنے مجذوب ساتھی سمیت عین تہجد کے وقت ''احمد نگر'' میں داخل ہوئے جبکہ آپ کے والد محترم نماز تہجد ادا کرنے کے لیے مسجد میں جا چکے تھے۔ سید قربان علی شاہ اپنے ساتھیوں سمیت ڈیوڑھی میں بیٹھ گئے۔ آپ کے گھر کی خادمہ کسی کام کے ارادہ سے گھر سے باہر آئیں تو حضرت قربان علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے سید زادہ کی پیدائش کے بارے میں دریافت کیا؟ خادمہ نے عرض کیا: حضور! سید زادہ صاحب کی پیدائش تو ہو چکی ہے لیکن وہ دودھ پیتے ہیں نہ روتے ہیں بلکہ بالکل خاموش ہیں۔ آپ نے اپنے پاس سے کچھ پتے دیے اور فرمایا کہ پانی میں یہ پتے ڈال کر گرم کر کے سید زادہ صاحب کو غسل دیا جائے۔ حکم پر عمل کیا گیا اور شاہ صاحب نے خود ہی نومولود سید زادہ کے کان میں اذان پڑھی۔ اذان کے بعد ان کے والد گرامی حضرت سید غلام علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ بھی مسجد سے گھر تشریف لے آئے۔ انہوں نے فقیروں سے مخاطب ہو کر فرمایا: یہ شارع عام نہیں ہے لہٰذا یہاں سے تم چوپال میں چلے جاؤ۔ انہوں نے تعمیل ارشاد کرتے ہوئے چوپال میں اقامت اختیار کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

اس نومولود سید زادہ کا اسم گرامی ''سید حسین شاہ'' تھا جو حضرت سید نور الحسن شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے برادر اکبر تھے۔ جب تک سید زادہ صاحب سکول میں داخل نہیں ہوئے۔ حضرت سید قربان علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ وہاں اقامت پذیر رہے اور کسب فیض کرتے رہے۔ جب سید زادہ صاحب قصبہ ''رسول نگر'' کے سکول میں داخل ہو گئے تو

Marfat.com

سائیں قربان علی شاہ بھی موضع ''جگنہ چٹھہ'' میں منتقل ہو گئے۔ حضرت قربان علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ روزانہ سکول میں حاضر ہو کر آپ کی خدمت میں برائے خرچ رقم پیش کرتے۔10

عظمتِ سرزمین حضرت کیلیانوالہ شریف

وہ حضرت کیلیانوالہ وہ بستی اہل ایمان کی — یہاں ہوتی ہے بارش ہر گھڑی انوار یزداں کی
یہیں پر سید نورالحسن کا نوری مرقد ہے — وہ جس کو دیکھ کر ملتی ہے راحت قلب اور جان کی
شاہ نورالحسن کا مصدر انوار روحانی — ہیں کرنیں چار جانب آج بھی اس ماہ تاباں کی
دلوں کی سلطنت پر آج بھی اس کی حکومت ہے — ہر اک توصیف کرتا ہے اسی حکمت کے سلطان کی
شاہ نورالحسن کا فیض جاری ہے بہر جانب — بڑی عظمت ہے دیکھی دہر نے اس مرد عرفان کی
یہاں غم کے ماروں کو سکون قلب ملتا ہے — یہیں تعلیم ملتی ہے حدیث پاک و قرآن کی
فیوض و سرور کونین کی خوشبو یہیں دیکھی — ہے دنیا معترف دیکھی اسی سید کے احسان کی
رضا مجھ کو نہ کیوں کر ناز ہو اپنے مقدر پر — یہاں پر قدر افزائی ہوئی ہے مجھ سے مہمان کی

نور ایمان کا نظارہ کیلیانوالے میں ہے — روح محزون کا سہارا کیلیانوالے میں ہے
میں نے پوچھا دولت ملتی ہے کہاں؟ — ہاتف غیبی پکارا کیلیانوالے میں ہے
مخزن علم و عمل یہ خطہ اہل یقین — ہر دل غمگین کا چارا کیلیانوالے میں ہے
آسمان علم وحکمت پر بصد حسن عمل — اک درخشندہ ستارہ کیلیانوالے میں ہے
سید نورالحسن شاہ کے فیوض عام سے — شوق پیہم کا منارا کیلیانوالے میں ہے
ہے نظر کے سامنے اس وقت گنبد نور کا — کیا ہی منظر پیارا پیارا کیلیانوالے میں ہے
چار جانب ہی کھجوروں کے نظر آتے ہیں جھنڈ — حسن فطرت آشکارا کیلیانوالے میں ہے
بحرالام زمانہ میں گھیرے انسان کو — امن و راحت کا کنارا کیلیانوالے میں ہے
ظلمت حالات میں ہے یہ رضا پیغامِ نور — لطف و رحمت کا دوارا کیلیانوالے میں ہے

10- حسین شاہ، سید: انشراح الصدور بتذکرۃ النورص39

Marfat.com

حضرت سید نور الحسن شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ

ولادت باسعادت:

حضرت سید نور الحسن شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ ۲۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۰۶ھ مطابق 30 جنوری 1889ء بروز بدھ موضع ''احمد نگر'' ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔11

آپ ولی کامل حضرت سید قربان علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی دعا سے پیدا ہوئے۔ جس کی تفصیل کچھ یوں بیان کی جاتی ہے کہ ایک دن والدین کریمین نے آپ کے برادر اکبر حضرت سید حسین شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے فرمایا: حضرت سید قربان علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہو کر دعا کرواؤ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ایک بھائی عطاء فرمائے۔ آپ موضع ''چٹھہ'' میں تشریف لے گئے اور سید قربان علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کو با آواز برا بھلا کہنا شروع کر دیا کیونکہ آپ شروع ہی سے جاہ وجلال کے مالک تھے۔ آپ نے اپنے متوسلین سے فرمایا: میاں! یہ میرے محبوب ہیں، انہیں کچھ نہ کہیں''۔ پھر سید حسین شاہ سے مخاطب ہو کر فرمایا: آپ کس مقصد کے لیے تشریف لائے ہیں؟ عرض کیا: اللہ تعالیٰ سے ایک بھائی لے دو۔ آپ نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ تمہیں ایک بھائی عطاء فرمائے گا جو دوسرے بچوں کے برخلاف سات ماہ میں پیدا ہوگا۔ وہ صرف ایک بالشت ہوگا لیکن قد وقامت کے لحاظ سے تم سے بڑے ہوں گے اور دنیاوی کاموں میں تمہارے کام نہیں آئیں گے۔ اگر ایسا ہو تو سمجھ لینا کہ فقیر کی دعا سے پیدا ہوا ہے اور اگر اس کے خلاف ہوا تو جان لینا کہ یوں ہی پیدا ہوا ہے۔'' حضرت سید قربان علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے سات ماہ بعد حضرت سید نور الحسن شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ آپ کا قد بھی ایک بالشت تھا لیکن بعد میں اپنے برادر اکبر سے بڑھ گئے اور دنیاوی امور میں بھی کام نہ آئے۔12

11- منیر حسین شاہ، سید: انشراح الصدور بتذکرۃ النورص 41۔ 12- منیر حسین شاہ، سید: انشراح الصدور بتذکرۃ النورص 41

Marfat.com

نام ونسب:

جس ولی کامل کی دعا سے آپ کی ولادت باسعادت ہوئی وہ حضرت سید قربان علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ تھے اور انہوں نے آپ کا نام ''سید نورالحسن شاہ'' تجویز فرمایا۔ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ آپ کو ازراہِ شفقت ''نور'' کے نام سے پکارا کرتے تھے۔

آپ کا سلسلہ نسب چھتالیس واسطوں سے حضور پُر نور ﷺ سے جاملتا ہے جو اس طرح ہے:

حضرت سید نورالحسن بن سید غلام علی شاہ بن سید حیات علی شاہ بن سید عالم شاہ بن سید سکندر شاہ بن سید عتیق اللہ شاہ بن سید جعفر بن سید جمال بن سید محمد بن سید محسن بن سید عبدالرشید بن سید نصر اللہ بن سید محمد بن سید عبدالوھاب بن سید اللہ داد بن سید احمد بن سید جمال الدین بن سید سلیمان بن سید یونس بن سید صالح الصوت سہروردی سفید فیل مست بن سید صلاح الدین سہروردی دہلوی سفید فیل مست بن سید احمد شیر شکن بن سید محمد بن سید میر عین الملک بن سید میر زین العابدین ثانی بن سید مودود بن سید عبدالعزیز بن سید داؤد بن سید ابوطاہر بن سید جمال الدین بن سید عبدالحمید بن سید ابوالحسن بن سید جامد بن سید میر حمزہ بن سید محمد بن سید طاہر ربانی بن شہزاد جعفر ثانی بن امام علی ہادی نقی بن امام محمد تقی بن امام علی رضا بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن ابوجعفر امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن حضرت سید الشہداء امام حسین بن حضرت فاطمۃ الزہراء بنت حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ، ورضی اللہ تعالیٰ عنھم۔13

تعلیم وتربیت:

آپ نے دینی تعلیمی کا آغاز گھر میں قرآن سے کیا اور ساتھ ہی تربیت کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ جب پانچ سال کے ہوئے تو آپ کو ''احمد نگر'' کے سکول میں داخل کروادیا گیا۔ آپ دوسرے لڑکوں کی نسبت زیادہ ذہین، محنتی اور اساتذہ کے مؤدب تھے۔ ایک دفعہ اساتذہ کے متفقہ فیصلے کے مطابق موضع ''کالوچیمہ'' میں لڑکوں کا امتحان لینا طے پایا۔ احمد نگر سکول کے تمام لڑکے امتحان دینے کے لیے وہاں پہنچے اور حضرت شاہ صاحب بھی تشریف لے گئے۔ امتحان کے بعد آپ نے اپنے استاد محترم سے دریافت فرمایا کہ کیا میں پاس ہوں؟ استاد صاحب نے جواب دیا: ہاں تم پاس ہو۔ آپ اجازت لے کر گھر تشریف لے گئے۔ دوسرے

13- منیر حسین شاہ، سید: انشراح الصدور بتذکرۃ النور ص42

Marfat.com

لڑکے کھیل کود میں مصروف ہو گئے حتّٰی کہ اچانک طوفانی بارش کا آغاز ہو گیا اور اولے بھی پڑنے لگے۔ ایسی صورت حال میں لڑکوں کو سخت تکلیف اور پریشانی سے دو چار ہونا پڑا۔ بلکہ اکثر لڑکوں کو سردی کی تکلیف بھی ہو گئی۔ اور موضع ''احمد نگر'' میں یہ بات مشہور ہو گئی کہ سید نور الحسن شاہ کو بارش کا پیشگی علم تھا جس وجہ سے وہ سب سے پہلے گھر پہنچ گئے۔

ولی کامل کی توجہ:

حضرت سید نور الحسن شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ آپ کی والدہ محترمہ کے مرشد کامل حضرت سید فضل شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ موضع ''احمد نگر'' میں تشریف لائے۔ ان کی خدمت میں خصوصی طور پر عرض کیا گیا کہ والد محترم بوڑھے ہو چکے ہیں اور سکول کی ملازمت سے ریٹائر ہو چکے ہیں اور سید حسین شاہ صاحب (آپ کے برادرِ اکبر) نے میٹرک کا امتحان بھی پاس کر لیا ہے لہذا انہیں ملازمت مل جانی چاہیے تا کہ گھر کا گزر اوقات ہوتا رہے۔ پیر و مرشد کی خدمت میں کثیر لوگ اپنی اپنی آرزو کے بارے میں اظہار خیال کر رہے تھے تو ہم پاس ہی کھیل میں مصروف تھے اور عمر تین چار سال کی ہو گی۔ میں کھیل چھوڑ کر شاہ صاحب (پیر و مرشد) کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا اور عرض کیا: سائیں جی! میرے ول بھی دھیان کریا جے''۔ سائیں صاحب یہ بات سن کر حالت جذب میں آ گئے اور مجھے اپنے سینے سے لگا لیا اور فرمایا: ''تیرے ول سوہنیا پہلوں، او تیرے ول سوہنیاں پہلوں، اور نور! توں ہویوں جو نور۔'' اور بعد ازیں چند ایام تک دنیا کے حالات آپ سے پوشیدہ رکھے گئے اور کیفیت طاری رہتی۔14

بچپن میں التزامِ طہارت:

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے زمانہ طفولیت ہی میں پیکر تقویٰ و طہارت تھے۔ جب آپ پانچ سال کی عمر میں ''احمد نگر'' کے سکول میں داخل ہوئے تو اس وقت باقاعدگی سے نماز پڑھا کرتے تھے۔ اسی زمانہ کی بات ہے کہ آپ مسجد میں نماز ادا کرنے کے لیے تشریف لے گئے تو ہوا خارج ہونے کے باعث آپ کا وضو ٹوٹ گیا۔ آپ استنجاء کرنے کے لیے مسجد سے باہر تشریف لے آئے، کسی خشک طبیعت شخص نے باتیں کرنا شروع کر دیں کہ بغیر استنجاء نماز شروع کر دیتے ہیں۔ آپ چونکہ کم سن تھے اس لیے تمام مسائل سے آگاہی نہیں

14- منیر حسین شاہ، سید: انشراح الصدور بتذکرۃ النور ص45

Marfat.com

تھی۔ آپ نے فرمایا: ہوا خارج ہونے کے سبب میرا وضو ٹوٹ گیا تھا اس لیے استنجاء کرنے گیا تھا۔ نمازی نے کہا کہ ہوا خارج ہونے پر وضو لازم ہوتا ہے لیکن استنجاء لازم نہیں ہوتا۔

بچپن میں التزامِ صیام:

آپ کے بچپن کا زمانہ تھا۔ رمضان المبارک کا چاند دیکھ کر خوشی خوشی گھر تشریف لائے اور والدہ محترمہ سے نہایت عاجزی سے عرض کیا: سحری کے وقت مجھے اٹھایا جائے تا کہ روزہ رکھنے کی سعادت حاصل کر سکوں۔ والدہ صاحبہ اور دیگر گھر کے افراد نے اس لیے بیدار نہ کیا کہ آپ پر روزہ فرض نہیں ہے۔ آپ صبح کو بیدار ہوئے تو بغیر سحری کھائے روزہ رکھ لیا۔ والدہ صاحبہ نے بڑے بھائی کی ڈیوٹی لگائی کہ آپ کو کھانے پینے کی ترغیب دیں۔ ان کی کوشش بسیار کے باوجود آپ نے کوئی چیز کھانے پینے سے انکار کر دیا اور افطاری تک روزے کے عمل کو مکمل کیا۔ آئندہ اہل خانہ نے باقاعدگی سے سحری کھانے کے لیے آپ کو بیدار کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس طرح آپ نے بڑے ذوق وشوق سے رمضان المبارک کے روزے رکھے۔

دُنیاوی تعلیم کم ہونے کی وجوہات:

آپ کی دنیاوی تعلیم کم ہونے کی چند ایک وجوہات مندرجہ ذیل ہیں:

☆ آپ کے والد گرامی محکمہ تعلیم سے ریٹائر ہو کر حضرت کیلیانوالہ شریف میں واپس تشریف لے آئے تو برادر اکبر حضرت سید حسین شاہ صاحب محکمہ انہار میں پٹواری بن کر پنڈی بھٹیاں میں تعینات ہوئے۔ حضرت کیلیانوالہ شریف میں سلسلہ تعلیم جاری رکھنے کے لیے کوئی سکول نہ تھا اس لیے برادرِ اکبر آپ کو پنڈی بھٹیاں لے گئے اور وہاں سکول میں داخل کروا دیا۔ مختصر عرصہ کے بعد حضرت شاہ صاحب کا وہاں سے دوسرے مقام پر تبادلہ ہو گیا جس وجہ سے آپ کو حضرت کیلیانوالہ شریف میں واپس آنا پڑا۔

☆ سلسلہ تعلیم جاری رکھنے کے لیے آپ کو موضع ''رسول نگر'' میں پانچویں جماعت میں داخل کروایا گیا۔ آپ کا تعلیمی وقت ضائع ہو چکا تھا، اس لیے اساتذہ نے آپ کو چوتھی جماعت میں داخل کرنے کا فیصلہ کیا۔ سکول کے پرنسپل نے آپ سے مخاطب ہو کر کہا: برخوردار! تم چوتھی جماعت میں اچھے رہو گے۔ آپ نے برموقع ہیڈ ماسٹر صاحب سے فرمایا: جس کو پھانسی لگانا ہو اس کو کچھ مہلت دی جاتی ہے۔ مجھے بھی تین مہینے کی مہلت دے دو۔ اگر پھر بھی کمزور رہوا تو جس طرح چاہیں کرنا۔'' آپ کے جواب سے پرنسپل صاحب متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے

Marfat.com

۔سکول کے اساتذہ نے آپ کو پانچویں جماعت میں رکھنے کا فیصلہ کیا۔ سالانہ امتحان کے موقع پر آپ تمام ساتھیوں سے زیادہ ذہین ثابت ہوئے اوراول پوزیشن حاصل کی ۔آئندہ سال پرنسپل صاحب کے نام درخواست تحریر فرمائی کہ میں اس سال چھٹی اور ساتویں دونوں جماعتوں کا امتحان دینا چاہتا ہوں۔ پرنسپل صاحب نے آپ کی قابلیت اور ذہانت کے باعث درخواست منظور کر لی۔ برادر اکبر نے پٹوار کی ملازمت چھوڑ کر زراعت کا کام شروع کر دیا تھا۔اب وہ مجذوب بن کر حضرت سید قربان علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچ گئے ۔آپ نے مجبوراً تعلیم ترک کر دی اور زراعت کے کام میں مصروف ہو گئے ۔

☆ آپ آئندہ زمانہ میں ایک ولی کامل کے دست اقدس پر شرفِ بیعت حاصل کرنے والے تھے اور مرشد کامل کی نظر کیمیا گر سے نہ صرف دُنیاوی بلکہ دینی علوم عطا ہونے والے تھے، اس لیے دنیاوی تعلیم میں وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہ تھی ۔ دنیا نے دیکھا کہ جب آپ پر حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی نظر کرم ہوئی تو علوم وفنون کی دولت حاصل ہو گئی ۔

شجاعت و بہادری:

شجاعت اور بہادری کے اوصاف آپ کو ورثہ میں ملے تھے ۔آپ نے کسی بھی معاملہ میں کم ہمتی، بزدلی اور احساس کمتری کا مظاہرہ نہیں کیا۔ برادر اکبر کے ساتھ ایک شاہ صاحب کام کرتے تھے ۔ جب بھائی جان تارک الدنیا ہو کر حضرت سید قربان علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پہنچ گئے تو آپ نے ان کی جگہ زراعت کا کام کرنا شروع کر دیا۔ایک دفعہ جب کھیت میں ہل جوتنے کا عمل مکمل ہو گیا تو بطور آزمائش وامتحان شاہ صاحب نے آپ سے کہا: اب تم فلاں کھیت میں ہل چلاؤ ۔ان کا خیال تھا کہ آپ گھبرا جائیں گے اور تھکاوٹ کے سبب مزید کام کرنے سے انکار کر دیں گے ۔آپ نے اس کھیت میں ہل چلانا شروع کر دیا۔ جب مکمل ہو گیا تو فرمایا: اب کون سے کھیت میں ہل چلاؤں؟ یہ فرمانے پر شاہ صاحب آپ کی شجاعت و بہادری کو داد دیئے بغیر نہ رہ سکے ۔15

زمانہ طفولیت کی عادات:

عموماً غیر تربیت یافتہ ہونے کے باعث لڑکے کذب بیانی، چوری، ڈاکہ زنی، گالی گلوچ اور بڑوں سے

15- منیر حسین شاہ، سید: انشراح الصدور بتذکرۃ النور ص49

Marfat.com

بدتمیزی وغیرہ رذائل کا ارتکاب کر لیتے ہیں لیکن حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی میں یہ عیوب ہرگز نہیں تھے۔ آپ ہمیشہ صداقت، امانت اور دیانت سے کام لیتے۔ کسی کی چوری کی نہ ڈاکہ زنی، جھوٹ بولا اور نہ حرام کا ارتکاب کیا، کسی سے بدتمیزی کی نہ کسی کا حق چھینا اور نہ گالی گلوچ کا ارتکاب کیا۔

زمانہ شباب:

عالم شباب زندگی کا وہ حصہ ہوتا ہے جس میں انسان کو خیر اور شر، نفع اور نقصان، اپنے اور پرائے کی بالکل پرواہ نہیں ہوتی۔ مشہور ہے ''جوانی دیوانی'' لیکن آپ کا زمانہ شباب دوسرے لوگوں سے بالکل مختلف تھا۔ اپنے عالم طفولیت سے لیکر شباب تک صوم وصلوٰۃ کے پابند، صدق مقال اور اکل حلال کے خوگر تھے۔

صدق مقال:

آپ نے صداقت کو کبھی نہ چھوڑا۔ یہ ایک مشہور واقعہ ہے شریک کار شاہ صاحب اور آپ دونوں اپنی مونجی (دھان) کی فصل سے گھاس وغیرہ اکھاڑنے کے لیے کھیت میں کی طرف تشریف لے جا رہے تھے کہ راستے میں حضرت کیلیانوالہ شریف کے قاضیوں کی مونجی (دھان) کا کھیت آ گیا جو ہرا بھرا اور خوبصورت تھا۔ آپ کے شریک کار شاہ صاحب نے فصل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: اگر اولے پڑیں اور یہ کھیت تباہ ہو جائے تو اچھا ہے۔'' آپ نے یہ بات سن کر فرمایا: گھر واپس چلو، اب ہمارا کھیت تباہ ہو گیا۔ شاہ صاحب نے دریافت کیا کہ ہمارا کھیت کیوں تباہ ہوا؟ آپ نے جواب دیا: جو بددعا تم نے دوسرے کے لیے کی ہے وہ ہم پر لوٹی ہے۔ آپ نے قرآن کی اس آیت سے استدلال کیا: اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ''یعنی اگر تم کوئی نیکی کرو گے تو اپنے لیے نیکی کرو گے اور اگر برائی کرو گے تو وہ بھی اپنے لیے کرو گے'' آپ کا کھیت کسی آفت کے باعث تباہ ہو گیا۔

موسم گرما میں احترام صیام:

آپ کے شباب کا یہ واقعہ مشہور ہے کہ موسم گرما میں رمضان المبارک کے روزے شروع ہو گئے۔ آپ کے شریک کار سید حیات شاہ صاحب، چچا جان سید علی حیدر شاہ صاحب اور آپ مونجی کی کاشت کیا کرتے۔ آپ روزہ سے ہوتے لیکن دوسرے دونوں شریک کار روزہ نہ رکھتے۔ آپ انہیں روزانہ صبح جلدی کام کے لیے جانے کا فرماتے لیکن وہ غفلت سے کام لیتے ہوئے دیر کر دیا کرتے۔ ایک دن ان دونوں نے بھی

Marfat.com

روزہ رکھ لیا، تو بڑی پریشانی کے عالم میں مکمل کیا۔ بعدازاں وہ روزہ تو نہ رکھتے لیکن کام کے لیے گھر سے جلدی تیار ہو جاتے تاکہ زیادہ گرمی شروع ہونے سے قبل گھر واپس آ جائیں۔

طہارت خیالات:

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ قوی الجثہ اور بہادر تھے۔ آپ جس زمانہ میں ٹھیکیداری کرتے تھے اس زمانہ کا واقعہ ہے کہ شدید موسم گرما کے باعث جسم مبارک پر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں (جسے پنجابی میں ''پت'' کہا جاتا ہے) نکل آئیں۔ محکمہ انہار کے ڈاکٹر صاحب کے پاس دوائی لینے کے لیے تشریف لے گئے۔ ڈاکٹر صاحب نے آپ کے جسم سے کپڑا اٹھا کر چیک اپ کیا تو دریافت کیا: شاہ صاحب! آپ کی شادی ہوئی ہے؟ جواب دیا نہیں''۔ ڈاکٹر تعجب سے بولا: آپ کا عجیب حوصلہ ہے! اتنی طاقت، اور روپیہ آپ کی جیب میں پھر ابھی تک شادی نہیں کی؟ یہ صورت حال میں نے آج تک نہیں دیکھی۔'' آپ نے فرمایا: مجھے تو اس طرف کا خیال تک بھی کبھی نہیں آیا۔'' بعدازاں ڈاکٹر صاحب نے پھنسیوں کی دوائی پیش کی تو آپ واپس تشریف لے آئے۔

توکل کامل:

آپ تمام امور میں اللہ تعالیٰ پر توکل و بھروسہ کیا کرتے اور اس بارے میں کبھی بھی تزلزل کا شکار نہ ہوتے۔ علاقہ حضرت کیلیانوالہ شریف میں یہ واقعہ مشہور ہے کہ ایک دفعہ آپ سحری کے وقت اپنے چوپایوں کو لے کر نہر کی طرف چرانے کے لیے تشریف لے گئے۔ جب صبح کی نماز کا وقت ہوا تو آپ نے وضو کر کے نہر کی پٹڑی پر نماز شروع کر دی۔ گرمی کا موسم تھا اس لیے تمام مویشیوں نے گہرے پانی میں چھلانگیں لگا دیں۔ اور وہاں جھال بھی تھی جہاں سے کوئی چوپایہ زندہ کبھی برآمد نہیں ہوا تھا۔ آپ مکمل طور پر رجوع الی اللہ اور توکل علی اللہ کرتے ہوئے نماز اوراد و وظائف میں مصروف رہے۔ آپ کے ایک جانور کی جان بھی ضائع نہ ہوئی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: '' وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ'' (اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے کافی ہوتا ہے)۔

بطورِ خوش نویس:

اسلاف علوم اسلامیہ کی تحصیل کے ساتھ ساتھ طباعت اور خوشنویسی کے فنون میں بھی مہارت حاصل کرتے۔ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسلاف کی تقلید میں خوش نویسی کا فن سیکھا اور ویسے بھی ایک زمانہ سے حضرت کیلیانوالہ شریف خوشنویسی کا مرکز اور محور ہے۔ آپ نے کاشتکاری کے ساتھ ساتھ جناب

Marfat.com

مولوی نورالٰہی صاحب سے کتابت سیکھ لی۔ چند کتب کی کتابت بھی کی لیکن طبیعت نے اس پیشہ کو قبول نہ کیا لہذا اسے ترک کر دیا۔ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے ''حکایات الصالحین'' اور ''مراۃ المحققین'' کی اشاعت کا قصد فرمایا تو حضرت شاہ صاحب نے دونوں کتابوں کی کتابت کرنے کا وعدہ فرمالیا۔ اس طرح آپ نے حسب وعدہ دونوں کتب کی کتابت اپنے ہاتھ سے فرمائی۔16

بطور ٹھیکیدار:

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے کتابت کو ترک کر کے ٹھیکیداری کا سلسلہ شروع کر دیا۔ آپ نے ''ہیڈ خانکے'' میں ٹھیکیداری کے کام میں دسترس حاصل کی۔ کچھ عرصہ تک ''ہیڈ مرالہ'' میں ٹھیکیداری کا کام کیا پھر چک 14 میں بھی ٹھیکیداری کرتے رہے۔

نعت گو اور نعت خوان کی حیثیت:

اللہ تعالیٰ نے حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو بہت سی خوبیوں سے نوازا۔ آپ بہترین نعت گو اور نعت خوان تھے۔ نعت رسول ﷺ محبت و عشق کی بنیاد پر پڑھی اور لکھی جاتی ہے۔ آپ حضور پُر نور ﷺ کے عاشق صادق تھے۔ آپ کی آواز میں درد، سوز اور تاثیر تھی۔ آپ کو اکبر کی کہی ہوئی نعت بہت پسند تھی جسے علیحدگی میں بھی پڑھا کرتے۔ اس نعت کے چند اشعار بطور تبرک سطور ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں:

جب عرب کے چمن میں وہ نور خدا ہر طرف جلوہ اپنا دکھانے لگا
کفر غارت ہوا، بت گرے ٹوٹ کر، منہ پہاڑوں میں شیطان چھپانے لگا
ہر طرف نورِ ایزد ہویدا ہوا، جس نے دیکھا وہی دل سے شیدا ہوا
جب عرب میں وہ محبوب پیدا ہوا، سب کو جتنے حسین تھے گھٹانے لگا
سونگھ کر بھینی بھینی وہ خوشبوئے تن، دیکھ کر رنگِ رحمت چمن در چمن
کہہ کے انت نبی، پڑھ کے صلِ علیٰ، بلبل خوشنوا چہچانے لگا
موم پتھر ہوا، بول اٹھے جانور، اُلٹا سورج پھرا، ہو گیا شق قمر
رفع حاجت کو اک جا کیے دو شجر، اُنگلیوں میں سے چشمہ بہانے لگا

16- منیر حسین شاہ، سید: انشراح الصدور بتذکرۃ النور ص 51

Marfat.com

اکبر خستہ کی ہیں یہ چار التجا، ان سے کوئی تو پوری ہو بہر خدا
یا تو جلوہ دکھا، یا مدینے بلا، ورنہ خدمت میں رکھ، دل ٹھکانے لگا17

آپ نعت گو بھی تھے۔آپ کی کہی ہوئی نعت کے چند اشعار جو فارسی اور عربی زبان میں ہیں سطور ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں:

طلوع آفتابش گر نبو دے — ہوائے معصیت دل را ربودے
شنیدم اولیاء را ہست قدرت — اگرچہ نار باشد، نور بودے
ما رمیت اِذ رمیت عجب رمز است — میاں امرو ذاتش فرق بودے
کسے طاقت نباشد سِوَی اللہ — در حقیقت اولیاء اصلاً نبودے
بزمودند سرور دو عالم — تصرف حق، قیامے اور قعودے
نظر کن یَفعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَاءُ — در آن دید و کلام آن شنیدے
امر حق شنو مِنْ صِبْغَةِ اللّٰہِ — دریں معنیٰ صفات ایشاں نبودے
صفات اولیاء ہرگز نباشد — وجود ہست جودے نے وجودے
یکے است در حقیقت بس یکے است — میاں فرق عبد واللہ نبودے 18

آپ بطور شاعر:

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ممتاز شعراء میں شمار ہوتے تھے۔آپ نے اپنے مرشد کامل حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر کتاب ''مراۃ المحققین'' کی کتابت فرمائی تو اس میں موجود حضرت حاجی شاہ حسین رحمہ اللہ تعالیٰ کی فارسی نعت کا اردو اشعار میں ترجمہ بھی کر دیا۔جس کے چند اشعار سطور ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

ہستم سگ جنابت یا سید المدینہ
جانم فدائے خاکت یا سید المدینہ
سگ ہوں میں تیرا درباں یا سید المدینہ
میری جان ہو تجھ پر قربان یا سید المدینہ

17- منیر حسین شاہ، سید: انشراح الصدور بتذکرۃ النورص 52۔ 18- منیر حسین شاہ، سید: انشراح الصدور بتذکرۃ النورص 444

Marfat.com

مسکین و مستمند، محزون و درد مندم
سوزندہ چوں سپندم یا سید المدینہ
حاضر ہوں، بے نوا ہوں، درد میں مبتلا ہوں
ہر مل مثل ہوں لحوزاں یا سید المدینہ

غرقم بہ بحر غفلت در بند حرص و شہوت
دارم جرم کسوت یا سید المدینہ
ڈوبا ہوں بحر غفلت میں، حرص و ہوا کا قیدی
پُر ہے جرم سے داماں یا سید المدینہ

چک 14 میں قیام کے واقعات

عزیز کی خوشبو:

''اس جگہ سے ایک عزیز کی خوشبو آتی ہے'' یہ وہ الفاظ ہیں جو حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیر خانہ کوٹلہ شریف جاتے ہوئے چک نمبر 14 کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمائے تھے۔ اور عزیز سے مراد گلشن مصطفوی ﷺ کے مہکتے پھول حضرت سید نور الحسن شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی ہے۔

طبیب فیض رساں:

آپ نے اسلاف کی تقلید میں علم طب بھی پڑھا تھا لیکن مروجہ طریقہ کے مطابق طبابت نہیں فرمائی۔ آپ کی خدمت میں علاج معالجہ کے لیے کثرت سے لوگ حاضر ہوتے۔ جو نسخہ بھی کسی کے لیے تجویز فرماتے وہ درست ثابت ہوتا لیکن اس کے باوجود کبھی طبیب حاذق ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا: ہم نے اپنے ایک بزرگ سے طب کا صرف ایک سبق پڑھا تھا جس کے الفاظ تھے: ''طبیعت مدبر است و لے بے شعور۔'' تو ہم نے ان سے دریافت کیا: ''جو چیز بے شعور ہو وہ مدبر کیسے ہو سکتی ہے؟'' لیکن وہ اس کا مفہوم سمجھانے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ اس لیے ہم نے طب پڑھنا ترک کر دیا۔

Marfat.com

شرقپور شریف کے قیام کے زمانہ کے دوران آپ حضرت سید حیات شاہ صاحب کے پاس کسی کام کی غرض سے گکھڑ منڈی تشریف لے گئے جو فن طب میں مہارت رکھتے تھے۔ دوران گفتگو انہوں نے عناصر اربعہ ثابت کرنے کا آپ سے مطالبہ کر دیا۔ آپ نے نہایت خوش اسلوبی سے عناصر اربعہ ثابت کر دیے۔ حضرت سید حیات شاہ صاحب نے پوچھا کہ کیا آپ نے فن طب کی کتاب ''موجز'' پڑھی ہے؟ جواب دیا: ہم نے تو یہ کتاب دیکھی بھی نہیں ہے''۔ یہ جواب سن کر متعجب ہو کر انہوں نے کہا: میں یہ کیسے مان لوں جب کہ تمہارے جواب کی تقریر ''موجز'' کی عبارت کے عین مطابق ہے۔19

دنیا سے بے رغبتی:

آپ جب چک نمبر 14 میں ٹھیکیداری کا کام کرتے تھے۔ اس زمانہ کا واقعہ ہے کہ شیر علی نامی ایک فقیر صفت انسان کی پیری مریدی علاقہ بھر میں عروج پر تھی لیکن ایک دختر کے علاوہ اس کی نرینہ اولاد نہیں تھی۔ وہ لڑکی فریفتہ ہو گئی اور اس نے اپنے باپ سے مطالبہ کر دیا کہ شاہ صاحب سے شادی کر دیں اور دو مربع زمین بھی ان کے نام لگا دیں۔ پیر صاحب نے اپنے ایک مرید کے ذریعے آپ کو پیغام بھیج دیا اور مختلف اقسام کے بہت سے کھانے تیار کیے گئے تا کہ تقریب منعقد کی جا سکے اور دو مربع زمین بھی شاہ صاحب کے نام لگانے کا فیصلہ کر لیا۔ جب آپ کو اس صورتحال کا علم ہوا تو ضمیر با تدبیر نے اس کی اجازت نہ دی۔ آپ نے خلاف توقع صاف انکار کر دیا اور وہاں سے دوڑ نکلے حتیٰ کہ رات کو موضع ''جسلانی'' میں ایک ہندو کے ہاں کوئی چیز کھائے بغیر قیام کیا۔ صبح ہوتے ہی اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔

خلوص وللّٰہیت:

''سادات حضرت کیلیانوالہ شریف'' پر ایک دور ایسا آیا کہ شیعیت نے سب کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اس کا اثر بد آپ پر بھی ہوا جو حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی نظر کرم سے بہت جلد دور ہو گیا۔ آپ اپنے زمانہ شیعیت میں بھی صوم وصلوٰۃ کے پابند اور صاحب خلوص واخلاق تھے۔ جب مجلس میں سادات کی بالعموم اور حسنین کریمین کی بالخصوص تعریف کرتے تو پورا نقشہ کھینچ دیتے۔ ایک مجلس میں عقیدت ومحبت سے یہ مصرعہ پڑھا:

19- منیر حسین شاہ، سید: انشراح الصدور بتذکرۃ النور ص 54

Marfat.com

دُھم پئی فوجاں دے وچہ ، اوہ آیا، حیدر آیا

تو شرکاء مجلس پیچھے کو دیکھنے لگے جیسے واقعی حضرت علی ﷺ تشریف لے آئے ہوں۔ایک دفعہ آپ شرقپور شریف میں مجلس پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے۔یہ چک 14 میں قیام کا زمانہ تھا۔اس مجلس کی دھوم پورے علاقہ میں پھیل گئی۔حتی کہ مجلس کے اختتام پر آپ نے شرقپور شریف میں قیام فرمایا اور صبح کو واپس تشریف لے جانے والے تھے کہ مقامی شیعہ تنظیم کے نمائندہ نے ایک تھالی میں نوٹ رکھ کر آپ کے حضور پیش کر دیے۔آپ نے فرمایا: مجھے ان پیسوں کی ضرورت نہیں، میں تو جن ہستیوں کا ذکر خیر کرتا ہوں ان سے اجرت وصول کروں گا۔آپ کی یہ مجلس شرقپور شریف میں پہلی اور آخری بلکہ زندگی کی آخری مجلس ثابت ہوئی کیونکہ جن کا ذکر خیر فرماتے تھے انہوں نے اپنے محبوب (حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ) کی طرف راہنمائی کر کے آپ کو دنیا میں اجرت وصلہ عطا فرما دیا۔

حضرت احمد شاہ بس رحمہ اللہ تعالیٰ سے شرف ملاقات:

آپ کے برادر اکبر حضرت سید حسین شاہ صاحب امرتسر شہر میں شیخ غلام محمد صاحب کے پریس میں بطور ملازم کام کرتے تھے۔اس زمانہ میں امرتسر میں حضرت احمد شاہ بس کے نام سے مشہور ایک مجذوب رہا کرتے۔یہ بزرگ کشمیر سے تعلق رکھتے تھے اور صاحب کرامت تھے۔حضرت سید حسین شاہ صاحب ان کے دست اقدس پر شرفِ بیعت حاصل کر چکے تھے۔آپ اپنے برادر اکبر کو ملنے کے لیے امرتسر میں تشریف لے جاتے تو احمد شاہ بس صاحب سے ملاقات کرتے۔لوگ اس بزرگ کی دست بوسی بھی کرتے لیکن جب آپ دست بوسی اور زانو چھونے کا قصد فرماتے تو وہ اپنا ہاتھ کھینچ لیتے۔اور فرماتے: گھو، چائے اور کلچہ کھاؤ''۔''یعنی جاؤ اور چائے کلچہ کھاؤ''۔یاد رہے اس بزرگ کے لنگر خانہ میں چائے اور کلچہ سے تواضع کی جاتی تھی۔آپ بہت حیران اور متعجب تھے کہ بزرگ دست بوسی اور زانو کو چھونے نہیں دیتے۔اس بارے میں اپنے برادر اکبر سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا: جب بزرگ پر غشی اور بے ہوشی طاری ہوگی اس وقت ان کو علم نہیں ہوگا۔اس لیے اس وقت یہ سعادت حاصل کر لی جائے۔ایک دن وہ بے ہوشی کے عالم میں تھے۔آنکھیں سرخ اور منہ سے پانی بہہ رہا تھا۔آپ نے ان کے زانو کو چھونے کی کوشش کی لیکن وہ بزرگ فوراً ہوش میں آ گئے۔اور حسب عادت

Marfat.com

فرمایا: ''کچھو، چائے اور کلچہ کھاؤ''۔یعنی جاؤ چائے اور کلچہ کھاؤ۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کو اس بات کا علم تھا کہ عنقریب آپ منصب ولایت پر فائز ہونے والے ہیں اور ولی کامل کی نظر کیمیا گر سے ارفع واعلیٰ مقام حاصل کرنے والے ہیں۔آپ کے مقام کے پیشِ نظر وہ اپنے زانو کو چھونے نہیں دیتے تھے۔ سچ ہے ''ولی را ولی می شناسد''یعنی ولی کو صرف ولی پہنچانتا ہے''۔

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پہلی باریابی:

شرقپور شریف میں حضرت شاہ صاحب کے مجلس پڑھنے کے موقع پر حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا: ''یہ آواز کتنی اچھی ہے، کس کی ہے؟ شاید یہ ہی ہمارے کام آئیں!'' پھر کچھ عرصہ بعد اپنے برادر اکبر حضرت سید حسین شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اراضی کے تبادلہ کی غرض سے شرقپور شریف گئے۔ بازار میں حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوگئی جو پہلی ملاقات تھی۔آپ نے شاہ صاحب کے دامن کو پکڑ کر اور آپ کے برادر اکبر سے مخاطب ہو کر دریافت فرمایا: ان کا نام کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ''ان کا نام نور الحسن ہے'' ۔آپ نے فرمایا: حسن کا نور بنادوں؟ اور ساتھ ہی فرمایا: مربعوں کے تبادلہ کی اتنی ضرورت نہیں ہے البتہ اگر چاہتے ہو تو ہم تبادلہ قسمت کر دیتے ہیں۔'' حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی اس گفتگو نے شاہ صاحب پر گہرا اثر کیا کیونکہ آپ بڑے بڑے افسروں سے بھی مرعوب نہیں ہوتے تھے لیکن زندگی میں پہلی بار مرعوبیت کا شکار ہوئے۔ دونوں بھائی اجازت لے کر چک 14 میں واپس تشریف لے آئے۔بعد میں صورتحال کا جائزہ لیا گیا تو معلوم ہوا کہ فی الفور تبادلہ اراضی درست نہیں تھا۔واپسی پر برادر اکبر حضرت سید حسین شاہ نے والدہ محترمہ کی خدمت میں عرض کیا: آج شرقپور شریف میں ہماری ایک بزرگ سے ملاقات ہوئی جنہوں نے سید نور الحسن صاحب سے فرمایا: ''تمہیں حسن کا نور بنادیں؟'' تو یہ بالکل خاموش رہے۔والدہ محترمہ نے فرمایا: آپ نے ایسا کیوں کیا؟ شاہ صاحب نے نہایت ادب سے عرض کیا: میرے مرشد آپ ہیں'' والدہ محترمہ نے فرمایا: آج سے ہم تمہارے مرشد نہیں ہیں''۔20

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دوسری حاضری:

حضرت کیلیانوالہ شریف سے دو میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں ''برج تاشہ'' ہے جس کے باشندے

20- منیر حسین شاہ، سید: انشراح الصدور بتذکرۃ النور ص62

Marfat.com

''سائیں اللہ داد صاحب چٹھہ'' کو بھی چک 14 میں مربعے ملے تھے۔ان کا روحانی تعلق بابا گلاب شاہ صاحب (رسول نگر) سے تھا۔وہ ایک دفعہ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ہمارے موجودہ کھال کا تعلق دور سے ہے،اس لیے ہماری اراضی کو پانی آسانی سے نہیں پہنچ سکتا آپ محکمہ انہار میں ٹھیکیداری کرتے ہیں اگر معاونت فرما کر ہمارے قریب کھال منظور کروادیں تو بہتر ہوگا۔آپ خدا ترس، خلق خدا کے خیر خواہ اور فقیر لوگوں کے عقیدت مند تھے۔اس لیے ان کے کھال کی مناسب جگہ میں منظوری کی غرض سے دوپہر کے بعد شرقپور شریف کی طرف روانہ ہوگئے۔رات کو شرقپور شریف کے تانگوں کے اڈے پر پہنچ گئے۔اور شاہ صاحب کے ہاں ایک رات گزاردی۔آپ نے حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پہلی ملاقات کے بعد دلی انقلاب و کیفیت یوں بیان فرمائی کہ: جس دن سے ہم اعلیٰ حضرت کے حضور میں حاضر ہوکر آئے تھے،آدھی رات کے بعد نیند نہ آتی تھی اور معلوم ہوتا تھا کہ میرا سینہ پھٹ جائے گا۔ایسے وقت میں نعت رسول اللہ ﷺ پڑھنی شروع کردی جاتی تو کچھ دیر کے بعد آرام ہوجاتا''۔

آپ نے حسب عادت نصف شب کو با آواز نعت رسول ﷺ پڑھنا شروع کردی اور صبح ہوتے ہی اپنے شریک سفر سائیں اللہ داد کو ساتھ لے کر ضلعدار کے ہاں گئے۔وہ بڑی خوش اسلوبی سے ملے اور عرض کیا: حضور! دو گھنٹے کے بعد تشریف لائیں،تو آپ کی مرضی کے مطابق کام کردیا جائے گا۔آپ سائیں صاحب کو ساتھ لے کر بازار کی طرف تشریف لیے گئے۔دوران گفتگو سائیں صاحب نے عرض کیا: یہاں ایک مرد خدا رہتے ہیں،میرا خیال ہے کہ ان کی خدمت میں حاضری دیں لیکن میں ڈرتا ہوں کہ وہ ناراضگی کا اظہار نہ کریں کیونکہ داڑھی منڈا ہوں۔آپ نے سائیں صاحب کی بات سن کر فرمایا: اگر آپ میں کچھ ہے تو ناراض نہیں ہوں گے اور اگر آپ نے داؤ فریب بنا رکھا ہے تو ضرور ناراض ہوں گے۔سائیں صاحب نے عرض کیا: ''مجھ میں تو کوئی چیز نہیں ہے۔'' بہر حال آپ نے کچھ پھل (کیلے) خرید کر کپڑے میں ڈال لیے اور حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضری کے لیے چل پڑے۔حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اس وقت لوہاراں والی مسجد میں جلوہ افروز تھے۔حضرت شاہ صاحب نے مسجد میں دیکھا تو آپ خدام کے جھرمٹ میں تشریف فرما تھے۔اپنے ساتھی سائیں صاحب کو ساتھ لے کر حاضر خدمت ہوئے اور پھل بھی پیش کردیا جو خدام شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی عادت کے خلاف تھا اور حضرت میاں صاحب نے بخوشی قبول فرمالیا اور حاضرین

Marfat.com

میں کیلے تقسیم فرمانا شروع کر دیے۔ دوسرے خدام کو ایک ایک جبکہ شاہ صاحب کو شفقت سے دو کیلے عنایت فرمائے۔ آپ نے شاہ صاحب سے فرمایا: کس مقصد کے لئے تشریف لائے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ''سائیں صاحب کے کام کے لیے رات سے یہاں آئے ہوے ہیں۔'' حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اچھا جاؤ! اور کام کرلو، اگر خیال ہو تو محمد شفیع والی مسجد میں آجانا۔ اجازت ملنے پر حضرت شاہ صاحب سائیں صاحب کو ساتھ لے کر حسب وعدہ ضلعدار کے پاس پہنچ گئے۔ راستے میں سائیں صاحب نے عرض کیا چونکہ حضرت میاں صاحب نے فرمایا: اگر خیال ہو تو محمد شفیع والی مسجد میں آجانا۔ ہمیں آپ کی خدمت میں ضرور حاضری دینی چاہیے۔ آپ کام سے فارغ ہو کر سائیں صاحب کی معیت میں حضرت میاں صاحب کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوئے۔ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے سائیں صاحب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ایسے بابے کم ہی دیکھنے میں آئے ہیں۔ اس حاضری کے موقع پر حضرت میاں صاحب نے شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ اپنے دست اقدس میں لے کر ''سورۃ الفلق'' اور ''سورۃ الناس'' کی تلاوت فرمائی اور ارشاد فرمایا: تم کو بتانا کیا ہے؟ کبھی کبھی آکر ہو جایا کرو۔ بعدازاں اجازت لے کر واپس آگئے۔ دوسرے روز سب ڈویژنل افسر سے ملاقات کر کے سائیں صاحب کے کھال کی منظوری حاصل کر لی اور تیسرے روز مستری صاحب کو بھیج کر کھال کا اجراء کروالیا۔21

شرقپور شریف میں آمدورفت کا مربوط سلسلہ:

حضرت شیرِ ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دوسری حاضری کے چند یوم بعد آپ نے ٹھیکیداری کو خیرآباد کہہ دیا اور شرقپور شریف میں حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں آمد ورفت کا مربوط سلسلہ شروع کر دیا۔ رابطہ کا سلسلہ اتنا بڑھا کہ آپ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سے اجازت لے کر گھر گئے اور پھر اسی وقت شرقپور شریف کی طرف چل پڑے۔ چوتھی یا پانچویں حاضری کے موقع پر مرشد کامل نے فرمایا: طریقت کے مطابق بھی کچھ بتانا چاہیے۔ آپ نے سورہ اخلاص، درود شریف اور اسم اعظم کے وظیفہ کی تلقین فرمائی۔ بعدازاں باقاعدگی سے ہر جمعۃ المبارک کو شرقپور شریف میں حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور نماز جمعہ کے بعد اجازت لے کر چک 14 میں واپس چلے جاتے۔

21- منیر حسین شاہ، سید: انشراح الصدور بتذکرۃ النور ص62

Marfat.com

دنیا سے استغناء:

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے رشد وہدایت، وعظ وتلقین اور اشاعت کتب کے ذریعے اشاعت دین کا سلسلہ شروع کر رکھا تھا۔ ایک دفعہ ایک پٹھان صفت خانہ بدوش سے حضرت شاہ صاحب کی ملاقات ہوگئی۔ اس نے حضرت شاہ صاحب سے عرض کیا: میرے پاس اکسیر کا ایک نسخہ ہے، آپ کو بتا دیتا ہوں جس سے بآسانی جتنا چاہیں سونا بنا سکو گے۔ آپ نے جواب دیا کہ میں اپنے مرشد کامل حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ سے دریافت کروں گا اور اگر اجازت ملی تو نسخہ حاصل کروں گا ورنہ نہیں۔ شرقپور شریف میں حاضر ہوئے اور اس سلسلے میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا: اگر وہ تمہارے جانے پر بات کرے تو اس کو جوتے مارنا۔ آپ کے واپس جانے پر وہ پٹھان پھر آیا اور پوچھا کہ اجازت مل گئی ہے کہ نہیں؟ آپ نے اس کو فرمایا: حضرت میاں صاحب نے مجھے اجازت نہیں دی۔ مزید فرمایا: تم یہاں سے چلے جاؤ ورنہ جوتے ماریں گے۔ پٹھان نے اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا: ہائے اللہ! لوگ میرے پیچھے پیچھے پھرتے ہیں اور میں کسی کو بتاتا نہیں اور آپ کو بتانا چاہتا ہوں تو آپ لیتے نہیں۔

شرقپور شریف میں قیام:

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں جس تیز رفتاری سے آمد ورفت کا سلسلہ شروع ہوا۔ اتنی تیز رفتاری سے دنیاوی رغبت کم ہونے لگی۔ حتیٰ کہ بہت جلد وہ فیصلہ کن اور تاریخی دن بھی آ گیا کہ آپ در شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہو کر رہ گئے۔

شیخ کی ناراضگی دنیا وآخرت کی تباہی کا باعث:

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ وہ حضرت حاجی عبدالرحمٰن قصوری خلیفہ مجاز حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی معیت میں عصر کے بعد چہل قدمی کے لیے باہر گئے۔ سڑک پر جاتا ہوا ایک ایسا شخص دیکھا جو سیاہ کپڑوں میں ملبوس، ننگے پاؤں اور گلے میں نادلٹکائے ہوئے تھا۔ حضرت حاجی صاحب نے اس سائیں صاحب کا حال دریافت فرمایا تو اس نے جواب میں عرض کیا: مہربانی ہوگئی جناب، خدا نے رکھ لیا اور مولیٰ نے فضل کر دیا۔ حاجی صاحب کی سائیں صاحب سے گفتگو پر ہمیں تعجب وحیرانگی ہوئی۔ جب سائیں صاحب روانہ ہو گئے تو بعد میں حاجی صاحب نے خود اس عقدہ کی وضاحت کرتے

Marfat.com

ہوئے فرمایا: دیکھا ہے، یہ سید صاحب ہمارے بیلی تھے۔ حضرت میاں صاحب کی ان پر خصوصی نظر تھی اور اعلیٰ ترین طبیعت کے مالک تھے۔ کسی سبب اعلیٰ حضرت سے ناراضگی کے باعث یک لخت ہی ان کی طبیعت خراب ہوکر یہ حال ہوگیا ہے۔ آج شکریہ ادا کررہے ہیں کہ اس حال میں ہوگیا ہوں۔

مرشد کی طرف سے قرآن پاک پڑھنے کی تلقین:

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ شرقپور شریف میں اپنے مرشد کامل کے حضور مقیم ہوگئے۔ تو اس قیام کے ابتدائی ایام میں ایک دفعہ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان سے مخاطب ہوکر دریافت کیا: کیا قرآن شریف پڑھا ہوا ہے؟ انہوں نے جواب میں عرض کیا: حضور! نہیں! آپ نے فرمایا: ''یہ تو ٹھیک نہیں''۔ شاہ صاحب نے عرض کیا: اگر اجازت ہو تو میاں ابراہیم صاحب (جو حضرت قبلہ شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی مسجد میں بطور مدرس تعینات تھے) سے پڑھ لیا کروں؟ فرمایا: ان سے بھی نہیں۔ ہاں ان کے ساتھ دور کرلیا کرو''۔

ایک دن حضرت شاہ صاحب، حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی معیت میں ڈیک نالے کی طرف نکل گئے جہاں آپ کی اراضی اور کنواں بھی تھا۔ وہاں تعلیم قرآن کے بارے میں گفتگو شروع ہوگئی۔ حضرت میاں صاحب نے آپ سے مخاطب ہوکر فرمایا: ایک سال کی پڑھائی آئی جے''۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ مرشد کامل نے آپ کو کیا عطا فرمایا اور آپ نے کیا حاصل کیا۔ البتہ اس کا اندازہ اہل دل حضرت شاہ صاحب کی کتاب ''الانسان فی القرآن'' پڑھ کر لگا سکتے ہیں۔ گویا آپ کو ولی کامل کی نظر سے علم لدنی حاصل ہوا۔ 22

ایک بلخی بزرگ سے شرفِ ملاقات:

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ ایک بلخی بزرگ شرقپور شریف کے قریب جلوہ افروز ہوئے۔ ان کی چار بیویاں تھیں جہاں وہ قیام کرتے ہر ایک کے لیے علیحدہ مکان بناتے اور ایک کنواں بھی تیار کرتے۔ وہ بزرگ ولی کامل اور صاحب کرامت تھے۔ ایک بار وہ ان کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے میٹھی میٹھی گفتگو ہوئی۔ دوران گفتگو بلخی بزرگ نے فرمایا: ایک دفعہ ہم اپنے مرشد کامل کی خدمت میں موجود تھے۔ آپ نے سب کو ایک ایک شعر بنا کر لانے کا حکم دیا تو میں نے بھی شعر بنانے کی کوشش کی لیکن ایک مصرعہ تیار ہوا۔ کوشش بسیار کے باوجود دوسرا مصرعہ تیار نہ کرسکا۔ میں نے دریافت کیا کہ وہ مصرعہ کیا ہے؟ تو بلخی بزرگ نے پڑھا:

22- منیر حسین شاہ، سید: انشراح الصدور بتذکرۃ النور ص68

Marfat.com

''مہربانی ہائے مرشد کرد بلخی را خراب''

تو آپ نے شعر کا دوسرا مصرعہ یوں بنا دیا:

''حال ما آخر چہ باشد؟ واللہ اعلم بالصواب''

اسی بزرگ نے اپنے ایک مرید کو شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہا ہوا مصرعہ لکھ لینے کا حکم دیا۔ اس نے لکھ لیا۔ تو دونوں مصرعوں کو ملانے کے بعد پورا شعر یوں ہوا:

مہربانی ہائے مرشد کرد بلخی را خراب
حال ما آخر چہ باشد؟ واللہ اعلم بالصواب

پیر و مرشد کی شان میں آپ کے چند اشعار:

اللہ تعالیٰ نے حضرت شاہ صاحب کو شاعری کا ملکہ عطا فرمایا۔ آپ فی البدیہ اشعار کہہ لیا کرتے۔ ایک دفعہ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے فرمایا: شجرہ میں میرا نام درج کرو جو صرف ایک شعر میں ہو۔ آپ نے مرشد کامل کی تعریف میں چند اشعار تحریر کیے لیکن بطور ادب آپ کا نام مبارک تحریر نہ کیا بلکہ تعریفی اشعار کے بعد بطور معذرت نامہ چند اشعار کہہ دیے۔ آپ کے کہے ہوئے اشعار درج ذیل ہیں:

افضل واکمل، مکمل، راہنمائے کاملاں
ملتجائے بے کساں، ہم مژدہ افسردگاں
حامئ دین متین و فخر و عزت خواجگان
صاحب درد و فغاں را سرِّ عاشق صادقاں
بے کنارہ بحر عرفاں، بادشاہ عارفاں
مظہر جلی، سر خفی، سر از سرّ نہاں
عاشق و محبوب رب العالمین را بیگماں
ہست مخفی از عواماں راز داناں را عیاں
نقطہ نورِ احد، از نورِ احمد مجتبیٰ
نور نبی، نورِ خدا، نور محمد مصطفیٰ

Marfat.com

مرشد کامل کا اسم گرامی ادباً نہ لکھنے کے بارے میں بطور معذرت چند اشعار کہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

بمعذوری گنہ گار و خطاوار و شرمسار
ہمہ ازیں صفت موصوفم و بارحم تو نازاں

بد تر از بد نفس مارا، تنگ آمد زیں بلا
ادب صدق و صفا بخشید توفیق اعلیٰ را

اگر خواہم بتو خواہم، نخواہم ماسوائے تو
نخواہم در دو عالم جز محبت درد و الفتہا

رحیما! رحم کن برما، کریما! کرم کن برما
شہنشاہ سخا! یک نظر از دید بخششا 23

آپ پر حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی نظر کرم:

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ وہ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی معیت میں باہر گئے۔ان کے دل میں خیال آیا کہ حضرت اکثر بیلیوں پر توجہ فرماتے ہیں تو ان میں بہت جوش پیدا ہو جاتا ہے لیکن میرے ساتھ ایسا معاملہ کبھی نہیں ہوا۔اگر آپ مجھ پر ایسی توجہ فرمائیں تو کتنا اچھا ہو۔یہ خیال آنا تھا کہ آپ نے تیز رفتاری سے چلنا شروع کر دیا، مجھے یوں محسوس ہوا کہ آپ نے میرے تصورِ قلب کی بنا پر رفتار تبدیل فرمائی ہے۔جب ہم آپ کی بیٹھک شریف میں پہنچے تو ایسے لگا جس طرح آگ میں بجھائی ہوئی لوہے کی سلاخ میرے دل میں داخل کر دی گئی ہے۔بیٹھک میں کچھ وقت ٹھہرنے کے بعد آپ اوپر تشریف لے گئے پھر نیچے تشریف لائے تو میری طرف نظر فرمائی،اس وقت میری طبیعت میں جوش وخروش موجود تھا لیکن اس کا اظہار نہیں ہو رہا تھا۔حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس صورتحال سے خوش ہو کر فرمایا:''تم بھی تو کوئی بلا ہو''بعدازاں آپ نے گفتگو کا سلسلہ شروع فرما دیا۔

بے ادب بے نصیب:

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ وہ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی

23- منیر حسین شاہ، سید: انشراح الصدور بتذکرۃ النورص 77

Marfat.com

معیت میں لاہور گئے ۔وہاں جا کر آپ کو خیال آیا کہ نو مسلم ہندو سے ملاقات کی جائے جو کئی بار آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو چکا تھا۔آپ کی اس پر خصوصی نظر کرم تھی جس کے باعث لاہور شہر کے ایک رئیس نے اپنی کوٹھی میں اسے رہائش اور کھانے پینے کی تمام سہولیات مہیا کر رکھی تھیں ۔شہر میں عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اس کا پتہ دریافت کر کے اس کے ہاں تشریف لے گئے ۔ اس نے غرور کی بناء پر آپ کی تشریف آوری پر کوئی توجہ نہ دی ۔آپ نے تھوڑی دیر ٹھہرنے کے بعد فرمایا: اچھا مرضئ مولا'' پھر واپس تشریف لے آئے ۔اس کے بعد شہر میں اس کی عزت واحترام کا خاتمہ ہوگیا۔رئیس صاحب نے اپنی کوٹھی سے نکال دیا اور بے سہارا لوگوں کی طرح سڑکوں پر اس نے گھومنا شروع کر دیا۔تو معلوم ہوا کہ بے ادب بے نصیب ہوتا ہے۔

ایک نابینا مولوی صاحب سے ملاقات:

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک نابینا مولوی صاحب حاضر ہوئے جو غیر مقلد تھے ۔انہوں نے وسیلہ کے مسئلہ پر آپ سے گفتگو شروع کر دی ۔آپ کا طریقہ کار تھا کہ جس مسئلہ پر بھی گفتگو ہوتی اس کے حل کی صورت نکال کر اپنی بات منا لیتے تھے لیکن خلاف معمول مولوی صاحب نے آپ کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔آخر آپ نے انہیں کھانا کھلا کر اور کرائے کے لیے مجھے رقم دے کر موٹر پر بٹھا کر آنے پر مامور فرما دیا۔جب مولوی صاحب کو ساتھ لے کر میں لاری اڈے کی طرف روانہ ہوا تو مجھے خیال آیا حضرت قبلہ انہیں سمجھاتے رہے لیکن یہ نہ سمجھے لہذا مجھے بھی سمجھانے کی کوشش کرنی چاہیے۔راستے میں مَیں نے مولوی صاحب سے کہا: مولوی صاحب !یہ راستہ سیدھا لاری اڈے کو جاتا ہے لہذا آپ کسی روک ٹوک اور راستہ پوچھے بغیر چلیں تو میں بھی پیشاب کر کے تمہارے پیچھے آتا ہوں اور تمہیں موٹر پر سوار کرآؤں گا۔مولوی صاحب چند قدم چلے لیکن پھر رک گئے ۔آپ پیشاب سے فارغ ہو کر اس کے پاس آ گئے اور اڈے کی طرف روانہ ہو گئے ۔تو راستہ میں مولوی صاحب نے کوئی گفتگو نہ کی ۔ میں انہیں موٹر پر سوار کر کے واپس آ گیا۔زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ وہی نابینا مولوی صاحب، حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہو گئے ۔اور عرض کیا: حضور! کس

Marfat.com

آدمی کو آپ نے میرے ساتھ بھیجا تھا؟ آپ نے وجہ دریافت فرمائی؟ اس نے عرض کیا: حضور اس آدمی نے تو راستہ میں مسئلہ حل کر دیا ہے۔ آپ کے دریافت کرنے پر میں نے واقعہ کی تفصیل عرض کر دی۔ 24

حضرت کیلانی بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے چند سفر

حضرت سید نور الحسن شاہ بخاری نقشبندی مجددی رحمہ اللہ تعالیٰ کے سفروں کی ایک طویل فہرست ہے جن میں سے چند ایک کی تفصیل سطور ذیل میں پیش کی جاتی ہے۔

حضرت غوث علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزار پر حاضری کے لیے پانی پت کا سفر:

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی معیت میں حضرت غوث علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزار پر حاضری کے لیے پانی پت کا سفر کیا۔ حضرت غوث علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے وقت کے بہت بڑے ولی کامل اور صاحب کرامت بزرگ تھے۔

جب مزار پر انوار پر حاضر ہوئے تو ایک خادم گنے لے آیا۔ اس موقع پر حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہاں توجہ کر کے بیٹھنا ضروری نہیں ہے اور گنے چوسنا شروع کر دیے۔ اس دوران فیوض و برکات اور انوار کی بارش شروع ہوگئی جسے محسوس کیا جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: حضرت غوث علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے وقت کے بہت بڑے ولی کامل تھے بلکہ ولی گر تھے لیکن وہ شادی نہ کر سکے یعنی ان سے شادی کی سنت چھوٹ گئی۔

مرشد کی معیت میں کوٹلہ شریف کا سفر:

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی معیت میں حضرت بابا امیر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ کے عرس مبارک کی تقریبات میں حاضری کے لیے کوٹلہ شریف کا سفر بھی کیا۔ جب عرس مبارک کی تاریخ قریب آئی تو مرشد کامل نے وہاں حاضری کا پروگرام تشکیل دیا۔ فیصلہ یہ ہوا کہ شاہ صاحب چک 14 سے ہوتے ہوئے کوٹلہ شریف جائیں گے اور حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ [illegible] سے بذریعہ گاڑی وہاں جائیں گے۔ حضرت شاہ صاحب مجوزہ راستہ سے بارہ بجے کے قریب کوٹلہ شریف پہنچ

24- منیر حسین شاہ، سید: انشراح الصدور بتذکرۃ النور ص 76

Marfat.com

کئے ۔ وہاں پہنچنے کے بعد خیال آیا کہ حضرت میاں صاحب ابھی آنے والی گاڑی پر تشریف لے آئیں گے لہذا اسٹیشن سے کوٹلہ شریف تک آپ کے لیے سواری کا انتظام کرنا چاہیے۔ یہ خیال قلبی مطابقت کی بنیاد پر تھا کیونکہ نہ تو حضرت میاں صاحب نے گاڑی کا تعین فرمایا تھا اور نہ سواری کے انتظام کا حکم دیا تھا۔ آپ کی خواہش پر ایک آدمی اور دو گھوڑیوں کا انتظام فوری طور کر دیا گیا۔ ایک گھوڑی پر شاہ صاحب خود سوار ہو گئے اور دوسری پر دوسرے شخص کو بٹھایا دیا گیا۔ گرمی کا موسم تھا، کوٹلہ شریف کا پانی بھی کھاری تھا اس لیے آپ منڈی چوہڑکانہ سے برف اور کھانے پینے کی دیگر اشیا خرید کر گاڑی کے آنے تک اسٹیشن پر پہنچ گئے ۔ گاڑی آئی تو واقعی حضرت شیر ربانی ثم قپوری رحمہ اللہ تعالیٰ اس میں تشریف لے آئے ۔ حضرت شاہ صاحب نے ایک گھوڑی مرشد کامل کے حضور سواری کے لیے پیش کر دی جبکہ دوسری پر خود سوار ہو گئے اور دوسرے شخص کو بھی اپنے ساتھ سوار کر لیا۔ ایسے آپ حضرت شیر ربانی ثم قپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی رفاقت و معیت میں کوٹلہ شریف میں پہنچ گئے ۔ دوسرے دن بھی حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ گھوڑی پر سوار ہو کر چوہڑکانہ سے خورد و نوش کی اشیاء لے آئے ۔ یہ انتظام دیکھ کر حضرت میاں صاحبر حمہ اللہ تعالیٰ آپ سے بہت خوش ہوئے ۔

گوٹھ قاضی احمد کا سفر:

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی معیت میں ''گوٹھ قاضی احمد'' کا سفر بھی کیا۔ اس سفر میں قصور شہر کے خادم سید شاہ صاحب بھی ساتھ تھے ۔ یہ سفر تانگوں، گاڑی اور اونٹوں کے ذریعے کیا گیا۔ وہاں حاضری کے بعد مرشد کامل کی خواہش پر فوری طور پر واپسی ہو گئی کیونکہ حاضری کا مقصد فی الفور پورا ہو گیا تھا۔

مکان شریف کے چند سفر:

مکان شریف (بھارت) حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا دادا پیر خانہ ہے اس لیے آپ ابوالبرکات حضرت سید امام علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے سالانہ عرس مبارک پر باقاعدگی سے حاضری دیا کرتے ۔ ایک دفعہ عرس سادات مکان شریف میں حاضری کے لیے حضرت شاہ صاحب کو بھی حکم دیا وہ بھی آپ کے ساتھ روانہ ہو گئے ۔ عرس مبارک پر حاضری کے بعد واپسی کے لیے جب امرتسر اسٹیشن پر پہنچے تو لاہور روانہ ہونے والی گاڑی میں ابھی تین گھنٹے باقی تھے ۔ تین گھنٹوں کا وقت ریلوے اسٹیشن پر گزارنا پڑا۔ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ کا بیان ہے کہ مجھے یوں معلوم ہوتا تھا کہ جو بادل آسمان پر ہیں میرے پاؤں کے نیچے سے گزر رہے ہیں۔ عجیب قسم کا استغراق تھا اور آنکھیں آسمان کی طرف لگی ہوئی تھیں۔ امرتسر سے لاہور تک بلکہ شرقپور شریف تک یہی کیفیت تھی۔ شرقپور شریف میں بیٹھک شریف میں پہنچے تو کچھ بیلی حضرت شاہ صاحب کے بارے میں حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو بدظن کرنے کی کوشش میں مصروف تھے۔ آپ نے ان کی گفتگو سے قبل فرمایا: بھائیو''ان (حضرت سید نورالحسن شاہ صاحب) کے متعلق جس نے کوئی ایسی ویسی بات کی، اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہ ہوگا۔'' کسی شخص کو شاہ صاحب کے بارے میں لب کشائی کی ہمت نہ ہوئی۔

بروقت مکان شریف پہنچ جانا:

ایک دفعہ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت سید امام علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے سالانہ عرس مبارک کی تقریبات میں شمولیت کے لیے چند ایام پہلے تشریف لے گئے اور حضرت شاہ صاحب سے فرمایا کہ تم وقت پر آجانا۔ حضرت شاہ صاحب نے حسب حکم وقت پر حاضر ہونے کے خیال سے تیاری شروع کر دی۔ لاہور پہنچے تو بہت سے بیلی انتظار میں تھے، گاڑی بالکل تیار تھی جلدی سے ٹکنیں خرید کر چلتی ہوئی گاڑی پر بیلیوں کو سوار کیا اور بعد میں خود بھی سوار ہوئے۔ راستے میں کچھ بیلیوں نے کہا کہ ہمارا عرس مبارک پر بروقت پہنچنا ممکن نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: انشاء اللہ العزیز ضرور پہنچ جائیں گے۔ جب امرتسر پہنچے تو وہاں سے ایک موٹر والے سے معاملات طے پا گئے، برف اور دیگر اشیاء خرید کر سوار ہو گئے۔ جب موٹر مدراس پہنچی تو شاہ صاحب نے موٹر والے سے فرمایا: اگر آپ لوگ ہمیں ''مکان شریف'' پہنچا دیں تو آپ کی مہربانی ہوگی اور ہم سے مزید کرایہ وصول کر لیں۔ آپ کے ارشاد پر موٹر والے مان گئے۔ آپ عصر کے وقت اور بروقت ساتھیوں سمیت مکان شریف پہنچ گئے۔ کچھ بیلیوں نے حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سے بطور شکایت عرض کیا: حضور! ہم نے شاہ صاحب سے ایک یوم قبل روانہ ہونے کے لیے کہا تھا لیکن وہ نہ مانے ہم پہلے جاتے۔ آپ نے مسرت کا اظہار فرماتے ہوئے فرمایا: ''وقت پر پہنچ تو گئے ہیں۔''

سفر مکان شریف مع کرامت:

ایک دفعہ حضرت سید امام علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے عرس مبارک میں شمولیت و حاضری کے لیے حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے پروگرام یوں تشکیل دیا کہ حضرت شاہ صاحب حضرت کیلیانوالہ

Marfat.com

شریف میں جائیں اور وہاں سے عرس مبارک میں شرکت کریں۔آپ حسب ارشاد حضرت کیلیانوالہ شریف میں تشریف لے گئے۔حضرت شاہ صاحب، سید محمد شاہ صاحب اور مولوی امام الدین ہر یکوٹی تینوں ریل گاڑی پر سوار ہوکر ''جسڑ'' اسٹیشن پر پہنچ گئے اور وہاں سے مکان شریف کی طرف پیدل سفر شروع کر دیا۔جب دریائے راوی کے کنارے پہنچے تو ملاح آخری چکر لگا کر گھر کو جانے والا تھا۔دوسرے کنارے سے اس نے بلند آواز سے کہا: ٹھہریے میں ابھی آتا ہوں۔مغرب کی نماز کا وقت قریب تھا اور حضرت شاہ صاحب کا خیال تھا کہ نمازِ مغرب مکان شریف میں جا کر ادا کی جائے۔آپ نے دریائے راوی میں قدم رکھ دیے اور دوسرے دونوں ساتھیوں کو حکم دیا کہ وہ آپ کے پیچھے پیچھے آئیں۔اس طرح بڑی آسانی سے دریا عبور کر لیا۔آپ کی معیت میں سفر کرنے والوں کا بیان ہے کہ دریا کا پانی ہمیں صرف زانوؤں تک آیا تھا۔

شرقپور شریف کا سفر:

حضرت شاہ صاحب نے شرقپور شریف کی طرف بہت سے سفر کیے اور ہر سفر کی نوعیت اور مقصدیت مختلف تھی۔پہلا سفر مجلس پڑھنے کی غرض سے کیا تھا، جس کی برکت کے باعث یہ مجلس زندگی کی آخری اور شرقپور شریف میں منعقد ہونے والی پہلی اور آخری مجلس قرار پائی۔

آپ نے دوسرا سفر کھال اور مربعوں کے تبادلہ کی غرض سے کیا تھا لیکن حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی نظر فیض سے قسمت کا تبادلہ ہو گیا۔اور مرشد کامل کی خادمیت کا پروانہ مل گیا۔

دوسرے سفر کے بعد محبت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی کشش کے باعث سفروں کا طویل اور مربوط سلسلہ شروع ہو گیا جن کی حقیقت و نوعیت کو معلوم کرنا اور تحریر کرنا مشکل ہے۔اور یہ سلسلہ سفر اس پر منتج ہوا کہ مرشد کامل کے حکم پر حضرت کیلیانوالہ شریف میں پہنچے پھر کشش ہوئی تو شرقپور شریف کی طرف روانہ ہو گئے۔آخر عشق و محبت کا وہ تاریخی سفر کیا کہ در شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ سے ایک لمحہ بھی فراق گوارا نہ ہوتا اور اسی در کے ہو کر رہ گئے۔عزیز و اقارب شرقپور شریف میں آکر ملاقات کرتے۔پھر ایک طویل عرصہ مرشد کامل کے قدموں میں بیٹھ کر فیوض و برکات کی دولت سمیٹی۔

مرشد کامل نے اپنے وصال سے قبل حضرت کیلیانوالہ شریف جانے کے بارے میں حکماً فرمایا، آپ تعمیل ارشاد کی خاطر حضرت کیلیانوالہ شریف میں پہنچ تو گئے لیکن دل شرقپور شریف میں چھوڑ گئے۔آخر مرشد کامل کے آخری دیدار اور نماز جنازہ پڑھنے کا سفر بھی کرنا پڑا۔

Marfat.com

اس سفر کے بعد بھی آپ نے شرقپور شریف کی جانب ایسے سفر کیے جن کے بارے میں کبھی وہم وگمان بھی نہیں ہوا تھا، یعنی حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے عرس مبارک کی تقریبات میں حاضری کے لیے۔

مرشد کامل کی رفاقت میں کشمیر کا سفر:

حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ زندگی کے آخری ایام میں علیل ہو گئے اور سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر مختلف مقامات سے علاج کروایا لیکن افاقہ نہ ہوا۔ اس لیے کہ یہ مرض جسمانی نہیں تھا۔ ڈاکٹروں کے مشورے کے مطابق آپ کو تبدیلی آب وہوا کے لیے کشمیر لے جایا گیا۔ آپ کی معیت میں بطور خادم سفر کرنے والوں میں سے ایک حضرت سید نورالحسن شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ بھی تھے۔

دینی مدارس کی معائنہ ٹیم کے سرپرست کی حیثیت سے سفر:

حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ دینی مدارس کے لیے معائنہ ٹیم تشکیل دی۔ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو اس ٹیم کا سرپرست مقرر فرمایا۔ آپ کی قیادت میں یہ ٹیم بریلی شریف اور دیوبند گئی اور دونوں مدارس کا تنقیدی نظر سے جائزہ لیا۔ مختصر دورہ کے بعد جب وفد شرقپور شریف پہنچا تو مرشد کامل کے دریافت کرنے پر شاہ صاحب نے عرض کیا: حضور! بریلی شریف کے مدرسہ ''منظر اسلام'' کے درس حدیث میں فیوض وبرکات اور انوار کی بارش کا نزول دیکھا جب کہ دارالعلوم دیوبند کے درس حدیث میں اس کا فقدان ہے''۔ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مداح تھے اور ان کے اردو ترجمہ قرآن ''کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن'' کا باقاعدگی سے روزانہ مطالعہ فرماتے۔ آپ نے 1945ء میں حضرت علامہ سید جلال الدین شاہ بھکی شریف، حضرت علامہ ابوالنور محمد ظہور احمد رحمہما اللہ تعالیٰ اور تین مزید احباب کو بریلی شریف میں دورہ حدیث پڑھنے کے لیے بھیجا۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے کامیاب ہو کر واپس آئے اور درس تدریس میں مصروف ہو گئے۔25

حضرت کیلانی بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے معمولات شبانہ روز

مریدین، متوسلین اور عقیدت منداس بات کو پسند کرتے ہیں کہ اپنے مرشد کامل کے ہر عمل کو اپنائیں۔ اسی مقصد کے لیے حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے معمولات شبانہ روز سطور ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں:

25- محمد ظہور احمد، علامہ: سوانح حضرت کیلیانوالہ ص19

Marfat.com

نماز فجر کے بعد کے معمولات:

حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ پچیس سال کی عمر میں حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت عالیہ میں شرقپور شریف میں حاضر ہوئے۔ اسی زمانہ سے آپ کا یہ معمول رہا ہے کہ نصف شب کے بعد نیند سے بیدار ہو کر استنجاء اور وضو کر کے دو رکعت نفل ادا کرتے، دو دو رکعت سے آٹھ رکعت نماز تہجد ادا فرماتے۔ تین ہزار بار درود خضری پڑھتے۔ فجر کی نماز تک کا وقت مراقبہ میں گزارتے۔ بعض اوقات حسب طبیعت درود خضری اور نماز فجر کے درمیان استراحت فرماتے۔ پھر اٹھ کر نماز کے لیے تازہ وضو کرتے۔ کلمہ شہادت کے بعد سورۃ قدر کی تلاوت فرماتے اور محبت سے درج ذیل شعر پڑھتے:

سرم خال راہ ہر چار سرور ابوبکر و عمر، عثمان و حیدر

نماز فجر باجماعت ادا فرمانے کے بعد نمازیوں سے مل کر دو ہزار بار شماروں (جو لمبی چادر پر ڈالے جاتے تھے) پر درود خضری پڑھتے۔ بعد ازاں دعا کی جاتی اور دعا کا آغاز درودِ ابراہیمی سے کیا جاتا۔ درود کے بعد مندرجہ ذیل اشعار پڑھا کرتے:

خدایا بدہ شوق ذاتِ رسول ﷺ بدردِ محمد ﷺ مرا کن قبول

شب و روز در عشق حضرت بدار ہمہ وقت در وصل احمد گزار

حیاتی مماتی ہمہ وقت ما عطا کن وصال مرا مصطفیٰ ﷺ

چوں بلبل براں گل فدائم بکن چوں پروانہ جلوہ نمائم بکن

ظاہر باطن ہو برائے خدا چاہیں خدا سے نہ سوائے خدا

دیدۂ بینا ہو ہر اک موئے تن محو تجلی رہے روح و بدن

اے مرے مولا، مرے والی کر عطا مجھ کو بہ طفیل نبی ﷺ

دوبارہ درود ابراہیمی پڑھ کر: " سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّتِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ○ وَ سَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○ کے الفاظ پر دعا پوری کرتے۔

آپ ہر فرض نماز کے بعد 33 بار سُبْحَانَ اللّٰہِ، 33 بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، 34 بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ، کا وظیفہ کرتے۔ دعا کے بعد سورۃ اخلاص مع تسمیہ اور: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ، کا گیارہ

Marfat.com

باروظیفہ کرتے۔ بعدازاں گیارہ بار بسم اللہ اور سات بار سورۃ اَلَم نَشْرَحْ کی تلاوت فرما کر بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں ایصالِ ثواب کرتے۔ پھر ربع پارے کی تلاوت فرماتے اور امام احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ قرآن ''کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن'' کا مطالعہ بھی کرتے۔ آپ کی تلاوت دل پذیر سے متوسلین خوب لطف اندوز ہوتے۔ پھر نماز اشراق پڑھتے۔

بعدازاں جو متوسلین آپ سے ملاقات کے خواہشمند ہوتے، ان میں جلوہ افروز ہوتے اور یکے بعد دیگرے ہر ایک سے آنے کا سبب پوچھتے۔ اگر کوئی چیز خلاف شرع ملاحظہ کرتے تو اس سے منع فرماتے اور متشرع بننے کی تلقین وہدایت فرماتے۔ اگر کوئی شخص بیکار ہوتا اسے کوئی اچھا کام کرنے کی ہدایت فرماتے اور ساتھ ہی رزق حلال کی اہمیت اور حرام کی مذمت بھی بیان فرما دیتے۔ دریافت کرنے پر اگر کوئی شخص تجدید بیعت کے بارے میں عرض کرتا تو آپ اس کے مرشد کا نام پوچھتے وہ متشرع ہوتا تو فرماتے جو وظائف تمہارے مرشد نے بتائے ہیں وہی کرو کیونکہ ان سے زیادہ فائدہ ہوگا اگر پیر غیر متشرع ہوتا تو آنے والا متشرع ہوتا تو فوراً اسے اللہ اللہ بتا دیتے ورنہ پہلے متشرع بننے کی ہدایت فرماتے بعد میں اسے مریدی میں قبول فرماتے۔ اگر کوئی شخص کہتا کہ اس کے مرشد کامل انتقال کر گئے ہیں اس لیے تجدید بیعت کا ارادہ رکھتا ہوں تو آپ فرماتے بھائی! مرشد فوت نہیں ہوتا بلکہ اس کی زندگی بمصداق '' فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً'' (پس ہم اسے ضرور پاکیزہ زندگی عطاء فرماتے ہیں) باقی ہے، لہذا ان سے روحانی فیض کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا بلکہ پہلے سے بھی زیادہ جاری ہے، اس لیے ان سے ہی کسب فیض کریں۔ اس سلسلہ میں ایک مثال بھی بیان فرمایا کرتے کہ ''بڑ'' کے بیج کو دیکھو! وہ کس قدر چھوٹا ہوتا ہے لیکن جب وہ اگ کر درخت بن جاتا ہے تو کتنا تناور اور کس قدر بڑا ہوتا ہے۔ یہی مثال خدا کے بندوں کے ارشادات کی ہے۔ جب اس فرمان مبارک جو بظاہر چھوٹا سا معلوم ہوتا ہے پر عمل کیا جاتا ہے تو بڑھ کر اسی طرح تناور ہو جاتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص ابتداءً متوسلین کی صف میں شامل ہونے کے بارے میں عرض کرتا وہ متشرع ہوتا تو اس کو اللہ، اللہ بتا دیتے ورنہ اسے متشرع بننے کی واضح ہدایت کرتے۔ اور یوں فرماتے: میاں! ہم تو ملاں ہیں، اگر شکل وصورت سنت کے مطابق کر سکتے ہو تو اللہ کا نام بتا دیتے ہیں۔ اگر وہ اپنی شکل وصورت شریعت کے مطابق بنا لیتا یا پختہ وعدہ کر لیتا تو اسے اللہ، اللہ ارشاد فرما دیتے۔ اگر کوئی بے نمازی ہوتا تو اسے دن یا رات کو سوتے وقت تین مرتبہ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

Marfat.com

تیسری بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھ کر سینے پر پھونکنے کا فرماتے۔ وہ نمازی بن کر دوبارہ حاضر ہوتا تو اسے ہر نماز کے بعد گیارہ بار سورہ اخلاص مع تسمیہ پڑھنے اور نماز تہجد پڑھنے کی تلقین فرماتے۔ جب وہ نماز تہجد کا عادی بن جاتا تو 500 بار درود خضری پڑھنے کا حکم دیتے اور ساتھ ہی فرماتے کہ درود پڑھتے وقت یہ خیال ہو کہ حضور انور ﷺ ہمارے درود پاک کو بذاتِ خود سنتے ہیں یا ہمارا درود آپ کی خدمت میں پہنچتا ہے۔ درود خضری میں آہستہ آہستہ اضافہ فرماتے جاتے حتیٰ کہ دو ہزار تک پہنچا دیتے۔ پھر سوتے وقت زبان کی حرکت کے بغیر ''یَا کَرِیْمُ، یَا کَرِیْمُ'' پڑھتے پڑھتے سونے کی تلقین فرماتے۔ بعد ازاں ہمہ وقت اسم ذات (اللہ) یا'' یَا کَرِیْمُ '' حرکت زبان کے بغیر وظیفہ کرنے کی ہدایت فرماتے۔ اگر کوئی نابالغ لڑکا بیعت کی غرض سے حاضر ہوتا تو آپ اسے ہر نیک کام میں: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ پڑھنے کا ارشاد فرماتے۔

بعد ازاں بیلیوں کو رخصت عطا فرما دیتے اور خود گھر تشریف لے جاتے۔ مختصر کھانا تناول فرمانے کے بعد دوبارہ بیٹھک میں جلوہ افروز ہو جاتے۔ چند منٹ ٹھہرنے کے بعد حضرت شاہ جی اور حضرت خواجہ عبدالسلام رحمہ اللہ تعالیٰ کے دربار پر حاضری کی غرض سے تشریف لے جاتے۔ دربار شریف پر فاتحہ خوانی فرماتے اور مراقبہ فرماتے اور یوں محسوس ہوتا جیسے آپ صاحب مزار سے براہ راست فیوض و برکات سمیٹ رہے ہیں۔ یہ حاضری تقریباً دو گھنٹوں کی ہوتی تھی۔ اس موقع پر آپ مندرجہ ذیل شعر پڑھتے:

ہر گز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

دربار شریف سے فارغ ہو کر گھر تشریف لے جاتے، چند منٹ ٹھہرنے کے بعد پھر بیٹھک میں تشریف لے آتے۔ اس وقت آمدہ ڈاک کا مطالعہ فرماتے اور سوالات کے جوابات تحریر فرماتے۔ اس کے بعد دوپہر کا کھانا تناول فرماتے اور ظہر کے وقت تک قیلولہ فرماتے۔

نماز ظہر کے بعد کے معمولات:

اذان ہوتے ہی آپ استنجاء اور وضو کر کے مسجد میں تشریف لے جاتے۔ باجماعت نماز ادا فرماتے۔ نماز کے بعد نصف گھنٹہ تک مراقبہ فرماتے۔ بعد میں مختصر دعا کر کے گھر تشریف لے جاتے۔ زمانہ دراز سے آپ علیل تھے جس بناء پر بار بار پیاس کا غلبہ ہوتا تو آپ اس وقت میں عام طور پر بادام گھوٹ کر نوش فرماتے پھر بیٹھک میں تشریف لے آتے قرآن کی کسی آیت یا حدیث پر گفتگو شروع فرماتے جو نماز عصر تک جاری رہتی۔

Marfat.com

نماز عصر کے بعد کے معمولات:

اذان ہوتے ہی بیلیوں سمیت استنجاء اور وضو کر کے مسجد میں رونق افروز ہوتے۔ پہلی چار سنت بڑی باقاعدگی سے ادا فرماتے۔ نماز عصر عموماً خود پڑھاتے۔ نماز کے بعد حسب طبیعت چہل قدمی یا سیر کے لیے باہر تشریف لے جاتے۔ اذان مغرب سے تھوڑی دیر قبل واپس آتے اور گھر میں تھوڑی دیر ٹھہرنے کے بعد نماز مغرب کی ادائیگی کے لیے مسجد میں تشریف لے جاتے۔

نماز مغرب کے بعد کے معمولات:

نماز مغرب کا وقت شروع ہونے سے قبل استنجاء اور وضو کر کے مسجد میں رونق افروز ہو جاتے۔ نماز مغرب باجماعت ادا کرنے کے بعد نماز اوّابین پہلی چار رکعت کھڑے ہو کر اور باقی دو بیٹھ کر ادا فرماتے۔ نصف گھنٹہ مراقبہ فرماتے، سات مرتبہ سورۃ فاتحہ کا وظیفہ کرتے۔ پھر یہ آیت مبارک تلاوت فرماتے: شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○

کھانا تناول فرمانے کے لیے گھر تشریف لے جاتے اور اتنے میں عشاء کا وقت شروع ہو جاتا۔ نماز عشاء کا وقت شروع ہونے سے پون گھنٹہ بعد جماعت کروائی جاتی۔ ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرتے۔ فرائض سے قبل چار سنت باقاعدگی سے ادا فرماتے۔ شماروں پر درود خضری پڑھا جاتا۔ دعا ہوتی اور جماعت کھڑی ہو جاتی۔ وتر اور نوافل وغیرہ ادا کرنے کے بعد بیٹھک میں پہنچ جاتے۔ آپ دعا سے اول آخر درودِ ابراہیمی پڑھتے اور درمیان میں دو آیات پر مشتمل یوں دعا کرتے: رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ○

نماز عشاء کے بعد کے معمولات:

عشاء کی نماز کے بعد آپ بیٹھک میں جلوہ افروز ہوتے تو حسب طبیعت جسم مبارک پر گھی کی مالش کرواتے۔ اس وقت کوئی ضروری مسئلہ ہوتا تو گفتگو فرماتے ورنہ خاموش رہتے۔ اس نشست کا سلسلہ رات گیارہ بجے تک جاری رہتا۔ بعد ازاں بیٹھک شریف میں ہی محو استراحت ہو جاتے۔ برسات کے دو مہینے خدام سمیت گھر کی چھت پر استراحت فرماتے۔

Marfat.com

مزارات پر حاضری:

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو اولیاء اوصالحین سے بے حد عقیدت ومحبت تھی۔ یہی وجہ ہے کہ حصول فیض کے قصد سے ان کے مزارات پر حاضری دیتے۔ جن بزرگوں کے مزارات پر آپ نے حاضری دی ان میں سے چند ایک کے اسماء گرامی یہ ہیں: حضرت غوث علی شاہ پانی پتی، حضرت بابا امیر الدین کوٹلہ شریف، حضرت گوٹھ قاضی احمد صاحب، مزارات سادات مکان شریف، حضرت داتا گنج بخش لاہوری، حضرت شاہ محمد غوث، حضرت شیر ربانی شرقپوری، حضرت شاہ جی اور حضرت خواجہ عبدالسلام وغیرہ رحمہم اللہ تعالیٰ

دوران سفر کے معمولات:

حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ سال بھر مقیم رہتے البتہ عرس مبارک حضرت سید امام علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ اور عرس شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا ضرور سفر کرتے۔ شرقپور شریف میں عرس گاہ سے دور نامعلوم مقام پر ڈیرہ ڈالتے تاکہ زیادہ لوگ آپ کے پاس نہ آئیں۔ ختم شریف کے موقع پر دوسرے خلفاء کرام کی طرح نمایاں ہو کر نہ بیٹھتے بلکہ عوام میں گھل مل کر بیٹھتے۔ ختم شریف کے بعد ہجوم کم ہونے پر مزار شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ پر خاموشی سے حاضری دیتے اور ڈیڑھ گھنٹہ تک مراقبہ کرتے۔ ان دونوں مواقع پر نماز میں قصر کرتے یعنی چار فرائض کو دو پڑھتے اور باقی نماز پوری پڑھتے۔ سفر میں بھی التزام جماعت فرماتے۔ نماز کے وقت گاڑی پر سوار نہ ہوتے بلکہ پہلے نماز پڑھتے پھر سفر کا آغاز کرتے تاکہ راستہ میں نماز ضائع نہ ہو۔ اگر ریل کار پر دوران سفر نماز کا وقت ہو جاتا تو فی الفور نماز ادا کر لیتے۔ نماز پنجگانہ وسط وقت میں ادا فرمانے کا التزام فرماتے۔ عرس شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے بعد لاہور تشریف لاتے۔ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت شاہ محمد غوث رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزارات پر عقیدت ومحبت سے حاضری دیتے۔ گھنٹہ گھنٹہ مراقبہ فرماتے اور مزار سے مغرب کی جانب کھڑے ہو کر فاتحہ خوانی فرماتے۔

رمضان المبارک کے معمولات:

گزشتہ معمولات کے علاوہ رمضان المبارک کے مقدس مہینہ میں افطاری کے وقت کا خصوصی طور پر لحاظ کرتے۔ گھڑیوں کے وقت کو یکساں درست رکھتے۔ غروب آفتاب سے دس منٹ بعد روزہ افطار فرماتے آپ کا کہنا تھا غروب آفتاب سے دس منٹ بعد افطاری کا وقت شروع ہوتا ہے۔ اس موضوع پر آپ نے قرآن، حدیث

Marfat.com

اور فقہ کی روشنی میں ''صیام'' کے نام سے ایک مقالہ بھی تحریر فرمایا تھا جو چھپوا کر مفت تقسیم فرمایا۔ بیس رکعت نماز تراویح ادا فرماتے اور حافظ فضل کریم صاحب آف موضع ''لجری''، ضلع گجرات والے نماز تراویح پڑھایا کرتے۔

جمعۃ المبارک کے معمولات:

حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے طریقہ کے مطابق آپ جمعۃ المبارک کی تیاری کا آغاز جمعرات کو حجامت سے کر دیتے۔ جمعۃ المبارک کا خطبہ خود ارشاد فرماتے۔ خطاب سننے کے لیے لوگ دور دور سے حاضر ہوتے۔ خطبات کے اہم موضوعات یہ ہوتے تھے: ذکر آدم، توحید فی الخلق، عظمت رسالت، میدانِ آزمائش، شیطانی دھوکے، نسبت یا مناسبت، رحمت خداوندی، حیات انبیاء، فضیلت علم، محبت اولیاء، شانِ اولیاء، حیات اولیاء، توبہ، نفس، عالم برزخ میں تصرف، تغافل، اخلاص، محبت الٰہی اور مذمت دنیا وغیرہ۔ آپ دوران خطاب حضرت شیخ سعدی رحمہ اللہ تعالیٰ کی مندرجہ ذیل نعت پڑھا کرتے:

عرش است کمین پایہ زایوان محمد — جبریلِ امین خادم و دربان محمد
آن ذاتِ خداوند کہ مخفی است ز عالم — پیدا و عیاں گشت بچشمانِ محمد
تورات کہ بر موسیٰ، و انجیل بر عیسیٰ — شد محو زیک نقطہء فرقان محمد
یوسف کہ خرید است زلیخا بہ تمنا — بود است علاقے ز غلامان محمد
بخشندہ باہر و سخا ملکے با سلیمان — شاہان جہاں اند گدایان محمد
از بہر شفاعت چہ اولوالعزم، چہ مرسل — در حشر زنند دست بدامان محمد
یک جان چہ کند سعدی مسکین کہ دوصد جان — سازیم فدائے سگ دربان محمد ﷺ 26

کبھی کبھی نہایت محبت وعقیدت سے مندرجہ ذیل عربی اشعار پڑھتے:

یَا رَسُوْلَ اللّٰہ اُنْظُرْ حَالَنَا — یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اِسْمَعْ قَالَنَا
اِنَّنِیْ فِیْ بَحْرِ غَمٍّ مُّغْرَقٌ — خُذْ یَدِیْ سَھِّلْ لَّنَا اَثْقَالَنَا

بعض اوقات ذیل والا شعر بھی پڑھتے:

رخ مصطفیٰ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ — نہ ہماری چشمِ خیال میں، نہ دکان آئینہ ساز میں

Marfat.com

اور کبھی کبھی حضرت شیخ سعدی کے مندرجہ ذیل اشعار بھی پڑھتے:

ہمہ انبیاء در پناہ تو اند — مقیم در بار. گاہ تواند
تو مہر منیری ہمہ اختر اند — تو سلطان ملکی ہمہ چاکر اند
تو عالم بعلم لدن آمدہ — تو واقف باسرار کن آمدہ
ترا علم مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَمْ است — تو بعد از خدا اکرم و اعلم است
ز تو مہر و ماہ روشنی یافت است — ز تو عرش ولوح زمین تافت است

مکتوباتِ حضرت کیلانی بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت سید نور الحسن شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ جب ''حضرت کیلیانوالہ شریف'' میں تشریف فرما ہوتے تو مرشد کامل کی عنایت کا تصور ذہن سے محو نہ ہوتا۔ کبھی تو فوراً شرقپور شریف کی طرف روانہ ہو جاتے اور کبھی دل بہلانے کے لیے حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں خط لکھ دیتے اور مرشد کامل بھی تسلی دینے کے لیے فوراً خط کا جواب تحریر فرما دیتے۔ ذیل میں آپ کے خطوط مع جوابی خطوط پیش کیے جاتے ہیں تا کہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سے وابستہ احباب ان تبرکات سے استفادہ فرما سکیں:

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا مکتوب گرامی:

۷۸۶

میرے رؤف ورحیم! اگر بال بال زبان ہو جاوے تو آپ کی عنایات کا شکر ہو نہیں سکتا۔ شومئی قسمت سے آپ کے طرز الطاف اور خیال کو اس وقت نہ پا سکا اور ضروری امر سے رہ گیا۔ بے شک آپ کی ذات مبارک سب سے مستغنی ہے تو پھر اس ذرہ بے مقدار کی کیا ہستی؟ مگر حقیر کو سوائے در اقدس حضور کے بھی کوئی در ہے؟ کاش کہ اس عاجز کو سمجھ عطا ہوتی اور اصل مطابقت تا کہ اس کا آنا جانا کبھی تو جناب کے خیال کے

26- منیر حسین شاہ، سید: انشراح الصدور بتذکرۂ نور، ص 429

Marfat.com

مطابق ہوتا۔ بس سخت مجرم ہوں، سوائے آپ کی ستاری اور غفاری صفت کے چارہ نہیں۔ کیا اس کو بے سمجھی کی وجہ سے درِ اقدس سے ہٹا رکھیں گے؟ بلکہ رحمت سے معاف فرما دیں گے۔

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب:

یا اللہ جل شانہٗ! توفیق عنایت فرما۔ آمین! حضرت ایزد متعال، قادر ذوالجلال، فضل وکرم سے انجام خیر کریں۔ اور جو رحمتیں برکتیں خود بخود بے شمار فرما رہے ہیں وجود کے ذرّہ ذرّہ پر ان پر غور وفکر کرنے..... کا مادہ بھی اور استقامت ارحم الراحمین سے ہے۔ پھر بھی ہر حال شکر ضروری ہے۔..... استقامت بہ از کرامت..... لاشئی کیا عرض کرے، عزیز کی طبع ہر طرح سے مبارک ہے۔ کچھ بھول چوک اس سے ہی ہے۔ سانس کا اعتبار نہیں..... دل سے یہی تصور جمالیں: یا ستار، یا غفار، یا منعم، یا رحمٰن، یا رحیم۔ جان جائے تو بلا سے تیرا دھیان نہ جائے۔ یہ سب طرح خیریت ہے

لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا ہر چہ داری صرف کن در راہ او

رحمان، رحیم کمال شفقت سے حُب رسول کریم ﷺ اور منزل قرآن مجید۔ باادب تمام خود بخود کرادیں..... وقت غنیمت ہے۔

دنیا یوم چند..... اللہ جل شانہ بس

سب کو نام بنام السلام علیکم

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا مکتوب گرامی:

قبلہ کونین وکعبہ دارین ..... الحمدللہ۔

کارِ ما در دست پیر ما بود ..... سنگ دل ما یک نظر گوہر کند

حضور کے لیے بعد وقرب برابر ..... بندہ ہر طرح نادم

تحقیق بیمار بے خبر ہوتا ہے۔

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا جوابی مکتوب گرامی:

(حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا جملہ ''حضور کے لیے بعد وقرب برابر'' پر حضرت مرشد کامل کا ضروری نوٹ ہے)

Marfat.com

''ہے تو ایسا ہی، مگر لحاظ شریعت سب سے بڑھ کر زیادہ ہے''۔

حکیم خلق کی حفاظت اور علاج سے۔ مگر جتنا کہ اس پر ظاہر ہو..... حاجت تحریر تو نہیں ہے۔ اتوار اور سوموار سے چھ۔ مگر آج بروز منگل شاہ صاحب تشریف لائے ہیں اور آپ کی طبیعت سے مجمل اطلاع ملی..... الحمدللہ!۔

حضرت شیر ربانی ترقیوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے نام مکتوبات گرامی:

خدا کریم محض فضل سے استقامت مرحمت کریں۔

استقامت بہ از کرامت..... قرآن شریف ضروری دیکھا کریں۔

فضل کرم سے جمعیت ہو..... پہلے سے کچھ طبع بہتر ہے۔

حضرت رحمٰن رحیم، عزیز کی طبع مبارک میں سود، راحت، فرحت اور کوئی راہ نہ رکھے۔ ہاں عجز کے ساتھ ..... خداوند کریم فضل سے انجام کریں۔ وہی بات، خود بخود آپ پیچ وتاب کھا رہے ہیں۔ وہاں تو سوائے رحمت گویا کچھ اور ہے ہی نہیں..... خیال ہی ہجر، خیال ہی درد، خیال ہی سوز، خیال ہی فنا، خیال ہی بقا۔ اپنا ارادہ چھوڑ کر امر الٰہی کا خیال ضروری ہے، پھر فضل ہی فضل ہے۔

اللہ جل شانہ..... بوقت بعد ظہر

لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا اللّٰہُ لَا مَحْبُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ

لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُـحَـمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰـہِ

جو کچھ عزیز نے تحریر کیا ہے، حق ہے۔ خداوند کریم بطفیل حبیب اکرم، رؤف رحیم کے ایسا خیال مرحمت کریں جو تحریر سے رک جاویں۔ کبھی کبھی خیر خیریت سے عبدالرحمٰن کو مطلع کریں۔ عزیز! آپ کے پاس بہت کچھ ہے، تفسیر وغیرہ اس کا شغل کافی ہے۔ اوّل تو ذکر فکر ہر حال قال ضروری ہے۔ ہر ایک کو سپرد خداوند کریم جل شانہ ..... وقت کو غنیمت جانے۔

تو امروز فرصت غنیمت شمار — کہ فردا ندامت نیاید بکار

Marfat.com

تفسیر ضرور دیکھا کریں.....حال کی ترقی اور استقامت کے لیے وقت کم

خداوند کریم فضل سے انجام بخیر کریں۔

تحریر کی ضرورت نہیں، بیشتر کارڈ ارسال کیا تھا، شاید نہ ملا ہو.....زندگی کا اعتبار ہی نہیں.....خیر باجمعیت تمام دو ماہ رہیں.....دو روزہ کے واسطے آویں۔

اللہ کریم پر بھروسہ کریں، خط لکھنے چھوڑ دیں۔

منزل قرآن شریف.....اللہ، اللہ.....کبھی کبھی تذکرہ غوثیہ، فرصت کے وقت خط لکھنا تھا۔

منشی چراغ دین رحمہ اللہ تعالیٰ کے خط کا شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے جواب:

منشی چراغ دین رحمہ اللہ تعالیٰ نے عقیدت و محبت کی بنا پر آپ کے نام نامہ تحریر کر کے حال دریافت کیا۔ تو آپ نے مندرجہ ذیل اشعار پر مشتمل جواب تحریر فرمایا:

کروں حال اپنا میں کیا بیان، میرا جی تو مجھ سے بیزار ہے
گویا دل ہی پہلو میں ہے، نہیں ہوا امن مجھ سے فرار ہے

نہ تو درد ہی میں مزا رہا، نہ کوئی دل لگی کا مزا ہے
ہے عجب طرح کا یہ ماجرا، نہ تو درد ہے، نہ قرار ہے

میاں ابرہیم قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے مکتوبات کا آپ کی طرف سے جواب:

میاں ابراہیم قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے نام نامہ تحریر کر کے حال دریافت کیا تو آپ نے اشعار پر مشتمل جواب تحریر فرمایا جو مندرجہ ذیل ہے:

احوال پوچھنا چاہیے کسی صاحب حال سے
نسبت کیا ہے حال کو تحریر و قال سے

عاجز قیاس ہے، یہاں وہم و خیال سے
نسبت کیا ہے ہمسری پتھر کو لال سے

Marfat.com

جنت نعیم والوں کو مطلق نہیں ہے خبر
وادی آوار گاں عشق پائمال سے
مشہور ہے جہان میں الفت رسول کی
قدر حضور پوچھیے حضرت بلال سے
معروف حسن یوسف دنیا میں ہے مگر
واقف نہ کوئی ہو سکا زلیخا کے حال سے
درد عشق نے قیس کو مجنوں بنا دیا
اچھا نہ ہو سکا کسی قہر و زوال سے
کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ یاب سے
محزون خال خال ہیں اصلی خیال سے

حکیم سید علی احمد نیّر واسطی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مکتوب کا جواب:

حکیم سید علی احمد نیّر واسطی لاہوری رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ سے ارادت رکھتے تھے۔ انہوں نے ایک دفعہ حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نام ایک خط تحریر کیا جس میں صرف مندرجہ ذیل ایک شعر تھا:

اے غائب از نظر کہ شدی ہمنشین دل — مے بینمت عیاں و ثنائے فرستمت

تو حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی ایک شعر میں جواب تحریر فرمایا جو مندرجہ ذیل ہے: 27

اے کاشف حقیقت ! کردی عیاں ہدیٰ را — ارشاد حضور اصح، نسبت چہ زیں گدارا

حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ بحیثیت مصنف:

اللہ تعالیٰ نے حضرت سید نور الحسن شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کو رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کے تصدق اور حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے وسیلہ جلیلہ سے بہت سی خوبیاں عطا فرمائیں۔ آپ بے مثال مقرر، نعت

27- آپ کے یہ مکتوبات مبارکہ کتاب انشراح الصدور بتذکرۃ النور از سید منیر حسین شاہ سے ماخوذ ہیں ۱۲ قصوری عفی عنہ

Marfat.com

خواں، نعت گوشاعر، طبیب حاذق، ولی کامل، خوشنویس، مصنف اور عالم ربانی تھے۔ آپ کی کتاب ''الانسان فی القرآن'' جو عالمانہ، فاضلانہ، محققانہ اور ادیبانہ اسلوب میں لکھی گئی ہے بطور مثال پیش کی جاسکتی ہے۔

اس کتاب کو صرف علماء ربانی اور ارباب علوم وفنون سمجھ سکتے ہیں کیونکہ کتاب علمی اور تحقیقی نوعیت کی ہے۔ یہ علماء کے لیے مشعلِ راہ ہے اور محققین کے لیے عظیم علمی خزینہ ہے۔ اس عظیم تصنیف سے چند اقتباسات قارئین کے استفادہ کے لیے سطور ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں:

☆ ''جس قدر نسبت محمدی ﷺ سے کوئی نور حاصل کرے گا، اسی قدر دنیا اور آخرت میں وہ نور اس کے لیے مشعل راہ ہوگا۔''

☆ قیامت کے دن سب سے بڑا عذاب دیدار الٰہی سے حجاب اور شفاعت سے محرومی کا ہوگا۔ اور سب سے بڑا انعام اور خوشی مومن کے لیے اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا اور شفاعت ہوگی۔''

☆ ''اولیاء اللہ سے کرامات کا ظہور اختیاری اور غیر اختیاری طریقہ سے ظاہر ہوتا ہے لیکن یہ پاک لوگ فضل والے ان چیزوں کی پرواہ نہیں کرتے اور نہ ہی ان کا ظہور چاہتے ہیں۔ یہ محض محبت کے پھول ہوتے ہیں جو مومن کی صفت ہیں۔ دنیا و مافیھا کو اپنے قلب میں جگہ دینا گناہ سمجھتے ہیں اور ہر وقت نشہ توحید و محبت رسالت میں سرشار اور مستغرق رہتے ہیں۔

☆ آپ سے بارہا دفعہ سنا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ حیات النبی ﷺ بجسدہ کائنات عالم میں تصرف فرماتے ہیں اور آپ کے لیے کوئی حجاب نہیں اور ہر امتی کے دل کی کیفیات سے آپ نور نبوت سے مطلع ہیں۔ ہر وقت آپ کے انوار صحیح خیال والے لوگوں کے دلوں کو منور فرماتے ہیں۔ آپ نور ہیں اور حاضر و ناظر ہیں''۔

☆ ''دنیا چند روزہ زندگی ہے اور انسان غفلت کی نیند میں غرق، روزی کے لیے مارا مارا پھرتا ہے۔ خون جگر پیتا ہے، بے قرار رہتا ہے۔ جس کام کے لیے اس کو پیدا کیا گیا۔ اس کو عام امر سے شہود میں لایا گیا۔ ادھر رجوع ہیں نہیں لیکن جب موت آئی تو آنکھ کھلی اور افسوس سے کہتا ہے جن چیزوں کا میں جان و دل سے طالب تھا وہ میرے کام نہ آسکیں۔ کاش آج وقت جو ہوا سے تیز جا رہا ہے، کی قدر کرتا اور دولتِ ہمت کو روحانیت حاصل کرنے کی راہ پر صرف کر کے ابدی کامیابی حاصل کر لیتا''۔

☆ جن لوگوں نے دنیا میں رجوع الی اللہ نہ کیا اور نہ ہی حکم کے مطابق اللہ تعالیٰ کی عبادت اور سجدہ کر سکے، ان

Marfat.com

کی حالت نہایت ناگفتہ بہ ہوگی ۔ اس رحمت و شفقت اور عنایات و انعامات سے جو سجدہ اور عبادت و فرمانبرداری کی تکلیف اور مشقت میں پنہاں تھی آگاہی ہو جائے گی۔ تب مارے ندامت کے سرنگوں ہونے کے سوا چارہ نہ ہوگا''۔

☆ ''اور جن کے اعتقاد تو درست ہوں گے لیکن اعمال میں باوجود ایمان کے کوتاہی ہوگی۔ حضور انور ﷺ باذن اللہ ان کے شفیع ہوں گے اور تمام حجابات سے خلاصی پا جائیں گے''۔

☆ مومن کو بفضلہ تعالیٰ دنیا میں بھی لقاء اور مشاہدہ کے ساتھ حیات ابدی سے حصہ ملتا ہے۔ عالم برزخ میں بھی استغراق اور قیامت کے دن خصوصیت کے ساتھ اس کی مدد ہوگی ۔ اس کے برعکس کافر، مشرک، بے ادب، فاسق اور منافق میدان دنیا میں اندھیرے میں اور قبر میں بھی اندھیرے کے گڑھے میں قید۔ قیامت کے دن حسرت کے دریا میں غرق اور عذاب میں گرفتار ہوگا۔ اس سے ثابت ہوا کہ دنیا اور آخرت میں فضل والا اور غیر فضل والا آدمی کسی صورت میں بھی برابر نہیں ہو سکتا۔ خصوصاً اولیاء کرام کے لیے کوئی حجاب نہیں ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ ہم کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوام تجلی حاصل ہے۔''

☆ جو لوگ آج بداعتقادی کے ظلمات میں ہیں۔ آفتاب رسالت مآب ﷺ سے نور حاصل کرنے کے منکر ہیں، ان سے فیض ملنے کو شرک خیال کرتے ہیں، شیطان نے ان کو دھوکا دیا ہے۔ اور اپنے زعم توحید کے دریا میں ایسے غرق ہوئے ہیں کہ اس سے نکلنا دشوار ہو گیا۔ جو نور محمدی سے مزین ہے، ان کے لیے فیض پہنچنا ناممکن ہو چکا ہے۔ ایسے لوگ اقرار کے رنگ میں انکار کرنے والے ہیں جو ہرگز ہدایت نہیں پا سکتے۔''

☆ یاد رہے جس طرح یہ سلسلہ طریقت صراط مستقیم پر جاری ہے اسی طرح اس کے برخلاف شیطانی سلسلہ بھی جاری ہے۔

☆ قیامت کے دن ہر آدمی کا حال دنیا کے حال کے مطابق ہی ہوگا۔ جو دنیا میں محبوب ہوں گے وہ قیامت کے دن بھی محبوب ہی اٹھیں گے۔ اور جن کا حال دنیا میں اللہ تعالیٰ کے فضل والوں کے مطابق ہے وہ قیامت کے دن خوش ہوں گے۔''

☆ قرآن شریف کو گہری نظر سے دیکھا جائے۔ مولیٰ کریم نے انسان کو عین ہدایت پر پیدا کیا ہے۔ ہر چیز کو اس

Marfat.com

کا مسخر کیا ہے اور انسان کو اپنی فرمانبرداری کا حکم فرمایا ہے لیکن اس فرمانبرداری اور اطاعت کا مقصد مولیٰ کریم کی محبت اور معرفت ہے جو عین ہدایت ہے اور ہدایت کا پھل ہے۔

☆ اولیاء کرام کا معاملہ قلب سے وابستہ ہے جو کسی کسب سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ نور الٰہی کے وُرود پر منحصر ہے۔ اور فضل والوں کی توجہ کا اثر دل پر وار کرتا ہے اس کی تاثیر اور نور سے یکسوئی بلا کسب پیدا ہو جاتی ہے۔ آدمی کو تڑپا دیتی ہے، حالت کو بدل دیتی ہے اور شہوانی خیال کی طرف بالکل متوجہ نہیں ہونے دیتی۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ .

حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی مذہبی خدمات

خلفاء شیر ربانی شرقپوری اور خدام نے حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے مشن کو نہایت کامیابی کے ساتھ جاری رکھا حتیٰ کہ اسے پائے تکمیل کو پہنچایا۔ 1928ء میں آپ کا وصال مبارک ہوا تو حضرت سید نور الحسن شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت کیلیانوالہ شریف میں اشاعت اسلام اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی ترویج اور ارتقاء کا فریضہ سنبھالا۔ خواص وعوام، امیر وغریب اور قریب وبعید کے لوگ تیزی سے آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہونے لگے۔ آپ کو رزق حلال کمانے والوں، مہاجرین، غرباء ومساکین اور محض خلوص سے آنے والے لوگوں سے بے پناہ محبت تھی۔ آپ کی محض زیارت سے بڑے بڑے ڈاکو، قاتل، چور اور زانی ہمیشہ کے لیے تائب ہو گئے۔ شریعت مطہرہ کی پابندی کا یہ عالم تھا کہ اگر خادم آکر عرض کرتا کہ حضور! نمازیں قضا ہو جاتی ہیں، تو آپ کے چہرہ انور پر اس قدر جلال آجاتا گویا یہ الفاظ سننے ناقابل برداشت ہوں۔ داڑھی منڈوانے یا سنت سے کم رکھنے والے کو پہلی صف میں کھڑا ہونے کی اجازت نہیں تھی۔ مسجد میں خاموشی اختیار کرنے، مؤدب وزانو بیٹھنے اور باوضو رہنے کی سخت پابندی تھی۔ آپ کی سرپرستی میں دینی مدارس قائم ہوئے جہاں سے آپ کی نگاہ فیض اور دعاؤں سے بے شمار طلباء حفاظ، قاری اور علماء ومدرسین بن کر نکلے اور تبلیغ وتدریس میں مصروف ہو گئے۔ یہی وجہ ہے کہ آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف کے اکثر خدام علماء ومدرسین، حفاظ اور قاری دکھائی دیتے ہیں۔ حضور انور ﷺ سے عشق ومحبت کی کیفیت بیان سے باہر ہے۔

1945ء میں مکان شریف ضلع گورداسپور میں ابوالبرکات حضرت سید امام علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے سالانہ عرس مبارک کے موقع پر علامہ عطاء اللہ شاہ بخاری نے ایک نشست میں تقریر کرتے ہوئے حضور انور ﷺ کے علم غیب کی نفی کی حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے قرآن وحدیث کے دلائل سے اس انداز میں تقریر

Marfat.com

فرمائی کہ ان کے پاس سکوت و خاموشی کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا۔ آخر لب کشائی کرتے ہوئے انہوں نے اعلان کیا کہ اس سے ثابت ہوا کہ ''حضور اقدس ﷺ کو کائنات کے ذرے ذرے کا علم ہے۔'' حضرت گیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ ،حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہما اللہ تعالیٰ کے کمالات واوصاف کے مظہر تھے۔ عقائد اہل سنت و جماعت کی ترجمانی اور ابطال باطل کے بارے میں آپ نے ''الانسان فی القرآن'' کتاب تالیف فرمائی جو علماء وفضلاء مدرسین و محققین کے لیے عظیم علمی تحفہ ہے۔ آپ نے یہ کتاب لکھ کر قرآنی آیات کی غلط تفسیر اور تاویل کرنے والوں کا منہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیا۔ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ: ''اولیاء، صلحاء اور انبیاء کو اپنے حال پر ہرگز خیال نہ کرو۔'' نیز تحریر فرماتے ہیں کہ: ''قرآن دو طرح سے نازل ہوا (۱) علی وجہ الحال اور (۲) علی وجہ القال''۔ آپ نے قرآن کی روشنی میں حقانیت اسلام، حقانیت اہل سنت و جماعت، عصمت انبیاء، عظمت اولیاء، علم مصطفیٰ ﷺ، کمالات مصطفیٰ ﷺ، نورانیت مصطفیٰ ﷺ اور مسئلہ حیات النبی ﷺ کو مدلل انداز میں بیان کیا ہے۔ آپ کی تعلیمات وافکار کی بنیاد ایمان اور عمل صالح پر ہے۔28

حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی قومی وسیاسی خدمات

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ انگریز، انگریزی طرز عمل اور انگریزی اقدار وافکار کی تاحیات مخالفت کرتے رہے۔ اور دوسری طرف احیاء سنت اور قال اللہ جل جلالہ وقال الرسول ﷺ کا پیغام بھی دیتے رہے۔ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے وصال کے بعد تحریک قیام پاکستان کا آغاز ہوا تو آپ کے خلفاء نے اس تحریک کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لیے اہم کردار ادا کیا۔ حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے شرقپور شریف کے حلقہ میں مسلم لیگ کو مضبوط وفعال بنا کر کامیابی کی راہ ہموار کی تو حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ضلع گوجرانوالہ میں اس جماعت کے لیے شب وروز محنت کر کے اس تحریک کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔

حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے عام انتخابات کے مواقع پر بلکہ ہمہ وقت مسلم لیگ کی حمایت و معاونت فرمائی۔ اس حلقہ میں مسلم لیگی راہنما چوہدری صلاح الدین اور ان کے مقابلے میں حامد ناصر چٹھہ کے والد جناب راجہ صاحب وزیر آبادی کئی بار انتخاب کے لیے کھڑے ہوئے۔ لیکن حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہر موقع

28- محمد رفیق کیلانی، مولانا: بیاض رفیق قلمی ص28

Marfat.com

پر جناب چوہدری صلاح الدین کی حمایت وسرپرستی فرمائی اور انہیں تین بار بھاری اکثریت سے کامیاب کرایا۔

ایک دفعہ جناب راجہ صاحب وزیرآبادی حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بہت سا پھل اور تحائف لے کر حاضر ہوئے اور انتخابات میں کامیابی کے لیے دعا کے سلسلے میں عرض کیا۔ آپ نے اس سے مخاطب ہوکر تین بار یوں فرمایا: ''اللہ کرے تو کامیاب نہ ہو'' زبان ولایت سے نکلے ہوئے الفاظ پورے ہوئے کہ اسے شکست کے علاوہ کوئی چیز حاصل نہ ہوئی۔

آپ نے ایک دفعہ اعلان فرمایا کہ: ''ہماری جماعت مسلم لیگ ہے'' تو آستانہ عالیہ مجددیہ نقشبندیہ سے وابستہ لاکھوں لوگوں نے مسلم لیگ میں شمولیت اور حمایت کا نہ صرف اعلان کیا بلکہ اپنے ووٹ کا استعمال بھی مسلم لیگ کے حق میں کیا۔ جس کے نتیجے میں مسلم لیگ بہت بڑی قوت بن گئی اور قیام پاکستان کے مقصد میں کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔

معروف مسلم لیگی راہنما جناب نواب ممدوٹ صاحب حضرت کیلیانوالہ شریف میں حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مسلم لیگ کی سیاسی کامیابی کے لیے دعا کے سلسلے میں حاضر ہوئے تو آپ نے کمال مہربانی سے دعا فرمائی جس کے نتیجے میں ممکنہ مقاصد حاصل ہوئے۔ حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مکان شریف میں حضرت صاحبزادہ فیض الحسن صاحب سے اور ملک لال دین صاحب ڈپٹی کمشنر لاہور سے پاکستان اور مسلم لیگ کی حمایت کے بارے میں تفصیلی گفتگو کی اور انہیں حمایت کے لیے قائل کیا۔ آپ جس سے بھی مباحثہ کرتے تو ایسے وزنی اور ناقابل تردید دلائل پیش کرتے کہ مدمقابل کو تسلیم کرنے اور قائل ہوجانے کے علاوہ چارہ نہ ہوتا۔

حضرت صاحبزادہ سید محفوظ حسین شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ سجادہ نشین مکان شریف مجلس احرار کی طرف سے عام انتخابات میں مسلم لیگ کے مقابلے میں بطور امیدوار کھڑے ہوئے لیکن حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی مشورے سے مسلم لیگ کے حق میں دستبردار ہوگئے اور مسلم لیگ میں شمولیت کا اعلان فرمادیا۔ 1946ء میں سالانہ عرس مبارک مکان شریف کے موقع پر سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے اپنے مخصوص انداز میں تحریک قیام پاکستان کی حمایت میں خطاب کیا جس سے حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوئے اور صدآفرین کہا۔ عرس مبارک کی تقریبات کے بعد آپ سلسلہ عالیہ کے مورث اعلیٰ حضرت حاجی شاہ حسین المعروف بھورے ولی سرکار رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزار پرانوار پر مراقبہ کیا۔ انہوں نے آپ سے فرمایا: ''بخاری کی تقریر سے آپ خوش ہوتے ہیں

Marfat.com

ذرا جناح کا خطاب سن کر دیکھیں۔'' اس سے واضح ہوا کہ اسلاف واخلاف سب بزرگوں کی توجہ اور فیضان سے پاکستان وجود میں آیا اور اولیاء کرام کی نظر فیضان سے تا قیامت قائم رہے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔29

حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے علماء کرام کی وابستگی

حضرت سید نور الحسن شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ چونکہ عالم ربانی، ولی کامل اور صاحب کرامت شیخ طریقت تھے۔ آپ کی کوششوں سے بریلی شریف، لاہور، شرقپور شریف اور گجرات وغیرہ سے کثیر تعداد میں علماء کرام فارغ التحصیل ہوئے اور آپ کی ارادت میں داخل ہوئے۔ ان میں سے چند ایک کے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہیں:

☆ شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا سید محمد جلال الدین شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ، بھکھی شریف

☆ شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد سعید احمد نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ سابق خطیب حضرت داتا گنج بخش رحمہ اللہ تعالیٰ، لاہور

☆ حضرت علامہ مولانا محمد علی رحمہ اللہ تعالیٰ، بانی و مہتمم جامعہ رسولیہ شیرازیہ، بلال گنج لاہور

☆ حضرت علامہ مولانا حافظ محمد حنیف صاحب، مہتمم جامعہ رضویہ ضیاء القرآن، ڈنگہ

☆ حضرت علامہ مولانا محمد سعید صاحب، مانگٹ ضلع شیخوپورہ

☆ حضرت علامہ مولانا محمد نواز صاحب، فاضل بریلی شریف گوجرانوالہ

☆ حضرت علامہ مولانا حافظ عبد اللطیف نقشبندی سابق شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ، لاہور

☆ حضرت علامہ مولانا غلام قادر صاحب فاضل بریلی شریف، مانگٹ

☆ حضرت علامہ مولانا حافظ غلام مرتضیٰ صاحب فاضل بریلی شریف، پنڈی گھیپ

☆ حضرت علامہ مولانا محمد زبیر صاحب، لاہور

☆ حضرت علامہ مولانا محمد حسین صاحب، شیخوپورہ

☆ حضرت علامہ مولانا حافظ غلام رسول صاحب، ملتان شریف

☆ حضرت مولانا سید شبیر حسین شاہ صاحب حافظ آبادی

29- محمد رفیق کیلانی، مولانا: بیاض رفیق قلمی ص30

Marfat.com

☆ حضرت علامہ مولانا حافظ محمد شریف صاحب، قادرآباد

☆ حضرت علامہ مولانا طالب حسین صاحب، لاہور

☆ حضرت علامہ مولانا محمد یوسف صاحب، منگووال

☆ حضرت علامہ مولانا سید محمد حسین صاحب، گکھڑ منڈی

☆ حضرت علامہ مولانا قاضی عبدالرحمن، بھاھی شریف

☆ حضرت علامہ مولانا حافظ محمد سعید صاحب علی پوری

☆ حضرت علامہ مولانا امام الدین صاحب، کوٹ ہرا

☆ حضرت علامہ مولانا حافظ شفقات احمد، خادم شعبہ تصنیف وتالیف آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ

☆ حضرت علامہ مولانا ظہور احمد صاحب، سہرے

☆ حضرت علامہ مولانا حافظ نذیر احمد صاحب، مدرس جامع محمدیہ، بھکھی شریف

☆ حضرت علامہ مولانا محمد رفیق صاحب آف حضرت کیلیانوالہ شریف

☆ مولانا محمد حسین صاحب، گوجرانوالہ

☆ حضرت علامہ مولانا حافظ محمد عنایت اللہ صاحب، جوکالیاں حال لاہور

☆ حضرت علامہ مولانا قاری عبدالعزیز صاحب، جیاموسیٰ[30]

کشف وکرامات

حضرت سید نورالحسن شاہ بخاری کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کرامات کا دائرہ بہت وسیع ہے جن کا احاطہ تحریر میں لانا مشکل ہے تاہم ان میں سے چند ایک سطور ذیل میں پیش کی جاتی ہیں:

سُنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا:

حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ عالم ربانی اور ولی کامل تھے اس لیے آپ نے زندگی کے ہر شعبے میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ اور سنت مبارکہ کو اپنایا اور متوسلین کو سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنانے کی تلقین فرمائی۔ آپ

30- محمد رفیق کیلانی، مولانا: بیاض رفیق قلمی ص25

Marfat.com

کا عامل بالسنہ ہونا سب سے بڑی کرامت ہے۔

دل کے راز سے آگاہ ہونا:

سید منیر حسین شاہ جوکالوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ وہ اپنی مسجد میں نماز عصر سے فارغ ہوئے تو حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہونے کا خیال آیا۔ آپ کی طرف چند قدم چلے لیکن پھر انہیں کوئی ذاتی کام یاد آ گیا تو اس کام میں مصروف ہو گئے۔ دوسرے دن فرصت ملنے پر حاضر خدمت ہوئے۔ آپ نے بطور تنبیہ اور سرزنش کرتے ہوئے فرمایا: ''اگر اتنا بھی ربط اور مطابقت نہ ہو تو تعلق کا کیا فائدہ ہوا؟'' کل عزیز کو یاد کیا تھا اور اسے اطلاع بھی ہوئی لیکن پھر بھی پرواہ نہ کی اور واپس چل دیا۔ ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیے''۔31

تمام احوال کا منکشف ہونا:

سید منیر حسین شاہ جوکالوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ ابتداءً جب وہ حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ قلبی تصورات کا اظہار فرمایا دیا کرتے تھے لیکن رفتہ رفتہ کمی آتی گئی۔ ایک دفعہ وہ آپ کی خدمت میں حاضر تھے کہ دل میں خیال آیا آپ دلی تصورات و خیالات کو بیان نہیں کرتے۔ آپ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا:

''شروع شروع میں اعلیٰ حضرت (شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ) احباب کو ان کے واردات اور حالات سے مطلع فرما دیا کرتے تھے لیکن جب آپ پر سارے حالات بالکل ہی منکشف ہو گئے تو آپ نے کسی پر ظاہر کرنا ترک فرما دیا تھا''۔ اس ارشاد میں اشارہ ہے کہ پہلے سے بھی زیادہ آپ پر احوال منکشف ہیں، لہذا اس طرح کے اعتراضات و تصورات ذہن میں لانا بے ادبی ہے۔32

خواب میں دودھ پلانا:

حضرت صاحبزادہ سید محمد باقر علی شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف نے ایک دفعہ موسم گرما میں نفلی روزہ رکھا۔ سخت دھوپ میں کام کاج میں مصروف رہنے کے سبب شدت پیاس سے دوچار ہوئے۔ والد گرامی حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عرض کیا: حضور! نفلی روزہ رکھا ہے، سخت پیاس میں مبتلا ہوں اگر اجازت ہو تو پانی پی لوں اور بعد میں روزہ کی قضا کر لوں گا؟

31- منیر حسین، سید: انشراح الصدور بتذکرۃ النورس 382۔ 32- منیر حسین، سید: انشراح الصدور بتذکرۃ النورس 386

Marfat.com

آپ نے جواب میں فرمایا: غسل کر کے میری بیٹھک میں لیٹ جاؤ۔ صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی نے حسب ارشاد غسل کیا اور بیٹھک میں لیٹ گئے۔ عصر کے وقت بیدار ہوئے تو حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا: پیاس کا کیا حال ہے؟ عرض کیا: حضور! آپ نے خواب میں مجھے میٹھا اور ٹھنڈا دودھ پلا دیا تھا اس لیے اب پیاس بالکل نہیں ہے۔ آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا اس طرح کی باتیں نہیں کرنی چاہیں۔

دریا میں ڈوبنے سے بچانا:

حضرت علامہ مولانا ظہور احمد صاحب فاضل بریلی شریف کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ایک مرید نماز جمعۃ المبارک کے بعد گھر واپس جاتا ہوا دریائے چناب عبور کرنے کے لیے کشتی پر سوار ہوا تو دریا میں گر گیا۔ کشتی پر سوار تمام لوگ اس صورتحال سے پریشان ہو گئے۔ پھر اچانک وہ شخص پانی کے اوپر نمودار ہوا اور بھیگے ہوئے کپڑوں کے ساتھ کشتی میں سوار ہو گیا۔ کشتی کے سواروں نے متاثرہ شخص سے صورتحال دریافت کی تو اس نے بتایا کہ: میں جب دریا میں گرا قریب تھا کہ ڈوب جاتا۔ حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ بروقت تشریف لائے اور میرا بازو پکڑ کر کشتی پر سوار کر دیا۔ آپ ابھی میرے ساتھ تھے لیکن اب مجھے دکھائی نہیں دے رہے۔ 33

قرض ادا ہونا:

ایک دفعہ محمد علی صاحب خادم حضرت کیلیانوالہ مقروض ہو گئے۔ قرض اتارنے کی بظاہر کوئی صورت نظر نہیں آتی تھی۔ وہ حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے اور قرض سے نجات کے بارے میں کوئی وظیفہ دریافت کیا۔ آپ اس طرح کے وظائف سے احتراز فرماتے تھے۔ فرمایا: کتنا قرضہ ہے؟ عرض کیا: حضور! سات سو روپے ہیں۔ اس دور میں سات سو روپے بڑی رقم تھی۔ فرمایا: فکر نہ کرو قرضہ اتر جائے گا۔ حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا وصال ہو گیا اور آپ کے چہلم کے موقع پر محمد علی صاحب نے نعت پڑھی تو خدام اور عقید تمندوں نے ان پر نوٹوں کی بارش کر دی۔ جب بعد میں پیسوں کی گنتی کی گئی تو سات سو روپے بنے جن سے بابا صاحب موصوف کا قرضہ اتر گیا۔

دل کی بات معلوم کرنا:

خوشی محمد گوجرانوالہ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ وہ کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھنا بھول گئے، دوران

33- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: چشمہ فیض شیر ربانی ص 427

Marfat.com

کھانا یاد آنے پر اس خیال سے بسم اللہ نہ پڑھی کہ اب شیطان کی مداخلت تو ہوگئی ہے لہذا پڑھنے کا کیا فائدہ ہے؟ اس طرح بسم اللہ پڑھے بغیر کھانا کھالیا۔ جب وہ حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: جس وقت بسم اللہ شریف یاد آجائے اسی وقت پڑھ لیا کرو۔

حقہ نوشی سے تائب ہونا:

خوشی محمد (گوجرانوالہ) کا بیان ہے کہ وہ حقہ نوشی کے عادی تھے۔ ایک دفعہ وہ 13 اکتوبر 1952ء میں حضرت کیلیانوالہ شریف میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نماز عصر کے بعد باہر جا کر دو تین سگریٹ پی کر حاضر خدمت ہو کر خاموشی سے بیٹھ گئے۔ آپ نے ان کی طرف ناراضگی سے دیکھ کر فرمایا: ذرا باہر بھی ٹھہرتا تھا اور اپنی پوری تسلی کر لینی تھی۔ بعد ازاں وہ اجازت لے کر اپنے گاؤں چک 268 رکھ برانچ ضلع لائلپور (فیصل آباد) چلے گئے۔ رات کو سوتے وقت پختہ عہد کیا کہ حقہ نوشی کبھی بھی نہیں کروں گا۔ صبح بیدار ہوئے تو ایک سگریٹ جیب سے دستیاب ہوا خیال کیا کہ یہ پی لیتا ہوں اس کے بعد سگریٹ خریدوں گا نہ نوش کروں گا۔ یہ ارادہ کرنا ہی تھا کہ غیب سے آواز سنائی دی ''عقل کر'' یہ آواز حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی تھی۔ اس دن کے بعد تمباکو نوشی سے مکمل طور پر تائب ہو گئے۔ 34

سونے سے قبل نماز عشاء ادا کرنا:

خوشی محمد کا بیان ہے کہ وہ پارسل آفس میں صبح سات بجے سے لے کر رات نو بجے تک مسلسل کام کرنے کے سبب تھک جاتے تھے۔ گھر پہنچنے پر کھانا کھا کر سو جاتے اور نماز عشاء تہجد کی نماز کے ساتھ ادا کرتے۔ ایک دفعہ وہ حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا: سونے سے قبل عشاء کی نماز ادا کر لینی چاہیے کیونکہ سحری کے وقت قضاء ہو جاتی ہے''۔ یاد رہے کہ آپ کے اس ارشاد میں نماز عشاء کے قضاء ہونے کے امکان کو مسترد کرنا مقصود ہے ورنہ عشاء کی نماز سونے کے بعد قضا نہیں ہوتی بلکہ سحری کے وقت ادا کی جا سکتی ہے۔

ہر چیز سے تسبیح پڑھنے کی آواز آنا:

سید برکت علی صاحب کا بیان ہے کہ ایک دفعہ عشاء کی نماز کے بعد وہ حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ

34- منیر حسین، سید: انشراح الصدور بتذکرۃ النور ص 392

Marfat.com

کی خدمت میں حاضر تھے۔آپ: "یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ" (یعنی زمین وآسمان کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے) کی تفسیر وتشریح بیان فرمارہے تھے۔کافی دیر تک گفتگو فرماتے رہے تو میں نے عرض کیا: حضور! آپ نے سمجھانے کی بہت کوشش فرمائی لیکن مجھے بالکل سمجھ نہیں آئی کہ ہر چیز ذکر الٰہی کرتی ہے۔آپ نے فرمایا: اب تم جا کر سو جاؤ، میں حسب حکم چارپائی پر جا کر سو گیا۔تھوڑی دیر سویا تھا کہ میری آنکھ کھل گئی تو میرے کانوں میں تسبیح پڑھنے کی آوازیں آنا شروع ہو گئیں۔یہ آوازیں پہلے تو آہستہ آہستہ آتی تھیں لیکن بعد میں بلند ہوتی گئیں اور میں تمام رات غور سے سنتا رہا کہ ہر چیز تسبیح باری تعالیٰ بیان کر رہی ہے۔صبح ہونے پر نماز کی ادائیگی کے لیے مسجد میں پہنچا۔آپ نے فرمایا: کیوں بھائی! مولیٰ کریم کا فرمان درست ہے یا نہیں؟ تو میں نے عرض کیا: "آپ نے سچ فرمایا تھا، مولیٰ کریم کا فرمان صحیح بلکہ اصح ہے۔" بلاشبہ اہل نظر اور اہل دل ہر چیز کی تسبیح کو ہمہ وقت سنتے ہیں۔35

دل کی بات بتانا:

سید منیر حسین شاہ صاحب جو کالوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ وہ حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضری کے لیے روانہ ہوئے۔راستہ میں ان کے چچازاد بھائی عبدالستار صاحب بھی مل گئے۔انہوں نے دریافت کیا کہ کہاں جانے کا ارادہ ہے۔میں نے بتایا حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں جا رہا ہوں اور ساتھ ہی اسے دعوت دے دی وہ بھی ساتھ ہو گئے۔راستے میں دوران گفتگو عبدالستار صاحب نے کہا: تمہارا کہنا ہے کہ حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ دل کی باتیں بتا دیتے ہیں، آپ دل میں کوئی بات رکھ کر جائیں تاکہ میں بھی معلوم کر سکوں کہ واقعی دل کی باتیں بتا دیتے ہیں۔میں نے انہیں جواب دیا اللہ والوں کی بارگاہ میں امتحان لینے کی نیت سے نہیں جانا چاہیے بلکہ ثواب کی نیت سے حاضر ہونا چاہیے کیونکہ دل کی باتوں کا بوجھنا بجھانا تو جوگی بھی کر لیتے ہیں۔دونوں حاضر خدمت ہوئے تو شاہ صاحب نے ساتھ والے لڑکے کے بارے میں دریافت فرمایا تو میں نے عرض کیا: حضور! یہ میرے چچازاد بھائی ہیں۔آپ نے اس سے مخاطب ہو کر فرمایا: عزیز! "جب کسی کے پاس جائیں تو امتحان کے لیے نہیں جانا چاہیے۔یہ بوجھنا بجھنا کیا ہوتا ہے؟ یہ تو جوگی بھی کر لیتے ہیں"۔آپ کی گفتگو سن کر اس نے مسکرا دیا۔

35- منیر حسین، سید: انشراح الصدور بتذکرۃ النورس 392

Marfat.com

سلب مرض:

بابو خوشی محمد کا بیان ہے کہ اس کی لڑکی کے ہاں بچی پیدا ہوئی۔ ماں اور بیٹی دونوں بیمار ہو گئیں۔ میں حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلب مرض کا تعویذ لے کر لڑکی کے پاس گیا۔ تعویذ دینے کے بعد دوبارہ حضرت کیلیانوالہ شریف میں پہنچ گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد لڑکی کے ہاں جانا ہوا تو ماں بیٹی دونوں بالکل صحیح سالم اور تندرست تھیں۔ وجہ پوچھنے پر بیٹی نے بتایا کہ ایک رات حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خواب میں زیارت ہوئی۔ آپ نے بچی کو اور مجھے دونوں کو دم کیا تو مرض بالکل ختم ہو گیا۔ اس دن کے بعد ہم دونوں تندرست ہیں۔

پانچ منٹ میں دو میل کا سفر طے کرنا:

پیراں دتہ (حضرت کیلیانوالہ شریف) کا بیان ہے کہ وہ پانچ آدمیوں کو ساتھ لے کر حضرت کیلیانوالہ شریف سے شمال مغرب کی طرف دو میل کے فاصلے پر حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک درخت کاٹنے کے لیے گئے۔ نماز عصر کے بعد آپ بھی وہاں تشریف لے گئے۔ اب نماز مغرب میں صرف پانچ منٹ باقی تھے۔ پہلے خیال کیا کہ ''کوٹ ہرا'' میں نماز مغرب ادا کرتے ہیں۔ پھر وہاں سے حضرت کیلیانوالہ شریف کی طرف چلے جائیں گے۔ (کوٹ ہرا وہاں سے ایک میل کے فاصلہ پر تھا) نماز مغرب باجماعت پڑھنا مقصود تھا۔ پھر آپ نے فرمایا: تم میرے پیچھے ہو جاؤ ہم انشاء اللہ العزیز حضرت کیلیانوالہ شریف میں جا کر نماز مغرب پڑھتے ہیں۔ آپ آگے آگے تھے اور ہم پیچھے پیچھے تو چند منٹ میں حضرت کیلیانوالہ شریف کا سفر طے کر لیا۔ جب حضرت کیلیانوالہ میں پہنچے تو اذان مغرب پڑھی جا رہی تھی۔ آپ کا وضو تھا۔ ہم سب نے وضو کیا اور آستانہ عالیہ کی مسجد میں باجماعت نماز ادا کی۔36

ڈوبنے سے بچانا:

مولانا غلام رسول (آھدی تحصیل پھالیہ) کا بیان ہے کہ ایک دفعہ وہ حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حضرت کیلیانوالہ شریف حاضر ہوئے۔ کسی بیلی نے ایک مرغ ذبح کرنے کا کہا، مرغ ذبح

36- منیر حسین، سید: انشراح الصدور بتذکرۃ النورص 396۔

Marfat.com

کرتے وقت ان کا ہاتھ زخمی ہوگیا۔ آپ سے اجازت ملنے پر دوسرے دن اپنے گھر روانہ ہوگئے۔ جب کشتی پر سوار ہوئے تو درد نے شدت اختیار کرلی۔ کچھ لوگوں نے کہا: ہاتھ پانی میں بھگوئے رکھو تو جلدی آرام آجائے گا۔ دریا کے پانی میں ہاتھ بھگونے کی کوشش کی تو پاؤں پھسلنے کے باعث دریا میں گر گئے۔ جب پانی کی تہہ میں پہنچے تو حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ تشریف لے آئے اور آپ نے ان کو بازو سے پکڑ کر کشتی پر بٹھا دیا اور خود نظروں سے اوجھل ہوگئے۔

حیات نو حاصل ہونا:

منشی عطاء محمد صاحب پرنسپل ہائی سکول حضرت کیلیانوالہ شریف کا بیان ہے کہ ایک دفعہ ان کی بیوی بیمار ہوگئی۔ بیماری اتنی شدید تھی کہ بچنے کی بظاہر کوئی صورت نظر نہیں آتی تھی۔ عزیز و اقارب گھر میں آچکے تھے کہ اچانک رونے چلانے کی آوازیں بلند ہوئیں جو اس بات کا اعلان تھا کہ مریضہ وفات پاگئی ہے۔ دونوں لڑکے میرے پاس آئے اور والدہ کے انتقال کے بارے میں کہا۔ میں نے انہیں کہا: تم دونوں حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اس بارے میں عرض کرو۔ آپ اس وقت مکان کی چھت پر رونق افروز تھے اور رونے پیٹنے کی آوازیں بھی سن لی تھیں۔ دونوں لڑکے روتے ہوئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا: حضور ہماری والدہ صاحبہ کا انتقال ہوگیا ہے! آپ نے فرمایا: عزیز! تمہاری والدہ فوت نہیں ہوئی وہ زندہ ہے۔ لوگوں کو باہر نکال کر اس کو پنکھا کرو تو وہ اٹھ پڑے گی۔ انہوں نے حسب ارشاد لوگوں کو باہر نکال کر پنکھا کیا تو اس کی نبضیں چل پڑیں۔ سانس جاری ہوگیا، اٹھ کر بیٹھ گئی اور آہستہ آہستہ بیماری سے بالکل نجات مل گئی بعدازاں وہ کافی عرصہ تک زندہ رہی۔ 37

وصال مبارک حضرت کیلانی بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت سید نور الحسن شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ عرصہ بیس سال سے وجع المفاصل (جوڑوں کے درد) کے مرض میں مبتلا تھے۔ آہستہ آہستہ اس مرض میں اضافہ ہوتا گیا۔ آپ نے کئی بار سنت نبوی ﷺ کے مطابق علاج کروانے کی کوشش کی لیکن کوئی افاقہ نہ ہوا۔ ڈاکٹر حضرات مرض کی تشخیص کے بغیر علاج شروع کر دیتے جو

36- منیر حسین، سید: انشراح الصدور بتذکرۃ النورس 396۔ 37- منیر حسین، سید: انشراح الصدور بتذکرۃ النورس 400

Marfat.com

بے سود ثابت ہوتا۔ آخری اڑھائی سال تو یہ مرض اس قدر شدت اختیار کر چکا تھا کہ اٹھنا اور چلنا مشکل ہو گیا لیکن آپ نے نماز، اوراد و وظائف، تلاوت قرآن اور دیگر معمولات میں بالکل کمی نہیں آنے دی، بلکہ بیٹھک شریف میں باجماعت نماز ادا فرما لیتے۔ جب کھڑے ہو کر بھی نماز کی ہمت نہ رہی تو بیٹھ کر پڑھتے رہے۔ جب بیٹھ کر پڑھنے کی بھی طاقت نہ رہی تو لیٹ کر رکوع و سجود اشاروں سے کر کے نماز ادا کرتے لیکن نماز قضا نہیں ہونے دی۔ نماز کی ادائیگی میں آپ صحیح اوقات کا بھی پورا پورا لحاظ رکھتے۔

جسم میں ضعف و کمزوری آ گئی لیکن چہرے پر اثرات نمایاں نہ ہوتے۔ رضائے الٰہی پر راضی اور صابر ہو کر وقت گزارتے اور کبھی حرف شکایت زبان پر نہ لاتے۔ جب متوسلین حال دریافت کرتے تو آپ فرمایا کرتے: مولیٰ کا فضل ہے، دن بدن صحت ہو رہی ہے۔ اگر خدام یونانی طبیبوں سے علاج کروانے کے بارے میں عرض کرتے تو آپ کا ارشاد ہوتا: میاں! ان حکیموں کے علاج سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا، میرا علاج حکیم مطلق (اللہ تعالیٰ) کر رہا ہے۔ اس لیے ان دنیاوی حکیموں کی ضرورت نہیں''۔ کمزوری کے سبب آپ کوئی چیز کھاتے نہیں تھے البتہ بزوری شربت یا روح افزا پی لیتے۔ آخری ایام میں حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا عرس مبارک قریب آ گیا تو اپنے دونوں صاحبزادگان حضرت صاحبزادہ سید محمد باقر علی شاہ صاحب اور حضرت صاحبزادہ سید جعفر علی شاہ صاحب کو عرس مبارک میں حاضری کے لیے روانہ کرتے وقت یہ شعر پڑھا:

سپردم بتو مایۂ خویش را تو دانی حساب کم و بیش را

شرقپور شریف میں بروز ہفتہ ختم عرس شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ تھا۔ آپ کے صاحبزادگان وہاں پہنچ چکے تھے۔ ۳ ربیع الاول ۱۳۷۲ھ مطابق 21 نومبر 1952ء کو 63 سال گیارہ ماہ کی عمر میں گیارہ بج کر پچیس منٹ (11:25) پر خالق حقیقی کے حضور لبیک کہہ گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ○ وصال کے وقت قاضی غلام صاحب جلال پوری، مراد بخش، غلام حسین صاحب واصف، یار محمد صاحب اور غلام رسول صاحب آپ کی خدمت میں موجود تھے۔ آپ کے وصال کی خبر پھولوں کی خوشبو کی طرح پورے ملک میں پھیل گئی۔ صاحبزادگان کو بذریعہ تار شرقپور شریف میں عین ختم کے موقع پر اطلاع دی گئی۔ حضرت صاحبزادہ سید محمد محفوظ حسین شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ سجادہ نشین آستانہ عالیہ مکان شریف دونوں صاحبزادگان کو لے کر بذریعہ کار

Marfat.com

حضرت کیلیانوالہ شریف میں پہنچ گئے۔شرقپور شریف میں عرس شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے ختم کی دعاء کے ساتھ آپ کے وصال کا اعلان کیا گیا۔اعلان سنتے ہی متوسلین، مریدین اور عقید تمند حضرت کیلیانوالہ شریف کی طرف روانہ ہو گئے۔اور رات بھر لوگوں کی آمد کا سلسلہ جاری رہا۔

حضرت شاہ صاحب کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے دونوں صاحبزادگان کی نگرانی میں عشاء کی نماز کے بعد بیٹھک شریف میں خدام نے غسل اور تجہیز و تکفین کے فرائض سرانجام دیے۔

بروز اتوار صبح دس بجے آپ کا جنازہ اٹھایا گیا۔حد نظر تک لوگوں کا ہجوم دکھائی دیتا تھا۔حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف اور دیگر اکابر جنازہ میں شامل تھے۔ مقام کے پیش نظر حضرت صاحبزادہ سید محمد محفوظ حسین شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ سجادہ نشین آستانہ عالیہ مکان شریف نے نماز جنازہ پڑھائی۔نماز جنازہ میں شامل ہونے والے خدام کی تعداد چار ہزار سے زائد بتائی جاتی ہے۔ نماز جنازہ کے بعد خدام کو قطار میں کھڑا کر کے آخری دیدار کروایا گیا۔

ایک دفعہ حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف کی مسجد سے متصل مشرق کی طرف پلاٹ میں کھڑے ہو کر فرمایا تھا: مکان کے لیے یہ جگہ زیادہ موزوں ہے''۔گویا آپ نے خود اس جگہ کو اپنی تدفین اور آخری آرام گاہ کے لیے تجویز فرمایا۔آپ کی خواہش کے مطابق اسی جگہ تدفین عمل میں لائی گئی۔مزار حضرت کیلیانوالہ شریف ضلع گوجرانولہ میں مرجع خلائق ہے۔

عبارت لوح مزار حضرت سید نور الحسن شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ

یا اللہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا رسول اللہ

اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ

حضور پرنور، غوث الاغیاث، قطب الاقطاب، جامع الکمالات، شمس العارفین، سراج السالکین، خلیفہ و نائب غوثِ صمدانی، قطب ربانی، محبوب یزدانی، شہباز لامکانی، مجدد عصر، حضور پرنور حضرت میاں شیر محمد

Marfat.com

شہر قادری قدس سرہ العزیز کے خلیفہ مجاز حضرت سید نور الحسن صاحب قدس سرہ العزیز بخاری نقشبندی مجددی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

تاریخ وصال مبارک: ۳ ربیع الاول ۱۳۷۲ھ مطابق 22 نومبر 1952ء، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○

• مخزن فیض عالم، سرچشمہء جود و سخا
گمراہاں را پیر کامل، عارفاں را رہنما
نور نبوی، نور الحسن، مخزن نور خدا
بے کسوں پہ ہو کرم، ببر محمد مصطفیٰ ﷺ

آپ کا دربار عالیہ صاحبزادگان کی نگرانی میں خدام کی معاونت سے تعمیر کیا گیا ہے۔ دربار کا طرز تعمیر ہشت پہلو ہے۔ دربار کے اندر سر مبارک کی جانب اوپر کلمہ طیبہ، دائیں جانب تسمیہ، بائیں طرف درود خضری اور باقی پانچ پہلوؤں پر مندرجہ ذیل اشعار تحریر کیے گئے ہیں:

افضل و اکمل، مکمل، راہنمائے کاملاں
ملتجائے بیکساں، ہم مژدہء افسردگاں
حامئ دین متین، فخر و عزت خواجگاں
صاحب درد وفغاں ،سرِّ عاشق صادقاں
بے کنارہ بحر عرفاں، بادشاہ عارفاں
مظہر جلی، سر خفی، سرِ از سِرّ نہاں
عاشق ومحبوب رب العالمین را بے گماں
ہست مخفی از عواماں، راز داناں را عیاں
نقطہ نور احد، از احمد مجتبیٰ
نور نبی، نور خدا، نور محمد مصطفیٰ

دربار شریف میں زائرین کے لیے حضور انور ﷺ کا عمامہ مبارک، جبا شریف اور عصا مبارک کی

Marfat.com

تصویر شیشے کے فریم میں ایک لکڑی کے سٹینڈ پر استادہ رکھی گئی ہیں۔

دربار شریف کے اطراف میں ہشت پہلو برآمدہ بنایا گیا ہے جو چوبیس ستونوں پر مشتمل ہے۔ دربار شریف اور برآمدہ کا کل رقبہ دس مرلہ پر مشتمل ہے۔ برآمدہ کے اطراف میں کھجوروں کے فلک بوس درخت سایہ فگن ہیں جو مدینہ طیبہ کی یاد تازہ کیے ہوئے جھک کر حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کو سلام عرض کر رہے ہیں۔ برآمدہ کے پہلوؤں پر بھی آیات قرآنی، اشعار اور اقوال بزرگانِ دین خوشخط تحریر کیے گئے ہیں۔ دربار حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے اندر آپ کے مزار کے دائیں جانب آپ کے صاحبزادہ سید جعفر علی شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفی ۱۹ محرم الحرام ۱۴۱۱ھ مطابق 11 اگست 1990ء بروز شنبہ) کا مزار پُر انوار ہے۔ دربار کے باہر پاؤں کی طرف آپ کے خادم خاص حضرت سید منیر حسین شاہ جوکالوی رحمہ اللہ تعالیٰ (مؤلف: انشراح الصدور بتذکرۃ النور) کا مزار ہے۔

حضرت علامہ مولانا محمد عبداللہ صاحب (کنجاہ ضلع گجرات) نے آپ کے بارے میں اشعار کہے ہیں۔ ان میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں:

سید السادات نورِ شرقپور — معدن الخیرات نورِ شرقپور
قبلہء حاجات نورِ شرقپور — جامع البرکات نورِ شرقپور
سیدی! آقائی! سالارِ عجم — دست تو معمارِ تقدیرِ امم
می کشائی عقدہ ہا از یک نگاہ — از نگاہت آمدہ گمراہ براہ
از نگاہ نورِ دل پر نور کن — سینہ سینا دار جاں مسرور کن

اولادِ امجاد حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ نے حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کو دو صاحبزادیاں اور دو صاحبزادے عطاء فرمائے۔ صاحبزادگاں کے اسماء گرامی یہ ہیں: ☆ حضرت صاحبزادہ سید محمد باقر علی شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ اور ☆ حضرت صاحبزادہ سید محمد جعفر علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ سطور ذیل میں دونوں بزرگوں کے مختصر حالات پیش کیے جاتے ہیں:

Marfat.com

حضرت صاحبزادہ سید محمد باقر علی شاہ بخاری دامت برکاتہم العالیہ
(سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف)

حضرت سید صاحبزادہ سید محمد باقر علی شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ ۱۵ جمادی الاول ۱۳۴۹ھ مطابق 9 اکتوبر 1930ء کو بروز جمعرات اپنے ننھیال موضع ''بدوڑتہ'' میں پیدا ہوئے۔ ولادت سے قبل حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرمایا کرتے تھے: ''بفضلہٖ تعالیٰ صاحب طریقت ہوں گے، مولیٰ کریم نے قبل از پیدائش ہی ان پر فضل فرما دیا ہے۔''38

ایک دفعہ بچپن کے زمانہ میں آپ حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ باہر تشریف لے گئے۔ ایک تتلی اڑتی ہوئی دیکھی تو اس کو پکڑنے کی غرض سے اس کا پیچھا کیا۔ وہ وہاں سے اڑ کر دوسری جگہ جا بیٹھی آپ وہاں گئے۔ فرمایا: میں بھی تجھے پکڑ کر چھوڑوں گا۔ حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ صورتحال ملاحظہ فرما کر فرمایا: شکاری ضرور ہوں گے۔ آپ بڑے ہو کر بڑے ذوق وشوق سے شکار کھیلا کرتے۔ دس سال کی عمر میں آپ کا اچھا خاصہ نشانہ تھا۔

بچپن ہی سے آپ کو اللہ تعالیٰ کی ذات سے والہانہ عقیدت ومحبت تھی۔ بچپن کے زمانہ میں جب روتے تو رونے کی وجہ پوچھی جاتی تو آپ جواب میں فرماتے: میں اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہوں۔''

جب آپ سوا چار سال کے ہوئے تو حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے قرآن سے آپ کی تعلیم کا آغاز فرمایا۔ ساتویں جماعت تک سکول میں تعلیم حاصل کرتے رہے۔ بعدازاں مولانا امام الدین ہریکوئی اور مولانا غلام رسول صاحب گھر میں تعلیم دینے کے لیے اتالیق مقرر ہوئے۔ آپ نے ابتدائی عمر میں گلستان، بوستان، صرف ونحو کی کتب اور ترجمہ قرآن پڑھ لیا۔

آپ کو رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنون کی حد تک محبت ہے۔ اکثر جنگلوں کی طرف تشریف لے جاتے اور روتے ہوئے یوں عرض کرتے: یارسول اللہ! آپ عرب میں پیدا ہوئے اور وہیں جلوہ افروز ہیں جبکہ اللہ

38- منیر حسین، سید: انشراح الصدور بتذکرۃ النورص 447

Marfat.com

تعالیٰ نے مجھے ہندوستان میں پیدا فرما دیا۔ اس مہجوری اور فراق کا کیا کیا جائے؟'' جنگلوں میں اضطراب کے عالم میں اذان پڑھتے، درود وسلام پڑھتے اور حضرت خضر علیہ اسلام کی یاد میں بھی آنسو بہاتے۔39

آپ انسانیت کا درد رکھتے ہیں۔ مسلم وغیر مسلم سب پر شفقت فرماتے ہیں۔ آپ کا یہ واقعہ بہت مشہور ہے کہ ایک دفعہ ایک عیسائی لڑکے کو روتے ہوئے ملاحظہ فرمایا۔ اس کے پاس تشریف لے گئے اور رونے کی وجہ دریافت فرمائی۔ اس نے عرض کیا: حضور! میں لکڑیاں جمع کرنے کے لیے کھیتوں میں گیا تھا۔ جتنی لکڑیاں جمع کیں وہ سب کی سب ایک زمیندار نے اپنے قبضہ میں لے لی ہیں۔ آپ نے متعلقہ زمیندار کو طلب فرمایا اور اس سے لکڑیاں واپس دلوا دیں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے آستانہ عالیہ کا پیغام گھر گھر پہنچانے کے لیے شعبہ نشر واشاعت قائم کر رکھا ہے۔ آپ نے اشاعت دین کی غرض سے مندرجہ ذیل کتب شائع فرما کر خدام اور متوسلین تک پہنچائیں:

☆ تحقیقِ رفع یدین
☆ مناقبِ اہل بیت
☆ رسول اللہ ﷺ کی نماز
☆ کردار یزید
☆ مناقب سیدنا امیر معاویہ
☆ انشراح الصدور بتذکرۃ النور
☆ الانسان فی القرآن
☆ سوانح حیات حضرت سید نور الحسن شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت صاحبزادہ سید محمد باقر علی شاہ صاحب بخاری نقشبندی دامت برکاتہم سجادہ نشین آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ حضرت کیلیانوالہ شریف 1952ء میں مسند رشد وہدایت پر جلوہ افروز ہوئے۔ آپ نے جو یادگار، باقیات الصالحات اور قابل تقلید مثالیں قائم فرمائی ہیں۔ ان کا مختصر تذکرہ کچھ یوں ہے:

☆ دربار عالیہ حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی تعمیر کے علاوہ دربار عالیہ سے متصل مسجد جو چار صدی پرانی تھی، کو شہید کر کے لاکھوں روپے خرچ کر کے جدید طرز پر علاقہ بھر کی مثالی مسجد تعمیر کروائی۔ جس میں بیک وقت ہزاروں نمازی نماز ادا کرنے کی سعادت حاصل کر سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں آپ کی وصیت محررہ 8-9-1993 جو شائع ہوئی ہے اس میں صراحتاً تحریر فرمایا کہ مسجد صرف اور صرف قال اللہ اور قال الرسول ﷺ کے لیے ہوگی۔ اس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے غیر مذہب اہل سنت و جماعت امام وخطیب نہ ہوگا۔

39- منیر حسین، سید: انشراح الصدور بتذکرۃ النور ص468

Marfat.com

☆ دینی تصانیف میں تحفہ جعفریہ ۵ جلد۔ عقائد جعفریہ ۵ جلد۔ حضرت امیر معاویہ پر اعتراضات کا علمی محاسبہ ۲ جلد۔ میزان الکتب ۱ جلد۔ اور تعارف امیر معاویہ ۲ جلد یہ اٹھاروں جلدوں پر مشتمل کتاب آپ کے خادم خاص حضرت علامہ مولانا محمد علی رحمہ اللہ تعالیٰ بانی و شیخ الحدیث جامعہ رسولیہ شیرازیہ، لاہور کی مایہ ناز تصنیف ہے۔ تحقیق و جستجو اور مضامین کے اعتبار سے یہ کتاب اپنی مثال آپ ہے۔ دو صدیوں سے ایسی کتاب تالیف نہیں کی گئی۔ مذہب شیعہ پر اتنی مفصل و مدلل کتاب بقول حضرت علامہ مولانا محمد علی رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی نظر کرم، تصرف کا نتیجہ اور کرامت ہے۔ علاوہ ازیں ردّ مذاہب باطلہ پر چالیس کتب جو تحقیق میں اپنی مثال آپ ہیں آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف کی طرف سے شائع ہوئی ہیں، جو کہ مسلک اہل سنت و جماعت کی بہت بڑی خدمت ہے۔ 40

آپ روحانیت کا عظیم منبع ہیں۔ ایک دفعہ آپ کو خواب میں حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کا شرف ہوا۔ آپ خود فرماتے ہیں کہ خواب میں، میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں چند اور بیلی بھی موجود ہیں اور سامنے دریا ہے جو کناروں تک بھرا ہوا ہے۔ آپ (حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ) فرما رہے ہیں کہ دریا کس طرح پار کریں گے؟ میں نے عرض کیا: حضور! میں تیرنا جانتا ہوں، آپ میرے کندھوں پر سوار ہو جائیں میں تیر کر دریا عبور کرلوں گا۔ آپ نے میری درخواست منظور کر لی۔ دریا میں اترنے کے لیے جو گزرگاہ بنی ہوتی ہے، میں اس میں بیٹھ گیا آپ اونچی جگہ پر کھڑے ہو کر مجھ پر اس طرح سوار ہوئے کہ آپ کا دایاں قدم مبارک میرے سینے اور پیٹ کے دائیں حصہ پر اور بایاں قدم مبارک میرے سینے اور پیٹ کے بائیں حصے پر ہے۔ میں نے اپنے ایک ہاتھ سے آپ کو تھاما ہوا ہے، دوسرے ہاتھ سے تیر رہا ہوں اور حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے میرا سر پکڑا ہوا ہے۔ جب تیرتے ہوئے ہم نصف دریا کے وسط میں پہنچے تو آپ نے فرمایا: لالیا! سنبھل کر چلنا اب میرا بوجھ بھی آپ پر ہی ہے۔ میں نے عرض کیا جناب کی دعا کی ضرورت ہے پھر کوئی فکر نہیں۔ اسی حالت میں دریا عبور کیا۔

اسی محبت بھرے خواب میں حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ: ''لالیا! سنبھل کر چلنا اب میرا بوجھ بھی آپ پر ہی ہے۔'' اس فقرے سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ سرکار شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی

40- محمد رفیق کیلانی، مولانا: بیاض رفیق قلمی ص 45 --

Marfat.com

نگاہ فیض کا مرکز ہیں اور ہزاروں تشنگان معرفت اس چشمہ فیض سے سیراب ہو رہے ہیں۔ 41

اللہ تعالیٰ نے آپ کو کئی بار زیارت حرمین شریفین کی سعادت سے نوازا۔ آپ نے پہلی مرتبہ 1972ء میں حج بیت اللہ اور بارگاہ رسالت مآب ﷺ کی حاضری کا شرف حاصل کیا۔ بعد میں ہر سال عمرہ اور مدینہ طیبہ کی حاضری کی سعادت حاصل کرتے رہے بلکہ بہت سے خدام بھی ہر سال آپ کے ہمراہ حرمین شریفین کی حاضری کی سعادت حاصل کرنے کے خواہش مند ہوتے ہیں۔

آپ پر اولیاء کرام کی بالعموم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خصوصی نظر کرم ہے۔ آپ نے ایک دفعہ کوئی کاروبار کرنے کا ارادہ فرمایا۔ حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کاروبار کو رضائے الٰہی کے خلاف قرار دیتے ہوئے منع فرما دیا لیکن آپ کے ذہن میں اس کے جواز کا کسی حد تک تصور موجود تھا۔ رات کو حضرت علی رضی اللہ عنہ خواب میں زیارت ہوئی تو انہوں نے اس کاروبار کی قباحت کو واضح فرما دیا جس کے سبب آپ کے ذہن سے اس کے جواز کا تصور جاتا رہا۔

ایک دفعہ حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ شب قدر میں دعا کی مقبولیت کی گھڑی کا ذکر فرما رہے تھے کہ جب کسی کو وہ گھڑی میسر آجاتی ہے تو عدم توجہ کی بناء پر عموماً کوئی شخص اس میں دعا نہیں کرتا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے عرض کیا: اگر وہ گھڑی مجھے میسر آگئی تو میں اس میں پانچ دعائیں کروں گا۔ حضرت نے فرمایا: وہ گھڑی بہت جلد آپ کو میسر آجائے گی۔ چھ دنوں بعد وہ گھڑی آپ کو میسر آگئی اور آپ نے اس میں پانچ دعائیں مانگیں۔ ان دعاؤں میں ایک دعا یہ تھی کہ الٰہی! میں جو بھی دعا کروں وہ قبول ہو جائے۔ جب حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اس بارے میں عرض کیا گیا تو آپ مسکرا دیے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے والد گرامی حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست اقدس پر شرف بیعت حاصل کیا اور مجاز بھی آپ سے ہیں۔ گویا آپ نے براہِ راست حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے اور بالواسطہ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ سے کسب فیض کیا۔ رشد و ہدایت کی اجازت عطا فرمانے کے بعد حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے مخاطب ہو کر فرمایا: عزیزم! اب اپنا کام خود سنبھالو۔

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وصال سے قبل حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کو

41- منیر حسین، سید: انشراح الصدور بتذکرۃ النور ص19

Marfat.com

حضرت کیلیانوالہ شریف بھیج دیا تھا۔اسی طرح حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وصال کے وقت صاحبزادہ صاحب کوشر قپور شریف میں عرس شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ میں بھیجا۔

حضرت صاحبزادہ سید محمد باقر علی شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ اپنے پدر بزرگوار حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے صحیح جانشین ثابت ہوئے۔ جوخوبیاں ایک کامل سجادہ نشین میں ہونی چاہییں وہ سب کی سب آپ میں بطورکمال موجود ہیں۔آپ نے نہایت کامیابی کے ساتھ رشدوہدایت کی خدمات انجام دیں اوردے رہے ہیں۔

والدگرامی کے وصال کے بعد آپ جانشین بنے تو دربار حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی تعمیر کا عظیم سلسلہ خدام اورمتوسلین کی معاونت سے شروع کیا اورشایان شان طریقے سے پائے تکمیل کو پہنچایا۔جامع مسجد حضرت کیلیانوالہ شریف سے متصل فلک بوس دربارشریف آپ کی عظیم خدمت کا مظہر ہے۔

آپ نے جہاں دربار حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی تعمیر فرمائی وہاں سالانہ عرس مبارک کا بھی اہتمام فرمایا۔علاوہ ازیں مریدین،متوسلین اورعقیدتمندوں کے لیے لنگرشریف کا وسیع پیمانے پر اہتمام فرماتے ہیں۔

آپ حضرت امام علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے عرس مبارک پرمکان شریف میں تشریف لے گئے۔عرس مبارک کی تقریبات کے بعد حضرت حاجی شاہ حسین رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزار پُر انوار پر حاضر ہوئے۔اورعرض کیا:حضور!حضرت والدمکرم آپ کی ملاقات اوراجازت کے بغیر واپس تشریف نہیں لے جاتے تھےاوراس دفعہ آپ نے مجھے اپنا نائب بنا کر خدمت میں بھیجا ہے۔لہذا آپ شرف ملاقات بخش کراجازت دیں گے تب ہی واپس جاؤں گا''۔حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ پرشفقت فرمائی اور بعد میں اجازت عطاءفرمائی۔

اللہ تعالی نے آپ کوتین صاحبزادوں سے نوازا۔ان کے اسماءگرامی علی الترتیب یہ ہیں:

☆ حضرت صاحبزادہ سید عظمت علی شاہ صاحب ☆ حضرت صاحبزادہ سید عصمت علی شاہ صاحب

☆ حضرت صاحبزادہ سید فراست علی شاہ صاحب

★

حضرت صاحبزادہ سید عظمت علی شاہ بخاری دامت برکاتہم العالیہ

(سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف)

حضرت صاحبزادہ سید عظمت علی شاہ بخاری دامت برکاتہم العالیہ کی ولادت باسعادت ۲۷صفر

Marfat.com

۱۳۶۹ھ مطابق 19 دسمبر 1950ء بروز پیر، بوقت تہجد حضرت کیلیانوالہ شریف میں ہوئی۔ آپ شکل وصورت اور عادات کے لحاظ سے حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مشابہ ہیں۔42

حضرت صاحبزادہ صاحب دامت برکاتہم کو اپنے دادا جان حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے انتہائی درجہ کی عقیدت ومحبت تھی۔ ان کو سوہنے ابا جان کہا کرتے۔ علالت کے ایام میں بیٹھک شریف میں داخل ہوکر آپ کے قدموں کو بوسے دیتے جب کہ حاضرین آپ کی عادات جمیلہ کو دیکھ کر حیران ہوتے۔ بعض اوقات حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے بڑے بھائی اور دادی صاحبہ کہتے کہ ہمارے قدم بھی چومو۔ آپ سر بلا کر انکار کر دیتے۔ دادا جان بھی آپ پر اعلیٰ درجہ کی شفقت فرماتے۔ حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ''سید عظمت علی'' شاہ نام تجویز فرمایا۔ والد گرامی اور خدام ''چن جی سرکار'' کے نام سے پکارتے ہیں۔

جب حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا وصال ہوا تو آپ بیٹھک شریف میں داخل ہوئے اور چارپائی کی طرف دیکھ کر کہا: سوہنے ابا جی! اللہ تعالیٰ کے پاس چلے گئے ہیں۔

جب آپ کی عمر مبارک چھ ماہ کی ہوئی، تو حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ شدید علالت کا شکار ہو گئے۔ آپ سجدہ میں سر مبارک رکھ کر دادا جان کی صحت وتندرستی کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرتے۔ گویا اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی نظر ولایت سے سجدہ ریز ہوتے ورنہ چھ ماہ کے بچے کو اتنا شعور کب ہوتا ہے۔

حضرت صاحبزادہ سید عظمت علی شاہ بخاری مدظلہ اسم بامسمّٰی ہیں۔ بچپن کے زمانہ میں جب روتے تو حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرمایا کرتے کہ: ''انہیں مت رولاؤ، تمہیں کیا علم کہ یہ کیا چیز ہیں؟ ان کی قدر کرو''۔ آپ نے حضرت صاحبزادہ سید باقر علی شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ سے مخاطب ہو کر فرمایا: ان کو صرف بیٹا نہ سمجھنا، بلکہ ان کا ادب ملحوظ رکھنا، یہ بہت بڑی استعداد کے مالک ہیں''۔ حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ آپ کی والدہ صاحبہ کو بھی آداب کی تاکید فرماتے۔ والدہ صاحبہ آپ کو پشت نہ کرتیں۔ اگر غفلت کی بناء پر کبھی پشت ہو جاتی تو گھبراہٹ محسوس کرتے ہوئے اپنی پشت پھیر لیتیں۔

جناب سید منیر حسین شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں مسجد میں موجود تھا تو حضرت

42۔ منیر حسین، سید: انشراح الصدور بتذکرۃ النور ص 474

Marfat.com

صاحبزادہ صاحب بھی مسجد میں تشریف لائے۔ مجھ سے مخاطب ہوکر فرمایا: ''شاہ جی! میں بادشاہ ہوں۔'' تو میں نے عرض کیا کہ اگر آپ بادشاہ ہیں تو چلو سوہنے ابا جان کو بھی اس بارے میں عرض کریں۔ حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اس بارے میں عرض کیا گیا۔ آپ نے فرمایا: واقعی یہ بادشاہ ہیں، بعض اہم امور جو کہ بڑے کٹھن ہوتے ہیں، میں ہم ان کو اپنے ہمراہ ہی دیکھتے ہیں۔''

حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزار پُر انوار پر حاضر ہوتے تو بلا حجاب محو گفتگو ہوتے۔ متوسلین و مریدین کو فرماتے کہ: سوہنے ابا جی رات کو میرے پاس تشریف لاتے ہیں اور مجھے دودھ پلاتے ہیں۔

جناب سید منیر حسین شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے دربار شریف کی تعمیر کے لیے ریت منگوائی گئی۔ جس پر بچے چڑھ جاتے اور کھیلتے، ریت کا ڈھیر بہت بلند تھا۔ میں بھی جوتوں سمیت اس پر چڑھ گیا۔ اس وقت صاحبزادہ صاحب مدظلہ نے مجھ سے مخاطب ہوکر فرمایا: ابا جی! سے تم نے جوتے اونچے کر دیئے ہیں۔

آپ اولیاء کرام سے نہایت عقیدت رکھتے اور دل کی گہرائیوں سے ان کا ادب کرتے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب مدظلہ ایک دفعہ مسجد میں تشریف لائے استراحت کا قصد کیا۔ تو یوں فرمایا: مشرق کی طرف تو سوہنے ابا جی ہیں، جنوب کی طرف روضہ حضرت شاہ جی قدس سرہ العزیز ہے اور مغرب کی طرف ماہی مدینے والے ﷺ ہیں۔ پھر شمال کی طرف قدم مبارک پھیلائے یوں کہتے ہوئے لیٹ گئے: ''پٹن والیاں ول'' یعنی میں شیعوں کی طرف پاؤں کر کے لیٹ رہا ہوں۔

حضرت سید نور الحسن شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ آپ کے لبوں پر لب رکھتے اور بعض اوقات وجد میں ارشاد فرماتے کہ: ''یہ تو ہمارے بھی بابو جی ہیں''۔ آپ نے اپنا لعاب مبارک بھی آپ کو چوسایا۔ نامعلوم کون سے انوار و برکات آپ کو نظر آتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے علم لدنی کے ساتھ ساتھ ظاہری علوم شریعت سے بھی آپ کو سرفراز فرمایا۔ سکول میں آٹھویں جماعت تک تعلیم کا سلسلہ جاری رہا لیکن آپ مسلسل اصرار کرتے کہ علم دین پڑھایا جائے ابتداء میں درس و تدریس کا سلسلہ آستانہ عالیہ کی پُر نور بہاروں میں جاری رہا۔ حضرت مولانا غلام رسول ہزاروی (مدفون در قدمین شریفین حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ) کچھ اسباق پڑھاتے رہے۔ بعد ازاں اہل سنت کی معروف دینی درسگاہ ''جامعہ نوریہ رضویہ'' بھکھی شریف میں باقاعدہ داخل ہوکر تعلیم حاصل کی۔ طالب علمی کا دور مثالی دور تھا۔ آپ خود ارشاد فرماتے ہیں کہ: ابتدائی تین سال تک مجھے جب بھی گھر جانا ہوتا

Marfat.com

بارہ میں کا سفر پیدل تہہ کرنا پڑتا۔ اور کپڑے اپنے ہاتھ سے دھونا سعادت سمجھتا۔

آپ کے مشہور اساتذہ میں حضرت علامہ حافظ نذیر احمد صاحب، شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد نواز صاحب کیلانی، حضرت علامہ مولانا محمد سعید صاحب علی پور چٹھہ اور شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا سید جلال الدین شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ بانی جامعہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف شامل ہیں۔43

آپ بیک وقت تحریر و تقریر دونوں میدانوں میں کام کر رہے ہیں۔ مندرجہ ذیل کتب آپ کے قلم کا شاہکار ہیں: ☆ حضور ﷺ کے نور ہونے کا بیان ☆ ارشادات و معمولات حضور نبی کریم ﷺ ☆ یا رسول اللہ کے مطابق الفاظ کا انکار کفر ہے ☆ فضائل و برکات میلاد النبی ﷺ ☆ تاریخ ولادت نبوی ﷺ ۱۲ ربیع الاول ہے ☆ آداب شیخ۔ یہ سب کتب مطبوعہ ہیں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب مدظلہ کو بچپن سے ہی رسول معظم ﷺ سے جنون کی حد تک محبت تھی۔ حضور انور ﷺ کی نعت پڑھتے، نعت سنتے۔ ممبر پر کھڑے ہو کر فرماتے: اللہ جی نوں یاد کرو۔ عموماً درج ذیل شعر والی نعت پڑھا کرتے:

ماہی مدینے والا جگ سارا جان دا　　اکھیاں دی ٹھنڈ نالے چین مساڈی جان دا

مسلسل کئی کئی راتوں تک آپ کو رسول معظم ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوتا۔ آپ صبح کو مریدین اور متوسلین سے یوں فرماتے: ماہی مدینے والے رات کو تشریف لاتے ہیں، دن کو نہیں آتے۔44

حضرت صاحبزادہ صاحب مدظلہ کو والد گرامی حضرت صاحبزادہ سید باقر علی شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف سے شرف بیعت حاصل ہے اور ان کی جانب سے رشد و ہدایت کے مجاز ہیں۔

آپ نے ولایت کی گود میں آنکھ کھولی، ولایت کی گود میں بیٹھ کر دودھ نوش فرمایا اور ولایت کے گھر تعلیم و تربیت حاصل کی۔ آپ آداب کا بہت خیال رکھتے ہیں۔ ایک دفعہ اپنی اماں جان کے پاس گھر میں بیٹھ کر فرمایا: سوہنے ابا جی کے پاس درویش نیچے منہ کر کے بیٹھتے تھے، اب اونچے منہ کر کے بیٹھتے ہیں۔"

حضرت صاحبزادہ سید عظمت علی شاہ صاحب دامت برکاتہم سجادہ نشین حضرت کیلیانوالہ شریف صاحب کرامت بزرگ ہیں۔ آپ کی چند کرامات سطور ذیل میں پیش کی جاتی ہیں:

43- محمد رفیق کیلانی، مولانا: بیاض رفیق قلمی ص 45 ۔ 44 محمد رفیق کیلانی، مولانا: بیاض رفیق قلمی ص 48

Marfat.com

اپنے عالم شیر خوارگی میں عموماً یوں فرماتے: کا کا! کا کا! آجا۔ایک دفعہ حسب معمول یہی الفاظ کہے تو حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر کا کا آ گیا تو تم کو تکلیف ہوگی۔آپ نے بطور جواب عرض کیا: ناں پیر خاموشی اختیار کری۔اس گفتگو سے چند ایام بعد آپ کے برادر اصغر حضرت سید عصمت علی شاہ صاحب کی ولادت باسعادت ہوئی۔ان کی پیدائش پر خوش ہوکر یوں فرمایا: کا کا آ گیا"۔

مستری محمد دین صاحب (گجرات) کا بیان ہے کہ ایک دفعہ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا کہ: میری شادی کو نو سال گزر چکے ہیں لیکن اولاد سے محروم ہوں۔دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ نرینہ اولاد عطا فرمائے۔آپ نے فرمایا: دو خمرے (مرغ) لے آؤ، اللہ تعالیٰ تمہیں لڑکا عطا فرمائے گا۔میں نے حسب حکم دو خمرے پیش کر دیئے۔ کچھ عرصہ بعد اللہ تعالیٰ نے بچہ عطا فرمایا۔اس سلسلے میں آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا۔آپ نے بچے کا نام "نور محمد" تجویز فرمایا۔45

جناب مولانا نذیر احمد صاحب (کنجاہ ضلع گجرات) جو کہ سرکاری ملازم ہیں، کا بیان ہے کہ ایک دفعہ ان کا تبادلہ میانوالی میں ہوگیا جو پریشان کن بات تھی۔وہ حضرت صاحبزادہ سید عظمت علی شاہ صاحب مدظلہ العالی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تبادلہ رکوانے کے بارے میں دعا کے لیے عرض کیا۔آپ نے فرمایا: ایک طوطا اور دو کبوتر لے آؤ، تو اللہ تعالیٰ تمہارا تبادلہ نہ ہونے دے گا۔حسب حکم انہوں نے تینوں جانور پیش کر دیئے تو مخالفت شدید ہونے کے باوجود ان کا تبادلہ نہ ہوسکا۔اور متوقع پریشانی سے نجات مل گئی۔46

حضرت چن جی سرکار دامت برکاتہم العالیہ کے حالات وواقعات میں یہ بات خصوصیت سے قابل ذکر ہے کہ آپ غریب طلباء کے ساتھ از حد شفقت ومحبت کا برتاؤ کرتے ہیں۔دین سے لگن اور اشاعت اسلام کے شوق کا یہ عالم ہے کہ انتہائی غریب ایک طالب علم کو اکیلے لے کر بیٹھ جاتے ہیں اور علوم اسلامیہ کی تعلیم دینا شروع کر دیتے ہیں۔حتیٰ کہ آپ کی خصوصی نظر کرم، دعاؤں اور شفقتوں سے وہ دینی علوم میں درجہ تخصص تک پہنچ گیا۔راقم الحروف نے اس طالب علم سے حضرت کیلیانوالہ شریف میں ملاقات کی ہے۔ان کا اسم گرامی حافظ محمد رفیق صاحب مدظلہ ہے۔انہوں نے "فضائل درود وسلام" کے موضوع پر ایک نہایت قابل قدر کتاب تالیف کی ہے۔اس کتاب کے جملہ مندرجات کے دلائل قرآن، حدیث اور اقوال اسلاف واخلاف کی روشنی میں پیش کیے

45- محمد رفیق کیلانی، مولانا: بیاض رفیق قلمی ص 56 ۔ 46 محمد رفیق کیلانی، مولانا: بیاض رفیق قلمی ص 59

Marfat.com

گئے ہیں۔ یہ کتاب شائع ہوتے ہی اتنی مقبول ہوئی کہ ایک مہینہ کے مختصر عرصہ میں پورا ایڈیشن ختم ہو گیا۔ 47

حضرت صاحبزادہ صاحب مدظلہ علوم قدیمہ وجدیدہ میں مہارت تامہ رکھتے ہیں۔ اس لیے درس و تدریس کی افادیت اور اہمیت سے باخبر ہیں۔ آپ نے آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف کے متصل مشرق کی جانب چار کنال ذاتی پلاٹ ''جامعۃ العظمت'' کے نام سے دینی ادارہ کے لیے وقف کر دیا ہے۔ جہاں آپ کی کوششوں سے ایک مثالی ادارہ قائم ہوگا جس میں قرآن، حدیث، تفسیر، فقہ، اصولِ فقہ اور دیگر علوم وفنون کی مفت تعلیم کا انتظام ہوگا۔ فی الحال حفظ القرآن کی کلاس کا اجراء ہو چکا ہے۔ متوسلین کو بھی اس ادارہ کی تعمیر کے سلسلے میں دلچسپی لینی چاہیے۔

★

حضرت صاحبزادہ سید عصمت علی شاہ بخاری صاحب

آپ ۹ ربیع الاول ۱۳۷۱ھ مطابق 9 دسمبر 1951ء بروز پیر بوقت گیارہ بجے شب حضرت کیلیانوالہ شریف میں پیدا ہوئے۔

حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت صاحبزادہ پر انتہائی شفقت ومحبت فرماتے۔ جب بھی آپ حاضر خدمت ہوتے تو حضرت تین بار چہرے کو بوسا دیتے۔ ایک مرتبہ حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: ان کا لعاب ہمیں لگ جاتا ہے اس لیے ہم بوسا نہیں دیں گے۔ دوسرے دن حاضر خدمت ہوئے تو حضرت کے قریب نہ جاتے۔ یوں محسوس ہوتا گویا آپ ناراض ہو گئے ہیں۔ حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے پکڑ کر اپنے سینے پر لٹا کر پیار کیا اور بوسا دیا تو پھر ناراضگی دور کر دی۔

بلاشبہ حضرت صاحبزادہ سید عصمت علی شاہ صاحب اسم بامسمّٰی اور نگاہ ولایت سے کسب فیض کے بعد ولی کامل کا مرتبہ حاصل کر چکے تھے۔ بلکہ شہنشاہ اولیاء کے منصب پر فائز ہوئے۔ ایک دفعہ حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے شفقت ومحبت سے فرمایا: سید عظمت علی شاہ صاحب

47- محمد رفیق کیلانی، مولانا: بیاض رفیق قلمی ص65۔

Marfat.com

بادشاہ ہوں گے تو سید عصمت علی شاہ شہنشاہ ہوں گے۔'' حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق آپ شہنشاہ دین اور شہنشاہ اولیاء کے مرتبہ پر فائز ہوئے۔

حضرت صاحب صاحبزادہ صاحب اپنے بچپن میں سخاوت کا عظیم الشان مظاہرہ فرماتے۔ اگر آپ کے ہاتھ میں کھانے والی کوئی چیز ہوتی تو پاس بیٹھے ہوئے بیلی کو اس سے محروم نہ کرتے بلکہ کچھ حصہ خود تناول فرمالیتے اور کچھ حصہ بطور تحفہ دوسرے کو عنایت فرمادیتے۔ آپ کی ولادت باسعادت کے موقع پر جناب غلام حسین واصف کنجاہی نے سات رباعیاں تحریر فرما کر حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیں۔ ان میں سے بطور تبرک دو ذیل میں پیش کی جاتی ہیں:

(1) ماہ میلاد مصطفیٰ آیا — کہ مژدہ جانفزا آیا
ہے کرامت دعاء عظمت کی — چاند یہ بھی ہے چاند سا آیا

(2) عشق کا آفتاب آیا ہے — حسن کا انتخاب آیا ہے
جگمگائے گی فقیر کی دنیا — دوسرا ماہتاب آیا ہے

★

حضرت صاحبزادہ سید فراست علی شاہ بخاری صاحب

حضرت صاحبزادہ سید فراست علی شاہ صاحب ۱۶ ربیع الاول ۱۳۷۳ھ مطابق 24 نومبر 1953ء کو بروز منگل، بوقت نماز ظہر، حضرت کیلیانوالہ شریف میں پیدا ہوئے۔

آپ کی ولادت باسعادت کے موقع پر جناب غلام حسین واصفکنجاہی نے نو رباعیاں لکھیں جن میں سے تین سطور ذیل میں پیش کی جاتی ہیں:

(1) گوہر لا جواب بخشا ہے — اک دُرّ پرآب بخشا ہے
میرے آقا کو میرے مولیٰ نے — تیسرا ماہتاب بخشا ہے

(2) کون رشک بہار آیا ہے — ہر کلی پر نکھار آیا ہے

Marfat.com

ہے خبر گرم باغ عالم میں — دین کا تاجدار آیا ہے
(3) صبح باد نسیم لائی ہے — موتی شبنم لٹانے آئی ہے
ہے عقیدت شاہ فراست کی — بزم پھولوں نے بھی سجائی ہے

حضرت صاحبزادہ سید محمد جعفر علی شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت صاحبزادہ سید محمد جعفر علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ ۸ رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ مطابق 1938ء بروز جمعرات حضرت کیلیانوالہ شریف میں پیدا ہوئے۔

آپ نے برادر اکبر حضرت صاحبزادہ سید محمد باقر علی شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی معیت میں سکول میں سات جماعتیں پڑھیں۔ بعد ازاں گھر میں حضرت علامہ مولانا امام الدین صاحب اور علامہ غلام رسول صاحب سے گلستان، بوستان، صرف ونحو کی ابتدائی کتب پڑھیں۔ مشکوٰۃ شریف اور ترجمۃ القرآن بھی پڑھا۔ پھر میٹرک کا امتحان لاہور سے پاس کیا۔

''وہ صاحب منبر ہوں گے'' یہ وہ الفاظ ہیں جو حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے صاحبزادہ سید محمد جعفر علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں ان کے بچپن کے زمانہ میں ارشاد فرمائے تھے۔ آپ بچپن سے صوم وصلوٰۃ کے پابند، محنتی، مؤدب اور متوسلین پر شفقت ومحبت کرنے والے واقع ہوئے۔ اور حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد حرف بحرف صحیح ثابت ہوا۔

حضرت کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خود ہی شفقت ومحبت سے داخل سلسلہ فرمایا۔ اوراد و وظائف اور دیگر معمولات کی تلقین وہدایت فرمائی۔

حضرت صاحبزادہ صاحب متوسلین، مریدین اور عقیدت مندوں سے شفقت ومحبت کا برتاؤ کرتے۔ آپ کی محبت وشفقت کا معیار ''اَلْحُبُّ لِلّٰہِ وَالْبُغْضُ لِلّٰہ'' (یعنی محبت اور عداوت اللہ کے لیے ہونی چاہیے) تھا۔ جب صحیح العقیدہ لوگ حاضر خدمت ہوتے تو ان پر شفقت فرماتے لیکن صحابہ کرام یا اولیاء

Marfat.com

کرام یا انبیاء کرام کی عظمت کے مخالف لوگ پاس آتے اور ہاتھ ملانے کی کوشش کرتے تو ہاتھ نہ ملاتے بلکہ: "هَذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكَ". (تمہارے اور میرے درمیان جدائی ہے) کا صاف الفاظ میں اعلان فرما دیتے۔ آپ کی شان وفضیلت میں بھی جناب غلام حسین واصف کنجاہی نے اشعار تحریر فرمائے تھے۔ ان میں سے چند ایک اشعار مندرجہ ذیل ہیں:

الٰہی! بہر حال من دار شامل — تو از لطف و فیضان جعفر

سر خویش خم بہر تسلیم دارم — بہ توفیق حق زیر فرمان جعفر

نگہبان من جعفر شیر حیدر — علی شیر، مولیٰ نگہبان جعفر

من از پادشاہاں جہاں بے نیازم — کہ دارم نیاز از گدایاں جعفر

بگو مژدہ ہر تشنہء معرفت را — کہ شد موجزن بحرِ عرفان جعفر

مرا از ہمہ حادثات دو عالم — چہ غم زیر سایہ دامان جعفر

بیان چہ کند واصفؔ آقا زبانم — بلند است از فکرِ من شانِ جعفر

کند شکر واصفؔ کہ از فضل بے حد
مرا کرد حق از غلامانِ جعفر

Marfat.com

چھٹا باب

حضرت حاجی عبدالرحمٰن قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ

قصور شریف

1865ء.....1940ء

Marfat.com

ذکرِ ''ارضِ قصور شریف''

''قصور شہر'' پاکستان کے صوبائی دارالحکومت لاہور سے باون کلومیٹر جانب جنوب مشرق، دریائے بیاس کے شمالی کنارے پر اور گنڈا سنگھ بارڈر سے دس کلومیٹر کے فاصلہ پر جانب شمال واقع ہے۔ پنجاب میں ''قصور شہر'' اولیاء، صالحین اور علماء ربانی کا مولد، مسکن اور مدفن ہونے کے سبب دینا بھر میں امتیازی شان کا حامل اور مرجع خلائق ہے۔ اولیاء کرام اور صالحین امت نے علم وعرفان، رشد وہدایت اور رسول معظم ﷺ کے عشق و محبت کی شمع جو صدیوں پہلے اس سرزمین پر فروزاں کی تھی، وہ آج بھی اہل ایمان کے لیے مشعل راہ ہے۔

قصور شہر کی بنیاد:

قصور شہر کو آباد کس نے کیا؟ اس بارے میں دو روایات ہیں: (۱) ہندو روایت اور (۲) مسلم روایت۔

ہندو روایت کے بارے میں دو قول ہیں: پہلا قول یہ ہے کہ ''بیرو رام کے دو لڑکے تھے ایک کا نام ''لوہاور'' تھا جس نے لاہور شہر آباد کیا جب کہ دوسرے کا نام ''کشو'' یا ''کشاور'' تھا جس نے قصور شہر کی بنیاد رکھی۔ دوسرا قول یہ ہے کہ رام چند کے دو بیٹے تھے۔ ایک کا نام ''لہو'' تھا جس نے ''لاہور'' شہر کی بنیاد رکھی جبکہ دوسرے کا نام ''کسو'' تھا جس نے ''قصور'' شہر کی بنیاد رکھی۔

ہندو روایت جتنی مشہور ہے اتنی ہی غلط ہے۔ اگر ''قصور'' شہر کا بانی کوئی ہندو ہوتا تو شہر کا نام یا اس کے کسی محلّہ کا نام اس کے نام پر ہوتا، حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

دوسری روایت مسلمانوں کی ہے جو حقیقت پر مبنی ہے۔ وہ یہ ہے کہ خویشگی پٹھان جو اکبر بادشاہ کی فوج میں ملازم تھے، انہوں نے قصور شہر آباد کیا تھا۔ وہ تعداد میں بارہ تھے۔ انہوں نے عام رواج کے مطابق

Marfat.com

رہ قلعے (محلے) تعمیر کیے تھے جن کو کوٹ بھی کہا جاتا ہے اور ہر کوٹ کا نام اہم شخصیت کے نام پر تھا۔

مسلمانوں کی ایک دوسری روایت بھی ہے کہ ''قصور شہر'' کا بانی ''قوصا'' یا ''قوشات'' نامی ایک شخص تھا۔ اس نے اپنے زمانہ کے رواج کے مطابق ایک قلعہ کی بنیاد رکھی۔

مسلم روایات میں تطبیق یوں پیدا کی جاسکتی ہے کہ ابتداءً ''قوصا'' یا ''قوشات'' نامی شخص نے اپنی رہائش گاہ تعمیر کی اور بعد میں خویشگی پٹھانوں نے وہاں اپنے علیحدہ علیحدہ کوٹ بنا لیے ہوں۔

مشہور کوٹ:

خویشگی پٹھانوں کی تعداد بارہ تھی جنہوں نے اپنے اپنے نام سے علیٰحدہ علیٰحدہ محل تعمیر کیا تھا جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

☆ کوٹ فتح دین خاں ☆ کوٹ اعظم خاں ☆ کوٹ رکن دین خاں ☆ کوٹ عثمان خاں ☆ کوٹ مراد خاں ☆ کوٹ بدر دین خاں ☆ کوٹ حلیم خاں ☆ کوٹ شیر باز خاں ☆ کوٹ میر باز خاں ☆ کوٹ پیراں ☆ کوٹ غلام محمد خاں اور ☆ کوٹ محمد حسین خاں۔

سن آبادکاری قصور:

مشہور مؤرخ لیبل گریفین کی تحقیق کے مطابق 1570ء میں اکبر بادشاہ نے خویشگی پٹھانوں جو افغانستان سے ہندوستان میں آئے تھے، کو ''قصور شہر'' آباد کرنے کی اجازت دی تھی۔

حضرت بابا فرید مسعود گنج شکر رحمہ اللہ تعالیٰ کے جد امجد کی قصور میں آمد:

منگولوں کے فسادات سے تنگ آ کر حضرت بابا فرید مسعود گنج شکر رحمہ اللہ تعالیٰ کے جد امجد کابل سے ہندوستان آئے اور کچھ عرصہ تک قصور شہر میں قیام پذیر رہے۔ پھر اجودھن کے مقام پر قیام کیا بعد میں جس کا نام ''پاکپتن'' رکھا گھا۔

''قصور شہر'' کی وجہ تسمیہ:

مغل شہنشاہ جلال الدین کے دور میں سرزمین قندھار (افغانستان) کا پٹھان خاندان جو اکبر اعظم کا منظور نظر تھا، یہاں فروکش ہوا۔ انہوں نے اپنی رہائش گاہ کے لیے اپنے ناموں پر چھوٹے چھوٹے قلعے

Marfat.com

(محلات) تعمیر کیے۔ خواہ وہ دور جہالت، غربت اور مفلسی کا دور تھا تاہم ان لوگوں نے شب و روز خوب محنت و مشقت سے کام لیا۔ جس کے باعث ان کے قلعوں (محلات) میں بھی مسلسل اضافہ ہوتا چلا گیا اور آبادی کے لحاظ سے تمام قلعے ایک دوسرے سے مل کر ایک خوبصورت شہر کی شکل اختیار کر گئے۔ اس مجموعی آبادی کو ''قصور'' کا نام دے دیا گیا۔

''قصور'' کا قدیم و جدید نام:

مغل شہنشاہ بابر کے زمانہ میں جب افغانستان سے خویشگی خاندان (قبیلہ) کے لوگ آئے تو اس وقت موجودہ قصور سے کچھ فاصلے پر آبادی تھی۔ جس کو ''روہے وال'' کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ جب کہ بعد میں وہ تباہی و غارت کا شکار ہو گئی۔ اس سے مغرب کی طرف قصور شہر آباد ہوا۔ بعض مؤرخین نے ''روہے وال'' کو پرانا قصور اور موجودہ ''قصور'' کو نیا قصور قرار دیا ہے۔

قصور پر پہلا حملہ:

مغلیہ سلطنت کے کمزور ہونے کے بعد سکھوں بالخصوص جھنڈا سنگھ اور گنڈا سنگھ نے پرامن ''قصور شہر'' پر 1770ء میں پہلی بار حملہ کیا تو افغانی پٹھانوں نے سکھوں کے حملہ کا دندان شکن جواب دیا۔ بعدازاں معزالدین کوٹ رکن دین خاں پر قابض ہو گیا۔ اس کے بعد اس کے دونوں صاحبزادے نظام الدین اور قطب الدین ''قصور شہر'' پر حکمران رہے۔

جے سنگھ کا قصور ''شہر'' پر حملہ اور قبضہ:

سلطنت مغلیہ کے زوال کے بعد سکھوں نے حکومت پر قابض ہونے کے لیے اپنی طاقت کا خوب استعمال کیا۔ 1763ء میں احمد شاہ ابدالی کے پنجاب سے واپس جانے کے بعد جے سنگھ نے سرزمین ''قصور'' پر زبردست حملہ کیا۔ ایک ماہ تک محاصرہ کرنے کے بعد 1770ء میں وہ (جے سنگھ) مکمل طور پر قصور شہر پر قابض ہو گیا۔

''قصور شہر کی فتح:''

سکھوں کے ''قصور شہر'' پر قابض ہونے کے بعد خویشگی پٹھانوں نے سکھوں کے ہاتھ سے ''قصور

Marfat.com

شہر'' کو آزاد کرانے کے لیے اپنی قوت کو خوب استعمال کیا۔ مسلسل مزاحمت کی حتیٰ کہ 1794ء میں نظام الدین خاں نے ''قصور شہر'' پر دوبارہ قبضہ کرلیا۔

رنجیت سنگھ کا ''قصور شہر'' پر حملہ:

1801ء میں رنجیت سنگھ نے قصور شہر پر حملہ آور ہو کر نظام الدین خاں کو طاقت استعمال کرنے کی دعوت دی۔ نظام الدین نے رنجیت سنگھ سے سیاسی مصالحت کرتے ہوئے اس کی تابعداری اختیار کرلی۔ جس پر قصور شہر کے خویشگی پٹھانوں نے نظام الدین خاں سے بہت ناراضگی کا اظہار کیا۔ حتیٰ کہ انہوں نے 1803ء میں نظام الدین کو قتل کرنے کے بعد اس کے بیٹے قطب الدین خاں کو تخت سلطنت پر بٹھا دیا۔

''قصور شہر'' پر رنجیت سنگھ کا دوسرا حملہ:

نظام الدین کے قتل کے بعد پیدا ہونے والی سیاسی صورتحال سے رنجیت سنگھ بہت **خوش** ہوا۔ 1807ء میں اس نے قصور شہر پر دوبارہ حملہ کر دیا جس کے نتیجہ میں وہ ''قصور شہر'' پر قابض ہو گیا۔ شہر کی اینٹ سے اینٹ بجادی، شہر کو تباہ کر دیا اور لوٹ لیا۔

رنجیت سنگھ کا ''قصور شہر'' پر قبضہ:

رنجیت سنگھ ''قصور شہر'' پر مسلسل حملہ آور ہوتا رہا لیکن ہر بار ناکام رہا۔ حتیٰ کہ ایک بار اس نے جودھ سنگھ کی معاونت سے حملہ کیا تو مسلم سردار قلعہ بند ہو گئے۔ 1808ء میں ایک ماہ مسلسل محاصرہ کے بعد رنجیت سنگھ ''قصور شہر'' پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

رنجیت سنگھ کے حملہ کی وجوہات:

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ رنجیت سنگھ ''قصور شہر'' پر کس مقصد کے لیے حملہ آور ہوا تھا؟ اس کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں جن میں سے دو یہ ہیں: (۱) وہ موجودہ گورنمنٹ کا وقار بڑھانا چاہتا تھا۔ (۲) وہ لاہور اور مضافات لاہور کو مسلمانوں سے صاف کرنا چاہتا تھا۔

قطب الدین کی گرفتاری:

جب رنجیت سنگھ کئی بار حملہ آور ہونے کے بعد ''قصور شہر'' پر قابض ہو گیا۔ اس نے قطب الدین کو گرفتار کر

Marfat.com

لیا اور ممدوٹ کے علاقہ میں اس شرط پر بطور انعام اراضی دی کہ بوقت ضرورت وہ ایک سو فوجی پیش کر دے گا۔

رنجیت سنگھ کو انگریز سے خطرہ:

''قصور شہر'' پر قابض ہونے کے بعد رنجیت سنگھ مسلمانوں کے خطرے سے مکمل طور پر مطمئن ہو چکا تھا لیکن انگریز حکومت سے وہ ضرور خائف تھا۔ اس متوقع خطرہ کو دور کرنے کے لیے اس نے 1808ء میں انگریز سفیر مسٹر چارلس مٹکاف سے ''قصور شہر'' میں ملاقات کی اور ایک سال تک ''قصور شہر'' میں مقیم رہا۔

اہل قصور پر سکھوں کے مظالم:

رنجیت سنگھ کے ''قصور شہر'' پر قابض ہونے کے بعد سکھوں نے قلعوں کو مسمار کر دیا، لائبریریوں کی کتب کو نذر آتش کر دیا، گھوڑوں، ہاتھیوں، جواہرات، ملبوسات، نقدی، سونے اور چاندی کو قبضہ میں لے لیا۔ خواتین کی بے حرمتی کی گئی، ان کے پستانوں کو کاٹا گیا، ان کی عصمت دری کی گئی اور بعض خواتین نے اپنی عصمت کے تحفظ کی خاطر کنوؤں میں چھلانگیں لگا دیں۔ گویا ''قصور شہر'' میں قیامت صغریٰ برپا تھی اور جس سرزمین کو دریائے ستلج سیراب کرتا تھا اسے مسلمانوں کے خون سے سیراب کیا گیا۔ اہل قصور پر سکھوں کے مظالم کا سلسلہ کئی سالوں تک جاری رہا۔ 1849ء میں جب یہ علاقہ انگریز حکومت کے ماتحت آیا تو انگریز نے اپنی قوت سے سکھوں کے مظالم کو روک دیا۔

پنجاب کی بدحالی وتباہ کاری کے حوالے سے حضرت بابا بلھے شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا کلام:

سکھوں کے مظالم اور تباہی و بربادی کے حوالے سے قصور شہر کے مشہور ولی کامل اور صوفی شاعر حضرت باباسیدؒ بلھے شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا:

در کھلا حشر عذاب دا اے — برا حال ہویا پنجاب دا اے
وچہ ہاویہ دوزخ ساڑیا اے — سانوں آمل یار پیاریا

''قصور شہر'' کی مشہور برادریاں:

قصور شہر میں تین مشہور برادریاں صدیوں سے آباد چلی آ رہی ہیں جو یہ ہیں: شیخ برادری، انصاری برادری اور پٹھان برادری۔ انہوں نے لومز، چمڑہ سازی اور صنعت وحرفت کے باعث خوب شہرت حاصل کی۔

Marfat.com

''قصور شہر'' میں محکمہ تعلیم کا آغاز:

1854ء کے بعد انگریز حکومت نے پنجاب میں محکمہ تعلیم کا اعلان کیا اور گورنمنٹ کی طرف سے تعلیمی پالیسی مرتب کرنے کے لیے عوامی سطح پر تجاویز طلب کی گئیں۔ قصور شہر میں بھی تعلیمی ادارے قائم ہوئے جن کا اہتمام انجمن قصور کے سپرد تھا۔ قصور میں طالبات کے لیے چار سکول بنائے گئے جن میں سے ایک ناگری سکول تھا جبکہ باقی سب کو فارسی سکول کہا جاتا تھا۔ 1873ء میں پٹواریوں کی تربیت کے لیے ''مدرسہ برینڈتھ'' کے نام سے ایک ادارہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔

''قصور شہر'' کو میونسپل کمیٹی کا درجہ:

24 اکتوبر 1867ء میں ''قصور شہر'' کو میونسپل کمیٹی کا درجہ دیا گیا۔ اس کمیٹی کے اکثر ارکان مسلمان تھے۔ اور مسٹر اے۔ جی ٹیلر کو پہلا اسسٹنٹ کمشنر مقرر کیا گیا۔

سب ڈویژن کا درجہ:

دسمبر 1867ء میں جب رجسٹریشن کے لیے صوبہ بھر میں تنظیم سازی عمل میں لائی گئی تو قصور شہر کو سب ڈویژن کا درجہ دے دیا گیا۔ اور یہ شہر اسسٹنٹ کمشنر کے زیر اہتمام چلتا رہا۔

ضلع کا درجہ حاصل ہونا:

علاقہ کی سیاسی، غیر سیاسی تنظیموں اور اہل علاقہ کے پرزور مطالبہ پر 1976ء میں مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت نے قصور شہر کو ضلع کا درجہ دینے کا اعلان کیا۔

تعداد باشندگاں:

1976ء میں ''قصور شہر'' کو ضلع کا درجہ دیتے وقت مردم شماری کی تازہ رپورٹ کے مطابق قصور شہر کی آبادی تقریباً پونے دو لاکھ نفوس پر مشتمل تھی جبکہ ضلع قصور کی کل آبادی تقریباً تیرہ لاکھ افراد پر مشتمل تھی۔

ضلع ''قصور شہر'' کے اہم قصبے:

ضلع قصور کے اہم قصبے یہ ہیں: (۱) کوٹ رادھا کشن، (۲) کنگن پور، (۳) مصطفٰے آباد، (للیانی) (۴) کھڈیاں، (۵) بھائی پھیرو اور، (۶) پتوکی وغیرہ۔

Marfat.com

مشہور دروازے:

''قصور شہر'' کے مشہور سات دروازے ہیں جن کے نام یہ ہیں:

(۱) موری گیٹ، (۲) پتواں والا گیٹ، (۳) مہتماں والا گیٹ، (۴) لوہاری گیٹ، (۵) لوہے والا گیٹ، (٦) عثمان خاں گیٹ اور (۷) اعظم خاں گیٹ۔

مشہور لائبریریاں:

قصور شہر میں دینی و مذہبی کتب پر مشتمل مشہور چھ لائبریریاں موجود ہیں۔ جن کے نام یہ ہیں:

(۱) حضرت بلھے شاہ لائبریری، (۲) رضا لائبریری، (دار العلوم جامعہ حنفیہ، قصور) (۳) کامل شاہ لائبریری، (۴) ڈگری کالج لائبریری، (۵) امیر ملت لائبریری (برج کلاں) اور (٦) شیر ربانی لائبریری (موضع بھالہ)

مشہور دینی ادارے:

قصور شہر کے قدیم و جدید مشہور دینی اداروں کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

☆ دار العلوم ہمدانیہ، اندرون کوٹ مراد خاں، ☆ دار العلوم جامعہ اسلامیہ (کوٹ اندروں، قصور)
☆ جامعہ نقشبندیہ جماعت العلوم کوٹ عثمان خاں (بانی حضرت میاں امیر الدین صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ) اور
☆ دار العلوم جامعہ حنفیہ، نزد لاری اڈہ، قصور۔

مشہور مساجد:

کثرت مساجد کی بنا پر ''قصور شہر'' کو مدینۃ المساجد کہا جا سکتا ہے۔ تاہم قصور شہر کی مشہور مساجد مندرجہ ذیل ہیں:

جامع مسجد کوٹ اندرون، قصور، جامع مسجد دربار حضرت بابا بلھے شاہ، جامع مسجد فاروقیہ (بھسر پورہ) قصور، جامع مسجد نورانی (منیر شہید کالونی) قصور، جامع مسجد حوض والی (کوٹ بدر الدین) قصور، جامع مسجد میاں کالا والی (اندرون کوٹ عثمان خان) قصور، جامع مسجد ملاں تکنہ (بیرون کوٹ عثمان خان) قصور، جامع مسجد رضویہ (لاری اڈہ) قصور، جامع مسجد عید گاہ (بستی چراغ شاہ) قصور اور جامع مسجد مائی اللہ رکھی (بھسر پورہ) قصور۔

Marfat.com

''قصور شہر'' کے مشہور تحفے:

قصور شہر کے مشہور تین تحفے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) اندرسے، (۲) فالودہ اور (۳) میتھی

خاندان شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا ''قصور شہر'' سے تعلق:

خاندان حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا ''قصور شہر'' سے کئی اعتبار سے تعلق وعلاقہ ہے: (۱) آپ کے آباؤ اجداد جب کابل شہر سے وارد ہندوستان ہوئے تو کچھ عرصہ تک انہوں نے قصور شہر میں قیام فرما کر اسے فیوض و برکات کا مرکز بنا دیا۔ (۲) حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے جد امجد حضرت بابا غلام رسول رحمہ اللہ تعالیٰ کی ولادت باسعادت قصور میں ہوئی اور حضرت بابا بلھے شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی نگری ضلع قصور کی مشہور بستی ''حجرہ شاہ مقیم'' کے سادات گھرانے اور اپنے آبائی پیر خانہ میں حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے شروع شروع میں شرف بیعت حاصل کرنے کا ارادہ فرمایا لیکن آپ کے عالی مرتبہ ومقام کے پیش نظر سجادہ نشین نے بیعت کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ (۳) حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی صاحبزادی صاحبہ رحمہا اللہ تعالیٰ کی شادی قصور شہر میں ہوئی۔ (۴) آپ کے خلیفہ اول اور مرید و مراد، فنافی الشیخ صوفی باصفا حضرت حاجی عبدالرحمٰن نقشبندی قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا مولد، مسکن اور مدفن قصور شہر ہے۔

حضرت صاحبزادہ محمد عمر بیربلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے قصور شہر کی عظمت وفضیلت کے بارے میں ایک جامع مضمون تحریر فرمایا جو ماہنامہ ''سلسبیل'' لاہور شمارہ مارچ 1965ء میں شائع ہوا تھا۔ اس مضمون کے چند اقتباسات بطور ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں:

حضرت صاحبزادہ محمد عمر بیربلوی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں کہ:

''میرے لیے اب بھی قصور وہ قصور پرنور ہے جس کے اندر مولانا ومرشدنا حضرت غلام محی الدین ایک زمانہ تک مسند ارشاد پر تشریف فرما ہوئے۔ ایک دنیاء اسلام کو حقیقی اسلام بتانے میں مصروف ومشغول رہے۔ اور جن کے باکمال صاحبزادے حضرت عبدالرسول صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ عوام وخواص کے لیے تمام پنجاب کے لیے راہنمائے امت ہو کر جلوہ افروز ہدایت رہے''۔

نورانی شہر:

آپ قصور کو سراپا نور اور نورانی شہر قرار دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ:

Marfat.com

''مجھے یاد ہے کہ جب میرے جد امجد مولانا و مرشدنا غلام محی الدین کی خانقاہ تصوف اپنے کمال پر تھی تو کوئی مجلس ایسی نہ تھی جس کے اندر قصور کا ذکر نہ آتا ہو۔ اور کوئی دل ایسا نہ تھا جس کو قصور سراپا نور کی زیارت کا شوق دامن گیر نہ ہو''۔

''قصور شہر'' حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں:

حضرت صاحبزادہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:

''قبلہ حضرت مرشدم شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ فرمایا کرتے تھے کہ ایک زمانہ قصور کی گلیوں میں بھی نور بھرا ہوا تھا۔ بخدا صحیح فرمایا جس کو دیکھیے انوار محبت الٰہیہ اس کی پیشانی سے چمکتے دمکتے دکھائی دیتے تھے''۔

قصور شہر پر حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی توجہ:

حضرت صاحبزادہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں کہ:

''حضرت قبلہ مرشدم شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی قصور پر خاص توجہ تھی اور اہل قصور کو آپ سے خاص انس تھا۔ آپ کا نورانی عکس عوام و خواص پر کھلا نظر آتا تھا۔ شاہ عبدالحق صاحب، صوفی محمد ابراھیم صاحب اور حاجی عبدالرحمٰن اس آخری دور کے کامل نمونہ تھے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے''۔

★ ★

اولیائے قصور

اولیائے قصور کے تذکرہ کے بغیر ''قصور شہر'' کی تاریخ کا مضمون مکمل نہیں ہو سکتا۔ اس لیے قصور شہر سے متعلق چند مشہور اولیاء، فقہاء اور علماء ربانی کا مختصر تعارف سطور ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

☆ حضرت سید بابا امام شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ:

آپ اکبری دور میں قصور میں آ کر آباد ہوئے۔ صاحب کرامت بزرگ تھے۔ آپ کا سن پیدائش اور سال وصال معلوم نہیں ہو سکا۔ سالانہ عرس مبارک قصور شہر میں منعقد ہوتا ہے۔ آپ کا مزار کوٹ عثمان خاں

Marfat.com

قصور میں مرجع خلائق ہے۔ مزار کی تعمیر نو محمد امین خاں صاحب کی کوششوں سے 1985ء میں ہوئی۔

☆ حضرت حاجی احمد یار نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ:

آپ کا سن پیدائش معلوم نہیں ہوسکا۔ ظاہری و باطنی علوم وفنون میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ آپ کا وصال مبارک ۱۳۵۷ھ میں ہوا۔ مزار پرانوار کچہری روڈ قصور میں مرجع خلائق ہے۔ مزار پر ایک عالیشان گنبد تعمیر کیا گیا ہے جس میں تین قبور ہیں۔ سب سے بلند اور نمایاں مزار حضرت حاجی احمد یار نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ آپ میاں امیر بخش بانی مدرسہ نقشبندیہ جماعت العلوم قصور کے خلیفہ مجاز تھے۔

☆ حضرت احمد خاں درویش رحمہ اللہ تعالیٰ:

آپ کا شمار اولیاء کبار میں ہوتا ہے۔ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی اور مدینہ طیبہ سے رسول اعظم ﷺ کا بال مبارک بطور تبرک لائے۔ جس کی زیارت خدام اور متوسلین کو کروایا کرتے تھے۔ آپ کا مزار کچہری روڈ سے دائیں جانب ایک کلومیٹر کے فاصلے پر بستی ''احمد خاں'' میں مرجع خاص وعام ہے۔

☆ حضرت اخوند سعید شوریانی رحمہ اللہ تعالیٰ:

آپ نے پیر قبار صاحب سے منازل سلوک طے کیں۔ فقراء اور امراء کو ایک نظر سے دیکھتے تھے۔ نفاذ احکام شریعت میں بڑے سخت تھے۔ صاحب کرامت ولی کامل تھے۔ موصوف کا وصال مبارک ۱۰۱۸ھ مطابق 1609ء میں ہوا۔ آپ کا مزار کوٹ غلام محمد خاں قصور کے قبرستان میں مرجع خلائق ہے۔

☆ حضرت قاضی انوار الحق رحمہ اللہ تعالیٰ:

آپ تحصیل ''چونیاں'' کے مضافات میں تولد ہوئے۔ سن پیدائش معلوم نہیں ہوسکا۔ والد گرامی کا نام ''قاضی عین الدین رحمہ اللہ تعالیٰ'' تھا۔ کھوکھر برادری کے چشم و چراغ تھے۔ حضرت آغا سید سکندر شاہ قادری رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست اقدس پر شرف بیعت حاصل کیا اور خرقہ خلافت سے نوازے گئے۔ مرشد کامل نے خلافت کے وقت تسبیح، مسواک اور مصلیٰ بھی بطور تبرک عطاء فرمایا۔ آپ کا کھانا اور لباس بالکل سادہ ہوتا تھا۔ آپ کا وصال ۱۳۸۱ھ مطابق 1964ء بروز جمعۃ المبارک تحصیل چونیاں میں ہوا۔ تحصیل چونیاں ضلع قصور میں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

Marfat.com

☆ حضرت بابا مخدوم علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ:۔

آپ کا سن پیدائش و وصال معلوم نہیں ہو سکا۔ موصوف صدیوں قبل ملتان کے علاقہ سے تشریف لائے اور موضع ''بھالہ'' ضلع قصور کو اپنا مسکن بنایا۔ بعد میں یہی گاؤں آپ کا مدفن بنا۔ آپ صاحب کرامت ولی تھے۔ جولاہوں کا کام کرتے تھے جس سبب سے آپ کو بافندہ کہا جاتا ہے۔ آپ جب حالت جذب وسکر میں ہوتے تو خواتین کو فرماتے تیزی سے نلیاں لاؤ، ان کے آنے سے قبل پہلی نلیاں ختم کر دیتے۔ بعض اوقات الات بافتی از خود چلنا شروع ہو جاتے اور آپ خاموشی سے ایک طرف بیٹھ جاتے۔ ایک دن آپ نلیاں بننے میں مصروف تھے کہ نماز عصر کا مکروہ وقت شروع ہو گیا۔ کچھ لوگوں نے باتیں کرنا شروع کر دیں کہ مخدوم علی نے صرف طلب دنیا کے لیے نماز کا مکروہ وقت کر دیا ہے۔ آپ نے ہاتف غائب کے کہنے پر کنویں (کھوئی) میں ڈول پھینکا اور اسے نکالا تو وہ نقدی سے بھرا ہوا تھا۔ آپ کی یہ کرامت دیکھ کر لوگ خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد نماز کے معاملہ میں آپ سے کبھی بھی غفلت نہیں ہوئی۔ کچھ تذکرہ نویسوں کا کہنا ہے کہ نماز پنجگانہ کے وقت لوگوں نے اکثر آپ کو مکہ مکرمہ میں دیکھا ہے۔ سیرت نگاروں نے یہ بھی لکھا ہے کہ آپ صاحب کرامت بزرگ اور ولی کامل تھے اور جو شخص آپ کے قبرستان میں مدفون ہوتا ہے اس پر دوزخ کی آگ حرام ہو جاتی ہے۔ آپ کا مزار پر انوار موضع ''بھالہ'' (جو قصور سے بجانب مغرب پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے) کے قبرستان میں موجود ہے۔ مزار پر گنبد تعمیر کیا گیا ہے جس میں تین قبور ہیں۔ سب سے نمایاں قبر آپ کی ہے۔ جو مرجع خلائق ہے۔ ہر سال تیرہ ہاڑ کو آپ کا عرس مبارک منعقد ہوتا ہے۔

☆ حضرت ابوحنیفہ ثانی قریشی رحمہ اللہ تعالیٰ:

موصوف عالم ربانی، ولی کامل اور صاحب کرامت بزرگ تھے۔ آپ حضرت مخدوم بہاؤ الدین رحمہ اللہ تعالیٰ کی اولاد امجاد میں سے تھے۔ آپ کے ایک بزرگ شیخ عماد نامی مدینۃ الاولیاء ملتان سے تشریف لائے۔ انہوں نے موضع ''شیخ عماد'' ضلع قصور آباد کیا۔ حضرت ابوحنیفہ ثانی قریشی رحمہ اللہ تعالیٰ کا مزار حضرت بابا مخدوم علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے قدموں کی طرف موضع بھالہ میں ہے۔ جو مرجع خلائق ہے۔ آپ کا مزار ''۹'' گز لمبا ہے اور علاقہ کے لوگ انہیں نوگزہ پیر کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

یاد رہے موضع ''بھالہ'' راقم الحروف (محمد یٰسین قصوری نقشبندی) کا مولد و مسکن ہے، آباؤ اجداد کی

Marfat.com

قبور ''قبرستان مخدوم علی شاہ'' میں ہیں۔ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے برادر اصغر حضرت میاں ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اس گاؤں میں کئی بار تشریف لائے۔ اور اس گاؤں کو ''بھالہ شریف'' کے نام سے یاد فرمایا کرتے۔ آبادی کی اکثریت آستانہ عالیہ شرقپور شریف سے نسبت طریقت رکھتی ہے۔ حضرت صاحبزادہ میاں محمد ابوبکر شرقپوری دامت برکاتہم العالیہ کی تشریف آوری ہوتی رہتی ہے۔ حال ہی میں جامع مسجد انوار مدینہ (بھالہ) میں ''جامعہ شیر ربانی حفظ القرآن'' کے نام سے ایک دینی مدرسہ کی بنیاد رکھی گئی ہے جو فیضان شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ سے کامیابی سے اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ اس ادارہ میں گاؤں بھر کے لڑکے ناظرہ اور حفظ قرآن کی تعلیم حاصل کرتے ہین۔

☆ حضرت شاہ عنایت قادری رحمہ اللہ تعالیٰ:

آپ ارائیں برادری کے چشم و چراغ تھے۔ علوم ظاہری و باطنی میں یکساں دسترس رکھتے تھے۔ تاحیات قصور اور لاہور میں تدریس علوم اسلامیہ میں مصروف اور مسند رشد و ہدایت پر فائز رہے۔ حضرت علامہ سید ابوالنصر المعروف سید الیاس اور حضرت علامہ عبدالھادی لاہوری رحمہما اللہ تعالیٰ آپ کے اساتذہ میں شامل ہیں۔ حضرت شاہ محمود رضاء شطاری لاہوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست اقدس پر شرف بیعت حاصل کیا اور خلیفہ مجاز قرار پائے۔ آپ کی تصانیف ایک درجن سے متجاوز ہیں۔ ۲۴، جمادی الثانی ۱۱۴۷ھ میں آپ نے وصال فرمایا۔ آپ کا مزار دس کوئز روڈ نزد اسمبلی ہال روڈ، لاہور میں مرجع خلائق ہے۔

☆ حضرت میاں کیکا گوجر رحمہ اللہ تعالیٰ:

آپ حضرت شیخ بہاؤالدین المعروف حضرت شیخ بھاگو ڈوگر رحمہ اللہ تعالیٰ کے مرید خاص تھے۔ مرشد کی بارگارہ میں ایک مقام تھا۔ مرشد کامل کا مریدین کو حکم تھا کہ: تم پہلے میاں کیکا کی زیارت کرو پھر میرے پاس آؤ۔ آپ کا مزار بستی ''شیخ بھاگو'' (جو قصور شہر سے ایک کلومیٹر مغرب کی جانب ہے) میں مرجع خلائق ہے۔

☆ حضرت شیخ بھاگو ڈوگر رحمہ اللہ تعالیٰ:

آپ کا اصل نام حضرت شیخ بہاؤالدین رحمہ اللہ تعالیٰ تھا۔ اولیاء سہروردیہ میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ کی ابتدائی زندگی ڈاکوؤں اور چوروں کے ساتھ گزری لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تمام جرائم سے تائب ہو کر اولیاء کی بارگاہ میں حاضری دینے لگے۔ جس کے نتیجے میں منصب ولایت پر فائز ہوئے۔ صاحب کرامت بزرگ اور

Marfat.com

ولی کامل تھے۔ موضع ''شیخ بھاگو'' آپ نے آباد کیا۔ وہیں آپ کا انتقال ہوا۔ اور آپ کا مزار پر انوار بھی اسی بستی میں مرجع خلائق ہے۔ مزار پر عظیم الشان گنبد تعمیر کیا گیا ہے۔ اور سالانہ عرس مبارک بھی منعقد ہوتا ہے۔

☆ حضرت بابا شیخ بگوشاہ قادری رحمہ اللہ تعالیٰ:

آپ کا شمار اولیاء کبار میں ہوتا ہے۔ سالِ پیدائش معلوم نہیں ہو سکا۔ تاحیات سلسلہ رشد و ہدایت اور اشاعت دین میں مصروف رہے۔ آپ کا مزار مین بازار قصور شہر میں مرجع خاص و عام ہے۔ آپ کے مزار پر انوار کے کچھ فاصلہ آپ کے نام سے ''جامع مسجد بگوشاہ قادری'' تعمیر کی گئی۔

☆ حضرت مولانا چراغ علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ:

آپ کا سن پیدائش معلوم نہیں ہو سکا۔ حضرت خواجہ غلام مرتضیٰ نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ قلعہ والوں کے دست اقدس پر شرف بیعت حاصل کیا۔ کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ سے قصور میں تشریف لائے۔ تاحیات سلسلہ رشد و ہدایت اور اشاعت دین میں مصروف رہے۔ مزار موضع ''راؤ خاں والا'' رائے ونڈ روڈ ضلع قصور میں مرجع خاص و عام ہے۔ مزار پر عظیم الشان گنبد تعمیر کیا گیا ہے۔ ہر سال آپ کے دو عرس منعقد ہوتے ہیں۔

☆ حضرت بابا سید چراغ علی شاہ ہمدانی رحمہ اللہ تعالیٰ:

آپ کا ہمدانی بزرگوں سے تعلق تھا جو ہمدان سے ہجرت فرما کر قصور شہر میں رونق افروز ہوئے۔ موصوف صاحب کرامت ولی اللہ تھے۔ ۱۳۰۵ھ کو قصور شہر میں وصال ہوا۔ مزار پر انوار بستی چراغ شاہ قصور کے مشہور قبرستان میں مرجع خلائق ہے۔ آپ کا مزار مبارک ایک کمرے میں ہے جس میں تین مزار ہیں۔ ایک مزار آپ کا، دوسرا آپ کے لخت جگر حضرت صاحبزادہ بابا سید ولایت علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا اور تیسرا مزار حضرت بابا سید جلال شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ متوفی (1942ء) کا ہے۔ آپ کے مزار سے بجانب مشرق چند گز کے فاصلہ پر شہباز لامکانی، سرچشمہ ولایت، حاجی حرمین، صوفی باصفا حضرت حاجی عبدالرحمٰن نقشبندی قصوری خلیفہ مجاز حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا مزار ہے۔ حاجی صاحب کے مزار سے چند قدم کے فاصلہ پر حاجی محمد دین خلیفہ مجاز حضرت حاجی عبدالرحمٰن قصوری نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کا مزار ہے۔ ان کے مزار کے پاس حضرت مولانا قاری محمد سعید نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ متوفی (2002ء) کا مزار ہے۔

Marfat.com

حضرت پیر برندر حمہ اللہ تعالیٰ:

آپ اولیاء کبار میں شمار ہوتے ہیں۔ صاحب کرامت بزرگ تھے۔ قرآن وسنت کی تعلیمات کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ سن پیدائش اور سن وصال معلوم نہیں ہو سکا۔ مزار پرانی ریلوے لائن قصور میں حضرت پیر بولنار حمہ اللہ تعالیٰ کے مزار سے کچھ فاصلہ پر جانبِ شمال ہے جو مرجع خاص وعام ہے۔

☆ حضرت سید حمید گل شاہ نقشبندی سواتی قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ:

آپ 12 جنوری 1890ء بروز اتوار، ''ڈھیرئی جولوگرام'' مضافات مالاکنڈ ضلع مردان میں تولد ہوئے۔ والد بزرگوار کا نام حضرت گلاب شاہ سواتی رحمہ اللہ تعالیٰ تھا۔ علوم اسلامیہ کی تعلیم امام اہلسنت حضرت سید دیدار علی شاہ محدث الوری رحمہ اللہ تعالیٰ سے حاصل کی۔ حضرت پیر محمد ابراہیم ہاشمی نقشبندی پونچھوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست اقدس پر شرف بیعت حاصل کیا اور خرقہ خلافت وصول کیا۔ وصال کے وقت آپ کو ارشاد کے مطابق قصور شہر میں لایا گیا اور قصور شہر میں وصال ہوا۔ ۲۱، ربیع الاول ۱۳۷۴ھ مطابق 15 نومبر 1954ء میں وصال فرمایا۔ (اناللہ وانا الیہ راجعون)۔ مزار بیرون کوٹ حلیم خاں قصور میں مرجع خلائق ہے۔ مزار پر عظیم الشان گنبد تعمیر کیا گیا ہے۔ فی الحال حضرت حافظ سید محمد انور شاہ صاحب سجادہ نشین ہیں جو آپ کی تعلیمات و مشن کو لوگوں تک پہنچا رہے ہیں۔

☆ حضرت درویش محمد مجذوب رحمہ اللہ تعالیٰ:

آپ لاہور میں مقیم تھے۔ وہاں سے نظام پورہ ضلع قصور میں تشریف لائے۔ مجذوبانہ حالت و کیفیت میں زندگی گزاری۔ صاحب کرامت ولی اللہ تھے۔ آپ کا تعلق سادات گھرانے سے تھا۔ قصور شہر سے بجانب مغرب تین کلومیٹر کے فاصلہ پر موضع ''نظام پورہ'' میں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔ ہر سال آپ کا عرس مبارک منعقد ہوتا ہے۔

☆ حضرت باباڈھیا غازی رحمہ اللہ تعالیٰ:

آپ چوہان خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ سالِ ولادت اور وصال معلوم نہیں ہو سکا۔ ابتداءً غیر مسلم تھے اور شیر شاہ سوری کے عہد میں اسلام قبول کیا اور لکھی جنگل کے فسادیوں کے ہاتھوں سے شہید ہوئے۔ مزار آفیسر کالونی نزد پریس کلب قصور میں درخت کے سائے میں ایک کمرے کے چبوترے پر مرجع خاص وعام ہے۔

Marfat.com

کچہری روڈ قصور میں آپ کے مزار کی نشان دہی کے لیے ایک بورڈ نصب کیا گیا ہے جس پر یہ عبارت تحریر ہے:

''دربار عالیہ حضرت بابا پیر ڈھیے شاہ'' آپ کا عرس مبارک ہر سال ماہ ساون کے تیسرے اتوار کو منعقد ہوتا ہے۔''

☆ حضرت حاجی سید شریف شاہ قادری رحمہ اللہ تعالیٰ:

آپ قصور شہر کے اولیاء کبار میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت حاجی شریف شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ حضرت پیر صفدر علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے مرشد و مربی ہیں۔ ۱۱۸۳ھ مطابق 1769ء کو قصور شہر میں وصال فرمایا۔ مزار حضرت بابا سید بلھے شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے دربار عالیہ سے کچھ فاصلے پر ایک کمرہ میں مرجع خاص و عام ہے۔

☆ حضرت صدر دیوان شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ:

آپ قصور شہر کے مشہور اولیاء میں شمار ہوتے ہیں۔ صاحب کرامت ولی اللہ تھے۔ عبادت و ریاضت میں یکتا و ممتاز تھے۔ تا حیات رشد و ہدایت اور اشاعت دین میں مصروف رہے۔ آپ کا مزار قصور سے لاہور جانے والی سڑک کی چنگی سے جانبِ شمال کچھ فاصلے پر بستی، ''کوٹ صدر دیوان'' میں مرجع خلائق ہے۔ عرس مبارک ہر سال 17 پھاگن کو منعقد ہوتا ہے۔

☆ حضرت شیخ علم الدین چونی وال رحمہ اللہ تعالیٰ:

آپ اولیاء کبار میں سے ایک ہیں۔ حضرت شیخ عبدالجلیل لاہوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے مرید و خلیفہ مجاز تھے۔ ایک عرصہ تک اپنے مرشد کامل کی خدمت میں مصروف رہے حتیٰ کہ شیخ علم الدین گاذر کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ نے 1916ء میں وصال فرمایا۔ مزار ''چونیاں''، ضلع قصور میں مرجع خلائق ہے۔ مزار پر عظیم الشان دربار بنایا گیا ہے۔ دربار میں دو قبور ہیں ایک قبر آپ کی اور دوسری قبر حضرت سید رونق علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہے۔ آپ کا عرس مبارک ہر سال 13 ہاڑ کو منعقد ہوتا ہے۔ چند سالوں سے مزار مبارک محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہے۔

☆ حضرت شیخ عبدالخالق خویشگی قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ:

آپ کی ولادت باسعادت 1720ء میں ہوئی۔ سلسلہ عالیہ قادریہ میں شرف بیعت حاصل

Marfat.com

کیا۔حافظ قرآن ، عالم ربانی ،ولی کامل اورعلوم ظاہری و باطنی سے آراستہ تھے ۔خویشگی برادری سے تعلق رکھتے تھے۔آپ صحیح العقیدہ سنی مسلمان تھے ۔آپ نے غلط عقائد کے علمبردار علماء سے مناظرے بھی کیے۔ موصوف کا وصال 1801ء میں ہوا۔مزار آفیسر کالونی قصور کی مشہور آبادی ''عبدالخالق'' (جو آپ کے نام سے موسوم ہے) میں ایک چاردیوار میں مرجع خلائق ہے۔۱۸ ذی القعدہ کو ہر سال آپ کا عرس مبارک منعقد ہوتا ہے۔

☆ حضرت علامہ مولانا عبدالرسول قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ:

آپ کی ولادت با سعادت ۱۲۳۵ھ مطابق 1742ء میں حضرت خواجہ غلام محی الدین دائم الحضوری قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قصور میں ہوئی ۔ والدگرامی نے آپ کی پیدائش کے بارے میں بہت پہلے اپنی تصنیف ''تحفہ رسولیہ'' میں اطلاع دے دی تھی ۔ حفظ قرآن کرنے کے بعد علوم اسلامیہ میں مہارت تامہ حاصل کی ۔ موصوف عالم ربانی ، حافظ قرآن ، ولی کامل اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے بلند پایہ روحانی پیشوا تھے ۔کتب علوم اسلامیہ پر اس قدر دسترس حاصل تھی کہ دوران تدریس کتب اپنے سے دور رکھتے اور طلباء کو درس دیتے تو ایک لفظ کی بھی غلطی نہ ہوتی ۔ عاشق رسول ﷺ ، صحیح العقیدہ سنی اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے مقلد تھے ۔ غیر مقلد آپ کی توہین کرتے تو آپ فرماتے : اغیار کی باتوں کو برداشت کرنا سنت رسول ﷺ ہے۔ حضرت خواجہ غلام نبی لِلّٰہ شریف والے اور حضرت علامہ غلام مرتضیٰ بیربل شریف والے آپ کے ہم سبق تھے۔آپ نے ۱۲۹۴ھ مطابق 1877ء کو قصور شہر میں وصال فرمایا۔مزار کوٹ غلام محمد خاں قصور کے قبرستان میں مرجع خلائق ہے۔

☆ حضرت علامہ علی محمد جماعتی رحمہ اللہ تعالیٰ:

آپ فتو والہ مضافات فیروز پور میں پیدا ہوئے ۔انصاری برادری کے چشم و چراغ تھے ۔موصوف کا نسب نامہ یوں ہے : علامہ علی محمد بن احمد دین بن عظمت دین بن حافظ محمد رحمہم اللہ تعالیٰ ۔آپ امامت ،خطابت اور تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔ابھی نابالغ تھے کہ شادی خانہ آبادی ہوگئی ۔ جب آٹھ بیٹے ہوگئے تو علوم اسلامیہ کی تحصیل کا سلسلہ شروع کیا۔آپ کی مشاورت سے محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ سردار احمد رحمہ اللہ تعالیٰ فیصل آبادی نے فیصل آباد میں ''جامعہ رضویہ مظہر اسلام'' کی بنیاد رکھی ۔۲۶ ربیع الثانی ۱۳۸۹ھ مطابق 12 جولائی 1969ء میں آپ کا وصال ہوا۔کوٹ علی گڑھ قصور کے قبرستان میں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے

Marfat.com

☆ حضرت پیر عبداللہ شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ:

آپ سکھ مذہب سے مسلمان ہوئے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد حضرت پیر عبدالکریم شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست اقدس پر شرف بیعت حاصل کیا اور خلیفہ مجاز قرار پائے۔ سلسلہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ کے پیشوا بنے۔ آپ کے چند ارشادات عالیہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

☆ مرشد اس کو بناؤ جس کا چہرہ پرنور ہو، جسے دیکھ کر خدا یاد آ جائے۔

☆ پیر اپنی روزی خود کماتا ہو کیونکہ رزق حلال کھانے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔

☆ مرشد نمازی ہو اور شریعت کی خاص باتوں کو جانتا ہو۔

☆ پیر ہاتھ کا سخی ہوتا کہ بوقت ضرورت کسی اور کو بھی روٹی کھلا سکے۔

☆ لالچی ہرگز نہ ہو کیونکہ لالچ محبت کو کاٹ دیتا ہے۔

۲۵، ذی القعدہ ۱۳۷۹ھ مطابق 11 اپریل 1960ء بروز اتوار آپ نے وصال فرمایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○ مزار کوٹ غلام محمد خان کے مشرقی قبرستان کچہری روڈ قصور میں مرجع خلائق ہے۔

☆ حضرت سید عمران علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ :

آپ کا سن پیدائش معلوم نہیں ہو سکا۔ فروغ سلسلہ عالیہ اور اشاعت دین میں تاحیات مصروف رہے۔ 12 دسمبر 1989ء کو بروز جمعرات وصال ہوا۔ مزار کوٹ غلام محمد خان قصور کے قبرستان میں مرجع خلائق ہے۔ لوح مزار پر عبارت یوں تحریر ہے: ''دربار عالیہ سید عمران علی شاہ''

☆ حضرت حافظ غلام مرتضیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ:

آپ کو علوم اسلامیہ پر مہارت تامہ حاصل تھی۔ کتب کی عبارات آپ کو زبانی یاد تھیں بالخصوص منطق، فلسفہ، اسماء الرجال، شعر و ادب اور صرف و نحو پر گہری گرفت تھی۔ آپ کے نام پر ایک مسجد تعمیر کی گئی۔ وصال قصور شہر میں ہوا۔ مزار کوٹ غلام محمد خان قصور کے قبرستان میں مرجع خلائق ہے۔

☆ حضرت خواجہ حافظ غلام مصطفیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ:

آپ حضرت خواجہ حافظ غلام مرتضی رحمہ اللہ تعالی کے صاحبزادے تھے۔ موصوف نے حفظ قرآن کے بعد علوم اسلامیہ کی تکمیل کی۔ آپ قصور شہر کے مفتی، فقہی، محدث اور مفسر کہلائے۔ ۱۲۰۳ھ مطابق

Marfat.com

1788ء میں وصال فرمایا۔ مزار حضرت خواجہ غلام محی الدین دائم الحضوری قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزار کی بائیں جانب قصور میں مرجع خلائق ہے۔

☆ حضرت علامہ غلام دستگیر قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ:

آپ اندرون موچی دروازہ لاہور میں تولد ہوئے۔ والد گرامی کا نام علامہ حسن بخش صدیقی تھا۔ آپ نے حفظ قرآن کے بعد علوم اسلامیہ کی تکمیل فرمائی۔ حضرت خواجہ غلام محی الدین الحضوری قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ سے علوم اسلامیہ کی تحصیل فرمائی۔ استاد محترم نے اپنی صاحبزادی سے آپ کی شادی کر دی تھی۔ آپ نے باطل نظریات کے حامل لوگوں کے ساتھ کئی فیصلہ کن مناظرے کیے اور ان کو شکست دی۔ ''مشہور زمانہ کتاب ''تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل'' آپ کی تصنیف ہے۔ 1978ء میں عیسائیت کے خلاف ''تحریف القرآن'' کے نام سے کتاب لکھی جو انجمن حمایت اسلام لاہور نے شائع کی۔

1890ء میں آپ حج بیت اللہ کے لیے تشریف لے گئے اور روضہ رسول ﷺ پر حاضری دی۔

آپ کی مشہور تصانیف میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں:

☆ تحقیق صلوٰۃ الجمعہ ☆ تحفہ دستگیریہ جواب اثنا عشریہ ☆ ہدایۃ الشیعین (منقبت چار یار مع حسنین) ☆ تحقیق تقدیس الوکیل ☆ توضیح دلائل وتصریح ابحاث فرید کوٹ ☆ ظفر المقلدین ☆ کشف النور عن مسئلۃ القبور ☆ فتح الربانی بہ دفع کید قادیانی ☆ نصرۃ الابرار فی جواب الاشتہار۔

۱۳۱۵ھ مطابق 1897ء میں آپ کا وصال ہوا۔ مزار قبرستان کوٹ غلام محمد خاں قصور میں مرجع خلائق ہے۔

☆ حضرت شاہ کمال بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ:

آپ نے پیر جہانیاں کے خطاب سے شہرت حاصل کی۔ سید محمد نور بن حضرت سید بہا علی شیر گیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے خسر تھے۔ عالم ربانی اور ولی کامل تھے۔ تاحیات منصب رشد و ہدایت پر فائز اور اشاعت دین میں مصروف رہے۔ چونیاں ضلع قصور میں آپ نے وصال فرمایا۔ مزار حجرہ شاہ مقیم سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر جانبِ مغرب مرجع خلائق ہے۔

Marfat.com

☆ حضرت شیخ حاجی گگن شوریائی قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ:

آپ نے دینی گھرانے میں آنکھ کھولی۔ ابتدائی زندگی میں بھی صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ سات مرتبہ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی اور روضہ رسول ﷺ پر حاضری دی۔ چہرہ انور پر اکثر برقعہ رکھا کرتے تھے۔ صاحب کرامت بزرگ اور ولی کامل تھے۔ آگ سے آپ کو بہت محبت تھی۔ اس لیے ہمہ وقت آگ جلائے رکھتے۔ ۱۰۴۳ھ مطابق 1633ء میں وصال فرمایا۔ مزار سینٹرل جیل قصور سے جانب مشرق نصف کلومیٹر کے فاصلہ پر مرجع خلائق ہے۔

☆ حضرت بابا گلزار شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ:

آپ کی ولادت با سعادت ''مہالم کلاں'' نزد گنڈا سنگھ باڈر ضلع قصور میں کھتری خاندان میں ہوئی۔ آپ پیدائشی مجذوب تھے۔ بڑے بھائی ہزاری مل نے ایک دفعہ آپ کو دکان پر بٹھایا تو ایک خاتون گندم کے بدلے چینی لینے آئی۔ آپ نے گندم کے برابر چینی دے دی۔ اس عورت نے اپنے محلہ کی عورتوں سے اس بارے میں کہا تو وہ عورتیں بھی گندم لے کر دکان پر آئیں تو باباجی نے ان کو بھی گندم کے وزن کے برابر مطلوبہ چیز وزن کر کے دے دی۔ اس طرح معلوم ہونے پر اور عورتیں سودا سلف خریدنے کے لیے آ گئیں تو انہوں نے بھی آپ سے خوب استفادہ کیا۔

بھائی کو اس صورتحال کا علم ہوا تو اس نے آپ کو خوب ڈانٹا۔ آپ نے فرمایا: بھائی جان! تمہیں بالکل نقصان نہیں ہوگا۔ اس نے دکان میں جھانک کر دیکھا تو تمام دکان سامان سے بھری پڑی تھی۔ ایک دفعہ کوئی تاجر گندم خریدنے کے لیے آیا تو آپ نے گندم تولنا شروع کی۔ جب وزن کرتے ہوئے تیرہ کے عدد پر پہنچے تو یہ عدد کہتے ہوئے تمام گندم تول کر دے دی۔ لوگوں نے بڑے بھائی کو بطور شکایت کہا تو اس نے آپ کو خوب ڈانٹا اور گھر سے نکال دیا۔ آپ حضرت خواجہ غلام محی الدین (مہالم کلاں ضلع قصور) کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے اور اسلامی نام گلزار شاہ رکھ لیا۔ آپ نے حضرت خواجہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست اقدس پر شرف بیعت وخرقہ خلافت حاصل کیا اور منازل سلوک طے کیں۔ اپنے مرشد کامل کی اجازت سے ''شیخ پورہ'' آبادی میں تشریف لے گئے اور وہاں سرس کے درخت کے نیچے قیام پذیر ہو گئے۔ اس درخت سے مسلسل تین مہینے تک دودھ بہتا رہا۔ علاقہ بھر کی خواتین اور لڑکے دودھ استعمال میں لاتے رہے۔ ۱۱

Marfat.com

محرم الحرام ۱۳۶۱ھ مطابق 27 جنوری 1942ء میں آپ کا وصال ہوا۔ مزار موضع ''شیخ پورہ'' نزد گنڈا سنگھ ضلع قصور میں مرجع خلائق ہے۔ آپ کے وصال کے بعد حضرت بابا محمد شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ سجادہ نشین مقرر ہوئے۔

☆ حضرت بابا سید غلام مصطفیٰ شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ:

آپ کا سن پیدائش معلوم نہیں ہو سکا۔ سادات گھرانے کے چشم و چراغ تھے۔ آپ بابا متو شاہ ولی کے نام سے مشہور تھے۔ صاحب کرامت اور ولی کامل تھے۔ سن وصال معلوم نہیں ہو سکا۔ مزار شہر چونیاں ضلع قصور میں مرجع خلائق ہے۔ مزار پر عظیم الشان گنبد تعمیر کیا گیا ہے اور درگاہ شریف محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہے۔ 1994ء میں محکمہ نے مزار کی تعمیر جدید کی ہے۔

☆ حضرت خواجہ محمد صادق قادری قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ:

آپ حضرت جلال الدین کبیر الاولیاء پانی پتی رحمہ اللہ تعالیٰ کی اولاد سے تھے۔ آپ کا سن پیدائش و وصال معلوم نہیں ہو سکا۔ سلسلہ قادریہ میں بیعت و مجاز تھے۔ مزار کوٹ غلام محمد خان قصور کے قبرستان میں ایک چار دیواری میں مرجع خلائق ہے۔

☆ حضرت بابا مٹھو شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ:

آپ کا سن پیدائش و وصال معلوم نہیں ہو سکا۔ حالات زندگی بھی دستیاب نہیں ہو سکے۔ آپ کا مزار قصبہ مصطفیٰ آباد (للیانی) ضلع قصور میں مرجع خلائق ہے۔ مزار پر مندرجہ ذیل عبارت تحریر ہے:

یا اللہ جل جلالک　　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مزار پر انوار

حضرت بابا مٹھو شاہ ولی رحمہ اللہ تعالیٰ

☆ حضرت غازی محمد صدیق شہید رحمہ اللہ تعالیٰ:

آپ 1914ء کے لگ بھگ پیدا ہوئے۔ موصوف شیخ برادری کے چشم و چراغ تھے۔ والد گرامی کا

Marfat.com

اسم گرامی شیخ کرم الٰہی تھا جو فیروز پور چھاؤنی میں قیام پزیر تھے۔ پانچ سال کی عمر میں قرآن سے تعلیم کا آغاز کیا۔ 1925ء میں پانچویں جماعت پاس کی۔ 1928ء میں آٹھویں جماعت کا امتحان پاس کیا۔ بچپن میں والد گرامی کا انتقال ہوگیا۔ ''پالامل'' نامی شخص نے اسلام، شعائر اسلام اور بانی اسلام ﷺ کی گستاخی کرنا اپنا معمول بنا رکھا تھا۔ ایک رات خواب دیکھتے ہیں کہ رسول معظم ﷺ نے زیارت سے مشرف فرمایا اور مذکورہ گستاخ رسول کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ آپ نے حبیب خدا ﷺ کے ارشاد کے مطابق مذکورہ گستاخ رسول کو واصل جہنم کیا۔ ۲۹ ذی العقد ۱۳۵۳ھ مطابق 1935ء بروز بدھ بوقت صبح سات بجے جام شہادت نوش فرمایا۔ ''اسلامیہ ہائی سکول'' قصور کے کمرے میں آپ کا جنازہ رکھا گیا۔ جنازہ اٹھایا گیا تو نصف میل کا سفر تین گھنٹوں میں طے کیا جا سکا۔ جنازے میں ایک لاکھ سے زائد غلامان مصطفیٰ ﷺ موجود تھے۔ آپ کا مزار کوٹ غلام محمد خان قصور میں مرجع خلائق ہے۔

☆ حضرت صوفی محمد ابراہیم قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ:

آپ قصور شہر کے شیخ خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ ظاہری تعلیم حاصل نہیں کی تھی تاہم علم لدنی حاصل تھا۔ بہت سی علمی خدمات سرانجام دیں۔ حضرت خواجہ غلام مرتضیٰ بیربلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست اقدس پر شرف بیعت حاصل کیا اور خلیفہ مجاز ہوئے۔ موصوف حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے مخلص وعقیدتمند تھے۔ حضرت میاں صاحب شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی سب سے پہلی سوانح حیات: ''خزینہ معرفت'' صوفی صاحب منصف تھے۔ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ جب قصور میں تشریف لاتے تو آپ کے ہاں قیام فرماتے۔ آپ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے نقش قدم پر تھے۔ ۱۲، ذوالحجہ ۱۳۵۰ھ مطابق 19 اپریل 1932ء بروز منگل وصال فرمایا۔ مزار کوٹ غلام محمد خان قصور کے قبرستان میں مرجع خلائق ہے۔

☆ حضرت پیر محمد عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ:

آپ 10 اپریل 1912ء میں موضع ''حسین خاں والا'' پتوکی ضلع قصور میں پیدا ہوئے۔ موصوف باجوہ جٹ برادری کے چشم و چراغ تھے۔ والد گرامی کا نام میاں گوہر علی رحمہ اللہ تعالیٰ تھا۔ تعلیم کا آغاز قرآن سے کیا۔ قران حفظ کرنے کے بعد علوم اسلامیہ میں مہارت حاصل کی۔ تکمیل علوم اسلامیہ کے بعد کوٹ غلام محمد

Marfat.com

خان قصور میں امامت و خطابت کی خدمات انجام دیتے رہے۔ آپ نے علم غیب، ندائے یا رسول اللہ اور بشریت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بد مذہب لوگوں سے مناظرے کیے اور شکست فاش دی۔ آپ نے حضرت خواجہ نور محمد نقشبندی قلعہ شریف لاہوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست اقدس پر شرف بیعت حاصل کیا اور خلیفہ مجاز قرار پائے۔ 8 اپریل 1975ء میں بروز جمعۃ المبارک کو وصال فرمایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○ط مزار کوٹ غلام محمد خان قصور کے مشہور قبرستان میں مرجع خلائق ہے۔

حضرت صوفی سید محمد نقیب اللہ شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ:

آپ پٹھان برادری کے چشم و چراغ تھے۔ سن پیدائش معلوم نہیں ہو سکا۔ والد گرامی کا نام سید زید اللہ شاہ تھا۔ آپ اسی (80) سال تک رشد و ہدایت کی خدمات انجام دیتے رہے۔ آپ کے چند ارشادات عالیہ مندرجہ ذیل ہیں:

☆ باوضو رہنا نہایت ہی اعلیٰ عمل ہے ☆ نماز با جماعت ادا کرنا افضل ہے۔ ☆ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور نیتوں پر مراد ملتی ہے۔ ☆ فضول کاموں اور باتوں کو چھوڑ دینا نہایت ضروری ہے۔ ☆ جس نے کم بولنا، کم کھانا اور خاموشی اختیار کی اس نے خدا کی راہ پائی۔

آپ کا وصال ۲۷، رمضان المبارک ۱۴۱۵ھ مطابق یکم اپریل 1995ء میں ہوا۔ مزار ''نقیب آباد'' ضلع قصور میں مرجع خلائق ہے۔ مزار پر عظیم الشان گنبد تعمیر کیا گیا ہے۔

☆ حضرت صوفی محمد شفیع نقشبندی مجددی رحمہ اللہ تعالیٰ:

آپ تقریباً 1912ء کو توڑے پور میں پیدا ہوئے۔ والد گرامی کا اسم گرامی میاں قمر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ تھا۔ آپ کی والدہ ماجدہ کے انتقال کے بعد والد گرامی کوٹ حلیم خاں قصور میں تشریف لائے اور قیام موصوف نے علوم ظاہری حضرت حافظ دولت خاں رحمہ اللہ تعالیٰ سے حاصل کیے۔ حضرت سید حمید گل شاہ سواتی رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست اقدس پر شرف بیعت حاصل کیا اور خلیفہ مجاز قرار پائے۔ ۱۵ ذی القعدہ ۱۴۰۵ھ مطابق 13 اگست 1985ء میں وصال فرمایا۔ مزار بیرون کوٹ حلیم خاں قصور میں مرجع خلائق ہے۔

☆ حضرت نیک مراد رحمہ اللہ تعالیٰ:

آپ صاحب کرامت ولی کامل تھے۔ سال پیدائش و وصال معلوم نہیں ہو سکا۔ احوال و آثار کے

Marfat.com

بارے میں بھی تذکرہ نویس خاموش ہیں۔ مزار قصبہ کنگن پور تحصیل چونیاں میں مرجع خلائق ہے۔

☆ حضرت حافظ نور احمد رحمہ اللہ تعالیٰ:

آپ 3 دسمبر 1907ء کو رہتک شہر میں پیدا ہوئے۔ سلسلہ نسب یوں ہے: حافظ نور احمد بن محمد حسین بن میاں غلام احمد رحمہم اللہ تعالیٰ۔ آپ نے اپنے والد گرامی کے دست اقدس پر شرف بیعت حاصل کیا۔ حضرت پیر سید جماعت علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خرقہ خلافت سے نوازا۔ ۱۰ جمادی الثانی ۱۴۰۶ھ مطابق 20 فروری 1986ء میں وصال فرمایا۔ مزار کوٹ غلام محمد خان قصور کے مشہور قبرستان میں مرجع خلائق ہے۔

☆ حضرت پیر تو شوریانی رحمہ اللہ تعالیٰ:

آپ کا سن پیدائش معلوم نہیں ہو سکا۔ موصوف عالم ربانی، ولی کامل، قطب الاقطاب اور غوث وقت تھے۔ شیخ الاسلام حضرت خواجہ دود چشتی رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست اقدس پر شرف بیعت حاصل کیا۔ قصور شہر کے خویشگی پٹھان بکثرت آپ کی ارادت میں داخل ہوئے۔ ۵۵۰ھ میں آپ نے وصال فرمایا۔ قصور کے نواح میں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

☆ حضرت حافظ غلام محی الدین چشتی قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ:

آپ کا سن پیدائش معلوم نہیں ہو سکا۔ حضرت میاں محمد شاہ چشتی ہوشیار پوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست اقدس پر شرف بیعت حاصل کیا اور خرقہ خلافت سے نوازے گئے۔ آپ میاں علی محمد خان رحمہ اللہ تعالیٰ کی رہائش گاہ متصل دربار عالیہ حضرت داتا گنج بخش رحمہ اللہ تعالیٰ لاہور میں مقیم تھے۔ عالم ربانی، ولی کامل اور صاحب کرامت بزرگ تھے۔ پاکستان کے مشہور خطاط منشی عبدالمجید پروین رقم آپ کے مرید تھے۔ آپ نے شاعر مشرق حضرت علامہ ڈاکٹر محمد اقبال کی نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمہ اللہ تعالیٰ کے عرس مبارک پر حاضری کی غرض سے براستہ قصور روانہ ہوئے۔ جب قصور میں پہنچے تو شدید علالت کا شکار ہو گئے۔ ۸، محرم الحرام ۱۳۶۷ھ مطابق 22 نومبر 1947ء میں آپ نے وصال فرمایا۔ مزار حضرت خواجہ غلام محی الدین دائم الحضوری قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزار کے قریب مرجع خلائق ہے۔

☆ حضرت خواجہ شعیب الدین المعروف بابا کمال چشتی رحمہ اللہ تعالیٰ:

حضرت خواجہ شعیب الدین المعروف بابا کمال چشتی رحمہ اللہ تعالیٰ کا سال ولادت معلوم نہیں ہو سکا۔

Marfat.com

آپ کے دور کا تعین کرنا مشکل ہے۔ البتہ قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ نویں صدی ہجری کے نصف آخر سے لے کر دسویں صدی ہجری کے آغاز تک آپ کا زمانہ ہے۔ جس میں آپ رشد و ہدایت کی خدمات انجام دیتے رہے۔

آپ کا نام شعیب الدین المعروف بابا شیخ کمال چشتی رحمہ اللہ تعالیٰ تھا۔ خلیفہ دوم حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسل پاک سے تھے۔ آپ کا سلسلہ نسب بارہ واسطوں سے حضرت مسعود گنج شکر رحمہ اللہ تعالیٰ سے جاملتا ہے۔

تذکرہ نویسوں نے آپ کا نسب نامہ یوں تحریر کیا ہے:

حضرت شعیب الدین کمال چشتی بن شیخ علی شیر بن شیخ شہاب الدین بن شیخ مظفر الدین بن شیخ سنعان بن شیخ صدر الدین بن شیخ فخر الدین بن شیخ مسعود بن شیخ جلال الدین بن شیخ فیروز شاہ بن شیخ محمد شہید بن شیخ بدر الدین سلیمان بن شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر رحمہم اللہ تعالیٰ۔

سن ولادت کی طرح آپ کی قصور شہر میں تشریف آوری کے سال کے بارے میں بھی تذکرہ نویس خاموش ہیں البتہ معروف مؤرخ و مصنف علامہ عبداللہ خویشگی کی تحقیق کے مطابق قصور میں راجہ رائے سنگھ کی بناء قلعہ سے قبل آپ کا مزار موجود تھا۔ علامہ عبداللہ خویشگی اپنی کتاب ''اخبار الاولیاء'' میں لکھتے ہیں کہ:

''حضرات مشائخ متقدمین میں سے حضرت کمال چشتی رحمہ اللہ تعالیٰ کا مزار قصور شہر میں راجہ رائے سنگھ کی بنائے قلعہ سے قبل موجود تھا۔''

یہی مؤرخ اپنی دوسری کتاب ''معارج الولایت'' میں حضرت شیخ کمال چشتی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات زندگی کے ضمن میں آپ کے زمانہ کا تعین کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''جب راجہ رائے سنگھ کی قصور شہر میں بناء قلعہ سے قبل حضرت شیخ کمال چشتی رحمہ اللہ تعالیٰ کا مزار موجود تھا۔ تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نویں صدی ہجری کے وسط سے لے کر دسویں صدی ہجری کے ابتدائی سالوں تک خلق خدا میں رشد و ہدایت کے فرائض انجام دیتے رہے ہیں۔''

حضرت شیخ کمال چشتی رحمہ اللہ تعالیٰ صاحب کرامت ولی کامل تھے۔ وصال کے بعد بھی آپ کے تصرف کے بارے میں تذکرہ نویسوں نے یہ واقعہ بیان کیا ہے کہ راجہ رائے سنگھ نے قصور میں آنے کے بعد آپ کے مزار کو شہید کر کے اس کی جگہ اپنا قلعہ تعمیر کرنے کی کوشش کی لیکن اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکا۔

اس بارے میں علامہ عبداللہ خویشگی لکھتے ہیں کہ:

''جب راجہ رائے سنگھ نے قصور شہر میں حضرت شیخ کمال چشتی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزار کو شہید کر کے

Marfat.com

عین اسی جگہ پر قلعہ کی بنیاد رکھی تو قلعہ قائم نہ رہ سکا بلکہ زمین بوس ہو گیا۔ (اس کے حکم سے) معماروں نے کئی بار نہایت احتیاط سے قلعہ تعمیر کرنے کی کوشش کی لیکن قلعہ تعمیر کرنے کے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے۔ راجہ نے لوگوں سے قلعہ کے برقرار نہ رہنے کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے جواب دیا کہ: یہ صاحب مزار کی بے ادبی اور توہین کا ثمرہ ہے۔ اصل صورت حال راجہ کی سمجھ میں آ گئی تو اس نے مزار کو دوبارہ تعمیر کروایا اور اس مقام پر قلعہ کی تعمیر کا پروگرام ملتوی کر دیا۔"

حضرت بابا شیخ کمال چشتی رحمہ اللہ تعالیٰ صاحب کرامت بزرگ تھے۔ آپ کی یہ کرامت اہل قصور میں نسلاً بعد نسلاً مشہور چلی آ رہی ہے کہ "ردہے وال" (قصور کی پرانی آبادی) کا راجہ ہمہ وقت مسلمانوں کو اپنے ظلم و ستم کا نشانہ بنانے کی کوشش میں مصروف رہتا تھا۔ آپ نے کئی بار اسے سمجھانے کی بھی کوشش کی لیکن اس نے بات نہ مانی۔ ایک دفعہ راجہ نے ایک عورت پر ظلم و ستم کیا تو وہ فریاد لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ نے طیش میں آ کر اس کے بارے میں بددعا کی تو راجہ بروقت ہلاک ہو گیا۔ اور دوسرے لوگوں کے لیے نشان عبرت ثابت ہوا۔

آپ کا مزار کچہری روڈ قصور میں ایک بلند و بالا ٹیلے پر ہے۔ جہاں 80 زینے چڑھ کر جانا پڑتا ہے۔ ہر جمعرات کو لوگ مزار پر مرادیں لے کر آتے ہیں جو پوری ہو جاتی ہیں۔ مزار اقدس کے اطراف میں آبادکاری کا سلسلہ تیز رفتاری سے شروع ہو چکا ہے۔ مزار سے بجانب شمال روہی وال شہر کے تباہ ہونے کے کھنڈرات واضح طور پر دکھائی دیتے ہیں۔ لوح مزار پر مندرجہ ذیل عبارت تحریر ہے:

یا حی　　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　یا قیوم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مزار مبارک

حضرت بابا شاہ کمال چشتی رحمہ اللہ تعالیٰ

سن وصال تحریر نہیں ہے۔

حضرت بابا سید بلھے شاہ شطاری قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ

آپ کی ولادت باسعادت 1680ء میں ہوئی۔ والد گرامی کا اسم گرامی حضرت بابا سید سخی محمد درویش شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ تھا۔ والد گرامی نے آپ کا نام "سید محمد عبداللہ شاہ" تجویز فرمایا۔ جبکہ عرف سید بلھے

Marfat.com

شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ تھا۔ آپ نے قرآن پاک سے تعلیم کا آغاز کیا۔ قرآن کی تعلیم کے بعد علوم اسلامیہ کی قصور شہر کے جلیل القدر مفتی، عالم ربانی، پیشوائے طریقت وشریعت، خواجہ خواجگان، حضرت علامہ غلام مرتضیٰ قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ سے تحصیل فرمائی۔ حضرت سید وارث شاہ صاحب مصنف ''ہیر وارث شاہ'' آپ کے ہم سبق تھے۔ علوم اسلامیہ کی تکمیل کے بعد حضرت پیر شاہ عنایت قادری رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست اقدس پر شرف بیعت حاصل کیا۔ آپ عاشق رسول ﷺ اور صحیح العقیدہ سنی مسلمان تھے۔ آپ کے دور میں جہلاء نے قصور شہر میں شیطانی محافل کا انعقاد کر کے اسلام سے دوری کا سامان مہیا کرنے کی کوشش کی لیکن آپ کی تبلیغ اور سلسلہ رشد وہدایت کے جاری رکھنے کے نتیجہ میں ان کی تحریک بے دینی کامیاب نہ ہو سکی بلکہ قبل از وقت دم توڑ گئی۔

حضرت بابا سید بلھے شاہ قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ عالم ربانی، ولی کامل اور صاحب کرامت بزرگ تھے۔ زمانہ طالب علمی کی ایک کرامت مشہور ہے کہ استاد گرامی حضرت خواجہ غلام مرتضیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ کے صاحبزادے حضرت غلام مصطفیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ شدید علالت کا شکار ہو گئے۔ کوشش بسیار کے باوجود ان کے مرض میں افاقہ نہ ہوا۔ حکیموں اور ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دے دیا۔ استاد محترم نے آپ کو صورتحال سے آگاہ کرتے ہوئے دم کرنے اور دعا کرنے کے لیے اپنے گھر بھیجا۔ آپ نے اپنے استاد گرامی کی نعلین شریفین اپنے سر پر رکھیں اور قبرستان میں تشریف لے گئے۔ ایک صاحب قبر کے لیے خصوصی دعا کی۔ صاحب قبر نے آواز دی آپ نے میرے ساتھ حسن سلوک کیا آپ جو چاہتے ہیں مانگ لیں۔ آپ نے اپنے استاد گرامی کے صاحبزادے حضرت غلام مصطفیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ کے لیے زندگی اور صحت مانگی۔ اللہ تعالیٰ نے صاحبزادہ صاحب کو زندگی اور صحت عطا فرما دی۔

آپ کی تبلیغی کوشش، سلسلہ رشد وہدایت اور نصیحت اموز شاعری سے ہزاروں لوگوں کو صراط مستقیم کی دولت ملی۔ فاسق ونافرمان لوگ پابند شریعت بن گئے اور رسول اعظم ﷺ کے عاشق صادق بن گئے۔ صاحب تصنیف بزرگ تھے، آپ کی مشہور تصنیف ''دیوان بلھے شاہ'' کے نام سے مشہور ہے۔ آپ کی شاعری قرآن و سنت کی روح کے عین مطابق تھی۔ پابندی شرع کے حوالے سے آپ نے فرمایا:

شریعت میری دائی اے　　طریقت میری مائی اے

آپ نے شریعت کو دائی اور طریقت کو مائی قرار دیا۔ جس کا مطلب واضح ہے کہ آپ کی زندگی کا ہر

Marfat.com

پہلو شریعت مصطفوی ﷺ کے عین مطابق تھا۔ وصال کو صدیاں گزر چکی ہیں لیکن آپ کی تعلیمات پاکیزہ اور تازہ ہے۔ آپ کے کلام کو سمجھنے کے لیے علم و دانش کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی صرف اردو خواں دعویٰ کرے کہ اس نے آپ کے کلام کی روح تک رسائی حاصل کر لی ہے تو یہ محال نہیں تو مشکل ضرور ہے۔

1758ء میں قصور شہر میں وصال فرمایا۔ قصور شہر کے وسط میں اپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔ مزار مبارک محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہے۔ محکمہ کے زیر اہتمام ہر سال آپ کا عرس مبارک منعقد ہوتا ہے جس میں علماء کرام، مشائخ عظام، نعت خوان حضرات اور عقید تمند بکثرت شرکت کرتے ہیں۔ اس موقع پر آپ کی سیرت، مقام، کرامات اور تعلیمات پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔

1961ء کی بات ہے کہ حضرت خواجہ میاں علی محمد خاں چشتی نظامی رحمہ اللہ تعالیٰ قصور شہر میں حضرت بابا بلھے شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری کے لیے آئے تو ملاحظہ کیا کہ دربار عالیہ، مسجد، چاہ مبارک اور سماع ہال بالکل بوسیدہ ہو چکے ہیں۔ آپ نے اپنے مرید خاص اور منظور نظر حضرت حاجی عبدالسلام رحمہ اللہ تعالیٰ کو حکم دیا کہ حضرت بلھے شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے دربار عالیہ، مسجد، چاہ اور سماع ہال کی مرمت نو کی جائے۔ انہوں نے اپنے مرشد کامل کے حکم کے مطابق قصور میں قیام کیا اور اپنے پیر بھائیوں کی معاونت سے دربار مبارک اور مسجد کی مرمت کی اور کنویں (کھوئی) کو صاف کر کے چالو کیا تا کہ وضو کے لیے اس کا پانی استعمال کیا جا سکے۔ علاوہ ازیں مسجد کی تعمیر نو کر کے شہر کی عظیم الشان اور بے مثال مسجد بنا دی۔ حال ہی میں محکمہ اوقاف کے زیر اہتمام ''جامع مسجد بلھے شاہ'' وسیع و عریض اور شایان شان طریقے سے از سر نو تعمیر کی گئی ہے۔

☆ حضرت خواجہ غلام محی الدین دائم الحضوری قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ:

حضرت خواجہ غلام محی الدین دائم الحضوری قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ ۱۲۰۲ھ مطابق 1788ء کو حضرت خواجہ غلام مصطفیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قصور شہر میں پیدا ہوئے۔

والدین نے آپ کا نام ''غلام محی الدین'' رکھا۔ والد گرامی کا اسم گرامی خواجہ غلام مصطفیٰ، دادا جان کا نام حضرت خواجہ غلام مرتضیٰ (جو دو مشہور صوفی شعراء حضرت بابا سید بلھے شاہ اور حضرت سید وارث شاہ رحمہما اللہ تعالیٰ کے استاد تھے) تھا۔ مختصر نسب نامہ یوں ہے: غلام محی الدین بن غلام مصطفیٰ بن غلام مرتضیٰ رحمہم اللہ تعالیٰ۔ آپ کا نسب نامہ یار غار رسول اعظم ﷺ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔

Marfat.com

آپ رسول اعظم ﷺ کے عاشق صادق تھے۔آپ کی بارگاہ میں بکثرت ہدیہ درود وسلام پیش کیا کرتے حتی کہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں آپ کو مقام حضوری حاصل ہوگیا۔جب بھی چاہتے حجرہ میں تشریف لے جاتے تو آپ ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہو جاتا اسی سبب سے آپ کو ''دائم الحضوری'' کہا جاتا ہے۔

والد گرامی کا آپ کے بچپن میں انتقال ہوا۔سنت مصطفوی ﷺ کے مطابق یتیمی کے عالم میں پرورش پائی۔چچا جان حضرت خواجہ شیخ محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے پرورش کی ذمہ داری لی۔اپنے چچا سے علوم اسلامیہ کی تحصیل کا سلسلہ شروع کیا۔تکمیل کے بعد حدیث پاک پڑھنے کے لیے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مدرسہ میں دہلی تشریف لے گئے۔حدیث سے فارغ ہوکر اپنے شفیق چچا حضرت خواجہ شیخ محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں قصور تشریف لے آئے۔گویا آپ نے معزز اساتذہ اور اپنے چچا جان کی نظر فیض سے تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت کا مرحلہ بھی طے کرلیا۔

اپنے چچا حضرت خواجہ شیخ محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست اقدس پر شرف بیعت حاصل کیا اور خرقہ خلافت سے بھی نوازے گئے۔عطاء خلافت کے وقت حضرت مرشد گرامی نے آپ سے مخاطب ہوکر فرمایا: بیٹا حضرت محمد ﷺ کے دین کی تبلیغ ساری زندگی کرنا ہوگی۔خداوند پاک کی مخلوق سے پیار ومحبت اور شفقت سے پیش آنا ہوگا۔دکھیا اور بے سہارا لوگوں کے کام آنا ہوگا۔

حضرت خواجہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے مرشد کے حضور منازل سلوک طے فرما رہے تھے کہ کچھ عرصہ بعد مرشد کامل وصال فرما گئے۔آپ نے مزید منازل سلوک طے کرنے کے لیے خواجہ خواجگاں حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دہلی جانے کا قصد کیا۔جب آپ دہلی کی طرف روانہ ہوئے تو حضرت خواجہ خواجگاں نے اپنے مریدین سے مخاطب ہوکر فرمایا: آج ہماری طرف قصور شہر سے ایک کامل و مکمل، عالم و فاضل خاندان صدیقی کے چشم و چراغ، خزینہ توحید سے سرشار، معرفت حق کی تلاش اور طریقت میں بیعت کرنے کی سعادت حاصل کرنے کے لیے آرہا ہے۔'' آپ کے اس ارشاد گرامی سے خدام و حاضرین پر کیفیت ورقت طاری گئی۔حاضرین علامہ قصوری کے آنے کا انتظار کرنے لگے حتی کہ حضرت خواجہ شاہ غلام محی الدین دائم الحضوری قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت خواجہ خواجگاں کی خدمت میں حاضر ہوکر قدم بوس ہوئے تو انہوں نے آپ کو سینے سے لگا لیا۔اور فرمایا: تمہاری انتظار تھی۔آپ کیسے تشریف لائے ہیں

Marfat.com

؟جواب دیا: حضور! شرفِ بیعت حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ حضرت خواجہ خواجگاں دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیا اور اللہ تعالیٰ کے حضور یوں دعا کی: اے میرے مالک! تیری بارگاہ عالیہ میں مولوی غلام محی الدین قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ کو پیش کرتا ہوں کہ اس کے سینے کو معرفت الٰہی سے منور فرما دے۔ اے میرے مولا! اس کے روحانی درجات بلند کر اور اس کو اپنا حقیقی عشق عطا فرما۔ جس طرح غوث اعظم حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بہاؤ الدین نقشبند رحمہما اللہ تعالیٰ کو اپنی معرفت سے نوازا۔ ان کے صدقے سے مولوی غلام محی الدین کے سینہ و دل کو تجلیات الٰہی سے نواز دے۔ اس کو اپنا کیجیے! پھر آپ کا دایاں ہاتھ پکڑ کر بلند کرتے ہوئے یوں فرمایا: مولوی غلام محی الدین قصوری! ہم نے اب تمہارا ہاتھ حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں میں دے دیا ہے۔ بعد ازاں اپنی دستار مبارک اتار کر آپ کے سر پر رکھ دی۔ اجازت و خلافت سے نوازتے ہوئے فرمایا: مولانا قصوری! اب آپ پنجاب میں عالم شریعت ہوں گے، بھولے بھٹکے انسانوں کو اللہ تعالیٰ کا حقیقی راستہ دکھانا ہوگا۔ آپ مرشد کامل کی دعا کا مظہر بن گئے اور صاحب کرامت ولی کامل کی حیثیت سے شہرت پائی۔

حضرت خواجہ غلام محی الدین دائم الحضوری قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ ظاہری و باطنی علوم سے آراستہ تھے۔ آپ نے علماء، متوسلین اور مریدین کی دائمی راہنمائی، اشاعت دین اور اشاعت سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی غرض سے کتب تصنیف فرمائیں۔ آپ کی تصانیف میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں:

☆ دیوان حضوری ☆ خطبات جمعۃ المبارک ☆ وحدت الوجود ☆ وحدت الشہود ☆ تحفہ رسولیہ ☆ شرح درود مستغاث وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک صاحبزادی اور ایک صاحبزادہ عطاء فرمایا۔ صاحبزادہ صاحب کا اسم گرامی حضرت خواجہ شاہ عبدالرسول رحمہ اللہ تعالیٰ تھا۔

اپنی ہمشیرہ محترمہ کے صاحبزادہ، مناظر اسلام حضرت علامہ خواجہ غلام دستگیر قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ کو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت فرما کر خرقہ خلافت سے نوازا اور اپنی صاحبزادی کا ان سے نکاح مسنون کر دیا۔

حضرت خواجہ غلام محی الدین دائم الحضوری قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے جن مشائخ کو خرقہ خلافت سے نوازا۔ ان میں سے چند مشہور ترین کے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہیں:

Marfat.com

☆ حضرت خواجہ صاحبزادہ عبدالرسول ☆ مناظر اسلام حضرت علامہ غلام دستگیر قصوری ☆ حضرت خواجہ علامہ غلام نبی للہی شریف، ضلع جہلم ☆ حضرت علامہ خواجہ غلام مرتضیٰ، بیربل شریف ☆ حضرت علامہ مفتی کرم الٰہی، بھیرہ شریف ☆ حضرت سید امام علی شاہ مکان شریف ☆ حضرت علامہ مفتی غلام محی الدین میانوالی ☆ حضرت علامہ مفتی صالح محمد کنجاہی گجرات، ☆ حضرت علامہ مفتی حافظ نورالدین چکوڑی شریف ☆ حضرت علامہ غلام محمد مرالی شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں ☆ حضرت علامہ سلطان احمد شاہ کانگڑہ، رحمہم اللہ تعالیٰ۔ ۲۱ یا ۲۲، ذی القعدہ ۱۲۷۰ھ کو 68 سال کی عمر میں آپ نے قصور میں وصال فرمایا۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○

☆ شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد عبداللہ قادری اشرفی رحمہ اللہ تعالیٰ

شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد عبداللہ قادری اشرفی رحمہ اللہ تعالیٰ 14 جون 1920ء میں حاجی گلاب دین (ریٹائرڈ صوبیدار میجر پنشنر) کے ہاں قصبہ ''سرسنگر''، ضلع امرتسر میں پیدا ہوئے۔

حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ قرآن پڑھنے کے بعد ورنیکلر سکول گھڑیالہ ضلع لاہور میں داخل ہوئے۔ مڈل کا امتحان پاس کرنے کے بعد ایم۔ بی ہائی سکول پٹی ضلع امرتسر میں میٹرک تک تعلیم حاصل کی۔

والد گرامی علم وعلماء کے قدر دان تھے۔ انہوں نے غیبی اشارہ پاکر 1937ء میں اہل سنت کی مرکزی دینی درسگاہ دارالعلوم حزب الاحناف، لاہور میں علوم اسلامیہ کے حصول کے لیے داخل کروادیا۔ آپ مسلسل سات سال تک اسی ادارہ میں نہایت محنت سے پڑھتے رہے۔ 1943ء میں فارغ التحصیل ہوئے۔

آپ کے مشہور ترین اساتذہ میں سید المحدثین، سند المفسرین، شیخ المشائخ، حضرت علامہ ابوالبرکات السید احمد شاہ قادری اشرفی امیر حزب الاحناف، لاہور اور جامع منقول ومعقول حضرت علامہ مولانا محمد مہر الدین جماعتی نقشبندی صدر المدرسین حزب الاحناف، لاہور (رحمہما اللہ تعالیٰ) شامل ہیں۔

1944ء میں مفتی صاحب نے پٹی ضلع امرتسر میں تدریس کا آغاز کیا اور تقسیم کے بعد 1949ء کو قصور شہر میں تشریف لائے اور سلسلہ تدریس جاری رکھا۔

قیام پاکستان کے بعد آپ قصور شہر میں رونق افروز ہوئے تو 1949ء میں دارالعلوم جامعہ حنفیہ قصور کی بنیاد رکھی۔ تدریس کے عمل کو معیاری اور دارالعلوم کے مقاصد کے حصول کے لیے استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مفتی مہر الدین نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمہ اللہ تعالیٰ ایسے علماء کی خدمات حاصل کیں آپ نے شب وروز محنت کی اور اپنے اساتذہ کا علمی فیضان ملک بھر میں

Marfat.com

پھیلایا۔ آپ تاحیات دارالعلوم جامعہ حنفیہ قصور میں تدریس الفنون کی خدمت انجام دیتے رہے۔ دارالعلوم میں بیٹھ کر شب و روز اہل سنت و جماعت کی ترقی اور ابطال باطل کے لیے جو خدمات سرانجام دیں قصور کی تاریخ میں ایک عظیم الشان باب کا اضافہ ہے جسے ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

آپ کے تلامذہ کی فہرست طویل ہے تاہم ان میں سے چند ایک کے اسماء گرامی یہ ہیں:

☆ حضرت علامہ مولانا محمد عنایت احمد صاحب قادری نقشبندی خطیب جامع مسجد طٰہٰ گلبرگ ۳، لاہور۔ ☆ شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی احمد یار صاحب، اشرف المدارس، اوکاڑہ ☆ شیخ الحدیث حضرت علامہ غلام رسول صاحب ☆ حضرت علامہ محمد سعید صاحب قادری چشتی، گیمر۔

حضرت قبلہ مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے استاذ گرامی مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ سید احمد شاہ قادری اشرفی رحمہ اللہ تعالیٰ امیر مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف، لاہور کے دست اقدس پر شرف بیعت حاصل کیا اور خلافت سے بھی سرفراز ہوئے۔

شب و روز تدریس، فتوی نویسی اور خطابت کے علاوہ آپ نے تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ آپ کی مشہور تصانیف کے نام یہ ہیں: ترجمہ قرآن، التعریفات، فضیلت و عظمت حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ، ہزاروں فتاوی اور سینکڑوں مقالات شامل ہیں۔ آپ کے فتاوی ہزاروں صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں۔ کاش صاحبزادگان یا کوئی ادارہ ان کی اشاعت کا اہتمام کرے تاکہ یہ عظیم علمی ذخیرہ محفوظ ہو سکے۔

مذہبی خدمات کی طرح آپ کی سیاسی خدمات کا دائرہ بھی بہت وسیع ہے۔ آپ جمعیت علماء پاکستان کے پلیٹ فارم سے قائد اہل سنت امام شاہ احمد نورانی صدیقی رحمہ اللہ تعالیٰ کی قیادت میں مقام مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ اور نظام مصطفیٰ ﷺ کے عملی نفاذ کے لیے شب و روز کوشاں رہے۔

قیام پاکستان کے بعد 1953ء اور 1974ء میں فتنہ مرزائیت کو کچلنے کے لیے دو تحریکات چلیں۔ آپ نے دونوں تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ جلسے منعقد کیے اور جلوسوں کی قیادت کی۔ علاوہ ازیں 1977ء میں تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ میں اپنے تلامذہ اور متوسلین سمیت بھرپور حصہ لیا اور تحریک کو کامیاب بنانے کے لیے ہر ممکن کوشش کی اور سنت یوسفی تصور فرماتے ہوئے جیل میں قید ہوئے۔

شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد عبداللہ قادری بانی و ناظم اعلیٰ جامعہ حنفیہ، قصور ستر سال کی عمر میں مختصر علالت کے بعد ۸ ذی القعدہ ۱۴۱۹ھ مطابق 1999ء بروز جمعرات، بوقت 11:40 منٹ پر صبح اپنے خالق حقیقی کے حضور لبیک کہہ گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○

Marfat.com

آپ کے صاحبزادگان نے باہمی معاونت سے غسل دیا اور کفن پہنایا۔ اور خدام نے بھی حصول سعادت کے لیے معاونت کی۔

شیخ الحدیث، حضرت علامہ محمد عبداللہ قادری اشرفی رحمہ اللہ تعالیٰ کے وصال کی خبر ریڈیو، ٹیلیویژن اور اخبارات کے ذریعے دنیا بھر میں پھیل گئی۔ آپ کے تلامذہ، متوسلین اور عقیدتمندوں کی آمد کا سلسلہ سے شروع ہوگیا۔ دوسرے روز بروز جمعۃ المبارک گورنمنٹ ڈگری کالج، قصور میں امام اہلسنت ابوالبرکات سید احمد شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے صاحبزادے حضرت علامہ صاحبزادہ سید مسعود احمد قادری رضوی صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی۔

جس دارالعلوم کی آپ نے قصور شہر میں بنیاد رکھی اور تاحیات ناظم اعلیٰ و مدرس و شیخ الحدیث رہے، اس کے وسیع صحن میں آپ کی تدفین عمل میں لائی گئی۔ مزار مرجع خلائق ہے۔

اللہ تعالیٰ نے شیخ الحدیث صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو تین صاحبزادیاں اور سات صاحبزادے عطا فرمائے۔ صاحبزادگان کے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہیں:

☆ حضرت صاحبزادہ علامہ محمد صفدر علی قادری صاحب، لاہور

☆ حضرت صاحبزادہ صوفی محمد مظفر علی صاحب قادری

☆ حضرت صاحبزادہ علامہ مفتی محمد اختر علی صاحب قادری

☆ حضرت صاحبزادہ مفتی محمد سعادت علی صاحب قادری، شیخ الحدیث و ناظم اعلیٰ جامعہ حنفیہ، قصور

☆ حضرت صاحبزادہ پروفیسر ہومیوڈاکٹر محمد نثار علی صاحب قادری

☆ حضرت صاحبزادہ علامہ قاری محمد ارشاد علی صاحب قادری، ناظم اعلیٰ جامعہ للنبات، قصور

☆ حضرت صاحبزادہ علامہ محمد حامد علی صاحب قادری، مدرس جامعہ حنفیہ، قصور۔ 1

1- نوٹ: اس مضمون کی تیاری کے لیے مندرجہ ذیل کتب سے استفادہ کیا گیا:
(۱) مخزن پنجاب از مفتی غلام سرور قادری لاہوری، (۲) مشاہیر قصور از علامہ محمد الیاس اعظمی، (۳) عبرت نامہ از مفتی خیر الدین، (۴) تذکرہ عبداللہ خویشگی از پروفیسر محمد اقبال مجددی صاحب، (۵) انوار عمر از پروفیسر عابد علی خاں صاحب، (۶) پنجاب کی علمی و ادبی انجمنیں از عطاء الرحمٰن صاحب قصوری، (۷) اولیائے قصور، از مولوی ڈاکٹر محمد شفیع صاحب، (۸) تاریخ لاہور از سید محمد لطیف (۹) اخبار الاولیاء از علامہ عبداللہ خویشگی، (۱۰) دائرہ معارف اسلامیہ، دانشگاہ پنجاب یونیورسٹی۔ (۱۱) خزینہ علم از محمد صادق قصوری

Marfat.com

حضرت حاجی عبدالرحمٰن قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ

ولادت باسعادت:

حضرت حاجی عبدالرحمٰن قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ 1865ء میں موضع ''ٹولووالا'' (جو قصور شہر سے چا
کلومیٹر کے فاصلہ پر دیپالپور روڈ پر واقع ہے) قصور میں پیدا ہوئے۔ آپ پانچ بھائی تھے۔ دوسرے
چار بھائیوں کے اسماء گرامی یہ ہیں: ☆ شیر محمد، ☆ نبی بخش، ☆ الٰہی بخش اور ☆ سلطان احمد۔ آپ عمر کے لحاظ
سے سب بھائیوں سے چھوٹے اور مقام کے اعتبار سے سب سے بڑے تھے۔

نام ونسب:

آپ کا نام عبدالرحمٰن (پہلوان) تھا۔ آپ کا مختصر نسب نامہ یوں ہے: عبدالرحمٰن (پہلوان) بن پیر بخش بن محمد یونس رحمہم اللہ تعالیٰ۔

ابتدائی حالات:

حضرت حاجی صاحب مذہبی گھرانے کے چشم و چراغ تھے اس لیے شروع ہی سے ان کی طبیعت دینی معاملات کی طرف زیادہ مائل تھی۔ آپ اکثر اوقات مسجد میں گزارنے کی کوشش فرماتے۔ والدین کی خدمت کرنا سعادت تصور فرماتے تھے۔

تعلیم وتربیت:

حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کی تعلیم آبائی گاؤں موضع ''ٹولووالا'' کے امام مسجد سے حاصل کی۔ والدین نے آپ کو قصور شہر کے ایک سکول میں داخل کروادیا قدرت نے بلا کی ذہانت عطاء فرمائی تھی جس کی بنا پر آپ اساتذہ کی توجہ کا مرکز بنے رہتے۔ ہر امتحان میں دوسرے لڑکوں کے مقابلے میں نمایاں پوزیشن حاصل کرتے۔ دوران تعلیم کسی استاد کو آپ سے کوئی شکایت نہیں ہوئی۔ پرائمری تک تعلیم قصور شہر میں مکمل کی۔

Marfat.com

شجرہ نسب حضرت حاجی عبدالرحمٰن قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ

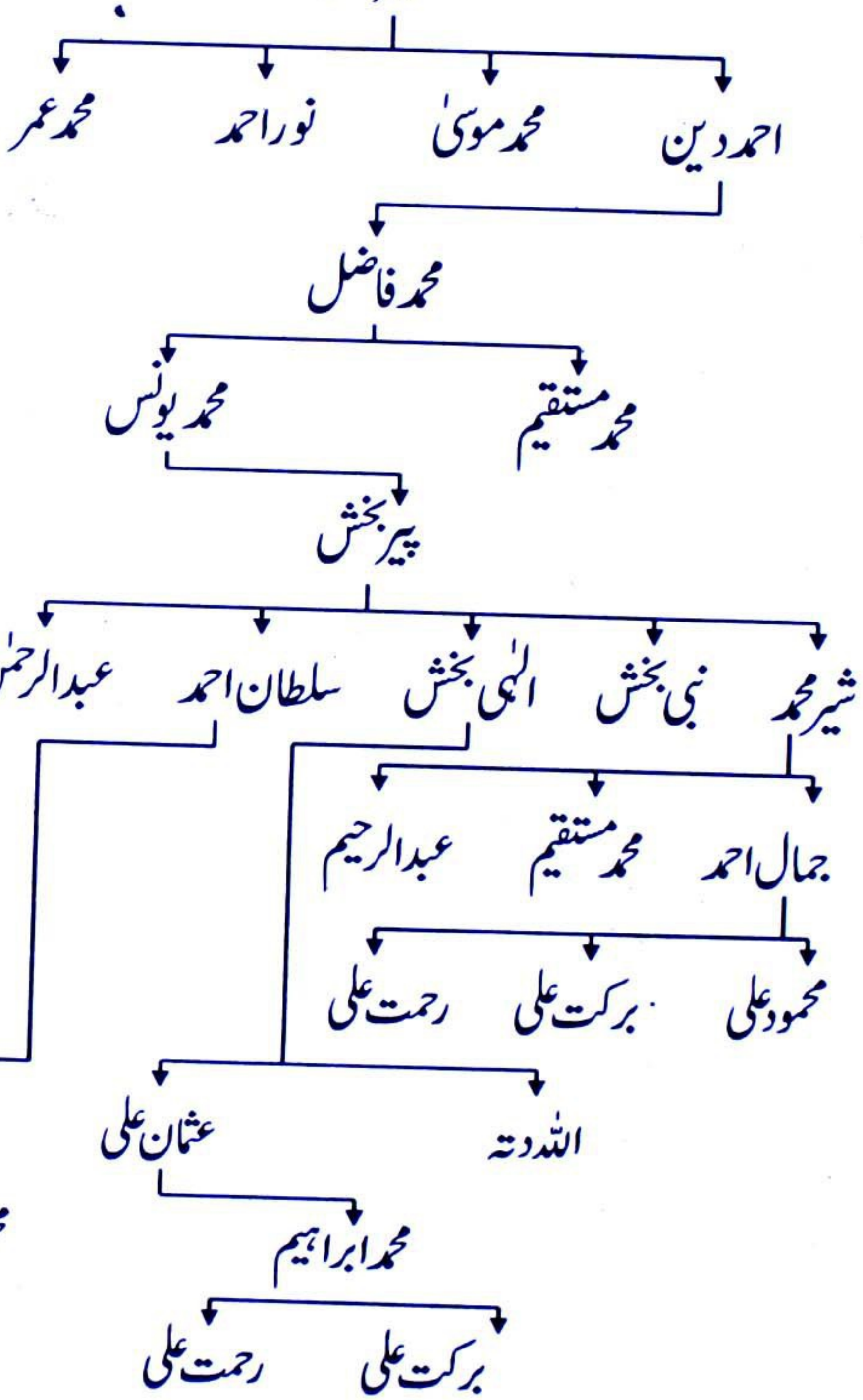

Marfat.com

حلیہ مبارک:

حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا رنگ گندمی، نقش موٹے، آنکھیں موٹی، سر پر دستار وٹوپی، داڑھی اور مونچھیں پیدائشی طور نہیں تھیں لیکن داڑھی کا ایک بال تھا سنت تصور کرتے ہوئے اس میں کنگھی کرتے تھے۔ جسم بھرا ہوا، قد لمبا، رفتار و گفتار بقدرے تیز اور طاقتور شخصیت کے مالک تھے۔

بچپن کی عادات:

حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ شروع ہی سے خدمت مسجد، نیک لوگوں کی مجلس میں نشست و برخاست، بڑوں کا احترام، والدین کی فرمانبرداری، نیک کاموں میں حصہ لینا اور دیگر اوصاف ومحاسن کے مالک تھے۔ کھیل کود، بری محافل اور بدمعاش لوگوں سے آپ کو نفرت تھی۔

آغاز کسب حلال:

حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا تعلق آرائیں برادری سے تھا۔ آپ کے آباؤ اجداد زراعت پیشہ تھے۔ آپ نے بھی جوان ہوتے ہی زراعت کے پیشے کو ذریعہ معاش بنایا تا کہ والد صاحب کا ہاتھ بٹایا جا سکے اور خدمت کا موقع بھی میسر آئے۔ زراعت کے معاملے میں آپ بڑے اصول پسند تھے۔ کسی کی چیز کو بغیر اجازت استعمال کرنا سخت ناپسند فرماتے۔ غیر کی زمین سے مالک کی اجازت کے بغیر چارہ وغیرہ کاٹنا یا کوئی چیز لانا پسند نہ کرتے تھے۔

پہلوان کی حیثیت سے:

حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ پیدائشی طور جسیم اور طاقتور تھے۔ اس لیے والدین نے آپ کا نام ہی پہلوان رکھا تھا۔ کُشتی کرنا سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور آپ نے بھی اس سنت کو اپنایا۔ علاقہ بھر میں جہاں کہیں بھی کُشتی ہوتی آپ اس میں ضرور حصہ لیتے۔ کُشتی کے میدان میں آپ نے خوب محنت کی یہاں تک چند سالوں میں ممتاز پہلوان کی حیثیت سے علاقہ میں مشہور ہو گئے۔

آغاز و تکمیل علوم اسلامیہ:

حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت شروع ہی سے دین کی طرف مائل تھی۔ اس لیے دلی خواہش تھی

Marfat.com

کہ جیسے قرآن پڑھا ہے اسے سمجھا بھی جائے اور اس پر عمل بھی کیا جائے۔ یہ خواہش مسلسل انگڑائیاں لیتی رہی۔ آخر ایک دن اپنے والدین سے عرض کیا: آپ مجھے اجازت عنایت فرمائیں میں علوم اسلامیہ پڑھنا چاہتا ہوں۔ اس خواہش کے اظہار پر والدین بہت خوش ہوئے اور علوم اسلامیہ کی تحصیل کی اجازت دے دی۔

حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ قصور شہر کی مشہور دینی درس گاہ ''دارالعلوم ہمدانیہ'' اندرون کوٹ مرادخان قصور میں داخل ہو گئے۔ اس ادارہ کے ناظم اعلیٰ و مدرس حضرت علامہ سید عبدالحق شاہ ہمدانی چشتی رحمہ اللہ تعالیٰ (بانی حنفیہ ہائی سکول، قصور) تھے۔ حضرت شاہ صاحب اپنے وقت کے جید عالم دین، مفتی، محقق اور جلیل القدر محدث تھے۔ حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسی ادارہ سے قرآن، حدیث، تفسیر، فقہ، اصول فقہ، اصول تفسیر، اصول حدیث اور دیگر علوم وفنون کی تکمیل فرمائی۔3

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ سے پہلی ملاقات:

حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ''دارالعلوم ہمدانیہ'' قصور میں زیر تعلیم تھے کہ ایک دن استاد محترم حضرت علامہ سید عبدالحق شاہ ہمدانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے مخاطب ہو کر فرمایا: پہلوان صاحب! آج ہمارے ہاں ایک ولی کامل تشریف لانے والے ہیں۔ ہم آپ کو ان کی زیارت کروائیں گے۔

اس گفتگو کے چند لمحوں بعد شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ تشریف لے آئے۔ استاد صاحب کی وساطت سے حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ سے پہلی ملاقات ہوئی۔ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ اور حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے درمیان مندرجہ ذیل گفتگو ہوئی:

حضرت میاں صاحب: اے نوجوان آپ کا نام کیا ہے؟

حاجی صاحب: حضور! میرا نام ''پہلوان'' ہے۔

حضرت میاں صاحب: ''پہلوان'' تو کوئی نام نہیں۔ آج کے بعد آپ کا نام ''عبدالرحمٰن'' ہے۔

حاجی صاحب: حضور! بہت اچھا۔

حضرت میاں صاحب: آپ کیا کام کرتے ہیں؟

حاجی صاحب: میں حضرت سید عبدالحق شاہ صاحب کے مدرسہ میں علم دین پڑھتا ہوں۔

3- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: چشمہ فیض شیر ربانی ص 437

Marfat.com

حضرت میاں صاحب: ماشاءاللہ، یہ کام تو بہت اچھا ہے۔

حضرت میاں صاحب: آپ کس خاندان سے تعلق رکھتے ہیں؟

حاجی صاحب: آرائیں برادری سے تعلق رکھتا ہوں۔

حضرت میاں صاحب نے حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سے فرمایا کہ آپ کبھی کبھی ہمارے پاس شرقپور شریف میں آجایا کریں۔

اس گفتگو کے بعد نماز ظہر کا وقت ہوا چاہتا تھا۔ حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے اذان پڑھی۔ نمازی جمع ہو گئے۔ سنتوں کی ادائیگی کے بعد حضرت علامہ سید عبدالحق شاہ صاحب نے حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ سے نماز پڑھانے کے لیے عرض کیا۔ آپ نے جواب میں فرمایا: میں آل رسول ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کے لیے آیا ہوں۔ آپ خود ہی نماز پڑھائیں۔ حاجی صاحب نے اقامت پڑھی۔ شاہ صاحب مصلٰی امامت پر تشریف لے گئے اور نماز پڑھائی۔

حاجی صاحب کا بیان ہے کہ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے میرا بازو پکڑ کر مجھے اپنی دائیں طرف کھڑا کرلیا۔ ایسے آپ کا دایاں کندھا اور میرا بایاں کندھا آپس میں مل گئے۔ اس کیفیت میں نماز ادا کرنے میں خاص لطف و سرور میسّر آیا۔ میں مسجد حرام، مسجد نبوی شریف اور مسجد اقصیٰ میں بھی نمازیں پڑھتا رہا ہوں لیکن وہ سرور زندگی بھر کسی نماز میں میسر نہیں آیا۔[4]

شرف بیعت:

حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سے پہلی ملاقات میں بہت متاثر ہوئے۔ اسی وقت روحانی طور پر شرقپور شریف سے تعلق قائم ہو گیا اور شرقپور شریف میں حاضری کے سلسلے میں دل میں کشش محسوس ہونے لگی۔ یہی تعلق اور روحانی کشش حاجی صاحب کو شرقپور شریف میں لے گئی۔

خلافت نہیں، خدمت:

حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ جب پہلی بار شرقپور شریف میں حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو بیعت کرنے کے لیے عرض کیا۔ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے

4- محمد سعید، قاری: بیاض سعید قلمی ص 28

Marfat.com

فرمایا: آپ پہلے اپنی تعلیم مکمل کریں بعد میں بیعت کریں گے۔ حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ گاہے بگاہے شرقپور شریف میں حاضری دیتے رہے۔ جب علوم اسلامیہ کی تکمیل کر لی تو دوبارہ بیعت کے سلسلے میں عرض کیا۔ آپ نے شرف بیعت سے نواز دیا۔

حضرت حاجی محمد شریف شرقپوری کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت حاجی عبدالرحمٰن قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ کو مسجد میں تحریری طور پر خلافت بھیج دی۔ وہ تحریری خلافت اپنے سر پر رکھ کر بیٹھک میں بارگاہ حضرت شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ میں حاضر ہوئے۔ عرض کیا: حضور! مجھے خلافت کی نہیں بلکہ خدمت کی ضرورت ہے یعنی مجھے خلیفہ نہ بنائیں اپنا خادم ہی رہنے دیں۔ مشہور ہے کہ حضرت حاجی عبدالرحمٰن قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سید نورالحسن شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کو حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے تحریری خلافت عنایت فرمائی۔[5]

شادی خانہ آبادی:

حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا شرقپور شریف سے خصوصی تعلق قائم ہو گیا۔ کچھ ایام مرشد کامل حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں گزارنے کے بعد رخصت ملنے پر اپنے گھر قصور میں تشریف لاتے یہاں دل نہ لگتا تھا پھر شرقپور شریف میں پہنچ جاتے۔

اس دوران والدین نے آپ کی شادی کا پروگرام بنایا اور اس سلسلے میں حاجی صاحب سے مشورہ۔ آپ فنافی الشیخ کے مرتبہ پر پہنچ چکے تھے اور امور دنیا سے تعلق کالعدم ہو چکا تھا۔ اسی بناء پر شادی کرنے کو ناپسند کیا۔ والدین شادی کے بارے میں مصر رہے ان کی نافرمانی بھی نہیں کر سکتے تھے۔ والدین کی خواہش کے مطابق اپنے رشتہ داروں میں ہی حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی شادی خانہ آبادی ہو گئی۔

شادی کے ایک سال بعد اپنی بیوی سے مخاطب ہو کر فرمایا: ہمارے ہاں فقر و صبر کے علاوہ کوئی چیز نہیں ہے۔ دنیا میں میرے لیے در مرشد سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے۔ اگر تم صبر و تحمل سے زندگی گزار سکو گی تو بہتر ہے ورنہ تمہاری خواہش کے مطابق فیصلہ کرنے کے لیے تیار ہوں۔ بیوی کی خواہش پر حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے طلاق دے دی۔[6]

5- محمد یٰسین قصوری، تاچیز: چشمہ فیض شیر ربانی ص 428۔ 6- محمد یٰسین قصوری، تاچیز: چشمہ فیض شیر ربانی ص 440 .

Marfat.com

مؤذن شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی حیثیت:

حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اپنا گھر، عزیز و اقارب اور تمام دوست واحباب کو چھوڑ کر مستقل طور پر شرقپور شریف میں پہنچ گئے۔

مرشد کامل حضرت شیر ربانی شرقپور رحمہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مسجد (جامع مسجد حضرت میاں صاحب) میں مؤذن مقرر فرمادیا۔ آپ نماز پنجگانہ اور نماز جمعہ کے لیے اذان واقامت کی خدمت تاحیات سر انجام دیتے رہے۔ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ خطبہ جمعہ اور امامت کے خدمات سرانجام دیتے۔ اگر کسی نماز پر آپ تشریف نہ لاتے تو حاجی صاحب نماز بھی پڑھادیتے۔

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے خادم خاص کی حیثیت سے:

حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ آنے والے خدام، مریدین، متوسلین اور عقیدتمندوں کو حاضری کے آداب سکھاتے۔ مرشد کامل کی اجازت سے یکے بعد دیگرے آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت دیتے۔ مرشد کامل کی بتائی ہوئی پیاری پیاری باتیں انہیں سکھاتے۔ سنت مصطفیٰ ﷺ کی اہمیت بیان فرماتے اور اپنانے کی تلقین فرماتے۔ اسلامی آداب واخلاق، آداب مسجد، آداب والدین، آداب علماء اور آداب اساتذہ کی بھی آنے والوں کو تعلیم دیتے۔

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے نائب کی حیثیت سے:

کسی بزرگ کی نیابت ایک بہت بڑا اعزاز ہے۔ حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو حضرت شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نائب ہونے کا بھی شرف حاصل رہا۔ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی عدم موجودگی میں آپ کی اجازت سے حضرت حاجی صاحب امامت وخطابت کی خدمات بھی سرانجام دیتے تھے۔ آنے والے مہمانوں کی نگرانی فرماتے اور انہیں وعظ ونصیحت فرمانے کے علاوہ درمرشد میں حاضری کے آداب بھی سکھاتے تھے۔

طبیب حاذق کی حیثیت سے:

روز روشن کی طرح یہ ایک حقیقت ہے کہ اسلاف جب علوم اسلامیہ کی تکمیل فرماتے تو علم طب کی

Marfat.com

تکمیل بھی فرماتے۔ گویا فارغ التحصیل ممتاز عالم دین بھی ہوتا اور طبیب حاذق بھی۔

حضرت حاجی عبدالرحمٰن قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے جہاں اپنے استادِ محترم حضرت سید عبدالحق شاہ ہمدانی قصوری رحمہ للہ تعالیٰ (جن کے جدامجد حضرت بابا گلاب کامل شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کو حضرت بابا سید بلھے شاہ قصوری شطاری رحمہ للہ تعالیٰ کی نمازہ جنازہ پڑھانے کا شرف حاصل ہوا) سے علوم اسلامیہ کی تکمیل کی وہاں علم طب کی تکمیل بھی سند حاصل کی۔ البتہ آپ نے بطور پیشہ طبابت کو نہیں اپنایا۔

آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت:

حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو نہ صرف رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنون کی حد تک محبت تھی بلکہ آپ کی آل واولاد سے محبت کو بھی عین ایمان اور ذریعہ نجات تصور کرتے تھے۔ جب حاجی صاحب قصور شہر میں تشریف لاتے تو محقق عصر حضرت علامہ مفتی سید عبدالحق شاہ ہمدانی قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ ہر ملاقات میں ان سے عرض کرتے حضور! مجھے اپنے قدموں میں جگہ دینا تا کہ میرے لیے ذریعہ نجات ثابت ہو۔ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ جواب میں فرماتے: حاجی صاحب! اللہ تعالیٰ حقیقت جانتا ہے۔

بطور آئینہ شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ:

حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو اپنے مرشد کامل سے جنون کی حد تک عقیدت ومحبت تھی۔ اسی محبت وعقیدت نے تو ان کو زلف مرشد کا اسیر بنا دیا تھا۔ ایسے اسیر بنے کہ پھر تا حیات اسیر ہی رہے۔ نظر مرشد کامل نے بھی انہیں کثیف نہیں رہنے دیا بلکہ رحانی طور لطیف بنا دیا اور آئینہ کی مثل شفاف بنا دیا تھا۔ حضرت صاحبزادہ قاری محمد سعید نقشبندی سجادہ نشین آستانہ عالیہ حاجی عبدالرحمٰن قصوری اپنے والد محترم کے حوالے سے بیان کیا کہ حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری المعروف حضرت کرمانوالے سرکار رحمہ للہ تعالیٰ فرمایا کرتے تھے کہ:

''حضرت شیر ربانی شرقپوری نے حضرت میاں رحمت علی، حضرت سید نورالحسن شاہ بخاری، حضرت صاحبزادہ محمد عمر بیر بلوی اور صاحبزادہ سید مظہر قیوم وغیرہ کو خلافت عطاء فرما کر اپنے اپنے مقامات کی طرف بھیج دیا ہے لیکن حضرت حاجی عبدالرحمٰن قصوری کو آئینہ کی طرح اپنی نظروں کے سامنے رکھا ہوا ہے۔ حاجی صاحب اب اس درجہ پر فائز ہو چکے ہیں کہ جو شخص ان کو ہاتھ بھی لگائے اس کی بخشش ہو جاتی ہے۔ وہ سات پشتوں تک تاثیر ولایت رکھتے ہیں۔ ہاں اگر بعد ازاں بھی کوئی چلانے والا ہو تو یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہ سکتا ہے''۔[7]

7- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: چشمہ فیض شیر ربانی، ص 441۔۔

Marfat.com

مرشد خانہ کا احترام:

پیر خانہ کے احترام کے بارے میں جو آپ کے جذبات تھے، ان کو احاطہ تحریر میں لانا دشوار ہے۔ ہمہ وقت سراپا ادب بنے رہتے تھے۔ آپ کا اعتقاد اور پختہ یقین تھا کہ ادب کے سبب سب کچھ ملتا ہے۔

مرشد کامل حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا 1928ء میں وصال ہوا۔ حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ جانشین مقرر ہوئے۔ حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے اعلان فرما دیا تھا میں نے ادب کی وجہ سے اپنے مرشد کامل کا نام نہیں لیا تھا اس لیے آپ کے سجادہ نشین کا بھی نام نہیں لوں گا۔ آپ میاں غلام اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ کو ''حضرت ثانی صاحب'' کہہ کر یاد کرتے۔ آپ کا دیا ہوا لقب اتنا مشہور ہوا کہ اصل نام پر غالب آ گیا اور تا حال عقید تمند اور متوسلین ''ثانی صاحب'' کہہ کر پکارتے ہیں۔

سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت:

آپ عاشق رسول اور سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے علمبردار تھے۔ ہر معاملے میں سنت اپنانے کی کوشش کرتے تھے۔ زندگی کے آخری سالوں میں منہ مبارک میں دانت باقی نہ رہنے کے باوجود وضو کے وقت باقاعدگی سے مسواک استعمال فرماتے۔ ایک دن حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ المعروف حضرت صاحب کرمانوالے رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: حاجی صاحب! آپ کے منہ میں دانت تو باقی نہیں رہے لیکن اس کے باوجود آپ باقاعدگی سے مسواک استعمال کرتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ: مسواک منہ کے لیے سنت ہے نہ کہ دانتوں کے لیے کیونکہ حدیث مسواک میں دانتوں کا ذکر ہرگز نہیں ہے۔ آپ کی زندگی کے تمام معمولات سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق تھے مثلاً لباس پہننا، اتارنا، جوتا پہننا، جوتا اتارنا، رفتار، گفتار، دخول مسجد، خروج مسجد، طہارت، وضو اور نماز وغیرہ۔

حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ خود اذان پڑھا کرتے لیکن مرض (فالج) کے حملہ کے بعد آپ نے اپنے خادم خاص حاجی محمد دین صاحب جو بلند آواز تھے، کو بطور مؤذن مقرر کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں لوگ محمد دین بانگا کہہ کر پکارہ کرتے تھے۔ حاجی صاحب جب اذان پڑھتے تو ان کی اذان پورے شرقپور شریف میں گونجتی تھی جبکہ اس وقت سپیکر وغیرہ کا تصور تک نہیں تھا۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ ان کی آواز چھ سات میل کے فاصلے پر سنائی دیتی تھی۔ ایک دفعہ حاجی محمد دین رحمہ اللہ تعالیٰ اذان پڑھنے لگے لیکن ان کے سر پر پگڑی نہیں تھی۔ حضرت

Marfat.com

حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے عزیز! ایسی حالت میں اذان مت پڑھو بلکہ پہلے سر پر دستار سجاؤ پھر اذان پڑھو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔8

شفقت و ایثار:

حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا تعلق ایسے آستانہ عالیہ سے تھا جہاں سے ہر طالب کو شفقت، ایثار اور محبت کا درس ملا ہے۔ حضرت صاحبزادہ قاری محمد سعید نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ (سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت حاجی عبدالرحمٰن قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ) کا بیان ہے کہ مجھ سے حاجی فضل الٰہی شرقپوری (والد ماجد حاجی فضل احمد شرقپوری، مصنف حدیث دلبراں) نے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں نے ''جامع مسجد حضرت میاں صاحب'' شرقپور شریف کے حجرہ میں حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سے عرض کیا: حاجی صاحب! آپ بہت کنجوس ہو گئے ہیں۔ حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بتاؤ میں کیسے کنجوس ہو گیا ہوں؟ میں نے عرض کیا: حضور! آپ سارا دن حجرے کا دروازہ بند کر کے بیٹھے رہتے ہیں۔ کسی کو زیارت نہیں کراتے، کسی کو مرید نہیں کرتے اور کسی کو پاس نہیں آنے دیتے یہ کنجوسی نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ حاجی صاحب نے فرمایا: چاچا جی! (چونکہ حاجی فضل الٰہی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے خاص احباب میں سے تھے اس لیے انہیں چاچا کہہ کر مخاطب کیا) فرمائیں آپ کیا چاہتے ہیں؟ عرض کیا حضور! آپ دست بوسی کی اجازت نہیں دیتے۔ آپ نے دایاں ہاتھ بڑھاتے ہوئے فرمایا: یہ چوم لو۔ لہذا میں نے چوم لیا۔ آپ نے فرمایا: اب تو آپ خوش ہیں؟ میں نے عرض کیا: حضور! بایاں ہاتھ بھی بڑھائیں۔ آپ نے بایاں ہاتھ بھی بڑھایا تو میں نے اسے بھی بوسا دیا۔ آپ نے فرمایا: اب تو خوش ہو؟ میں نے عرض کیا: حضور! ابھی نہیں اپنا قدم مبارک بھی بڑھائیں آپ نے اپنا دایاں قدم بڑھایا تو میں نے اسے بھی چوم لیا۔ تو آپ نے فرمایا: اب تو تم خوش ہو؟ میں نے عرض کیا: حضور! ابھی نہیں، آپ اپنا بایاں قدم بھی بڑھائیں۔ آپ نے اپنا بایاں قدم مبارک بھی بڑھا دیا تو میں نے اسے بھی چوم لیا۔ آپ نے فرمایا: اب تو آپ خوش ہیں؟ میں نے عرض کیا: حضور! ابھی بھی خوش نہیں ہوں؟ آپ نے فرمایا: اب کیا چاہتے ہو؟ عرض کیا حضور! اپنے کپڑوں کا جوڑا عنایت فرما دیں۔ آپ نے اپنے خادم خاص حاجی محمد دین رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: وہاں کپڑوں کا جوڑا پڑا ہوا ہے وہ لاؤ۔ میں نے عرض کیا: حضور! مجھے یہ کپڑے نہیں چاہیے بلکہ اپنے جسم والے کپڑے اتار کر دیں۔ آپ نے اپنا لباس تبدیل فرمایا جو لباس زیب تن فرمایا ہوا تھا وہ مجھے

8- قاری محمد سعید: بیاض سعید ص 35

Marfat.com

عنایت فرمادیا۔حاجی فضل الٰہی شرقپوری نے آپ کے لباس کو اپنے گھر میں محفوظ کرلیا اور اپنے اہل خانہ کو وصیت کردی کہ جب میرا انتقال ہوجائے تو مجھے ان کپڑوں کا کفن دیا جائے۔9

چند مشہور مریدین کے نام:

حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں جو بھی شخص بیعت ہونے کے لیے حاضر ہوتا تو آپ اسے فرماتے ہم مرید کرنے کے لیے نہیں بیٹھے بلکہ ہمارے مرشد کامل کے برادر اصغر حضرت ثانی صاحب بیٹھک میں جلوہ افروز ہیں۔اسے آپ کی خدمت میں بھیج دیتے تھے۔لوگوں کا میلان ہونے کے باوجود بہت کم لوگوں کو بیعت فرمایا۔آپ کے مریدین کی تعداد زیادہ سے زیادہ پچاس ساٹھ ہوگی۔ چند ایک مریدین کے نام یہ ہیں:

صوفی محمد دین قصوری (خادم خاص و خلیفہ مجاز)، حاجی محمد شریف شرقپوری، حاجی فضل کریم شرقپوری، حاجی غلام یٰسین لبانہ شرقپوری اور ماسٹر محمد ابراہیم شرقپوری وغیرہ۔

عبادت وریاضت:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو تخلیق ہی اپنی عبادت وریاضت کے لیے کیا ہے۔پھر اللہ کے مقبول بندے اس سلسلے میں کیسے کوتاہی کر سکتے ہیں؟ حاجی صاحب کا شمار بھی اولیاء کبار میں ہوتا ہے۔آپ نماز پنجگانہ، عیدین اور نماز جمعہ کے علاوہ نماز تہجد، نماز اشراق، نماز چاشت اور نماز اوابین پابندی سے پڑھا کرتے۔نماز عشاء کے بعد درود شریف پڑھتے پڑھتے مسجد کی چٹائی پر لیٹ جاتے۔ جب سارے نمازی فارغ ہوکر باہر چلے جاتے تو آپ مسجد کے دروازے بند کر لیتے اور باوضو ہوکر صبح صادق سے پندرہ بیس منٹ قبل تک تمام رات نوافل میں مصروف رہتے۔اپنی عبادت وریاضت کو لوگوں پر ظاہر نہ کرتے تھے۔

زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ مرشد خانہ شرقپور شریف میں رہا کرتے لیکن کچھ عرصہ بعد مرشد کامل کی طرف سے اجازت ملنے پر اپنے والدین اور دیگر عزیز واقارب سے ملنے کے لیے موضع ''ٹولووالہ'' قصور میں تشریف لے آتے۔ایک دو یوم کے بعد پھر شرقپور شریف میں حاضر ہوجاتے۔آپ کا معمول تھا کہ جب

9۔ محمد سعید، قاری: بیاض سعید قلمی ص 34

Marfat.com

گھر تشریف لاتے تو مسجد میں قیام فرماتے اور لوگ بھی مسجد میں آپ سے ملاقات کرتے۔ مسجد میں قیام کا مقصد یہ ہوتا کہ نماز کی ادائیگی اوراوراد و وظائف میں کسی قسم کی کمی نہ آئے۔ایک دفعہ گھر تشریف لائے ہوئے تھے فجر کی اذان کے وقت حضرت حاجی صاحب روضۂ رسول ﷺ کا ذہن میں تصور جما کر" اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیکَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ واَصحَابِکَ یَا حَبِیبَ اللّٰہِ" جھوم جھوم کر پڑھ رہے تھے کہ رسول اعظم ﷺ آنکھوں کے سامنے تشریف لے آئے۔ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عاجزی وانکساری کی تصویر بن کر اور تمام آداب کو بجالاتے ہوئے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں چاہتا ہوں کہ مدینہ طیبہ میں آپ کی بارگاہ میں حاضری دوں"۔آپ ﷺ نے فرمایا: حاجی صاحب! وہاں بھی ہمارے پاس آجاؤ گے"۔ بعدازاں آپ ﷺ آنکھوں سے اوجھل ہو گئے۔

حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے حسب معمول فجر کی اذان کہی۔اذان کے بعد دیکھتے ہیں کہ آپ کی بھتیجی پاس کھڑی ہے۔اس نے عرض کیا: بابا جی! کیا میں آپ کو حج نہ کروادوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں حج کرادو، یہ تو بہت اچھی بات ہے۔لڑکی نے چار سو روپے آپ کو تھماتے ہوئے عرض کیا: ضرورت پڑنے پر مزید رقم پیش کردوں گی۔(یادرہے کہ یہ واقعہ 1900ء کے لگ بھگ کا ہے اس وقت چار سو روپے کی اہمیت آج کے پچاس ہزار روپے سے بھی زائد تھی)۔

درود خضری کا وظیفہ:

سلسلہ نقشبندیہ میں دوسرے اوراد و وظائف کے علاوہ، درود خضری کا وظیفہ خصوصیت سے بتایا جاتا ہے اور پڑھا جاتا ہے۔ یہ درود شریف حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت بہاؤالدین نقشبند رحمہ اللہ تعالیٰ (جن سے سلسلہ نقشبندیہ شروع ہوا) کو یہ درود پڑھنے کی تلقین فرمائی تھی۔اسی لیے اس کو" درود خضری" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

حضرت شیر ربانی ثرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ خصوصیت کے ساتھ اپنے مریدین اور عقیدتمندوں کو یہ وظیفہ ارشاد فرماتے تھے۔حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ تلاوت قرآن، اوراد فتحیہ، قصیدہ غوثیہ اور درود خضری کا روزانہ وظیفہ کیا کرتے تھے۔آپ کم از کم درود خضری پانچ ہزار مرتبہ روزانہ پڑھا کرتے تھے۔10

10- محمد سعید، قاری: بیاض سعید قلمی ص35.

Marfat.com

جودم غافل سودم کافر:

حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ہمہ وقت ذکر الٰہی، درود شریف اور دیگر اوراد و وظائف میں مصروف رہتے حتیٰ کہ چلتے پھرتے اور بیٹھتے اٹھتے بھی ذکر میں مصروف رہتے۔ آپ جب دایاں قدم اٹھاتے تو ''اللہ'' اور جب بایاں قدم اٹھاتے تو ''ھُو'' فرمایا کرتے تھے۔ شرقپور شریف میں آنے والے احباب کو ذکر الٰہی کی تلقین کرتے ہوئے آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ: جودم غافل سودم کافر۔

سعادت حج بیت اللہ:

رسول اعظم ﷺ نے حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو زیارت حرمین شریفین کی سعادت کے سلسلے میں خوشخبری ارشاد فرمائی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کے اسباب بھی مہیا فرما دیے تھے۔ حضرت حاجی صاحب بھتیجی کے دیے ہوئے چار صد روپے لیکر شرقپور شریف میں حاضر ہوئے اور رقم حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے سامنے رکھ دی۔ آپ نے فرمایا: حاجی صاحب! یہ پیسے کیسے ہیں؟ عرض کیا: حضور! آپ جانتے ہیں کہ بھتیجی نے حج کی غرض سے دیے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ہماری طرف سے بھی تمہیں حج کی اجازت ہے۔ ایک بات یاد رکھنا کہ حرمین شریفین کے باشندے قابل احترام ہیں، اس لیے تم ان کا احترام کرنا۔ اگر وہ آپ کو کسی معاملہ میں پریشان بھی کریں تو مزاحمت ہرگز نہ کرنا''۔ حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے عرض کیا: حضور! ٹھیک ہے، ایسا ہی ہوگا''۔

حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سرزمین حجاز میں پہنچے، حرمین شریفین کی زیارت اور حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی۔ دوران حج 1914ء میں جنگ عظیم اول کا آغاز ہو گیا اور بین الاقوامی راستے بند ہو گئے۔ ان حالات میں آپ حجاز مقدس میں چھ سال تک قیام پذیر رہے۔ وہ دور غربت و مفلسی کا تھا اس لیے آپ پہاڑی علاقوں کی طرف نکل جاتے چھلکے اور درختوں کے پتے کھا کر وقت گزارتے رہے۔

ایک دن عجیب اتفاق ہوا کہ پہاڑی علاقہ میں چند بدوؤں نے آپ کو پکڑ لیا۔ آپ کے تمام کپڑے اتار کر لے گئے۔ مرشد کامل کے وعدے کے مطابق ان بدوؤں سے بالکل مزاحمت نہ کی۔ عریانی حالت میں غاروں میں زندگی گزارنے لگے۔ چند ایام کے بعد کسی آدمی کی آپ پر نظر پڑی تو آپ تیزی سے بھاگ کر غار میں تشریف لے گئے۔ دیکھنے والے شخص نے بلند آواز سے پکار کر کہا: تم کون سی مخلوق ہو؟ آپ

Marfat.com

نے جواب دیا کہ تم مجھ سے گھبراؤ نہیں میں ایک انسان ہوں۔ حج بیت اللہ کے لیے آیا تھا لیکن بدوؤں نے میرے کپڑے اتار لیے ہیں۔اب میں بالکل عریانی حالت میں ہوں۔شریعت اجازت نہیں دیتی اس لیے میں اسی حالت میں تمہارے سامنے نہیں آ سکتا۔اس شخص نے عرض کیا: اب میں کپڑا پھینکتا ہوں۔اس سے اپنا جسم ڈھانپ کر غار سے باہر آ جاؤ، چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔راہ گیر حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو اپنے گھر لے گیا، کپڑے پہنائے اور ہر ممکن خدمت وتواضع کی۔حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰنے سات بار حج بیت اللہ اور روضۂ رسول ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔11

زیارت مسجد اقصیٰ:

مسجد اقصیٰ وہ تاریخی عبادت گاہ ہے جو سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کا قبلہ رہی ہے بلکہ رسول اعظم ﷺ ہجرت کے بعد اسی مسجد کی جانب چہرۂ انور کر کے سولہ یا سترہ مہینے تک نماز ادا فرماتے رہے۔اسی مسجد سے معجزہ معراج کے سفر کا آغاز ہوا اور اس کے اطراف میں کثیر تعداد میں انبیا اکرم علیہم السلام آرام فرما ہیں۔اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنے سے پچاس ہزار نماز کا ثواب ملتا ہے۔

جنگ عظیم چھڑ جانے کی وجہ سے حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ بطور مہمان رسول ﷺ حجاز میں قیام اختیار کر لیا۔اسی قیام کے دوران آپ قبلہ اول یعنی مسجد اقصیٰ کی زیارت کے لیے پیدل تشریف لے گئے۔آپ نے مسجد اقصیٰ کی زیارت کی، نمازیں ادا کرتے رہے اور فیوض وبرکات سمیٹتے رہے۔

ایک اہم وظیفہ:

حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ خدام سے بڑی شفقت فرماتے اور ان کے لیے خصوصی دعائیں فرمایا کرتے۔حافظ عبدالواحد بن غلام یٰسین شرقپوری کا بیان ہے کہ آپ کے زمانہ علالت میں میں بھی حاضر ہو کر دباتا اور خدمت کرتا تھا۔ایک دن آپ نے خصوصی شفقت سے فرمایا: حافظ صاحب! آپ ہماری خدمت کرتے ہیں ہمارے پاس دعاؤں کے علاوہ کوئی چیز دینے کے لیے نہیں ہے۔البتہ آپ کو ہم ایک وظیفہ بتاتے ہیں وہ ہر نماز کے بعد پڑھا کریں۔آپ کو قرآن نہیں بھولے گا، انشاءاللہ تعالیٰ۔آپ نے مندرجہ ذیل وظیفہ بتایا:

11- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: چشمہ فیض شیر ربانی ص444

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یَا اَللّٰہُ، یَارَحْمٰنُ، یَارَحِیْمُ، یَا مَالِکُ، یَا قُدُّوْسُ، یَا سَلٰمُ، یَا مُؤْمِنُ، یَا مُھَیْمِنُ، یَا عَزِیْزُ، یَا جَبَّارُ، یَامُتَکَبِّرُ

حافظ صاحب کا کہنا ہے کہ آپ کا بتایا ہوا وظیفہ میں پڑھتا رہا ہوں مجھے آج تک نہ تو عام حفاظ کی طرح منزل یاد کرنے میں مشقت اٹھانی پڑی اور نہ بھولی ہے۔12

حُسنِ اخلاق:

جب ہم رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کرتے ہیں تو آپ کے اخلاق واطوار کی عمدہ ترین مثالیں ہمارے سامنے آتی ہیں۔ آپ ﷺ اپنی ذات کے لیے زندگی بھر کسی سے ناراض نہیں ہوئے بلکہ سینکڑوں سال سے ناراض لوگوں کے لیے ایسا نسخہ تجویز فرمادیا کہ وہ شیر وشکر بن گئے۔

حاجی محمد شریف شرقپوری کا بیان ہے کہ حضرت حاجی عبدالرحمٰن قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ سنتِ مصطفوی ﷺ کے مطابق اپنی ذات کے لیے زندگی بھر کسی سے ناراض نہیں ہوئے۔ جب بھی آپ سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا، مشورہ لیا جاتا اور یا معلومات حاصل کی جاتیں تو آپ نہایت شفیقانہ لہجہ اور انداز سے سائل کی تسلی و تشفی فرمادیا کرتے تھے۔

طریقہ بیعت:

حاجی محمد شریف شرقپوری کا بیان ہے کہ حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا طریقہ بیعت دوسرے مشائخ سے مختلف تھا۔ آپ اپنے ہاتھ میں ہاتھ لیکر بیعت نہیں کرتے تھے بلکہ مرید کو اپنے سامنے بٹھا کر اس پر توجہ فرماتے اور اللہ، اللہ کی تعلیم ارشاد فرمادیتے۔

آپ مرید کو پانچ سو بار روزانہ درود خضری، ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص، گیارہ مرتبہ ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ'' پڑھنے اور نماز تہجد باقاعدگی سے ادا کرنے کی تلقین کرتے۔

لباس مبارک:

اسلام سادگی کی تعلیم دیتا ہے۔ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی تعلیمات بھی سادہ تھی۔

12- محمد یٰسین قصوری، تاچیز: چشمہ فیض شیر ربانی ص446

Marfat.com

حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہر معاملے میں سادگی کو اختیار فرمایا۔ آپ کا لباس نہایت سادہ ہوا کرتا۔ آپ کا لباس سنت کے مطابق سفید تہبند، کرتا، ٹوپی، دستار اور صدری پر مشتمل تھا۔ آپ دیسی اور سادہ جوتا استعمال کرتے۔

صبر وتحمل:

حضرت شیر ربانی شرقپوری اور حضرت حاجی صاحب رحمہما اللہ تعالیٰ کے درمیان جو عقیدت ومحبت کا تعلق تھا، اسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ یہ تعلق وقتی نہیں بلکہ دائمی تھا۔ جو روحانیت کی دنیا میں آج بھی قائم ہے اور تا قیامت قائم رہے گا۔

جب حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا وصال ہوا تو حضرت حاجی صاحب پر غم و پریشانی کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ سب عقید تمندوں، مریدین اور متوسلین کی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب جاری تھا۔ آپ حکم الٰہی پر تسلیم ورضا اور صبر وتحمل کی خاموش تصویر دکھائی دے رہے تھے۔ آپ بردباری اور صبر وتحمل کی ایک اعلیٰ مثال تھے۔

حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا پختہ عقیدہ اور ایمان تھا کہ پیر ومرشد کے فیوض وبرکات سمیٹنے کی چابی ''ادب واحترام'' ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شرقپور شریف میں زندگی کا اکثر حصہ گزارنے کے باوجود آپ تا حیات مرشد کامل، پیر خانہ بلکہ شرقپور شریف کے لیے سراپا ادب بنے رہے۔ اسی ادب کے باعث منظور نظر شیر ربانی، آئینہ شیر ربانی اور خلیفہ اول شیر ربانی شرقپوری قرار پائے۔

ایک دفعہ زمانہ علالت کے دوران آپ حجرے میں اکیلے لیٹے ہوئے تھے کہ اچانک حضرت ثانی صاحب شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ تشریف لے آئے۔ بڑے تکلف سے ان کے احترام کے لیے اٹھے۔ چند لمحوں کے بعد خادم خاص صوفی محمد دین صاحب حاضر خدمت ہوئے۔ آپ نے فرمایا: ارے لالے! تم کہاں گئے تھے؟ ابھی ابھی حضرت ثانی صاحب تشریف لائے تھے۔ ان کے احترام کے لیے اٹھنے میں آج مجھے بہت تکلیف کا سامنا کرنا پڑا لیکن پھر بھی کمال طریقے سے ان کا احترام نہیں ہو سکا۔ حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ہمارے مرشد کامل کے برادر اصغر ہیں اگر ہم ان کا احترام نہ کریں گے تو اور کون کرے گا؟ مریدین، عقید تمند اور ملاقاتی حضرات جو رقم بطور نذرانہ پیش کرتے آپ وہ سب کی سب حضرت ثانی صاحب شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کر دیتے۔ حضرت ثانی صاحب اپنی مرضی کے مطابق کچھ مقدار میں لے لیتے باقی واپس فرما دیتے۔ باقیماندہ رقم کے بارے میں اپنے خادم خاص حاجی محمد دین صاحب سے فرماتے اب یہ

Marfat.com

ہمارے لیے حلال ہے۔13

عیادت کرنے والوں کے لیے دعا:

کسی بیمار کی عیادت کرنا سنت ہے۔اس مقصد کے لیے سفر کرنا جنت کا راستہ طے کرنے کے مترادف ہے۔اور مریض سے دعا کروانا بھی سنت ہے۔

حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ جب فالج کا شکار ہو کر صاحب فراش ہوئے تو آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے عقید تمند حضرات آپ کی عیادت کی غرض سے حاضر ہوتے تو ان کے لیے دعائے خیر و برکت فرماتے۔اور یوں فرماتے: " اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلیٰ کُلِّ حَالٍ " اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم نماز پڑھ لیتے ہیں۔ تمام زمانہ علالت میں آپ کی زبان مبارک سے کبھی بھی ہائے، وائے وغیرہ بے صبری کے الفاظ نہیں نکلے۔

مزار شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ پر حاضری:

انبیاء، صحابہ، شہداء، صالحین، اولیاء اور مسلمانوں کی قبور پر فاتحہ خوانی کے لیے جانا جائز ہے۔اولیاء کرام اور علماء ربانی نے ہمیشہ اس طریقے کو اپنایا ہے۔حضرت حاجی عبدالرحمن قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ دوسرے مزارات کے علاوہ مزار شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ پر بھی نہایت ادب واحترام سے حاضری دیتے۔حاجی محمد شریف شرقپوری کا بیان ہے کہ جب حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ مزار شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ پر حاضری دیتے تو دربار عالیہ کے اندر نہ جاتے بلکہ باہر بیٹھ کر فاتحہ خوانی کرتے اور واپس تشریف لے آتے۔

سانپوں سے نجات کا وظیفہ:

حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے مرید خاص حاجی محمد شریف شرقپوری کا بیان ہے کہ موضع "کگڑی پور" نزد شرقپور شریف میں ہم زراعت کا کاروبار کرتے تھے۔اس گاؤں میں کثرت سے سانپ تھے جس وجہ سے ہمیں کھیتی باڑی میں شدید مشقت اٹھانا پڑتی۔ایک دن حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس سلسلہ میں عرض کیا۔تو آپ نے فرمایا: کھیت میں جاتے وقت سات سلام پڑھ لیا کریں انشاء اللہ سانپوں سے محفوظ رہو گے۔وہ سات سلام یہ ہیں:

13- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: چشمہ فیض شیر ربانی ص36

Marfat.com

"سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ، سَلَامٌ عَلٰی مُوْسٰی وَھَارُوْنَ، سَلَامٌ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ، سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ، سَلَامٌ عَلٰی اِلْیَاسِیْنَ، سَلَامٌ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ، سَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ"

حاجی محمد شریف شرقپوری کے بیان کے مطابق کھیت میں جانے سے قبل ایک بار یہ وظیفہ پڑھنے کی برکت سے کوئی سانپ قریب تک نہ آتا تھا۔

خصوصیات حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ:

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے خلفاء میں سے حضرت حاجی عبدالرحمٰن قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی چند خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

☆ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام "عبدالرحمٰن" رکھا

☆ آپ کو حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا پہلا خلیفہ ہونے کا شرف حاصل ہوا

☆ آپ تاحیات در شیر ربانی سرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ پر شرقپور شریف میں رہے

☆ آپ نے برادر اصغر حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں غلام اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ کو "ثانی صاحب" سے پکارا اور اسی لقب سے وہ مشہور ہو گئے

☆ ثقہ روایت کے مطابق حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر قیامت کے روز اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پوچھا کہ اے شیر محمد! تم دنیا سے میرے لیے کیا لائے ہو؟ تو میں حاجی عبدالرحمٰن قصوری کا بازو پکڑ کر اللہ کی بارگاہ میں پیش کر دوں گا اور عرض کروں گا یہ تحفہ لایا ہوں۔"

☆ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے وصال کے بعد آپ وصال فرمانے والے پہلے خلیفہ ہیں۔

☆ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا نام بغیر وضو کے نہیں لیتے تھے۔

☆ شرقپور شریف کی طرف ادباً پشت نہیں کرتے تھے اور نہ اس کی طرف منہ کر کے تھوکتے تھے۔

☆ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہمنام شخص کو "بڑے نام والا" یا "بڑی سرکار کے نام والا" کہہ کر بلاتے۔14

14- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: چشمہ فیض شیر ربانی ص439

Marfat.com

کشف وکرامات

حضرت حاجی عبدالرحمٰن قصوروری رحمہ اللہ تعالیٰ کی کرامات کثیر ہیں لیکن ان میں سے چند ایک بطور تبرک سطور ذیل میں پیش کی جاتی ہیں:

نرینہ اولاد عطا ہونا:

حضرت صاحبزادہ قاری محمد سعید نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ جب حج کی غرض سے حجاز مقدس میں تشریف لے گئے تو وہاں ایک جنگل میں بدوؤں نے جسم کے کپڑے اُتروالیے۔عریانی کی حالت میں آپ ایک غار میں مقیم ہو گئے ۔ وہاں ایک شخص آپ کو باپردہ کر کے اپنے گھر لے گیا۔ وہ شخص نرینہ اولاد سے محروم تھا۔اس نے آپ سے نرینہ اولاد کی غرض سے دعاء کروائی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں نرینہ اولاد عطا فرمادی جس سے آپ کے متعلق اس کا اعتقاد مزید مضبوط ہو گیا۔15

چوری شدہ مال واپس ہونا:

حضرت صاحبزادہ قاری محمد سعید نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ حجاز مقدس میں جن لوگوں کے ہاں حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے قیام کیا۔ان کا مال چوری ہو گیا جس وجہ سے وہ بہت پریشان ہوئے۔ انہوں نے آپ کی خدمت میں اس سلسلے میں عرض کیا۔تو آپ نے فرمایا: تمہارا مال انشاء اللہ العزیز خود بخود واپس آ جائے گا لہٰذا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب چور ایک منزل تک پہنچے تو نابینا ہو گئے ۔ جب وہ واپس ہوتے تو بینا ہو جاتے اور آگے بڑھتے تو نابینا ہو جاتے۔اسی کشمکش میں چوروں نے مالک کے پاس آ کر مال واپس کر دینے کا فیصلہ کرلیا۔انہوں نے چوری شدہ مال مالک کو واپس کر دیا۔اسی طرح حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی بات کو اللہ تعالیٰ نے پورا کر دیا جس سے اہل خانہ کو بے حد خوشی ومسرت ہوئی۔16

پانی کا چشمہ جاری ہونا:

حضرت صاحبزادہ قاری محمد سعید نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے والد ماجد حضرت حاجی محمد دین قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت حاجی صاحب حجاز مقدس میں ایک غار کے

15- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: چشمہ فیض شیر ربانی ص448۔ 16- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: چشمہ فیض شیر ربانی ص449

Marfat.com

دامن میں عریانی حالت میں قیام پزیر تھے۔اس دوران آپ پر بھوک و پیاس کا شدید غلبہ ہوا۔آپ نے اس وقت مراقبہ میں بیٹھ کر مرشد کامل شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر عرض کیا: حضور! حجاز مقدس کے بدوؤں نے کپڑے تک اتار لیے ہیں۔میں نے آپ کے ارشاد کے مطابق بالکل مزاحمت نہیں کی۔اب شدید پیاس اور بھوک سے پریشان ہوں، نظر کرم فرمائیں۔حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حاجی صاحب! پریشان ہونے کی ضرورت نہیں اپنے سامنے دیکھیں۔آپ نے جب آنکھیں کھول کر سامنے دیکھا تو مختلف قسم کے کھانے کی چیزوں کے علاوہ ٹھنڈے پانی کا ابلتا ہوا چشمہ نظر آیا۔آپ نے ان چیزوں کو استعمال فرما کر اور پانی نوش فرما کر بھوک اور پیاس دور کی۔17

گندم کی بالیوں کا لمبا ہونا:

حاجی محمد شریف شرقپوری کا بیان ہے کہ ''جامع مسجد حضرت میاں صاحب'' شرقپور شریف میں موضع ''جلال پور'' نزد شرقپور شریف کے حافظ محمد عبداللہ صاحب ہر سال نماز تراویح میں قرآن پاک سنایا کرتے تھے۔حافظ صاحب موصوف کا انتقال ہو گیا۔حضرت حاجی صاحب نماز جنازہ میں شمولیت اور فاتحہ کی غرض سے گھوڑی پر سوار ہو کر جلال پور تشریف لے گئے۔واپسی پر آپ گھوڑی پر سوار ہو کر گندم کے کھیت کے درمیان سے پگڈنڈی کے ذریعے سفر طے کر رہے تھے۔گندم کا مالک حاجی صاحب کی شخصیت سے ناشناس تھا، اس نے کھیت سے گزرنے کی وجہ سے آپ کو برے الفاظ سے پکارنا شروع کر دیا۔حاجی صاحب نے اس کی باتوں کا برا نہ منایا بلکہ یوں فرمایا: بھائی صاحب! آپ کو نقصان نہیں ہوگا، گھوڑی کو پگڈنڈی سے دائیں بائیں گھماتے ہوئے کھیت کو عبور کر لیا۔جب گندم کی فصل تیار ہوئی تو جن پودوں پر آپ کی گھوڑی کے قدم آئے تھے وہ دوسروں کی بنسبت زیادہ لمبے اور زیادہ دانوں والے تھے۔18

جسم کا سمٹنا اور بڑھنا:

حضرت صاحبزادہ قاری محمد سعید نقشبندی اپنے والد ماجد حضرت حاجی محمد دین رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے بیان ہے کہ ایک دفعہ ان کی موجودگی میں حضرت سید نور الحسن شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ (حضرت کیلیانوالے) ''جامع مسجد حضرت میاں صاحب'' شرقپور شریف میں تشریف لائے تو حاجی صاحب رحمہ اللہ

17- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: چشمہ فیض شیر ربانی ص448۔ 18- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: چشمہ فیض شیر ربانی ص442

Marfat.com

تعالیٰ کے سامنے چار پائی کے نیچے دو زانو بیٹھ گئے۔ حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: شاہ صاحب! آپ آل رسول ہیں، نیچے نہ بیٹھیں بلکہ چار پائی پر تشریف رکھیں۔ شاہ صاحب نے کہا: حاجی صا حب! کوئی بات نہیں جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑا بنایا ہے تو ہم اس میں کیا کر سکتے ہیں؟ اس مختصر گفتگو کے بعد شاہ صاحب اور حاجی صاحب دونوں خاموشی سے بیٹھ گیے۔ اس دوران حاجی محمد دین رحمہ اللہ تعالیٰ نے ملاحظہ کیا کہ حاجی صاحب قبلہ کا جسم سمٹنا شروع ہو گیا حتیٰ کہ بالکل برائے نام رہ گیا۔ اور انہوں (حاجی محمد دین صاحب خادم خاص حضرت حاجی صاحب قبلہ) نے خیال کیا کہ یہ چیز ہمارے ہاتھ سے گئی۔ پھر آپ کا جسم مبارک آہستہ آہستہ بڑھنے لگا اور بڑھتا بڑھتا اپنی اصلی حالت میں آ گیا۔19

آغاز علالت ووصال

حضرت حاجی صاحب، وصال شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ سے بہت متاثر ہوئے۔ فراق محبوب کی منزل اتنی پریشان کن تھی کہ اسے صبر وتحمل کے ساتھ بمشکل برداشت کیا۔ یہ فراق ہی درحقیقت حاجی صاحب کی علالت کا نقطہ آغاز تھا۔

وصال شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے پانچ سال بعد حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ پر فالج کا اتنا شدید حملہ ہوا جس سے جسم کا دایاں حصہ متاثر ہو گیا۔ آپ کے مشورے اور حضرت ثانی صاحب شرقپوری کے حکم سے خدمت کے فرائض سرانجام دینے کے لیے حاجی محمد دین قصوری کو شرقپور شریف میں بلایا گیا۔ انہوں نے بڑی عقیدت ومحبت سے آپ کی خدمت کی۔ چار سال تین مہینے مرض کا شکار رہے اور اس دوران بھی سنت رسول ﷺ کے مطابق آپ باجماعت نماز ادا کرتے رہے۔ حضرت حاجی محمد دین قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے تمام زمانہ علالت آپ کی خدمت کی اور ہر لمحہ دعائیں لیں۔

حضرت قبلہ حاجی صاحب جب حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مطابق اپنے خادم خاص حاجی محمد دین رحمہ اللہ تعالیٰ کی معیت میں شرقپور شریف سے قصور کی طرف روانہ ہوئے تو حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ اور شرقپور شریف سے جو آپ کا دلی تعلق (جسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا) تھا کی جدائی کے سبب آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اس موقع پر کچھ لوگوں نے اسے حضرت ثانی صاحب

19- محمد سعید، قاری: بیاض سعید قلمی ص38

Marfat.com

شرقپوری اور حضرت حاجی صاحب کے درمیان ناراضگی پر محمول کیا حالانکہ ایسا نہیں تھا۔

حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو علم ہوا کہ حاجی صاحب شرقپور شریف سے روانگی کے وقت آنسو بہا رہے تھے تو آپ دوسرے دن قصور شریف میں تشریف لائے۔ اور حاجی صاحب سے دریافت فرمایا کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ شرقپور شریف سے روانگی کے وقت رو پڑے تھے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ حضرت حاجی صاحب نے جواب دیا: حضور! وہ رونا کسی ناراضگی کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ اور شرقپور شریف سے جدائی کی وجہ سے تھا۔20

وصال مبارک

حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے شرقپور شریف سے تشریف لانے کے بعد اپنے استاد محترم حضرت علامہ سید عبدالحق شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے مدرسہ کے پاس اندرون کوٹ مراد خاں قصور میں قیام فرمایا۔ قصور میں تقریباً چھ مہینے بقید حیات رہنے کے بعد ۲۴، محرم الحرام ۱۳۵۹ھ مطابق 1940ء کو بروز پیر 72 سال کی عمر میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○

آپ کے وصال کی خبر آناً فاناً ملک کے طول و عرض میں گلاب کے پھول کی خوشبو کی طرح پھیل گئی۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ اور دیگر سلاسل کے اکابر کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ آپ کے خادم خاص حضرت حاجی محمد دین رحمہ اللہ تعالیٰ نے بعض احباب کی معاونت سے غسل دیا اور کفن پہنایا۔ حضرت ثانی صاحب شرقپوری، حضرت سید نورالحسن شاہ بخاری اور دیگر خلفاء شیر ربانی شرقپوری بھی تشریف لا چکے تو حضرت ثانی صاحب شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی دلی خواہش تھی کہ اپنے استاد محترم کے جد امجد، آل رسول حضرت علامہ سید چراغ شاہ مہمدانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے قدموں میں دفن ہونے کی سعادت حاصل ہو۔ آپ کی خواہش کے مطابق شاہ صاحب کے مزار سے چند قدم کے فاصلے پر تدفین عمل میں لائی گئی۔ اس طرح آپ کی آخری آرزو پوری ہو گئی۔ مزار بستی چراغ شاہ قصور کے مشہور قبرستان ''قبرستان چراغ شاہ'' میں مرجع خاص و عام ہے۔

20- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: چشمہ فیض شیر ربانی ص 450

Marfat.com

قطعہ تاریخ وفات حضرت حاجی عبدالرحمٰن قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ

از قلم: محمد افضل بن مولوی غلام محی الدین ساکن بکھر، تحصیل شاہ پور، ضلع سرگودھا

دریغا بہ جہاں آمد سیاہی — شدہ مستور آں نور الٰہی
کہ داتش مصدرِ فیض وہدیٰ بود — وجودش سر فیض لا تناہی
جناب حاجی الحرمین ذی الجود — محمد عبدالرحمٰن قبلہ گاہی
مقرب بارگاہ شرق پوری — خلیفہء خاص آں شیرِ الٰہی
شہ شیر محمد اہل افضال — کہ عالم داد بہ فضلش گواہی
ولی نقشبندی پیر کامل — کہ در ملک ولایت کرد شاہی
شداز نورش منور جملہ عالم — زفیضش بہرہ در مہ تابہ ماہی
ہزار افسوس از دنیائے فانی — زمہجوراں بجنت گشت راہی
ازفوتش جملہ عالم گشت تاریک — زغم افتاد خلق اندر تباہی
ز رنج وغم ہم احباب وعشاق — شدہ بے تاب چوں بے آب ماہی
باید صبر اے افضلؔ نمودن — دعائے مغفرت زحق بخواہی
بہ روحش فاتحہ اخلاص ویٰسین — بخواں اندر سحر وشام وپگاہی
بہ سال انتقالش ہاتفم گفت — ''جنت رفت مقبول الٰہی''

.....۱۳۵۹ھ.....

Marfat.com

حضرت حاجی محمد دین نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت حاجی محمد دین نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ 1914ء کو قصور میں پیدا ہوئے 21۔ والدین نے آپ کا نام محمد دین تجویز فرمایا۔ آپ کا مختصر نسب نامہ یوں ہے: محمد دین بن الہ دین بن امیر الدین بن نصیر الدین رحمہم اللہ تعالیٰ۔ آپ سات بھائی تھے دوسرے چھ بھائیوں کے نام یہ ہیں:

☆ چراغ دین۔ ☆ نواب دین، ☆ معراج دین، ☆ محمد دین، ☆ فضل دین، ☆ کرم الٰہی۔

آپ کے خاندان کے پس منظر اور پیش منظر پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ قصور بھر میں آپ کے گھرانے کو عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ آپ کا تعلق ارائیں برادری سے تھا۔

حضرت حاجی محمد دین رحمہ اللہ تعالیٰ کا گھرانہ خالصتاً مذہبی تھا۔ قلیل عرصہ میں قصور کی معروف دینی درسگاہ ''دارالعلوم جامعہ ھمدانیہ'' قصور میں حضرت علامہ مفتی سید عبدالحق شاہ چشتی ھمدانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے قرآن پاک ناظرہ پڑھ لیا۔

آپ نے قرآن ناظرہ پڑھنے کے بعد ''حنفیہ ہائی سکول'' قصور (جس کی بنیاد حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ اور حضرت العلام سید عبدالحق شاہ ہمدانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے رکھی تھی) میں داخلہ لیا۔ اور پرائمری تک تعلیم حاصل کی۔

حضرت محمد دین رحمہ اللہ تعالیٰ نے پرائمری تعلیم کے بعد دینی تعلیم کی طرف توجہ کی اور والدین کی اجازت سے ''دارالعلوم جامعہ ہمدانیہ'' قصور میں باقاعدہ داخل ہو کر علوم اسلامیہ کا آغاز کیا۔ آپ کا شمار ذہین ترین اور مؤدب طلباء میں ہوتا تھا۔ استاذ محترم حضرت علامہ مفتی سید عبدالحق شاہ چشتی ہمدانی رحمہ اللہ تعالیٰ تعلیم کے ساتھ ساتھ طلباء کی تربیت پر بھی خصوصی توجہ فرمایا کرتے تھے، یہی وجہ ہے کہ ان پر تربیت کا اثر نمایاں تھا۔

آپ کے ابتدائی حالات تفصیل سے معلوم نہیں ہو سکے۔ آپ کے اساتذہ کے بارے میں بھی معلومات دستیاب نہیں ہو سکیں البتہ اساتذہ میں سے ایک حضرت العلام رئیس المحققین، سلطان المدرسین مفتی سید عبدالحق شاہ چشتی ہمدانی رحمہ اللہ تعالیٰ تھے۔

حضرت حاجی عبدالرحمٰن قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے والدین کی اجازت سے ''دارالعلوم

21- محمد سعید، قاری: بیاض سعید قلمی ص 48

Marfat.com

جامعہ ھمدانیہ'' قصور میں داخلہ لیا۔ یہ حسن اتفاق ہے کہ حضرت حاجی صاحب اور حاجی محمد دین رحمہما اللہ تعالیٰ کا دارالعلوم کی چار دیواری میں استاد بھائی ہونے کی حیثیت سے تعلق قائم ہوا جو تاحیات برقرار رہا بلکہ آج بھی قائم ہے۔ حضرت قبلہ حاجی صاحب نے دارالعلوم میں پہلے داخلہ لیا تھا جبکہ حاجی محمد دین رحمہ اللہ تعالیٰ بعد میں داخل ہوئے۔ حاجی صاحب بڑی کتب کا درس لیتے تھے جبکہ یہ ابتدائی کتب کا۔

آپ نے علوم اسلامیہ کی تکمیل کے بعد دین کو بطور ذریعہ معاش نہیں اپنایا۔ امانت وخطابت وغیرہ کا فریضہ تبلیغ دین کی غرض سے سرانجام دیتے۔ اپنے والد محترم کی نگرانی میں ساتوں بھائی قصور کے ایک کارخانہ میں ٹھیکے کا کام کرتے جو ان کا ذریعہ معاش تھا۔

حضرت حاجی محمد دین رحمہ اللہ تعالیٰ نے علوم اسلامیہ کی تکمیل کی تو استاد محترم حضرت علامہ مفتی سید عبدالحق شاہ چشتی ھمدانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ''جامع مسجد گپیانوالی'' کوٹ مراد خاں قصور میں آپ کو بطور امام و خطیب مقرر کر دیا۔ بعدازاں ''جامع مسجد دربار حضرت بابا امام شاہ'' کوٹ عثمان خان قصور میں بھی عرصہ دراز تک امامت وخطابت کی خدمات انجام دیتے رہے۔

زندگی میں مسلمان کی سب سے بڑی خواہش یہ ہوتی ہے کہ اسے حج بیت اللہ کی سعادت اور بارگاہ رسالت مآب ﷺ کی حاضری نصیب ہو جائے۔ حضرت حاجی محمد دین رحمہ اللہ تعالیٰ کو یہ سعادت دو بار حاصل ہوئی یعنی دو بار حج بیت اللہ کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔ اس کے علاوہ کئی بار عمرہ کا شرف حاصل کیا۔

حضرت محمد دین رحمہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ترین مشغلہ اذان پڑھنا تھا۔ وہ کھیتوں، پہاڑوں، مساجد، میدانوں اور جنگلات کی طرف نکل جاتے اپنا ذوق پورا کرنے کے لیے اذان پڑھتے جاتے۔ حضرت حاجی عبدالرحمٰن قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرح قدرت نے ان کو بھی بلندی آواز کی نعمت سے نوازا تھا۔

ایک دفعہ سفر حج کے دوران اجازت حاصل کیے بغیر ظہر کا وقت شروع ہونے سے قبل ''مسجد نبوی شریف'' میں اذان پڑھنا شروع کر دی۔ ان کی آواز سے مسجد نبوی ﷺ کے قرب و جوار کے در و دیوار گونج اٹھے اور مدینہ طیبہ کے باشندے تعجب کے عالم میں فوراً مسجد میں جمع ہو گئے۔ حاجی صاحب کی سادگی دیکھ کر انہوں نے خیال کیا کہ یہ دیوانہ آدمی ہے جسے نماز کے وقت کا علم نہیں ہے۔ اس لیے اس نے قبل از وقت اذان پڑھ دی ہے۔ کچھ لوگوں نے آپ سے دریافت کیا: هَلْ اَنْتَ مَجْنُوْنٌ ؟ کیا تو مجنون ہے؟ تو حاجی صاحب نے جواب دیا: لَا ، بَلِ الْاَذَانُ ذِکْرُ اللهِ تَعَالٰی'' نہیں، بلکہ اذان ذکرِ الٰہی ہے۔ آپ کے جواب سے اہل

Marfat.com

مدینہ بہت خوش ہوئے اور احترام کرنے لگے۔ یکے بعد دیگرے وہ لوگ آپ کو اپنے گھر لے جاتے طعام و مشروبات اور پھلوں سے تواضع کرتے۔22

صاحبزادہ قاری محمد سعید نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ حضرت حاجی محمد دین رحمہ اللہ تعالیٰ نے دو بار حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی اور ہر بار انہوں نے ایک ایک مہینہ رمضان المبارک میں مسجد نبوی ﷺ میں اعتکاف بیٹھنے کا شرف بھی حاصل کیا۔ رسول اعظم ﷺ کی خصوصی نظر کرم اور مہربانی کے بغیر یہ سعادت حاصل نہیں ہو سکتی۔

حضرت حاجی محمد دین رحمہ اللہ تعالیٰ کی جب توجہ شرف بیعت حاصل کرنے کی طرف ہوئی، تو حضرت حاجی عبدالرحمٰن قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ انہیں شرقپور شریف میں لے گئے۔ ان کی سفارش سے حضرت ثانی صاحب شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست اقدس پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ شرف بیعت کے بعد حاجی صاحب کا شرقپور شریف میں آمد و رفت کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کو حضرت حاجی عبدالرحمٰن قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ سے جنون کی حد تک محبت و عقیدت تھی۔ وہ حضرت حاجی صاحب کی چارپائی (جس پر آپ لیٹا کرتے تھے)، آپ کی قبر انور اور آپ کے گاؤں کی طرف پاؤں کرنا بے ادبی خیال کرتے تھے۔ جب حاجی صاحب کے گاؤں (ٹولووالا) جاتے تو وہاں کے درختوں، در و دیوار، بچوں، بوڑھوں اور عیسائیوں تک کے ہاتھوں کو بوسا دیتے۔ اور حضرت حاجی صاحب کے نام کا روزانہ دو سو بار وظیفہ کرتے تھے۔23

حضرت حاجی عبدالرحمٰن قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے حاجی محمد دین صاحب کو اپنا متبنیٰ قرار دیا تھا۔ اس لیے ان کی شادی خانہ آبادی کا کام بھی ان کی ذاتی کوشش سے قصور کی آرائیں برادری کی ایک خاتون سے انجام پایا۔ شادی کے موقعہ پر شرقپور شریف سے حاجی محمد شریف شرقپوری، ماسٹر محمد ابراہیم، جناب حاجی فضل الٰہی مونگہ شرقپوری، جناب غلام یٰسین لبانہ شرقپوری، حاجی عبدالرحمٰن قصوری اور حضرت ثانی صاحب شرقپوری وغیرہم مشائخ کرام اور علماء عظام پر مشتمل ایک بس بطور برات آئی تھی۔ اور نکاح مسنونہ حضرت ثانی صاحب شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے پڑھایا تھا۔

22- محمد سعید، قاری: بیاض سعید قلمی ص58۔ 23- محمد سعید، قاری: بیاض سعید قلمی ص65

Marfat.com

ایک دن حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت حاجی صاحب سے فرمایا: حاجی صاحب! حاجی محمد دین صاحب کو اپنا خلیفہ بنالو یعنی انہیں خلافت عطاء کردو۔ حاجی صاحب نے جواب دیا: حضور! آپ ہمارے مرشد کامل موجود ہیں، آپ کی موجودگی میں مَیں یہ کیسے کرسکتا ہوں؟ آپ خود انہیں خلافت سے نوازیں۔ اس پر ثانی صاحب نے فرمایا: حاجی صاحب! آپ بڑے ہیں، اس لیے بڑوں کا زیادہ حق بنتا ہے۔ اس موقع پر حاجی محمد دین صاحب نے نہایت عاجزی وانکساری سے دونوں بزرگوں سے عرض کیا: حضور! میں بے علم اور بے عمل ہوں اس لیے میں خلافت کو کیا کروں گا؟ یعنی مجھے خلافت کی ضرورت نہیں ہے۔ حضرت حاجی عبدالرحمٰن صاحب نے فرمایا: اے عزیز! خاموش ہو جاؤ! ہماری آپس کی بات ہے۔ جب اللہ والے خلافت دیتے ہیں ساتھ ہی علم بھی عطاء فرمادیتے ہیں۔ پھر آپ نے بطور مثال بیان فرمایا کہ سید نورالحسن شاہ صاحب حضرت کیلیانوالے صرف چند جماعتوں کے علاوہ کچھ بھی نہیں پڑھے تھے لیکن جب انہیں خلافت ملی تو ساتھ ہی علم بھی عطاء فرمادیا گیا۔ حضرت ثانی صاحب نے فرمایا: حاجی محمد دین صاحب کو میری طرف سے خلافت و اجازت ہے اور حاجی صاحب نے بھی تحریری طور پر انہیں خلافت عطاء فرمادی۔ گویا حاجی محمد دین کو حضرت ثانی صاحب اور حاجی عبدالرحمٰن قصوری نقشبندی دونوں بزرگوں کی طرف سے خلافت کا اعزاز حاصل تھا۔24

حضرت حاجی عبدالرحمٰن قصوری نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کے سالانہ عرس مبارک کا آغاز کیا جس کا تاحیات اہتمام کرتے رہے۔ ان کے وصال مبارک کے بعد حضرت صاحبزادہ قاری محمد سعید نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ دونوں بزرگوں کے مشترکہ عرس مبارک کا اہتمام فرماتے رہے۔ جس میں مشائخ عظام، علماء کرام اور نعت خوان حضرات بڑی عقیدت ومحبت سے شرکت کرتے۔

حضرت حاجی محمد دین رحمہ اللہ تعالیٰ کے چند مشہور ترین مریدین کے نام یہ ہیں: جناب حاجی محمد یونس قصوری صاحب، پیر سید ولایت علی شاہ قصوری صاحب، پیر محمد صدیق قصوری صاحب، حافظ محمد قطب دین صاحب، جناب حاکم علی صاحب (جو حضرت حاجی عبدالرحمٰن قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں) اور حضرت صاحبزادہ قاری محمد سعید نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

24- محمد سعید، قاری: بیاض سعید قلمی ص75

Marfat.com

Marfat.com

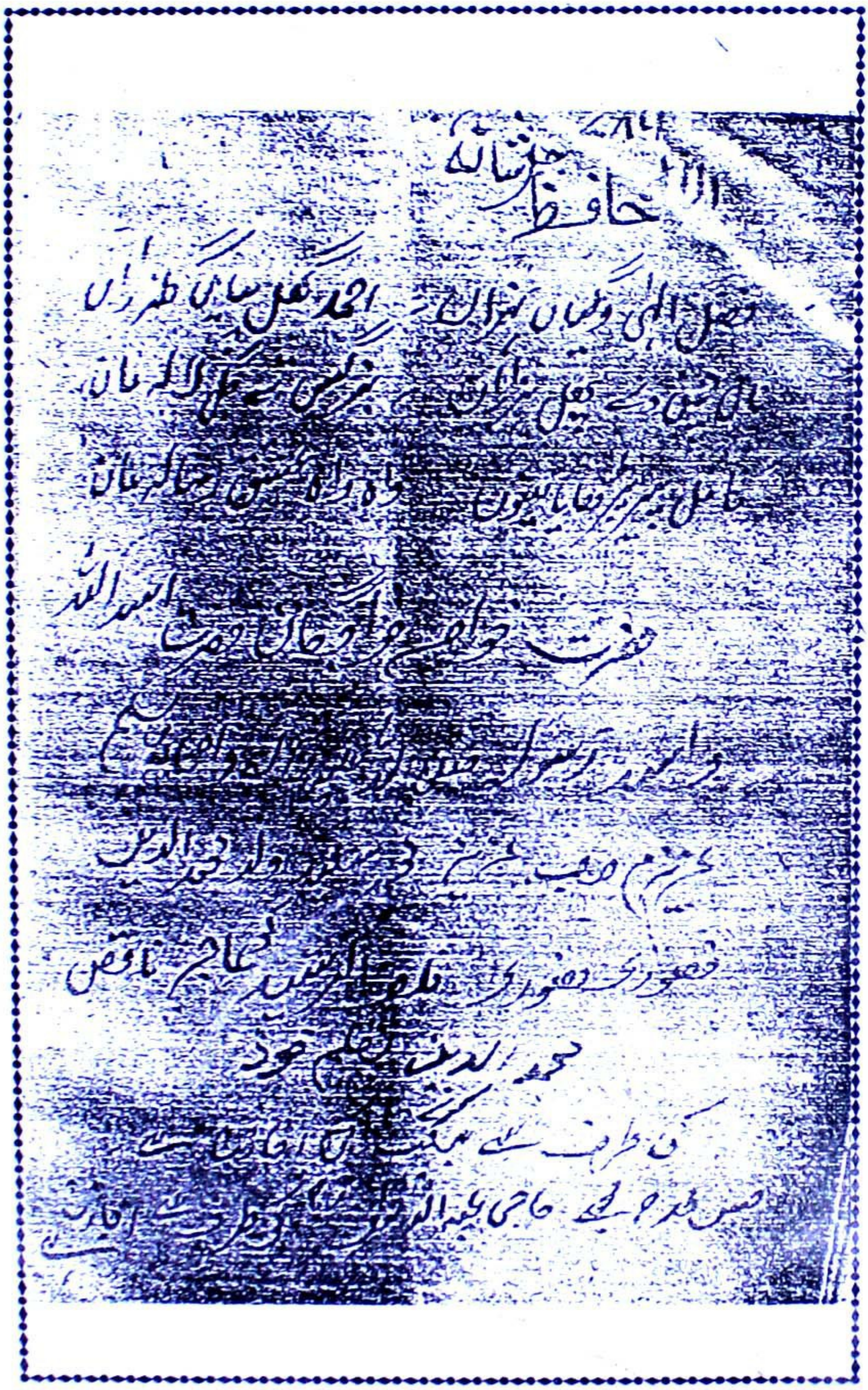

Marfat.com

سلسلہ طریقت کے مشن اور تعلیمات کو عام کرنے کے لیے سلسلہ خلافت کا اجراء بھی ضروری ہوتا ہے۔

حضرت حاجی محمد دین رحمہ اللہ تعالیٰ نے چند احباب کو خلافت سے بھی نوازا۔ ان کے نام درج ذیل ہیں:

☆ حضرت حاکم علی (از خاندان حضرت حاجی عبدالرحمٰن قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ)

☆ حضرت پیر سید ولایت علی شاہ قصوری

☆ حضرت علامہ مولانا محمد انور علائی قصوری (قصور شہر کے مشہور خطیب)

☆ حضرت صاحبزادہ قاری محمد سعید نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ سجادہ نشین حضرت حاجی عبدالرحمٰن قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین صاحبزادیاں اور چار صاحبزادے عطاء فرمائے۔ صاحبزادگاں کے اسماء گرامی یہ ہیں:

☆ جناب صاحبزادہ محمد عبدالرحمٰن قصوری صاحب

☆ جناب صاحبزادہ محمد احمد قصوری صاحب

☆ حضرت صاحبزادہ قاری محمد سعید نقشبندی قصوری

☆ جناب صاحبزادہ محمد امین قصوری صاحب۔

حضرت حاجی محمد دین رحمہ اللہ تعالیٰ پر بھی فالج کا حملہ ہوا جس کے نتیجے میں آپ آٹھ سال تک صاحب فراش رہے۔ دوران مرض آپ کے صاحبزادگاں بالخصوص حضرت صاحبزادہ قاری محمد سعید نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ بڑی محنت و محبت سے خدمت کرتے رہے۔ حضرت حاجی محمد دین رحمہ اللہ تعالیٰ کا وصال مبارک ۶، جمادی الثانی ۱۳۹۵ھ مطابق 17 جون 1975ء کو بروز منگل، قصور میں ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○ حضرت حاجی محمد دین رحمہ اللہ تعالیٰ کے وصال کی خبر سنتے ہی مریدین، متوسلین اور عقیدت مندوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ حضرت صاحبزادہ قاری محمد سعید نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ نے دوسرے صاحبزادگاں کی معاونت سے غسل اور تجہیز و تکفین کے فرائض انجام دیے۔ حضرت صاحبزادہ میاں غلام احمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ (سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ) نے نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت حاجی محمد دین رحمہ اللہ تعالیٰ کی تدفین ''قبرستان چراغ شاہ'' بستی چراغ شاہ قصور میں ہوئی۔ مزار مرجع خلائق ہے۔25

حضرت صاحبزادہ مولانا قاری محمد سعید نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت صاحبزادہ مولانا قاری محمد سعید نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ 1957ء کو حضرت حاجی محمد دین

25- یاد رہے حضرت صاحبزادہ مولانا قاری محمد سعید نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ سجادہ نشین حضرت حاجی عبدالرحمٰن قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ و سجادہ نشین حضرت حاجی عبدالرحمن قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات آپ کے مصدقہ ہیں۔ قصوری عفی عنہ۔

Marfat.com

زحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قصور میں پیدا ہوئے۔آپ نے سن شعور کو پہنچتے ہی قرآن پاک سے اپنی تعلیم کا آغاز کیا۔مختصر وقت میں والد گرامی سے ناظرہ قرآن پڑھ لیا۔قرآن پڑھنے کے دوران گورنمنٹ پرائمری سکول، کوٹ مراد خان قصور میں داخلہ لیا۔ پرائمری تعلیم مکمل کرنے کے بعد اسلامیہ ہائی سکول، قصور میں داخلہ لیا۔ قاری صاحب ساتویں جماعت کے طالب علم تھے،تو والد گرامی حاجی محمد دین رحمہ اللہ تعالیٰ پر فالج کا شدید حملہ ہوا۔جس کے نتیجہ میں جسم مبارک متاثر ہو گیا۔اب تعلیم کا سلسلہ جاری رکھنے کی بجائے والد محترم کی خدمت کرنے میں مصروف ہو گئے۔

والد گرامی کی خدمت کے دوران اہل سنت و جماعت کی مشہور دینی درسگاہ ''دارالعلوم جامعہ حنفیہ قصور'' میں داخلہ لیا۔آپ ایک طرف والد صاحب کی خدمت کا فریضہ سرانجام دیتے رہے دوسری طرف علوم اسلامیہ کی تحصیل کا سلسلہ استقامت سے جاری رکھا۔1980ء میں جامعہ سے علوم اسلامیہ کی تکمیل کی اور سند فراغت حاصل کی۔حضرت صاحبزادہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے علوم اسلامیہ کی تکمیل کے بعد تجوید وقرأت کی طرف توجہ فرمائی۔آپ نے قاری عبدالرسول قصوری صاحب ناظم اعلیٰ "مدرسہ تجوید وقرأت" قصور سے تجوید وقرأت کی تعلیم مکمل کی۔

آپ کے اساتذہ میں سے چند ایک کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

☆ شیخ الحدیث ابوالعلاء مفتی محمد عبداللہ قادری اشرفی رحمہ اللہ تعالیٰ بانی وناظم اعلیٰ جامعہ حنفیہ، قصور

☆ حضرت حاجی محمد دین رحمہ اللہ تعالیٰ خلیفہ مجاز وسجادہ نشین حاجی عبدالرحمٰن قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ، قصور

☆ حضرت علامہ غلام یٰسین صاحب قصوری، مدرس جامعہ حنفیہ، قصور.

☆ حضرت علامہ محمد انور صاحب قادری علائی، قصور ☆ قاری عبدالرسول قصوری صاحب

☆ حضرت علامہ محمد سعید صاحب، ساہیوال

حضرت صاحبزادہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے سند فراغت حاصل کرتے ہی تبلیغی خدمات انجام دینے کا سلسلہ شروع کر دیا۔آپ ابتداءً "جامع مسجد حکیم میاں کالا" کوٹ عثمان خان قصور میں امام وخطیب رہے۔بعد میں جامع مسجد غوثیہ ملاتکنہ، بیرون کوٹ عثمان خان قصور میں تشریف لے آئے۔زندگی کے آخری سالوں میں جامع مسجد عیدگاہ، بستی چراغ شاہ قصور میں امامت وخطابت اور تدریس قرآن کی خدمات انجام دیتے رہے۔آپ نے جامع مسجد غوثیہ ملاں تکنہ، قصور میں 26 سال تک درس حدیث دیا۔اس سلسلہ میں کتب صحاح ستہ مع مشکوٰۃ کا درس مکمل کیا۔

حضور انور ﷺ کی محبت عین ایمان ہے۔ ہر محب کی خواہش ہوتی ہے کہ بارگاہ محبوب ﷺ میں حاضری

Marfat.com

دیکر آپ کی شفاعت کا پروانہ حاصل کرے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحبزادہ صاحب کو بہت سی خوبیوں سے نوازا۔ آپ قاری قرآن، عالم دین، صوفی باصفا، اسلامی اخلاق وآداب کے جامع اور محبّ رسول ﷺ تھے۔ 1992ء میں آپ نے عمرہ ادا کیا اور بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضری کی سعادت حاصل کی۔

حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے تعلیم سے فراغت حاصل کی تو والدہ محترمہ کی کوشش سے شادی خانہ آبادی کا اہتمام ہونے لگا۔ 1984ء میں شادی خانہ آبادی حضرت حاجی عبدالرحمٰن قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے بھائی کی پڑپوتی سے ہوئی۔ آپ کے والد محترم حاجی محمد دین رحمہ اللہ تعالیٰ صاحب حال بزرگ تھے۔ آپ نے والد گرامی کے دست اقدس پر شرف بیعت حاصل کیا اور اعزاز خلافت سے بھی نوازے گئے ۔والد گرامی کی طرح آپ کو بھی تحریری خلافت حاصل تھی۔

حضرت صاحبزادہ مولانا قاری محمد سعید نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ بھولے بھالے ہونے کے باوجود سیاسی سوچ وفکر کے بھی مالک تھے۔ آپ جمعیت علماء پاکستان سے وابستہ رہے ہیں۔ قائدین جمعیت کے حکم پر 1974ء میں تحریک ختم نبوت ﷺ اور 1977ء میں تحریک نظام مصطفےٰ ﷺ میں عملی طور پر بھرپور حصہ لیا۔

حضرت صاحبزادہ قاری محمد سعید نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس جو لوگ بیعت ہونے کے لیے آتے، آپ انہیں حضرت حاجی عبدالرحمٰن قصوری اور والد گرامی حضرت حاجی محمد دین رحمہ اللہ تعالیٰ کے طریقے کے مطابق شرقپور شریف میں حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری یا حضرت صاحبزادہ میاں محمد ابوبکر صاحب شرقپوری کی خدمت میں بیعت کرانے کی غرض سے لے جاتے۔ تاہم جو لوگ زیادہ مجبور کرتے یا جن کا گمراہ لوگوں کے پاس جانے کا خدشہ ہوتا، انہیں بیعت میں خود قبول فرما لیتے۔ آپ کے مریدین کی تعداد سینکڑوں تک پہنچتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحبزادہ مولانا قاری محمد سعید نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کو پانچ صاحبزادیاں عطاء فرمائیں جو بقید حیات ہیں۔

حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا مختصر علالت کے بعد 26 جولائی 2002ء میں وصال ہوا۔ حضرت علامہ مفتی سعادت علی صاحب قادری ناظم اعلیٰ دارالعلوم حنفیہ قصور نے نماز جنازہ پڑھائی۔ والد گرامی کے پہلو میں تدفین عمل میں لائی گئی۔ مزار "قبرستان بستی چراغ شاہ" قصور میں مرجع خلائق ہے۔

وصال سے قبل محترم صوفی مشتاق احمد بن محمد احمد صاحب کو اپنا جانشین وخلیفہ مقرر فرمایا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صوفی صاحب کو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی اشاعت وترقی اور مشن میں کامیابی سے ہمکنار فرمائے۔ آمین!

Marfat.com

﴿ساتواں باب﴾

حضرت سید محمد ابراہیم شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ

﴿نارنگ منڈی شریف، ضلع شیخوپورہ﴾

1967ء 1897ء

Marfat.com

حضرت مفتی سید محمد ابراہیم شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ

ولادت باسعادت:

حضرت سید محمد ابراہیم شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ 1897ء کو موضع ''چونی کلاں'' میں حضرت سید نظام الدین رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں پیدا ہوئے۔1 والدین نے ''سید محمد ابراہیم شاہ'' نام رکھا۔38 واسطوں سے شجرہ نسب سرچشمہ ولایت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جاملتا ہے۔آپ کا شجرہ نسب یوں ہے:

سید محمد ابراہیم شاہ بن سید نظام الدین بن سید کریم بخش بن سید شیر علی بن سید سعید الدین بن سید محمد مستقیم بن سید محمد حسن بن سید عبدالعزیز بن سید شیخ احمد بن سید محمد شاہ بن سید محمد محمود شاہ بن سید حسن علاء الدین بن سید صدرالدین بن سید زین العابدین اوچی بن سید حسین شاہ بن سید شیخ کبیر الدین شاہ بن سید شیخ اسماعیل شاہ بن سید محمود ناصر الدین شاہ بن سید جلال الدین مخدوم جہانیاں جہانگشت بن سید سلطان احمد کبیر بن سید جلال الدین بخاری میر حیدر سرخپوش اوچی بن سید ابوالمحو ید داؤد بن سید جعفر بن سید محمد بن سید سید محمود بن سید احمد بن سید عبداللہ بن سید علی اصغر بن سید جعفر ثانی بن امام نقی بن امام تقی بن امام علی رضا بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین شہید کربلا بن امام الاولیاء حضرت شیر خدا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔2

آغاز تعلیم:

آپ ذہین وفطین تھے اور گھریلو ماحول مذہبی تھا۔دینی معاملات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا،آپ

1- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: ذکر ابراہیم ص21۔ 2- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: ذکر ابراہیم ص21

Marfat.com

کے خاندان کا طرہ امتیاز تھا۔ ناظرہ قرآن پاک پڑھنے کے بعد چھ سال کی عمر میں حفظ قرآن مکمل کرلیا۔ آپ نے اپنی دینی تعلیم کا آغاز رائے پور گجراں ضلع جالندھر سے کیا اور ابتدائی تعلیم کی تکمیل بھی وہاں سے کی۔ کچھ ابتدائی کتب اہل سنت و جماعت کی قدیمی درسگاہ ''جامعہ نعمانیہ لاہور'' میں بھی پڑھیں۔

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ بطور معلم:

حضرت شاہ صاحب نے علوم اسلامیہ کی تحصیل صرف رضاء الٰہی، خوشنودی مصطفیٰ ﷺ اور اشاعت اسلام کے لیے کی تھی۔ علوم اسلامیہ سے فراغت پاتے ہی تدریس کا سلسلہ شروع کردیا جو تاحیات جاری رہا۔ آپ کے شاگردوں کی تعداد کثیر ہے لیکن ان میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں:

حضرت صاحبزادہ علامہ سید امیر محمد شاہ بخاری صاحب، حضرت صاحبزادہ علامہ سید محمد فاضل شاہ بخاری صاحب، حضرت صاحبزادہ علامہ سید محمد طبیب حسین شاہ بخاری صاحب، علامہ محمد یٰسین صاحب، مستری محمد دین صاحب اور مولوی محمد شفیع صاحب وغیرہ۔ اول الذکر تینوں علماء آپ کے صاحبزادے بھی ہیں۔[3]

خاندانی پیشہ:

آپ کا خاندانی پیشہ کاشت کاری تھا لیکن علوم عقلیہ ونقلیہ میں مہارت تامہ حاصل ہونے کے باعث کاشت کاری کی بجائے تدریس علوم اسلامیہ کی خدمات سرانجام دیں۔ آپ استاذ العلماء کے لقب سے مشہور ہوئے۔

در شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ پر حاضری، شرف بیعت اور اعزاز خلافت:

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے اکثر خاندانی بزرگ حضرت خواجہ عبدالخالق رحمہ اللہ تعالیٰ جہان خیلی ضلع ہوشیار پور سے بیعت تھے۔ بزرگوں کا خیال تھا کہ آپ بھی حضرت خواجہ صاحب سے بیعت کرلیں مگر آپ کا فیض کسی اور جگہ تھا اس لیے وہاں بیعت نہ کرسکے۔ البتہ مرشد کامل کی تلاش میں رہے۔

اس وقت اعلیٰ حضرت، مجدد وقت، حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا خوب شہرہ تھا اور کثیر لوگ روزانہ آپ کے آستانہ سے فیض یاب ہورہے تھے۔ ایک دن دل میں خیال آیا شرقپور شریف میں حاضری دینی چاہیے۔ اگر دل نے قبول کرلیا تو بیعت کرلیں گے ورنہ "زیارت بزرگاں کفارہ گناہ است" کے مصداق ثواب

3- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: ذکر ابراہیم ص 27

Marfat.com

ہی سہی، شرقپور شریف پہنچ گئے۔ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی زیارت سے مشرف ہوئے تو تمام شکوک وشبہات دور ہو گئے۔اسی وقت مدعا عرض کیا کہ حضور! بیعت ہونے کے لیے حاضر ہوں، داخل سلسلہ فرمائیں نوازش ہوگی۔ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسی وقت آپ کو داخل سلسلہ فرمایا۔ بیعت ہونے کے بعد شاہ صاحب مرشد کامل کی اجازت سے گھر تشریف لے آئے۔ کچھ عرصہ بعد دوبارہ حاضر خدمت ہوئے۔ حضرت شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ ولایت نے آپ میں ولایت کی صلاحیت ملاحظہ فرمائی۔ دوسری ہی ملاقات میں خرقہ خلافت بھی عطاء فرمادیا۔ اجازت وخلافت کے بعد آپ نے تدریس علوم اسلامیہ کے ساتھ ساتھ عوام کے دلوں کی بنجر زمین کو آباد کرنے کا سلسلہ بھی شروع کر دیا جو تاحیات جاری رہا۔

مرشد کامل کا عطیہ:

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے خلافت سے نوازتے وقت بطور تحفہ ایک رومال عطاء فرمایا جو حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے تاحیات محفوظ رکھا۔ اب وہ رومال حضرت صاحبزادہ علامہ سید امیر محمد شاہ صاحب دامت کا برہم سجادہ نشین آستانہ عالیہ ابراہیمیہ نارنگ منڈی کے پاس موجود ہے۔4

کھوکھر میں آمد اور شادی خانہ آبادی:

جناب سید محمد غوث صوم وصلوٰۃ کے پابند اور موضع کھوکھر کی متدین شخصیت تھے۔ انہوں نے شاہ صاحب کو رمضان المبارک میں قرآن پاک سنانے کے لیے چونی سے کھوکھر شریف طلب کیا۔ آپ کھوکھر شریف تشریف لائے۔ قرآن پاک سنایا، جناب سید محمد غوث رحمہ اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوئے۔ انہوں نے اپنی نواسی حبیب فاطمہ کا نکاح آپ سے کر دیا۔ اس وقت حضرت شاہ صاحب کی عمر پندرہ (15) سال اور زوجہ محترمہ کی عمر چھ (6) سال تھی۔ اس موقع پر بعض لوگوں نے اعتراض کیا کہ ایک نواسی تھی اس کی بھی ایک ایسے شخص سے شادی کر دی جس کی جائیداد نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: لوگو! تمہیں کیا خبر کہ یہ کیا چیز ہیں؟ میری نظر میں یہ انمول موتی ہیں۔ اس کے بعد شاہ صاحب کھوکھر میں مقیم ہو گئے۔

مقامات قیام:

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ مختلف مقامات پر اقامت پذیر رہے ہیں۔ زیادہ تر آپ نے

4- محمد یسین قصوری، ناچیز: ذکر ابراہیم ص29

Marfat.com

مندرجہ ذیل چار مقامات پر قیام فرمایا:

۱۔موضع کھوکھر، تحصیل فیروز والا، ضلع شیخوپورہ میں سولہ سال

۲۔ہر دو سیہول مسلم میں 18 سال

۳۔کوٹلی سیہول میں 12 سال

۴۔نارنگ منڈی میں نو سال تک مقیم رہے۔

عبادت وریاضت:

انسانی پیدائش کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت وریاضت کرنا ہے۔ایک ولی اللہ سے بعید ہے کہ اس سلسلے میں غفلت سے کام لے۔حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ بچپن سے ہی صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔آپ نماز جمعہ اور نماز عیدین کے علاوہ نماز تہجد، نماز چاشت، نماز اشراق اور نماز اوابین بھی باقاعدگی سے پڑھا کرتے تھے۔بلکہ اس سلسلے میں اپنے مریدین، متوسلین اور عقیدتمندوں کو بھی ہدایت و راہنمائی فرماتے۔جناب انجینئر صوفی بابر سعید سیہول صاحب نقشبندی (گوجر پورہ، لاہور) کا بیان ہے کہ:

مجھے اچھی طرح یاد ہے میرے بچپن کا زمانہ تھا کہ میں اپنے گاؤں کوٹلی سیہول میں مسجد کے سامنے والی گلی میں کھڑا تھا۔چار آدمی چارپائی کو چاروں کونوں سے تھامے حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد باہر لا رہے تھے۔یعنی شدت علالت کے باعث مسجد میں جانے کی قوت نہ رہی تھی اس کے باوجود مسجد میں ہی نماز باجماعت ادا فرماتے۔میرے ذہن میں آپ کی زیارت کا بس یہی نقشہ موجود ہے۔

معمولات مبارکہ:

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ درس وتدریس اور مریدین کی تعلیم وتربیت کے علاوہ روزانہ سات پارے تلاوت قرآن، دلائل الخیرات، اوراد فتحیہ، درود مستغات، دعاء گنج العرش اور پانچ سو مرتبہ درود خضری کا وظیفہ باقاعدگی سے کیا کرتے تھے۔

معاصر علماء:

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ عالم دین تھے' اس لیے علماء کرام کے ساتھ ان کے گہرے روابط

Marfat.com

تھے۔آپ کے معاصر علماء میں سے چند ایک کے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہیں:

☆ علامہ نور محمد، پٹیالہ
☆ علامہ دوست محمد
☆ علامہ محمد اعظم میرووال
☆ علامہ محمد یعقوب
☆ علامہ محبوب عالم وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ

ارشاد مرشد کامل:

جناب حاجی عبدالخالق صاحب (باغبانپورہ' لاہور) اپنے والد صاحب کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا بہت احترام فرمایا کرتے تھے۔ایک دفعہ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے مخاطب ہوکر فرمایا:

شاہ صاحب! ہم آپ کی کس کس صفت کو بیان کریں اور کس کس صفت کا احترام کریں؟ سید آپ، عالم آپ، حافظ آپ اور مفتی آپ ہیں۔"[5]

قبولیت دعا:

جب عوام الناس میں آپ کا شہرہ ہوا تو لوگ آپ کے پاس دعا کرانے کے لیے آنے لگے۔کوئی جسمانی امراض کے لیے اور کوئی روحانی امراض کے لیے۔آپ کی دعا سے بہت سے گھر آباد ہوئے۔

چوہدری عنایت علی صاحب نرینہ اولاد سے محروم تھے۔اپنی بیوی سے مایوس ہوکر ایک دن شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔اور عرض کیا: حضور! جوانی کی عمر جارہی ہے اور نرینہ اولاد سے محروم ہوں۔اجازت فرمایئے کہ دوسری شادی کرلوں؟ آپ نے فرمایا: عنایت علی! مولا کریم اسی بیوی سے نرینہ اولاد دے سکتا ہے۔انہوں نے موقعہ غنیمت جان کر دعا کی درخواست کی۔آپ نے فرمایا:

مولا کریم اسی سال بچہ عنایت فرمائے گا۔اس پر وہ بہت خوش ہوئے۔مولا کریم نے کرم کیا اسی سال بچہ عطا فرمایا۔دوسری دفعہ عرض کیا سرکار ایک ہی بچہ؟ فرمایا: کیا مطلب ہے؟ عرض کیا حضور! ایک ہی؟ آپ نے فرمایا ایک اور مل جائے گا۔خدا نے دوسرے سال دوسرا بچہ عطا فرمادیا۔

چوہدری روشن دین صاحب گوجر نرینہ اولاد سے محروم تھے۔ان کی اہلیہ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ

5- محمد یٰسین قصوری، تاچیز: ذکر ابراہیم ص29

Marfat.com

تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اور بضد ہو کر دست بستہ عرض کیا! حضور! کیا ہم دنیا سے محروم ہی جائیں گے؟ آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا: بھاگ بھری! (یہ اس کا نام تھا) مولا کریم اب ایک بچہ عطا کرے گا۔ مولا کریم نے اسی سال بچہ عطا کیا جس کا نام معراج دین رکھا گیا۔ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اس بچے پر بہت شفقت فرمایا کرتے اور اس کو بھی آپ سے انتہائی عقیدت تھی۔ اب بھی اس کا معمول ہے کہ روزانہ ایک دفعہ دربار ابراہیمیہ پر فاتحہ خوانی کے لیے حاضر ہوتا ہے۔ صاحبزادہ سید امیر محمد شاہ صاحب دامت برکاتہم کے ساتھ بھی محبت ہے اور حضرت بھی اس پر بہت شفقت فرماتے ہیں۔

جناب عبدالغفور پٹواری صاحب نرینہ اولاد سے محروم تھے۔ انہوں نے دعا کے لیے عرض کیا تو آپ نے فرمایا: عبدالغفور! گھبراؤ نہیں، سات ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں یکے بعد دیگرے سات فرزند عطا فرمائے۔

عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو مدینہ رسول ﷺ اور حضور انور ﷺ سے جنون کی حد تک محبت وعقیدت تھی۔ جب کوئی شخص دیار محبوب ﷺ سے آتا تو آپ اس کے لیے جان نثاری تک عقیدت کا مظاہرہ فرماتے۔ اپنی قوت وطاقت سے بڑھ کر اس کی خدمت کرنے کی سعی وکوشش فرماتے۔

سوء ادب کی بنا پر آپ نے تاحیات مدینہ طیبہ کا کپڑا استعمال نہیں فرمایا۔ ایک دفعہ ایک مرید نے مدینہ طیبہ کے کپڑے کا کرتا سلا کر آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ اور اصرار کی حد تک عرض کیا کہ حضور! اسے زیب تن فرمایا کریں۔ آپ نے ہدیہ تصور کرتے ہوئے اس کو قبول فرمالیا۔ اسے صرف عیدین کے مواقع پر زیب تن فرماتے تھے۔ ایک دفعہ ایک عربی حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے اس کا نام دریافت کیا تو اس نے کہا میرا نام میسرہ ہے۔ یہ جواب سنتے ہی آنکھوں میں آنسو امڈ آئے۔ آپ کی محفل میں ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غلام میسرہ کا ذکر ہوتا تو آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے۔ جب آپ کے حلقہ میں مدینہ طیبہ یا شرقپور شریف کا ذکر ہوتا تو فرط محبت سے آپ کی آنکھوں میں آنسو آجاتے۔

خدمت لوح وقلم:

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ تدریس کے ساتھ ساتھ تحریری خدمات بھی انجام دیتے رہے۔

Marfat.com

آپ نے اردو، فارسی اور عربی زبان میں ردمرزائیت، اشیاء محرمہ اور احتیاطی ظہر وغیرہ موضوعات پر تحریری کام کیا۔ اس سلسلے میں متعدد رسائل ومقالات اور فتاوٰی تحریر فرمائے۔ اگر ان کو جدید انداز میں ترجمہ کے ساتھ ترتیب دیا جائے تو یقیناً ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ اس کام کے لیے صاحبزادگان بالخصوص جناب محترم صاحبزادہ ڈاکٹر سید طاہر رضا بخاری ڈائریکٹر مذہبی امور محکمہ اوقاف پنجاب کو خصوصی توجہ دینی چاہیے تا کہ ایک علمی ذخیرہ ہمیشہ کے لیے محفوظ ہو سکے۔

آپ کو فن فتویٰ نویسی میں بھی کمال حاصل تھا۔ ایک دفعہ ریاست جموں میں کسی مسئلہ پر فتوٰی بازی شروع ہوگئی۔ ریاست کے راجہ نے کہا کہ پنجاب کے علماء سے بھی فتویٰ لاؤ، پھر فیصلہ کروں گا۔ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھی کچھ آدمی حاضر ہوئے۔ آپ نے متعلقہ مسئلہ پر ایک طویل فتویٰ لکھا۔ راجہ کے پاس کثیر تعداد میں فتاویٰ جمع ہو گئے۔ جن میں سے صرف چند فتوے پسند کیے گئے ان میں ایک فتویٰ آپ کا تھا۔ راجہ کے علماء نے شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے فتویٰ پر ہی فیصلہ کر دیا۔ آپ نے دوسرا فتوی موضع سیہول مسلم میں مرزائیوں کے خلاف لکھا۔ وہاں کا ایک مرزائی اللہ دتہ ورک یہ کہتا تھا: ہمارا عقیدہ ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ دوزخ بالکل خالی ہو جائے گی اور کوئی بھی اس میں نہیں رہے گا۔ اس پر آپ نے فتویٰ لکھا اور ثابت کر دیا کہ کافر ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اور مسلمان گناہگار سزا بھگتنے کے بعد جنت میں جائیں گے۔ آپ کے اس فتویٰ کا جواب آج تک نہیں لکھا جا سکا۔ جو مرزائیوں کے ذمہ قرض ہے۔ علاوہ ازیں آپ نے وظائف کی مشہور کتاب دلائل الخیرات شریف پر حواشی تحریر فرمائے۔6

علمی مقام:

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ حافظ قرآن، علوم قرآنیہ کے ماہر ہونے کے ساتھ ساتھ حدیث، تفسیر، فقہ، اصول حدیث، منطق، فلسفہ، ادب عربی، صرف، نحو، لغت اور دیگر علوم وفنون میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ آپ کی تدریسی اور تحریری خدمات کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ علوم وفنون کے بحر بے کراں تھے۔ اس کی سب سے بڑی دلیل آپ کے لائق وفائق تلامذہ ہیں۔

جس زمانہ میں آپ موضع کھوکھر میں تشریف لائے تو اس وقت موضع ''دودھے متصل'' سدھیانوالی میں ایک شاہ صاحب تھے، جو جید عالم دین تھے۔ وہ آپ کی آمد پر بہت خوش ہوئے۔ شاہ صاحب نے دودھے

6- محمد یسین قصوری، ناچیز: ذکر ابراہیم ص 40

Marfat.com

بلا کر آپ کی دعوت کی اور کوئی مسئلہ پوچھ کر آزمایا۔ آپ نے فوراً جواب دیا جس سے شاہ صاحب بہت خوش ہوئے۔ اور کہا: اس سے پہلے مجھے فکر تھی کہ دنیا سے رخصت ہونے کے بعد علاقہ کے عوام اہل سنت کا کیا بنے گا؟ اس لیے کہ اس علاقہ میں کوئی عالم نظر نہیں آتا۔ اب میں بے فکر ہوں اس لیے کہ خدا نے اس سرزمین میں اپنے دین کا عالم بھیج دیا ہے۔ آپ نے موضع کھوکھر کو اپنا مسکن بنایا اور اشاعت دین کا سلسلہ شروع کر دیا۔ جمعہ کے دن تمام نواحی دیہاتوں کے لوگ ''کھوکھر شریف'' میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لیے جوق در جوق آتے اور آپ کے نورانی مواعظ سے مستفید ہوتے۔ آپ کے خطبات جمعۃ المبارک کے سبب علاقہ بھر کے لوگوں کی اصلاح عقائد و اعمال ہوگئی۔

زیارت حرمین شریفین:

اللہ تعالیٰ نے حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو زیارت حرمین شریفین کی سعادت سے سرفراز فرمایا۔ 1950ء میں اپنی اہلیہ محترمہ سمیت حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی اور بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضری کا شرف حاصل کیا۔

دیار محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے باشندوں سے محبت:

آپ جب کسی عربی کو دیکھتے تو اپنی ہمت سے زیادہ اس کی عزت و توقیر بجا لاتے اور اس کی خدمت سے گریز نہ فرماتے۔ اکثر عربی لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور آپ کو یا ابی اور یا سیدی کے القاب سے پکارتے۔ حضرت صاحبزادہ سید امیر محمد شاہ بخاری دامت برکاتہم کا بیان ہے کہ میں نے ایک عربی سے پوچھا آپ والد محترم کو یا ابی کہہ کر کیوں پکارتے ہیں؟ اس نے جواب دیا: آپ کی محبت اور شفقت کی وجہ سے ہم ''یَا اَبِیْ'' کہہ کر پکارتے ہیں۔ کیونکہ آپ ہم پر باپ جیسی محبت و شفقت فرماتے ہیں۔

ایک عربی حاضر خدمت ہوا اور اس نے عرض کیا: حضور! میں وطن واپس جانا چاہتا ہوں، اس لیے مجھے ایک سو روپیہ کی ضرورت ہے کیونکہ اتنی رقم کرایہ سے کم ہے۔ حضرت صاحبزادہ سید امیر محمد شاہ بخاری دامت برکاتہم کا بیان ہے کہ جمعہ کا روز تھا میں نے جمعہ کا خطبہ دینا تھا۔ آپ نے فرمایا: ٹھہرو! پہلے میں خود ایک بات کہہ لوں۔ آپ نے محراب میں کھڑے ہو کر فرمایا: لوگو! یہ حضور ﷺ کے پڑوسی ہیں۔ مشہور مقولہ ہے کہ "حب العرب من الایمان" عرب سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ اس لیے آج آؤ جنت کا سودا کر لو۔ عربی

Marfat.com

صاحب کو اسی وقت ایک سو روپے کی ضرورت ہے پوری کر دو۔ آپ کی جیب میں اس وقت سترہ روپے تھے۔ سب کے سب نکالے اور عربی صاحب کی خدمت میں پیش کر دیے۔ پھر لوگوں نے خدمت کرنا شروع کی تو عربی صاحب کے پاس ایک سو بائیس روپے جمع ہو گئے۔ 7

خادم پر خصوصی نظر کرم فرمانا:

جناب ماسٹر محمد اسلم صاحب کا بیان ہے کہ ایک دفعہ شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کمزور ہونے اور چلنے سے عاجز آ جانے کے باوجود نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے ایک ہاتھ محمد شفیع درویش کے کندھے پر رکھا اور دوسرا ہاتھ میرے کندھے پر رکھا ایسے ہمارے سہارے زمین پر قدم گھسیٹتے ہوئے اور حضور ﷺ کی سنت ادا کرتے ہوئے مسجد میں پہنچے۔ مجھے تقریر کے لیے حکم فرمایا: میں بے علم تھا، کبھی تقریر نہ کی تھی اور نہ آتی تھی۔ میں نے عرض کیا: حضور! مجھے کچھ نہیں آتا۔ فرمایا: قرآن شریف کی چند آیات کا ترجمہ کر دو۔ میں کانپتا ہوا اٹھا سورۃ یٰسین کی چند آیات کا ترجمہ کیا اور بیٹھ گیا۔ دوسری آذان ہوئی فرمایا: خطبہ پڑھو۔ میں نے عرض کیا: حضور! مجھے خطبہ نہیں آتا۔ آپ نے گھر سے خطبہ منگوایا اور فرمایا: اس سے دیکھ کر پڑھو۔ میں نے خطبہ پڑھا پھر پیچھے ہو کر بیٹھ گیا۔ فرمایا: جماعت بھی کراؤ۔ میں نے عرض کیا: حضور! جماعت آپ ہی کرائیں۔ فرمایا: نہیں! تم جماعت کراؤ۔ میں نے جمعہ کی جماعت کرائی بعد میں آپ نے میرے علم اور عمل کے لیے خصوصی دعا فرمائی۔ اور فرمایا: میرے تین بیٹے ہیں جو اسلام کی تبلیغ فرما رہے ہیں اور ماسٹر صاحب میرے چوتھے بیٹے ہیں۔ بس آپ کی دعا کی تاثیر تھی مجھ جیسے بے علم نے 325 صفحات پر مشتمل ایک کتاب لکھی اور شائع بھی کی۔

عاجزی اور انکساری:

ہر ولی عاجزی وانکساری کا مجسمہ ہوتا ہے۔ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ میں بھی یہ وصف بدرجہ کمال پایا جاتا تھا۔ جناب محترم حاجی عبدالخالق صاحب (باغبانپورہ، لاہور) اپنے والد گرامی جناب صوفی تاجدین نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہم نے آپ کی خدمت وتوضع کے لیے بہت سے کھانے تیار کیے۔ آپ نے والد صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا: اتنا خرچ نہ کیا کریں، صرف ایک سادہ کھانا ہی کافی ہوتا ہے۔

حضرت صاحبزادہ سید امیر محمد شاہ بخاری دامت برکاتہم کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علامہ غلام

7- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: ذکر ابراہیم ص 44

Marfat.com

رسول رضوی رحمہ اللہ تعالیٰ شیخ الحدیث جامعہ رضویہ مظہر الاسلام فیصل آباد تشریف لائے۔ آپ سے ملاقات کے بعد انہوں نے فرمایا: میں ایک بزرگ کو بہت سادہ سمجھتا تھا کہ موجودہ دور میں اتنا سادہ کوئی پیر نہیں ہے لیکن حضرت شاہ صاحب کو دیکھ کر میں برملا کہہ سکتا ہوں کہ آپ اس صفت میں اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتے۔ آپ نے تو سادگی کی انتہا کر دی ہے۔

اگر کوئی مرید آپ کے سامنے کسی کرامت کا ذکر کرتا تو ناراضگی کا اظہار فرماتے اور یوں کہہ کر ٹال دیتے کہ یہ سارا فیض حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہے میں تو بے حد گناہگار ہوں۔

جن لوگوں نے آپ کو قریب سے دیکھا ہے، وہ جانتے ہیں کہ آپ میں یہ اوصاف بدرجہ کمال موجود تھے۔ سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ اولیاء کی شان میں فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ جن کو دوست رکھتا ہے ان کو تین خصلتیں عطا فرماتا ہے:

☆ سخاوت دریا کی طرح ☆ شفقت آفتاب کی طرح ☆ تواضع زمین کی طرح

زمین پر جو کوئی چاہے کرے وہ ایسی صابر و شاکر ہے کہ ہر دکھ سہتی ہے لیکن پھر بھی خاموش رہتی ہے۔ دنیادار اپنے مال کو چھپاتا ہے تاکہ کوئی مطلع نہ ہو۔ اسی طرح ولی اللہ اپنے کمال کو چھپاتا ہے۔ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو چھپایا تاکہ کسی کو علم نہ ہو سکے کہ ولایت کے کس درجہ پر فائز ہیں۔8

لباس مبارک:

بہترین لباس وہ ہے جو سنت مصطفیٰ ﷺ کے مطابق ہو۔ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ولی کامل تھے اس لیے آپ کے بارے میں تارک سنت ہونے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ آپ کا لباس سادہ (کھدر کا) اور سنت کے مطابق ہوتا۔ اپنے مریدین کو بھی سادگی کی تلقین فرماتے۔ آپ کا لباس سفید کرتا، تہبند، واسکٹ، سفید دستار اور ٹوپی پر مشتمل ہوتا تھا۔

یادگار ادارے:

آپ نے بہت سے دینی ادارے قائم فرمائے جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

☆ جامع مسجد کھوکھر، ضلع شیخوپورہ ☆ دو مساجد ہر دو سیہول مسلم، ضلع شیخوپورہ

☆ جامع مسجد موضع کوٹلی سیہول، ضلع شیخوپورہ ☆ جامع مسجد دربار والی، نارنگ منڈی، ضلع شیخوپورہ

8 محمد یٰسین قصوری، ناچیز: ذکر ابراہیم ص 45

Marfat.com

مریدین پر شفقت:

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر دس سال تک خدمت کی اس عرصہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک بار بھی نہیں ڈانٹا اور نہ ناراض ہوئے۔

برادرم انجینئر صوفی بابر سعید سیہول نقشبندی گوجر پورہ، لاہور کا بیان ہے کہ میرے چچا جان ہدایت علی سیہول جوائنٹ ڈائریکٹر (A.D.B.R) جو حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے مرید بھی ہیں۔ ایک دفعہ آپ نے ان کے سر کے بال پکڑ کر شفقت سے فرمایا: ہدایت علی! تم اپنی بودی کٹوا دو۔ تعمیل حکم کرتے ہوئے انہوں نے بال کٹوا دیے۔ دوسرے دن خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور شفقت سے اپنے سینے سے لگا لیا۔

کشف و کرامات

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ صاحبِ کرامت بزرگ تھے۔ آپ کی کرامات کو جمع کیا جائے تو ایک مستقل کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ کرامات میں سے چند ایک سطور ذیل میں پیش کی جاتی ہیں:

جانوروں کا مرنا بند ہونا:

جناب انجینئر بابر سعید سیہول صاحب نقشبندی گوجر پورہ لاہور اپنی والدہ صاحب کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ بھوگیوال لاہور میں شاہ دین قصاب کے ہاں بہت سے چھترے تھے۔ جب وہ صبح سویرے اٹھ کر اپنے جانوروں میں سے چند جانور ذبح کرنے کے لیے لینا چاہتا تو ایک جانور (چھترا) ضرور مرا ہوا دستیاب ہوتا جس کے سبب وہ لوگ پریشان ہو جاتے۔ آخر ایک دن ان کی والدہ شاہ دین قصاب کی بیوی مریم قصائن کو ساتھ لے کر کوٹلی سیہول گئیں۔ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں جانوروں کے مرنے کے بارے میں صورتحال عرض کی گئی۔ آپ نے ایک تعویذ عنایت فرمایا اور اس کو جانوروں کی گزرگاہ (دہلیز) پر باندھنے کا حکم صادر فرمایا۔ حسب ارشاد شاہ دین قصائی نے یہ تعویذ باندھ دیا۔ اس کے بعد اللہ کے فضل و کرم سے کوئی جانور نہ مرا۔[9]

9- محمد یسین قصوری، ناچیز: ذکر ابراہیم ص 62

Marfat.com

حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ٹکٹ عطا ہونا:

حضرت صاحبزادہ علامہ پیر سید محمد فاضل شاہ صاحب دامت برکاتہم سجادہ نشین آستانہ عالیہ ابراھیمیہ نارنگ منڈی کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے عرس شریف پر جانا تھا۔ روانگی سے کچھ دیر پہلے آپ قیلولہ کے لیے لیٹ گئے۔ گاڑی کا وقت گزر چکا تھا۔ آپ نے فرمایا: چلو اسٹیشن پر چلیں۔ ہم نے عرض کیا: حضور! گاڑی کا وقت گزر چکا ہے، اب جانے کا کیا فائدہ؟ آپ نے پھر جانے کے لیے فرمایا۔ پھر ہم نے وہی عرض کیا۔ آپ جوش میں آ گئے اور فرمایا: ابھی مجدد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ خواب میں ملے تھے اور وہ ٹکٹ عطا فرما گئے ہیں گاڑی نہیں جا سکتی''۔ اس کے بعد ہم اسٹیشن پر پہنچے تو پتہ چلا کہ گاڑی لیٹ آ رہی ہے۔ ہمارے پہنچنے کے بعد سگنل ہوا اور گاڑی اسٹیشن پر آئی تو شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ دوستوں کے ہمراہ اس پر سوار ہو کر سرہند شریف کی طرف روانہ ہو گئے۔

جہاز کو طغیانی سے بچانا:

حضرت صاحبزادہ سید امیر محمد شاہ صاحب دامت برکاتہم کا بیان ہے کہ ملک محمد شفیع صاحب موضع ''نین'' جو کھوکھر ضلع شیخوپورہ سے تین میل کے فاصلے پر ہے، کے باسی تھے۔ اب نارنگ منڈی میں رہائش پذیر ہیں)۔ دوسری جنگ عظیم میں اپنے پیر و مرشد کی اجازت کے بغیر انگریز فوج میں سپاہی بھرتی ہو گئے۔ بھرتی ہونے کے چند دن بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی ملازمت کے بارے میں گفتگو کرنے لگے۔ آپ نے انہیں ایک وظیفہ کی تعلیم دی۔ آگے ملک محمد شفیع صاحب کی زبانی سنیے: ہمیں برطانوی حکومت نے محاذ جنگ پہ بذریعہ بحری جہاز روانہ کیا۔ کچھ دنوں بعد جہاز سمندر کی طغیانی میں پھنس گیا اور لوگ اپنی زندگیوں سے مایوس ہو گئے۔ اسی دوران حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا بتایا ہوا وظیفہ مجھے یاد آ گیا تو میں نے پڑھنا شروع کر دیا۔ مجھے اونگھ آ گئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ آپ شاہانہ انداز میں سمندر کے پانی پر گھوڑا دوڑاتے ہوئے تشریف لائے اور جہاز کو سہارہ دیا۔ جب میری آنکھ کھلی کیا دیکھتا ہوں کہ جہاز طغیانی سے نجات حاصل کر چکا ہے۔10

10- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: ذکر ابراہیم ص10۔

Marfat.com

غیب سے اعانت کرنا:

حضرت صاحبزادہ سید امیر محمد شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ ملک محمد شفیع صاحب محاذ جنگ میں گرفتار ہو گیا۔ مقامی حکومت (مخالف) نے ان پر وہ ظلم ستم کیا جو بھی وہ کر سکتی تھی۔ وہ انہیں چوبیس گھنٹے میں کھانے کے لیے صرف ایک روٹی اور ایک گلاس پانی دیتے۔ ظلم کی انتہا یہ تھی کہ جو روٹی انہیں دی جاتی اس میں کچ پیس کر ملایا جاتا جو پیٹ کی انتڑیوں کے لیے نہایت نقصان دہ ہوتا۔ اس موقع پر حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی یاد آ گیا۔ آپ نے فرمایا تھا۔ جب تمہیں کوئی پریشانی لاحق ہو تو ہماری طرف منہ کر کے بتایا ہوا وظیفہ پڑھ لیا کریں۔ وہ وظیفہ پڑھتے پڑھتے سو گئے۔ خواب میں آپ کی زیارت ہوئی تو آپ نے انہیں حکم دیا کہ رات کی تاریکی میں اس دروازے سے باہر نکل جانا تمہیں کوئی نہیں پوچھے گا۔ حسب ارشاد ملک صاحب اسی دروازے سے باہر نکل گئے لیکن دروازے پر موجود دربانوں میں سے کسی نے بھی نہ روکا۔ کئی ایام تک جنگلوں کا سفر کیا حتیٰ کہ چین کے ایک شہر بیجنگ میں پہنچ گئے۔ شدت بھوک سے دوچار تھے اس لیے ایک ہوٹل سے کھانا طلب کیا اور کھایا۔ ان کے پاس کل رقم صرف ایک آنہ تھی جو انہوں نے کونٹر والے کو پیش کر دی اور دل ہی دل میں سوچا کہ اگر مزید پیسوں کا مطالبہ کیا تو کیا کروں گا؟ ابھی اسی سوچ و بچار میں تھے کہ کونٹر پر موجود شخص نے کھانے کے پیسے کاٹنے کے بعد بقایا رقم دینے کے لیے ان کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ انہوں نے اسے کہا کہ میں نے تو اتنی رقم نہیں دی جس کا اتنا بقایا بنتا ہو۔ کونٹر والے نے کہا تم نے مجھے ایک پونڈ دیا تھا یقیناً اس کا بقایا اتنا ضرور بنتا ہے۔ یعنی وہ چونی (چار آنے) کونٹر والے کے ہاتھ میں چاتے ہیں پونڈ میں تبدیل ہو گئی اور بقایا رقم جو وصول ہوئی تھی وطن واپسی کے لیے بطور کرایہ استعمال کی گئی۔ واپسی پر ملک صاحب اپنے مشفق و مہربان مرشد حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے مسکراتے ہوئے اپنی جیب سے ایک چونی نکال کر انہیں عنایت فرماتے ہوئے فرمایا: یہ لو اپنی چونی۔ ایک تو تمہارے پاس کھانے کے لیے پیسے نہیں تھے اور دوسرا کونٹر والے سے جھگڑتے تھے۔ 11

خواب میں مرید کرنا:

ماسٹر محمد اسلم گندھووالہ ضلع شیخوپورہ کا بیان ہے کہ جس زمانہ میں، میں موضع ہردوسیہول مسلم میں

11- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: ذکر ابراہیم ص64

Marfat.com

بطور معلم تعینات ہوا ان دنوں میں حضرت حافظ سید محمد ابراھیم شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ موضع کوٹلی سیہول میں رہائش پذیر تھے۔ جب مجھے آپ کا تعارف ہوا تو آپ کے پاس آنا جانا شروع کر دیا۔ آپ کے کچھ مرید موضع گندھووالہ میں تھے۔ ایک دفعہ آپ وہاں تشریف لے گئے تو صبح الوداعی کے لیے میں، میرے والد گرامی حاجی محمد صادق صاحب، مریدین اور دیگر احباب موجود تھے۔

حاجی محمد صادق صاحب نے آپ سے عرض کیا: حضور! محمد اسلم صاحب آپ کے پاس ٹیچر ہیں ان کی طرف خاص توجہ رکھنا۔ آپ نے ہنس کر فرمایا ٹھیک ہے ضرور توجہ رکھیں گے۔

بس اس دن سے میری رغبت آپ کی طرف ہوگئی اور دن بدن محبت میں اضافہ ہوتا گیا۔ آپ سے قرآن شریف مع ترجمہ پڑھنا شروع کر دیا۔ ایک دن آپ نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا: ماسٹر صاحب! آپ نے کہیں بیعت کی ہے؟ میں نے عرض کیا: حضور! نہیں۔ فرمایا: بیعت کرنی چاہئے۔ بس اس دن سے کامل پیر کی جستجو شروع ہوگئی۔ جس کے لیے میاں رحمت علی صاحب کی خدمت میں گھنک شریف، حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری دامت برکاتہم کی خدمت میں شرقپور شریف اور مولانا بشیر احمد صاحب محلہ رنگ پورہ ضلع سیالکوٹ میں بھی حاضر ہوا لیکن کہیں بھی دل نہ لگا۔

آپ نے ایک دن پھر پوچھا کہ ماسٹر صاحب! بیعت کر لی ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا: بیعت کر لینی چاہیے۔ عرض کیا اچھا جی۔ اصل میں میرے دل میں یہ بات جم گئی کہ ایسے مرشد کامل سے بیعت کرنی ہے جو مجھے کوئی کرامت دکھائے اور خواب میں بیعت کرے۔ اس سلسلے میں میں نے اپنے والد صاحب سے پوچھا کہ مجھے کامل پیر کی ضرورت ہے۔ آپ راہنمائی فرمائیں کہ میں کہاں بیعت کروں؟ والد صاحب نے کہا: حضرت پیر سید محمد ابراھیم شاہ صاحب بھی کامل ہیں اور ہمارے پیر مولانا بشیر احمد صاحب سیالکوٹی بھی کامل ان دونوں میں سے جس کی چاہو بیعت کر لو۔ اب یہی جستجو دل میں رہی کہ ان کی بیعت کروں گا جن سے کوئی کرامت دیکھ لوں۔

ایک دفعہ میں جامع مسجد گندھووال شریف میں رات کو سویا ہوا تھا کہ اچانک خواب میں مولانا بشیر احمد صاحب اور حضرت پیر سید محمد ابراھیم شاہ تشریف لائے۔ دل میں خیال پیدا ہوا اب دونوں ہستیاں اکٹھی موجود ہیں کس کی بیعت کروں؟ والد گرامی حاجی محمد صادق صاحب نے فرمایا: جس سے "چاہیں بیعت کر لیں دونوں کامل ہیں۔ میں نے کہا اچھا اس سے بیعت کروں گا جو ہمارے گھر کی کی

Marfat.com

دیوار کو سیدھا کردے گا۔ ہماری دیوار ایک جگہ سے کافی ٹیڑھی تھی۔ اس پر حضرت پیر سید ابراھیم شاہ صاحب اٹھے دیوار پر اپنا ہاتھ رکھ کر سیدھی کر دی اتنے میں، میں نیند سے بیدار ہو گیا۔ پھر میری دوسری خواہش باقی رہ گئی تھی کہ جو ولی کامل مجھے خواب میں بیعت کرے گا اس سے سلسلہ طریقت جوڑوں گا۔ اس کے بعد کافی عرصہ تک سبق پڑھتے رہے اور دوسری شرط پورا ہونے کا انتظار کرتے رہے۔ حضرت شاہ صاحب کبھی کبھی پوچھتے کہ کیا کہیں بیعت کی ہے یا نہیں؟ وہ عرض کر دیتے، حضور! ابھی نہیں۔

ایک دن میں سویا ہوا تھا کہ خواب میں دیکھا حضرت شاہ صاحب تشریف لائے اور اپنے ہاتھوں میں میرے ہاتھ لیے اور بیعت کیا اور فرمایا: توبہ کرو توبہ کرو۔ جب میں بیدار ہوا تو طبیعت کا کچھ اور ہی حال تھا۔ خیال تھا اب آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں لیکن کئی دن تک حاضر نہ ہو سکا۔ ایک دن دل میں خیال پیدا ہوا کہ سارا دن مضطرب رہا ہوں چلو اب مغرب کی نماز آپ کی اقتداء میں پڑھنی چاہیے۔ اس لیے میں کوٹھی سیہول روانہ ہوا، مغرب ہو چکی تھی مسجد میں پہنچنے پر اذان ہوئی۔ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے پیچھے نماز پڑھی۔ سلام پھیرا تو فرمایا: ماسٹر صاحب آپ یہاں ٹھہرے رہیں۔ سب لوگ چلے گئے لیکن میں اکیلا مسجد میں آپ کے پاس بیٹھا رہا۔ آپ نماز مغرب کے بعد سے لیکر عشاء تک مسجد میں معتکف رہتے۔ مغرب کی نماز کے بعد آپ نے نوافل ادا کیے اس کے بعد مجھے اپنے پاس بلایا اور میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر بالکل اسی طرح بیعت فرمایا جس طرح کئی دن پہلے خواب میں بیعت فرمایا تھا۔ وظیفہ تعلیم فرمایا۔ ایک دن میں نے عرض کیا: حضور! میں نے کئی بار بیعت ہونے کے لیے دور دور تک کوشش کی لیکن دل مطمئن نہ ہوا۔ فرمایا: جب سے آپ کے والد صاحب نے مجھے کہا تھا کہ ان کا خیال رکھنا بس اسی دن سے میری توجہ آپ کی طرف تھی۔ سبحان اللہ! ولی کی نگاہ بھی عجیب شئی ہے۔12

رزق حرام سے اجتناب کرنا:

جناب بشیر احمد صاحب منج پورہ نزد نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ کا بیان ہے کہ وہ لنگر کے لیے اپنی زمین سے چھولیا لے کر حاضر ہونے لگے۔ راستے میں خیال آیا کہ اتنا چھولیا لنگر کے لیے ناکافی ہے لہٰذا مزید چھولیا درکار ہے۔ انہوں نے مالک کی اجازت کے بغیر کسی کے کھیت سے چھولیا کاٹ لیا اور لنگر کے لیے پیش

12- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: ذکر ابراہیم ص65

Marfat.com

کر دیا۔ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بشیر احمد! اپنا چھولیا علیحدہ کرو اور چوری کا چھولیا علیحدہ کر دو۔ جو چوری کا چھولیا ہے وہ صبح واپس لیتے جائیں ہمیں اس کی ضرورت نہیں۔

بدعقیدگی سے بچانا:

ماسٹر محمد اسلم صاحب کا بیان ہے ایک دن میں جنازہ کے ساتھ قبرستان پہنچا۔ قبر سے ہڈیاں برآمد ہوئیں، جنہیں دیکھ کر حیات اولیاء کے مسئلہ پر تردد ہوا کہ ہم تو کہتے ہیں اللہ کے ولی قبر میں زندہ ہوتے ہیں لیکن قبر سے ہڈیاں برآمد ہوتی ہیں؟ اس خیال نے پریشان کیا حتی کہ دل میں پختہ ارادہ کر لیا کہ آئندہ کبھی اس موضوع پر تقریر نہیں کروں گا کیوں کہ یہ مسئلہ غلط ہے۔

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے وصال کو سات سال گذر چکے تھے کہ آپ خواب میں تشریف لائے۔ داڑھی مبارک کو تازہ مہندی لگی ہوئی تھی جس سے داڑھی سرخ تھی۔ آپ نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا: کیا تم کہتے ہو کہ اللہ کے ولی مر جاتے ہیں؟ میں خاموش تھا۔ جسم پانی پانی ہو گیا۔ پھر فرمایا: اللہ کے بندے مرتے نہیں لیکن انہیں دیکھنے کے لیے کوئی آنکھ چاہیے۔ بیدار ہوا تو دل میں جتنے بدعقیدگی کے خیالات تھے اس طرح دھل گئے جس طرح دھوبی کپڑا صاف کرتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں اگر سو علماء بھی دلائل سے قائل کرنے کی کوشش کرتے تو شاید میرا سینہ صاف نہ ہوتا۔

پاگل عورت کا فیض یاب ہونا:

حضرت صاحبزادہ سید امیر محمد شاہ دامت برکاتہم العالیہ کا بیان ہے کہ ہمارے قریب ایک عرصہ (تیس سال) سے ایک پاگل بی بی رہا کرتی تھی۔ ذہنی توازن درست نہ ہونے کے سبب اکثر اوقات وہ ہر ملنے والے کو بیہودہ گالیاں بکتی۔ ہمارے گھر میں اس کی آمد و رفت شروع ہو گئی۔

ایک دن وہ حضرت سید محمد ابراہیم شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ نے اس سے مخاطب ہو کر فرمایا: بی بی! اس سال تم حج کرو گی۔ اس نے عرض کیا: حضور! میرے پاس رقم نام کی کوئی چیز نہیں ہے، میں حج کیسے کروں گی؟ شاہ صاحب! آپ مزاح فرما رہے ہیں۔ آپ نے دوبارہ فرمایا: بی بی! میں نے کہہ دیا ہے اس لیے تم اس سال ضرور حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرو گی۔ عرض کیا: حضور! آپ کی زبان مبارک ہو۔ کچھ دنوں بعد فارم برائے درخواست حج جمع کرانے کا موقعہ آ گیا۔ وہ مائی ہاتھ میں ایک سو روپیہ

Marfat.com

لیے خدمت میں حاضر ہوگئی۔ اس زمانے میں صرف ایک سو روپیہ فارم کے ساتھ جمع کروایا جاتا تھا۔ بی بی صاحبہ نے عرض کیا: شاہ صاحب! میرے پاس تو صرف ایک سو روپیہ ہے۔ آپ نے پکڑ کر اس کا فارم پر کر کے جمع کروادیا۔ اور ساتھ ہی فرمایا: اللہ تعالیٰ بہتر کرے گا۔ اس موقع پر موضع سیہول میں اس بی بی سمیت پندرہ (15) امیدواروں نے فارم جمع کروائے تھے۔ ان میں بی بی صاحبہ کا فارم سب سے پہلے منظور کیا گیا۔ بی بی صاحبہ پھر پریشانی کے عالم میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ عرض کیا: حضور! مجھے حج کرنا مشکل ہے۔ خواہ فارم منظور ہوگیا ہے لیکن مزید رقم موجود نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مہربانی فرمائے گا سب کچھ ہو جائے گا۔

تاریخ روانگی آنے پر حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے اور دیگر لوگوں نے اس کی مالی معاونت کی تو اس کے پاس سترہ سو روپے جمع ہو گئے۔ اسے حج بیت اللہ کے لیے روانہ کیا گیا۔ دوران سفر اور حرمین شریفین میں قیام کے دوران بھی حجاج کرام اس کی معاونت کرتے رہے حتیٰ کہ جب وہ حج بیت اللہ سے واپس آئی تو اس کے پاس سات سو روپے بچ بھی گئے تھے۔ اور اس کا ذہنی توازن بھی درست ہو چکا تھا۔

حج بیت اللہ کی واپسی سے چند دن بعد ایک شخص مذکورہ مائی صاحبہ کے بارے میں دریافت کرتا ہوا دو لڑکیوں سمیت ہمارے ہاں آیا۔ اس وقت مائی ہمارے گھر میں موجود تھی۔ وہ مائی اور لڑکیاں ایک دوسری کو دیکھتے ہی آنسو بہاتی ہوئی بغل گیر ہوگئیں۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ مائی صاحبہ کا ایک لڑکا دو لڑکیاں تھیں۔ لڑکا تو عرصہ دراز سے فوت ہوگیا تھا لیکن تیس (30) سال بعد لڑکیاں والدہ کی اطلاع ملنے پر لینے کے لیے آگئیں۔ بعد ازاں مائی حاجن صاحبہ مع اپنی دونوں لڑکیوں کے اپنے گھر روانہ ہوگئیں۔13

عقیدہ کی حفاظت کرنا:

حضرت صاحبزادہ سید امیر محمد شاہ دامت برکاتہم العالیہ کا بیان ہے کہ محمد صدیق ڈوگر حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا مرید تھا۔ جو ائرفورس میں ملازم تھا۔ وہ نرینہ اولاد سے محروم تھا۔ اس کا علاج کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے ایک بچہ عطاء فرمایا لیکن وہ اپنی بیوی کے ساتھ خوش نہیں تھا۔ اس کا کراچی شہر میں تبادلہ ہوگیا۔ کراچی میں تبادلہ کے کچھ عرصہ بعد ریٹائر ہوگیا۔

ایک دن شادی کے سلسلے میں کسی قادیانی سے اس کی گفتگو ہوئی۔ اس نے کہا: اگر تم مرزائیت قبول کرلو تو ہم اپنی لڑکی سے تمہاری شادی کردیں گے۔ طے یہ پایا کہ کل نماز مغرب کے بعد وہ قادیانی کے گھر

13- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: ذکر ابراہیم ص69

Marfat.com

آئیں گے، مرزائیت کا فارم پر کر دیں گے اور مرزائن لڑکی سے نکاح پڑھ دیا جائے گا۔ محمد صدیق ڈوگر صاحب طے شدہ پروگرام کے مطابق دوسرے دن مغرب کی نماز کے بعد اپنے گھر سے نکل رہا تھا کہ اچانک دیکھا حضرت سید محمد ابراھیم شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے ہاتھ میں لاٹھی پکڑے دروازے کے پاس ہیں۔ اور فرما رہے ہیں: اے خبیث! میرا مرید ہو کر ایک مرزائن کے لیے اپنا ایمان ضائع کرنے لگا ہے۔ خبردار! ایسا مت کرنا۔ آپ کی اس تنبیہ پر اس نے پروگرام منسوخ کر دیا۔

دوسرے دن جب محمد صدیق ڈوگر کی قادیانیوں سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے دریافت کیا کہ ہم طے شدہ پروگرام میں انتظار کرتے رہے لیکن آپ کیوں نہ آئے؟ تو ڈوگر صاحب نے جواب دیا: اگر میرے مرشد نہ ہوتے تو میں یقیناً کافر ہو جاتا۔14

لاعلاج مریض کا صحت یاب ہونا:

حضرت صاحبزادہ سید امیر محمد شاہ صاحب مدظلہ کا بیان ہے کہ چوہدری فرمان علی نامی ایک شخص حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا عقیدت مند تھا۔ اس کی ٹانگ میں گھمیر کا مرض بن گیا۔ اسے ڈاکٹروں کے پاس لے جایا گیا۔ انہوں نے چیک اپ کرنے کے بعد کہا: اس کی ٹانگ کاٹے بغیر علاج ممکن نہیں ہے۔ ڈاکٹروں کا فیصلہ سن کر ان کی والدہ صاحبہ بہت پریشان ہوئیں اور آنسو بہانے شروع کر دیے۔ آخر چوہدری صاحب نے کہا: مجھے حضرت شاہ صاحب کی خدمت میں سیہول شریف لے چلو۔ مریض کو آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا اور صورت حال عرض کرنے کے بعد دعا کے لیے کہا گیا۔ آپ نے فرمایا: بی بی صاحبہ! مت گھبرائیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ٹھیک ہو جائے گا۔ پندرہ دنوں کے دوران اس کا گھمیر ختم ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے بغیر علاج صحت عطاء فرما دی۔ چوہدری صاحب اب تک تندرست اور صحت مند ہیں، بعد میں گھمیر کی بالکل شکایت نہیں ہوئی۔

نماز تہجد کے لیے بیدار کرنا:

حضرت صاحبزادہ سید امیر محمد شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا بیان ہے کہ محمد علی بٹ صاحب نارنگ منڈی والے ہمارے خاص احباب میں سے ہیں اور دربار ابراھیمیہ کے خادم بھی۔ وہ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی ظاہری زندگی میں آپ کے مرید نہیں ہوئے تھے لیکن وہ نماز پنجگانہ کے علاوہ نماز تہجد بھی باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں۔ ایک رات نماز تہجد کا وقت ختم ہونے والا تھا خواب دیکھتے ہیں کہ

14- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: ذکر ابراہیم ص 71

Marfat.com

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ تشریف لائے ہیں اور فرما رہے ہیں: نماز پڑھو کیوں کہ نماز کا وقت ختم ہو رہا ہے۔ وہ جلدی سے بیدار ہوئے' گھڑی دیکھی تو واقعی نماز تہجد کا وقت ختم ہونے والا تھا۔ جلدی سے وضو کیا' نماز تہجد ادا کی۔ نماز فجر پڑھنے کے بعد میرے پاس آ گئے۔ اپنا خواب سنانے کے بعد کہا: اب میں نے آپ کو مرشد تسلیم کر لیا ہے اس لیے مجھے اپنا مرید کر لیں۔ میں نے جواب دیا: میں خود مرید نہیں کروں گا بلکہ آپ کو حضرت شاہ صاحب قدس سرہ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ میں اس کا ہاتھ پکڑ کر دربار ابراھیمیہ پر لے گیا۔ عرض کیا: حضور! یہ آپ کے ہیں۔ اب بھی نماز تہجد کا وقت تنگ ہو جائے تو انہیں گھنٹی کی آواز سنائی دیتی ہے اور جب بیدار ہو کر دائیں بائیں دیکھتے ہیں تو کوئی چیز دکھائی نہیں دیتی۔ جب گھڑی پر نظر ڈالتے ہیں تو وقت کی تنگی کا احساس ہوتا ہے اور نماز میں مصروف ہو جاتے ہیں۔

جنات پر قابو پانا:

حضرت صاحبزادہ امیر محمد شاہ صاحب مدظلہ کا بیان ہے کہ ساہیوال سے مغرب کی طرف چک نمبر 92 ہے، وہاں کے کثیر لوگ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے مرید تھے۔ ایک دفعہ آپ ان کے ہاں تشریف لے گئے اور میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ عصر کے وقت ایک عورت کو دورہ پڑ گیا اور اس کے اہل خانہ آپ کو بلانے کے لیے آئے۔ آپ تشریف لے گئے دم کیا تو عورت ہوش میں آ گئی۔ رات تو گذر گئی صبح اسے دوبارہ شدید دورہ پڑا اور جن جس کا نام احمد تھا نے جوش میں للکار کر کہا: لاؤ اس پیر کو جو مجھے رات کو پھونکیں مارتا تھا۔ میں اسے بتاؤں کہ جن کیا ہوتے ہیں؟ اہل خانہ دوبارہ بلانے آ گئے۔ آپ ان کے ساتھ چلے گئے۔ جب ان کے گھر پہنچے تو عجیب منظر تھا انگاروں کی طرح سرخ آنکھیں اور شکل ڈراؤنی حالانکہ وہ عورت اچھی شکل وصورت کی تھی۔ کوئی شخص اس کی طرف دیکھ نہیں سکتا تھا۔ دس بارہ آدمیوں نے اسے پکڑ رکھا تھا۔ اس سے خوف آتا تھا۔ میں نے جب اس کی شکل دیکھی تو باہر بھاگ آیا لیکن مقابلہ شروع ہو گیا۔ وہ جن زبردست عامل تھا۔ آخر آٹھ گھنٹہ کے بعد ہار مان گیا اور جھک گیا۔ کہنے لگا: دل تو چاہتا ہے کہ آپ کو بھی اس کا مزہ چکھاؤں۔ آپ نے فرمایا: وہ کیا ہے کہ ایک یہاں تڑپے ایک کھوکھر یعنی میں (سید امیر محمد شاہ صاحب) اور چھوٹے بھائی حضرت صاحبزادہ سید محمد فاضل شاہ صاحب کیونکہ وہ کھوکھر میں تھے بندہ ساتھ گیا تھا۔ خیر وہ چلا گیا۔ جاتے وقت کہنے لگا آپ کے عامل ہونے سے نہیں گرا بلکہ آپ کی ولایت کے سامنے بے بس ہو گیا ہوں۔ اسی وجہ سے جا رہا ہوں ورنہ میرا جانا بہت مشکل تھا۔

Marfat.com

کھانے میں برکت ہونا:

حضرت صاحبزادہ سید امیر محمد شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا بیان ہے کہ حاجی برکت علی صاحب ایک غریب اور نادار شخص تھا۔ ایک دفعہ حضرت سید محمد ابراھیم شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ منڈھیالی تشریف لے گئے۔ حاجی صاحب نے ادھار آٹا لے کر پانچ روٹیاں تیار کروائیں اور ایک مرغ ذبح کر کے سالن تیار کیا۔ آپ کی خدمت میں عرض کیا: حضور! ہمارے گھر تشریف لائیں ہم نے آپ کی دعوت کی ہے۔ شاہ صاحب نے تمام حاضرین کو کھانے کی دعوت دی اور انہیں ساتھ لے کر حاجی صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔ حاجی صاحب نے پریشانی کے عالم میں اپنی بیوی سے کہا کہ ہم نے تو صرف شاہ صاحب کے لیے کھانا تیار کیا تھا لیکن آپ بہت سے آدمیوں کو ساتھ لے آئے ہیں۔ بیوی نے جواب دیا: ہمیں فکرمند نہیں ہونا چاہیے آپ لوگوں کو ساتھ لائے ہیں لہٰذا کھانا بھی خود کھلائیں گے۔ شاہ صاحب کے سامنے کھانا پیش کیا گیا تو آپ نے رومال سے ڈھانپ دیا۔ حاضرین جن کی تعداد 13 تھی، میں اپنے دست اقدس سے کھانا تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ حاجی صاحب کا کہنا ہے کہ حاضرین اور اہل خانہ نے کھانا کھالیا تو بعد میں ہم نے کپڑا اٹھا کر دیکھا تو نہ کوئی روٹی کم ہوئی نہ سالن۔15

نرینہ اولاد پیدا ہونا:

حضرت صاحبزادہ سید امیر محمد شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا بیان ہے کہ میں حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی ظاہری زندگی میں نارنگ منڈی میں امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دیتا تھا۔ آپ نے مجھے فرمایا: اس سال عرس مشائخ سلسلہ (جو کھوکھر شریف میں مسلسل دو سو سال سے منعقد ہوتا آرہا ہے) نارنگ منڈی میں منعقد ہوگا۔ لہٰذا آپ اپنی مسجد میں تیاری کریں۔ میری کوشش کے باوجود مسجد کی انتظامیہ نے اجازت نہ دی کیونکہ انتظامیہ عقائد باطلہ کے حامل لوگوں کے زیر اثر تھی۔

البتہ حاجی محمد اکرام صاحب نے ہمارے ساتھ خوب معاونت کی اور اپنی حویلی میں تقریب عرس منعقد کرنے کے لیے رضامند ہو گئے۔ تین سال تک مسلسل تقریب عرس اسی حویلی میں منعقد ہوتی رہی۔ حاجی محمد اکرام صاحب تین بہنیں اور تین بھائی تھے۔ حاجی صاحب کے پورے خاندان میں عرصہ دراز سے صرف لڑکیاں پیدا ہوتی آرہی تھیں۔

15- محمد یٰسین قصوری، تاچیز: ذکر ابراہیم ص73

Marfat.com

عرس مبارک کے موقع پر حضرت سید محمد ابراھیم شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے حاجی صاحب کے خاندان کے لیے نرینہ اولاد کے سلسلے میں خصوصی دعا فرمائی۔ بعدازاں ان کے ہاں صرف نرینہ اولاد یعنی لڑکے پیدا ہوتے کوئی لڑکی پیدا نہ ہوتی۔ حتیٰ کہ اب بھی ان کے لڑکوں کے ہاں بھی صرف لڑکے پیدا ہوتے ہیں۔

تاثیر زبان:

حضرت صاحبزادے سید امیر محمد شاہ صاحب دامت برکاتہم کا بیان ہے کہ ایک آدمی موضع نین سے آیا۔ غالباً وہ کسی مریض کا باپ تھا جو پریشانی کی حالت میں تھا۔ اس نے عرض کیا: بچے کو سانپ نے کاٹ لیا ہے اور حالت خراب ہے۔ آپ نے اسی وقت حسب معمول دم کیا اور فرمایا: بیٹھو، وہ بے چارہ بے چین تھا نا معلوم بچے کا کیا حال ہے؟ کچھ دیر کے بعد آپ نے فرمایا: تم اتنے پریشان کیوں ہو؟ بچہ گھر سے باہر چلا گیا ہے اور ٹھیک ہے۔ اس کی بے چینی میں فرق نہ آیا۔ اس نے واپسی کے لیے اجازت مانگی۔ آپ نے فرمایا کھانا کھا لو پھر چلے جانا لیکن وہ نہ مانا۔ آپ نے اجازت دے دی۔ وہ جلدی جلدی گھر پہنچا تو جا کر دیکھا کہ بچہ گھر میں نہیں ہے۔ بیوی سے پوچھا کہ بچہ کہاں چلا گیا؟ اس نے کہا اتنی دیر سے وہ ٹھیک ہے اور کنویں پر چلا گیا ہے۔ حضرت شاہ صاحب کی یہ کرامت دیکھ کر وہ حیران رہ گیا۔ دم وہاں کیا اور شفا یہاں ہوگئی اور پھر یہ بھی بتا دیا کہ اب وہ گھر میں نہیں۔ ایسے کئی لاعلاج مریض آپ کی دعا سے تندرست ہو گئے اور عمر بھر کے لیے حضرت شاہ صاحب کے گرویدہ ہو گئے۔ جناب بشیر احمد بھگت پورہ لاہور ایسے مرض میں مبتلا تھا کہ اسے مرگی کا دورہ پڑتا، بے ہوش ہو جاتا اور اکثر زخمی ہو جاتا تھا۔ ایک دفعہ آپ وہاں تشریف لے گئے اسے دورہ پڑا ہوا تھا اور کثیر لوگ اس کے گرد جمع تھے۔ آپ جب ان کے مکان کے سامنے سے گزرے تو فرمایا کہ: یہاں کیا بات ہے؟ خدام نے عرض کیا: حضور! ایک لڑکا ہے جسے دورہ پڑتا ہے اب اسے دورہ پڑا ہوا ہے اس کی پکار سن کر لوگ اکٹھے ہو گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: کسی برتن میں پانی لاؤ، اسی وقت پانی لایا گیا تو دم کر دیا اور پلانے کا حکم دیا۔ پانی پلایا گیا تو دورہ فوراً ختم ہو گیا۔ آج تک خدا کے فضل سے ٹھیک ہے اور بڑی ہمت کا مالک ہے۔ اسی طرح آسیب زدہ لوگ بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو شفا پاتے۔16

16- محمد یٰسین قصوری، تاچیز: ذکر ابراہیم ص 47

Marfat.com

وصال مبارک

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ عمر کے آخری حصہ میں علالت کا شکار ہو گئے۔ علالت کے باوجود آپ نے عبادت و ریاضت، وظائف اور دیگر معمولات میں بالکل کمی نہیں آنے دی۔ زندگی بھر خلق خدا کو ظاہری و باطنی فیوض و برکات سے بہرہ ور کرتے رہے۔ ستر سال کی عمر میں 30 ستمبر 1967ء بروز ہفتہ مطابق ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۸۷ھ کو وصال فرمایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○

آپ کے وصال کی خبر آناً فاناً ملک کے طول و عرض میں پھیل گئی۔ ملک بھر سے مریدین، متوسلین اور عقیدت مند پہنچ گئے۔ آپ کے دونوں صاحبزادگان حضرت صاحبزادہ علامہ سید امیر محمد شاہ صاحب اور صاحبزادہ علامہ سید محمد فاضل شاہ صاحب نے خدام کی معاونت سے غسل و تجہیز و تکفین کی خدمات سرانجام دیں۔ بعد میں مریدین، متوسلین اور عقیدت مندوں کو آخری دیدار کروایا گیا۔

آپ کے جسد مبارک کو تابوت میں رکھا گیا۔ قبر انور سنت کے مطابق کچی بنائی گئی البتہ اوپر سے پکی بنائی گئی۔ جنازہ میں ہزاروں عقیدت مندوں نے شرکت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ آخری دیدار سے متاثر ہو کر دو بدعقیدہ شخص تائب ہو کر صحیح العقیدہ سنی مسلمان بن گئے۔ فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری دامت برکاتہم سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف نے نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کی تعمیر کردہ مسجد سے متصل نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ میں آپ کی تدفین عمل میں لائی گئی۔ عظیم الشان دربار تعمیر کیا گیا۔ مزار انور مرجع خلاق ہے۔

خلفاء کرام

سلسلہ عالیہ کی ترویج اور تبلیغ کے لیے آپ نے چار خدام کو خلافت سے نوازا جن کے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہیں:

☆ حضرت صاحبزادہ علامہ سید امیر محمد شاہ بخاری دامت برکاتہم العالیہ، سجادہ نشین آستانہ عالیہ ابراھیمیہ، نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ۔ ☆ حضرت صاحبزادہ علامہ سید محمد فاضل شاہ بخاری دامت برکاتہم العالیہ، سجادہ نشین آستانہ عالیہ، نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ۔ ☆ حضرت صاحبزادہ علامہ سید طیب حسین شاہ مرحوم، نارنگ منڈی ☆ حضرت صاحبزادہ علامہ صوفی غلام محمد صاحب، ساکن موضع ملاٹ نتھووالی، تحصیل بورامنڈی، ضلع دہاڑی۔

Marfat.com

اولاد امجاد

اللہ تعالیٰ نے حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو دو صاحبزادیاں اور چھ صاحبزادے عطا فرمائے صاحبزادگان کے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہیں:

☆ حضرت صاحبزادہ علامہ سید امیر محمد شاہ بخاری صاحب دامت برکاتہم العالیہ

☆ حضرت صاحبزادہ سید محمد فاضل شاہ بخاری دامت برکاتہم العالیہ

☆ حضرت صاحبزادہ سید نور حسین شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ

☆ حضرت صاحبزادہ سید طاہر حسین شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ (اول)

☆ حضرت صاحبزادہ سید طاہر حسین شاہ (دوم)

صاحبزادگان میں سے صرف اول الذکر دو بقید حیات ہیں اور باقی چار وصال فرما چکے ہیں۔

قطعہ مزار

انوارِ مرقد

پاؤں کی ٹھوکر پہ ہے زر و سیم دیکھ — جلوہ مولائے کل ہے ضوفشاں
خم زمانے کا سر تسلیم دیکھ — مرقد انوار ابراہیم دیکھ
اس جہاں بے اماں میں اے ریاض — اللہ والوں کی ذرا تعظیم دیکھ

خاکپائے اہل اللہ: سید امیر محمد شاہ بخاری خادم آستانہ عالیہ نارنگ منڈی شریف

دعا گو:

حافظ احمد دین

ملفوظات و تعلیمات

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی گفتگو علمی، ادبی اور اصلاحی و تربیتی نوعیت کی ہوتی تھی۔ آپ کے چند اقوال سطور ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں:

☆ ایک حدیث پاک کی تشریح کے دوران فرمایا: مال و دولت اور رشتہ و تعلق کی بنیاد پر کوئی بڑا نہیں ہو سکتا بلکہ تقویٰ کے لحاظ سے ہی بڑا ہوتا ہے۔

☆ جاہل پیر، بے عمل عالم، بے علم اور بے عمل پیر قوم کے ڈاکو ہیں۔

Marfat.com

☆ جو شخص معاملات یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد کا پورا پورا خیال رکھتا ہے وہ اللہ کے نزدیک اچھا ہے۔

☆ ہمارے پیرومرشد حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم پیری فقیری نہیں جانتے، ہم تو صرف سنت رسول ﷺ جانتے ہیں۔

دونوں صاحبزادگاں حضرت علامہ سید امیر محمد شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ اور حضرت علامہ سید محمد فاضل شاہ دامت برکاتہم سجادہ نشین آستانہ عالیہ ابراہیمیہ نقشبندیہ نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ کا مختصر تعارف مع دینی و مذہبی خدمات کا خاکہ سطور ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

حضرت صاحبزادہ علامہ سید امیر محمد شاہ بخاری دامت برکاتہم العالیہ

(سجادہ نشین آستانہ عالیہ ابراہیمیہ، نارنگ منڈی)

حضرت صاحبزادہ علامہ سید امیر محمد شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ 1927ء کو "موضع کھوکھر"، ضلع شیخوپورہ میں پیدا ہوئے 17۔ والدین نے آپ کا نام "سید امیر محمد شاہ" تجویز فرمایا۔ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام میر بارک اللہ رکھا تھا۔ حضرت صاحبزادہ سید امیر محمد شاہ صاحب نے سادات گھرانے میں آنکھ کھولی۔ آپ نے اپنی تعلیم کا آغاز "قرآن کریم" سے کیا۔ والد گرامی سے ناظرہ "قرآن مجید" پڑھا۔

حضرت صاحبزادہ سید امیر محمد شاہ صاحب نے علوم اسلامیہ کا آغاز اپنے والد محترم سے کیا از ابتداء تا موقوف علیہ تمام کتب کا درس لیا۔ دورہ حدیث مفتی اعظم پاکستان ابوالبرکات حضرت علامہ سید احمد شاہ اشرفی قادری رحمہ اللہ تعالیٰ امیر: "دارالعلوم حزب الاحناف" لاہور سے کیا۔ 1945ء میں سند فراغت حاصل کی۔

آپ موقوف علیہ تک کتب درس نظامی اکیلے پڑھتے رہے لیکن دورہ حدیث کے علماء ساتھیوں میں سے چند کے نام یہ ہیں:

☆ حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی رحمہ اللہ تعالیٰ امیر دارالعلوم حزب الاحناف، لاہور۔

☆ حضرت علامہ امین الحق صاحب' اٹک ☆ حضرت علامہ محمد رفیع انبالوی، وغیرہم۔

حضرت صاحبزادہ علامہ سید امیر محمد شاہ صاحب نے والد گرامی حضرت سید محمد ابراھیم شاہ

17- محمد یسین قصوری، ناچیز: ذکر ابراہیم ص 81

Marfat.com

اور حضرت ابوالبرکات سید احمد شاہ رحمہما اللہ تعالیٰ دونوں بزرگوں سے علوم اسلامیہ کی تکمیل کی۔ جو تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت کی طرف بھی خصوصی توجہ فرماتے تھے۔ آپ میں اسلامی آداب واخلاق اور دوسری بے شمار خوبیوں کے اثرات نمایاں ہیں۔

حضرت سید محمد ابراہیم شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ نے حضرت میاں ثانی صاحب شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست اقدس پر شرف بیعت حاصل کیا۔ والد گرامی کی طرف سے آپ پر احسانات اور انعامات کی جو بارش تھی، اس کا ایک قطرہ تحریری طور پر خلافت عطا فرمانا ہے۔ یعنی والد گرامی کی طرف سے آپ کو اجازت وخلافت کا اعزاز حاصل ہے۔

آپ موضع سیہول، کوٹلی اور نارنگ منڈی میں پچپن (55) سال سے فریضۃ تبلیغ ''خطابت اور تعلیم القرآن'' کی صورت میں انجام دے رہے ہیں۔

حضرت مفتی سید محمد ابراھیم شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ عرصہ چھ سال تک پاؤں کے انگوٹھے کی تکلیف میں مبتلا رہے۔ وصال سے ایک سال قبل شدید مرض کا شکار ہوئے۔ حضرت صاحبزادہ علامہ سید امیر محمد شاہ صاحب اور مولوی محمد شفیع صاحب پور ازمانہ علالت خدمت کرتے رہے۔

حضرت صاحبزادہ علامہ سید محمد امیر شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے معمولات شبانہ روز کچھ یوں ہیں کہ آپ رات کو دو بجے بیدار ہوتے ہیں۔ وضو کر کے تہجد ادا کرتے ہیں۔ دلائل الخیرات، اوراد فتحیہ، درود مستغاث، حزب البحر، درود خضری، قصیدہ بردہ شریف، قصیدہ غوثیہ، شجرہ شریف، سورہ انبیاء، سورۃ یٰسین، سورۃ الرحمٰن اور سورہ واقعہ کا وظیفہ کرتے ہیں۔ پھر دربار ابراھیمیہ پر حاضری دیتے ہیں، صبح کی سنتیں وہیں ادا کرتے ہیں۔ مسجد میں آکر نماز فجر پڑھاتے ہیں۔ نماز کے بعد شماروں پر درود پاک پڑھتے، دعا کے بعد دوبارہ دربار شریف پر برائے حاضری اور ایصال ثواب جاتے ہیں۔ نماز اشراق اور نماز چاشت وہاں ادا کرتے ہیں۔ بعد ازاں کھانا کھا کر قیلولہ کرتے ہیں۔ قیلولہ کے بعد نماز ظہر پڑھاتے ہیں اور کچھ وقت نکال کر مطالعہ کتب میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ فراغت پر مریدین اور عقیدتمندوں سے ملاقات کرتے ہیں۔ یہ سلسلہ نماز عصر تک جاری رہتا ہے۔ نماز عصر پڑھانے کے بعد نمازی حضرات اور مقامی لوگوں سے ملاقات کرتے ہیں۔ یہ سلسلہ نماز مغرب تک جاری رہتا ہے۔ نماز مغرب پڑھانے کے بعد کھانا تناول فرما کر آنے والے مہمانوں، مریدوں اور عقیدت مندوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ پھر نماز عشاء ادا کرتے ہیں۔ اگر کہیں جلسہ

Marfat.com

یا تقریب پر جانا ہو تو وہاں تشریف لے جاتے ہیں ورنہ اوراد و وظائف کے بعد گھریلو معاملات کا جائزہ لیتے ہیں اور پھر محو استراحت ہو جاتے ہیں۔18

معمولات لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ مریدین، عقیدت مند اور متوسلین اپنی زندگی میں انقلاب پیدا کریں اور آپ کے معمولات کو عملی جامہ پہنا کر عقیدت و محبت کا ثبوت دیں۔

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرح حضرت مفتی سید محمد ابراھیم شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کو تعمیر مساجد کا شوق تھا۔ انہوں نے سیہول، کوٹلی اور نارنگ منڈی میں مساجد تعمیر کروائیں۔ حضرت صاحبزادہ علامہ سید امیر محمد شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے آپ کی تعمیر کردہ مساجد کی مرمت و نگرانی کرنے کے علاوہ "جامع مسجد دربار والی" نارنگ منڈی تعمیر کروائی۔ یہ مسجد وسیع، خوبصورت اور نمازیوں کی دولت سے مالا مال ہے۔ حضرت شاہ صاحب دامت برکاتہم اس مسجد میں خطابت اور امامت کی خدمات سرانجام دیتے ہیں۔

جامع مسجد ابراہیمیہ متصل دربار ابراہیمیہ نارنگ منڈی میں آپ نے "جامعہ ابراہیمیہ" کے نام سے ایک تعلیمی ادارہ کی بنیاد رکھی جس میں عرصہ تیس سال سے مقامی لوگوں کے بچوں کو قرآن کی تعلیم کے زیور سے آراستہ کیا جا رہا ہے۔ سینکڑوں طلباء قرآن پڑھنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔

دونوں صاحبزادگان نے حضرت صاحبزادہ علامہ سید امیر محمد شاہ صاحب اور حضرت صاحبزادہ علامہ سید محمد فاضل شاہ صاحب نے عرس ابراھیمی کا سلسلہ شروع کیا جو تا حال جاری ہے۔ ایک سال ایک صاحبزادہ صاحب عرس کا اہتمام کرتے ہیں اور دوسرے سال دوسرے صاحبزادہ صاحب انتظام کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحبزادہ علامہ سید امیر محمد شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو دو صاحبزادوں اور چار صاحبزادیوں سے نوازا۔

"صاحبزادگان کے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہیں:

☆ جناب صاحبزادہ سید فیصل حسن شاہ بخاری صاحب ☆ جناب صاحبزادہ سید عارف حسین شاہ بخاری صاحب ☆ جناب صاحبزادہ سید ریاض الحسن شاہ بخاری صاحب ☆ جناب صاحبزادہ سید اعجاز الحسن شاہ بخاری صاحب

18- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: ذکر ابراہیم ص 84

Marfat.com

حضرت صاحبزادہ علامہ سید محمد فاضل شاہ بخاری دامت برکاتہم العالیہ

(سجادہ نشین آستانہ عالیہ ابراھیمیہ، نارنگ منڈی)

حضرت صاحبزادہ علامہ سید محمد فاضل شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ 1931ء میں حضرت مفتی سید محمد ابراہیم رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں پیدا ہوئے 19۔ والدین نے ''سید محمد فاضل شاہ'' نام تجویز کیا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے قرآن پڑھنے کے بعد والد گرامی سے علوم اسلامیہ کی تعلیم کا آغاز کیا۔ 1945ء میں والد بزرگوار سے موقوف علیہ تک کتب درس نظامی کی تکمیل فرمائی۔ 1950ء میں مفتی اعظم پاکستان حضرت ابوالبرکات سید احمد شاہ قادری اشرفی رحمہ اللہ تعالیٰ سے مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف' لاہور سے دورہ حدیث مکمل کر کے سند فراغت حاصل کی۔ آپ نے والدگرامی کے دست اقدس پر شرف بیعت حاصل کیا۔ والدگرامی کی تربیت وتہذیب کے اثرات آپ پر نمایاں ہیں۔

حضرت صاحبزادہ علامہ سید محمد فاضل شاہ صاحب دامت برکاتہم مستند عالم دین اور ممتاز مذہبی سکالر ہیں۔ آپ نے علوم اسلامیہ کی تکمیل کے بعد ''جامع مسجد صابری'' جڑانوالہ تعمیر کروائی۔ اسی مسجد میں عرصہ پچاس سال سے امامت، خطابت اور تدریس القرآن والحدیث والفقہ کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ 20

حضرت صاحبزادہ علامہ سید محمد فاضل شاہ صاحب مدظلہ شریعت وطریقت کے مبلغ اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے عظیم روحانی راہنما ہیں۔ والدگرامی سے اعزاز خلافت رکھتے ہیں۔ سلسلہ نقشبندیہ کی اشاعت وترویج اور رشد وہدایت شب وروز جاری رکھے ہوئے ہیں۔ آپ کے مریدین اور عقیدت مندوں کی تعداد ہزاروں تک پہنچتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحبزادہ علامہ سید محمد فاضل شاہ دامت برکاتہم العالیہ کو چار صاحبزادیوں اور چھ صاحبزادوں سے نوازا۔ صاحبزادگان کے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہیں:

☆ جناب صاحبزادہ سید محمد رضا شاہ صاحب بخاری ☆ جناب صاحبزادہ سید حامد رضا شاہ بخاری صاحب
☆ جناب صاحبزادہ سید احمد رضا شاہ بخاری صاحب ☆ جناب صاحبزادہ ڈاکٹر سید طاہر رضا شاہ بخاری صاحب
☆ جناب صاحبزادہ سید شاہد رضا شاہ بخاری صاحب ☆ جناب صاحبزادہ سید طیب رضا شاہ بخاری صاحب

19۔ محمد یسین قصوری، تاچیز: ذکر ابراہیم، ص 87۔ 20۔ محمد یسین قصوری

Marfat.com

نوٹ: مندرجہ ذیل تبرکات مبارکہ حضرت صاحبزادہ علامہ سید امیر محمد شاہ بخاری دامت برکاتہم سجادہ نشین آستانہ عالیہ ابراھیمیہ ،نارنگ منڈی کے پاس موجود ہیں۔ خواہش مند حضرات آپ سے رابطہ قائم کر کے شرف زیارت حاصل کر سکتے ہیں:

☆ خاک پاک روضہ رسول ﷺ (دوران صفائی حاصل کی گئی)

☆ روضہ رسول اکرم ﷺ پر جلائی جانے والی موم بتی کا موم

☆ رومال مبارک جو حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو عطا فرمایا۔

☆ چادر مبارک جو حج کے موقع پر حضرت شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بطور احرام استعمال فرمائی

☆ عمامہ شریف، رومال مبارک اور ٹوپیاں جو حضرت شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے سر پر رہیں (۵ عدد)

☆ کُرتا، چادر اور ٹوپی جو بوقت وصال حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے زیب تن تھی

☆ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی چادر، کرتا اور جائے نماز سفری

☆ دستار و ٹوپی عطیہ از حضرت حاجی عبدالرحمٰن قصوری قدس سرہٗ

☆ کرتا، دستار مبارک اور ٹوپی مبارک عطیہ از حضرت ثانی صاحب شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ (۳ عدد)

☆ دستار، کرتا اور ٹوپی عطیہ از حضرت صاحبزادہ سید محمد مظہر قیوم رحمہ اللہ تعالیٰ، مکان شریف

☆ ٹکڑا از جبہ مبارک حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمہ اللہ تعالیٰ، پاکپتن شریف

☆ رومال حضرت شاہ صاحب عطیہ از حضرت سید یعقوب علی شاہ خلیفہ مجاز خواجہ عبدالخالق رحمہ اللہ تعالیٰ، جہاں خیلی ضلع، ہوشیار پور

☆ دستار خلافت اور دو عدد رومال عطیہ از حضرت مولانا مشتاق احمد رحمہ اللہ تعالیٰ سلسلہ صابریہ انبیٹھ انڈیا۔

☆ رومال عطیہ از امیر ملت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمہ اللہ تعالیٰ

☆ دستار، ٹوپی اور کرتا عطیہ از حضرت ثانی لاثانی علی پوری رحمہ اللہ تعالیٰ

☆ کُرتا حضرت صاحبزادہ سید طیب حسین شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ جگر گوشہ حضرت مفتی سید محمد ابراھیم شاہ بخاری رحمہما اللہ تعالیٰ۔

Marfat.com

آٹھواں باب

حضرت صاحبزادہ علامہ محمد عمر بیر بلوی رحمہ اللہ تعالیٰ

بیر بل شریف، ضلع سرگودھا

1967ء 1886ء

Marfat.com

خاندانی پس منظر اور حالات آباؤ اجداد

حضرت صاحبزادہ علامہ محمد عمر بیر بلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا خاندانی پس منظر اور آباؤ اجداد کے حالات زندگی اختصار سے تحریر کیے جاتے ہیں تا کہ آپ کے ''احوال وآثار'' کو تاریخی حیثیت حاصل ہو سکے۔

خاندانی پس منظر:

حضرت صاحبزادہ علامہ محمد عمر بیر بلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا نسبی تعلق ''اعوان خاندان'' سے ہے۔ جو سادات فاطمیہ کے بعد دنیا بھر میں عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ ''اعوان خاندان'' کے لوگ تحدیث نعمت کے طور پر اپنا سلسلہ نسب خلیفہ چہارم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غیر فاطمی صاحبزادے حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (یعنی حضرت امام حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تک پہنچاتے ہیں۔ اس خاندان نے شروع شروع میں اپنے آپ کو علوی کہلایا۔ حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا دارالخلافہ عراق بنایا تھا۔ آپ کی شہادت کے بعد علوی خاندان عراق سے ہجرت کر کے ایران پہنچ گیا۔ ایران سے یہ خاندان دو حصوں میں تقسیم ہو کر ایک حصہ ''ہرات'' میں جا کر آباد ہو گیا جبکہ دوسرا حصہ گورنر خراساں اپستگین کی معیت میں ''غزنی'' پہنچ گیا اور ان کی قائم کردہ ریاست میں مقیم ہو گیا۔ اس خاندان نے ہرات اور غزنی میں فن ''حرب وسپاہ'' میں خوب مہارت حاصل کی اور اپنا نام روشن کیا۔1

علوی خاندان کی برصغیر میں آمد اور آبادکاری:

گیارھویں صدی عیسوی میں جب سلطان محمود غزنوی نے ہندوستان پر حملے کیے تو حملہ آوروں میں

1- غلام عابد خاں، پروفیسر: انوار عمر ص 25

Marfat.com

خاندان علوی بھی شامل تھا۔اس خاندان کے دستوں کی کمان سالار ساہو اور ان کے برادر اصغر قطب شاہ علوی کر رہے تھے۔کامیابی سے ہمکنار ہونے کے بعد سلطان محمود غزنوی نے اس خاندان کو بطور اعزاز ''عون'' (بمعنیٰ مددگار) لقب سے نوازا۔بعد میں لفظ ''عون'' بطور جمع ''اعوان'' استعمال ہونے لگا۔اور یہ خاندان ''اعوان'' کے لقب سے مشہور ہوا۔معرکہ سومنات میں فیصلہ کن کامیابی کے بعد جب سلطان محمود غزنوی نے وطن واپس جانے کا ارادہ کیا تو انہوں نے مختلف قبائل کو پنجاب میں آباد کرنے کا اعلان کیا۔اس زمانہ میں پنجاب غزنوی سلطنت میں شامل تھا۔اس لیے ''اعوان'' پشاور اور ڈیرہ اسماعیل خان کے درمیان دریا اٹک کے مغربی کنارہ پر آباد ہو گیا۔ بعد میں اس خاندان نے دریائے اٹک عبور کر کے جانب جنوب مشرق پھیلنا شروع کر دیا۔سب سے قبل انہوں نے ریاست ''کالاباغ'' میں قدم جمایا جہاں ہندوؤں سے مزاحمت کا بھی سامنا کرنا پڑا۔

اپنی خاندانی روایت کے مطابق اس ریاست پر قابض ہونے کے بعد دامن کوہ، وادی سون اور پوٹھوہار کے علاقوں میں جا کر آباد ہو گیا۔یہ علاقہ جات پسماندہ اور بارانی تھے۔بعد میں سہولت کے پیش نظر یہ خاندان پشاور، کشمیر، ہزارہ، روالپنڈی، مردان، اٹک، میانوالی، جہلم اور سرگودھا کے اضلاع میں پھیل گیا اور اقامت پذیر ہو گیا۔[2]

اوصاف وخصائل:

''خاندانِ اعوان'' اپنے خصائل وکمالات، عادات واطوار اور دیگر اوصاف کے لحاظ سے ہر دور میں محترم ومعزز سمجھا گیا ہے۔مولانا سلطان حامد قادری سہروردی اس خاندان کے خصائل واوصاف کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:

اعوانوں کے قبیلوں میں اپنے ہاشمی اور علوی نسب کے خصائل اور فضائل کی بعض علامتیں اب بھی پائی جاتی ہیں یعنی تمام مرد اور عورتیں سخی، بہادر، صاحب حیاء، صاحب وفا، دیانتدار، عہد کے پکے، بامروت خیرات کرنے والے ہیں''۔[3]

اباؤ اجداد

حضرت صاحبزادہ علامہ محمد عمر بیر بلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا خاندان مسلسل کئی پشتوں سے علماء، فضلاء،

2-غلام عابد خاں، پروفیسر: انوار عمر ص25۔ 3-غلام عابد خاں، پروفیسر: انوار عمر ص26

Marfat.com

محققین، مفسرین، محدثین، معلمین، مجاہدین اور اولیاء کا خاندان چلا آرہا ہے۔

حضرت حافظ صدرالدین رحمہ اللہ تعالیٰ:

حضرت صاحبزادہ علامہ عمر بیربلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے جدامجد کی چوتھی پشت سے تعلق رکھنے والے ایک بزرگ حضرت حافظ صدرالدین رحمہ اللہ تعالیٰ تھے جو وادی ''سون سکیسر'' کے معروف دیہات ''سودھی'' کے رہنے والے تھے۔ مخلصین اور متوسلین کے پرزور مطالبہ پر نیچے تشریف لائے اور موضع ''موسیٰ'' نزد جھاوریاں میں آکر آباد ہوگئے۔ موضع ''موسیٰ'' میں برلب سڑک واقع کنواں اور اس سے ملحقہ اراضی آپ کے زیر ملک تھی۔ آپ کے ہاں ایک صاحبزادے پیدا ہوئے جن کا نام محمد اسلم رکھا گیا۔ محمد اسلم رحمہ اللہ تعالیٰ موضع ''موسیٰ'' کا کنواں اور اراضی چھوڑ کر موضع "بیربل شریف" جو موضع ''موسیٰ'' سے چند میل جانب مغرب ہے، میں آکر مستقل طور پر مقیم ہوگئے۔ والد محترم کی طرح صاحبزادہ محمد اسلم رحمہ اللہ تعالیٰ بھی عالم، عابد، صاحب تقویٰ وورع اور خداترس بزرگ تھے۔ انہوں نے بیربل شریف میں منتقل ہونے کے بعد بڑی عقیدت ومحبت سے ایک عظیم الشان مسجد کی بنیاد رکھی۔ اس مسجد کے حوالے سے کتاب ''انوار عمر'' کے مؤلف نے یوں لکھا ہے:

یہ مسجد عام مسجد نہ تھی بلکہ وہ مسجد تھی جس کی بنیاد حضرت محمد اسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے رکھی۔ ''رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ'' (اے ہمارے پروردگار! تو ہماری طرف سے قبول فرمالے، بیشک تو سننے والا اور جاننے والا ہے) دعا مانگ کر رکھی تھی۔ یہی عکسی دعائیں تھی جو کعبۃ اللہ بناتے وقت حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کی زبان پر تھیں: ''رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلاً مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیَاتِکَ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَةَ وَ یُزَکِّیْهِمْ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ○ ''(اے ہمارے پروردگار! تو ان میں ایک ایسا رسول مبعوث فرمادے جو تیری آیات پڑھ کر ان کو سنائے' انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دے اور ان کو پاک کردے۔ بیشک تو غالب اور حکمت والا ہے)۔ فرق صرف اتنا تھا وہاں رسول کی طلب تھی اور یہاں ایک ولی اللہ کی طلب تھی۔ بیربل شریف میں حضرت محمد اسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں حضرت خواجہ غلام مرتضیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ کی ولادت باسعادت ۱۲۵۱ھ میں ہوئی۔ ان کی ولادت باسعادت سے پہلے ایک کامل بزرگ نے آپ کے والد ماجد کو بیٹے کی پیدائش اور علو مرتبت ہونے کی بشارت دی تھی۔ 4

4- غلام عابد خاں، پروفیسر: انوار عمر ص 27

Marfat.com

حضرت خواجہ غلام مرتضی رحمہ اللہ تعالیٰ:

آپ ۱۲۵۱ھ مطابق 1835ء میں پیدا ہوئے۔ حضرت خواجہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی عمر ابھی تیرہ سال تھی کہ والد ماجد کا سایہ شفقت سر سے اٹھ گیا۔ ان کے انتقال کے وقت سید جلال شاہ صاحب نے بطور مشورہ کہا: حسب دستور اپنے صاحبزادہ خواجہ غلام مرتضی رحمہ اللہ تعالیٰ کو کسی کی نگرانی میں دے دو۔ انہوں نے آپ کے سر پر دست شفقت رکھ کر کہا: حوالہ بخدا! آپ نے والد گرامی کے زیر سایہ قرآن پاک زبانی یاد کر لیا۔ علاوہ ازیں ابتدائی کتب فارسی تا سکندر نامہ، صلوٰۃ مسعودی اور کچھ دیگر فقہ اسلامی کی کتب پڑھ چکے تھے۔ والد گرامی کے وصال کے بعد حصول علم کے لیے چند مقامات پر تشریف لے گئے۔

طالب علمی کے زمانہ میں آپ نے قطب الاقطاب حضرت مولانا غلامی محی الدین دائم الحضوری قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست اقدس پر شرف بیعت حاصل کیا۔ اعلیٰ حضرت لِلّٰہی کی نظر کرم سے منازل سلوک طے کیں جو حضرت خواجہ غلام محی الدین دائم الحضوری قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے مقتدر خلفاء میں شمار ہوتے تھے۔ آپ نے تصوف کی دنیا میں شہرت حاصل کی۔

حضرت خواجہ غلام مرتضیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ حصول علوم اسلامیہ کے بعد گھر تشریف لائے تو تدریس کا آغاز کر دیا۔ آپ کی دلچسپی اور ذوق ملاحظہ فرماتے ہوئے اعلیٰ حضرت لِلّٰہی نے اپنے چند طلباء آپ کے سپرد کر دیے۔ شب و روز نہایت محنت اور دلچسپی سے پڑھاتے رہے حتی کہ آپ کی شہرت سن کر دور دور سے طلباء حاضر خدمت ہونے لگے۔ مختصر عرصہ میں وسیع و عریض مسجد کثرت طلباء کے باعث تنگ ہونے لگی۔ آپ کی کوششوں سے مسجد علوم و فنون کا مرکز بن گئی۔ دوران تدریس تمام طلباء پر یکساں توجہ اور شفقت فرمایا کرتے تھے۔[5]

آپ کو تدریس کی طرح کتب سے بھی محبت تھی۔ جہاں کہیں سے کوئی نایاب کتاب ملتی اسے ضرور خرید لیتے۔ آپ کے کتب خانہ میں ایک ایک کتاب کے گیارہ گیارہ نسخے تھے۔ جہاں سے حواشی یا شروح پر مشتمل کتب دستیاب ہوتیں خرید لیتے یا نقل کروا لیتے تھے۔ اسی ذوق کے نتیجہ میں آپ کی لائبریری نایاب کتب کا ذخیرہ بن گئی۔

5- غلام عابد خاں، پروفیسر: انوار عمر ص28

Marfat.com

آپ نے اعلیٰ حضرت لِلّہی رحمہ اللہ تعالیٰ کی نظر فیض سے سلوک کی تمام منازل طے کر لیں۔ ان کے حکم سے قوم کی اصلاح احوال و تربیت کے لیے مسند رشد و ہدایت پر جلوہ افروز ہوئے۔ خلیفہ ہونے کے باوجود آپ نے اعلیٰ حضرت لِلّہی رحمہ اللہ تعالیٰ کی موجودگی میں کسی کو بیعت نہیں کیا۔ ان کے وصال کے بعد بیعت کا سلسلہ شروع کر دیا۔ بیعت کے لیے حاضر ہونے والے کو اسم ذات، درود شریف اور استغفار کے وظیفہ کی تاکید کرتے۔

''کوٹ بھائی خاں'' کے مشہور رئیس سردار شیر خاں میکن اور سردار حاجی فتح خاں دونوں بھائی آپ کے عقیدت مند تھے۔ انہوں نے بیربل شریف کے نزدیک ستر ایکڑ اراضی بطور نذر پیش کی۔ اس زمین پر محنت کی گئی۔ جب نہری پانی سے یہ اراضی آباد ہوگئی تو آپ نے وہاں ایک عظیم الشان مسجد تعمیر کروائی جو علاقہ بھر میں اپنی مثال آپ تھی۔

حضرت خواجہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ زندگی بھر تدریس و تعلیم اور وعظ و نصیحت میں مصروف و مشغول رہے۔ وفات سے ایک سال قبل آپ پر فالج کا حملہ ہوا۔ آخری ایام میں بھی کبھی آپ پر غنودگی چھا جاتی اور کبھی افاقہ ہو جاتا۔ آخر اسہال کے مرض میں مبتلا ہو کر ۱۰ رجب المرجب ۱۳۲۱ھ مطابق 1903ء میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ○

آپ کا روحانی فیض قصور، ساہیوال، شیخوپورہ، گوجرانوالہ، گجرات اور سرگودھا وغیرہ کے اضلاع میں پھیلا۔ آپ کے فیض سے کئی نسلوں سے لوگوں کا تعلق و علاقہ "بیربل شریف" سے چلا آ رہا ہے۔

حضرت حافظ احمد سعید رحمہ اللہ تعالیٰ:

آپ ۱۲۷۶ھ مطابق 1859ء میں حضرت خواجہ غلام مرتضیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں پیدا ہوئے۔ والد ماجد نے آپ کا نام ''احمد سعید'' رکھا۔ ابتدائی عمر میں قرآن حفظ کر لیا۔ حضرت خواجہ صاحب کی نگرانی میں علوم اسلامیہ کی تکمیل کی اور تدریس العلوم کا سلسلہ بھی شروع کر دیا۔ بہت سے دینی معاملات میں والد گرامی کی معاونت بھی کرتے تھے۔6

6- غلام عابد خاں، پروفیسر: انوار عمر ص 30

Marfat.com

والد بزرگوار کے وصال کے بعد مسند رشد و ہدایت پر جلوہ افروز ہوئے اور اپنے شیخ کے طریقہ کے مطابق متوسلین کی اصلاح نفس اور تربیت کا سلسلہ تیز رفتاری سے شروع کر دیا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو نرینہ اولاد سے سرفراز فرمایا۔ پہلے صاحبزادے کا نام محمد معصوم تھا۔ جو ۱۳۰۳ھ میں پیدا ہوئے۔ وقت کے مشہور علماء ربانی سے علوم اسلامیہ کی تکمیل کی۔ مسند رشد و ہدایت پر جلوہ افروز ہوئے۔ ایک سال تک ''دق'' کے مرض میں مبتلا ہو کر ۲۷ سال کی عمر میں ۱۳۳۰ھ مطابق 1886ء میں وصال فرمایا۔ آپ کے دوسرے صاحبزادے حضرت علامہ محمد عمر بیر بلوی تھے جو ۱۳۰۵ھ مطابق 1886ء میں پیدا ہوئے۔ علوم جدیدہ اور علوم قدیمہ میں مہارت تامہ حاصل کی اور ''اسلامیہ کالج'' پشاور میں بطور لیکچرار تعینات ہوئے۔ ان سے چھوٹے صاحبزادہ صاحب کا نام حافظ محمد زبیر تھا جو طاعون کی بیماری میں مبتلا ہو کر بارہ سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ چوتھے صاحبزادے حافظ محمد عابد تھے جو تکمیل تعلیم کے بعد ضلع میانوالی میں بطور سرکاری ملازم تعینات ہوئے۔ عین عالم شباب میں وصال فرمایا۔ آپ کے پانچویں صاحبزادے مولوی محمد صادق صاحب تھے۔

1919ء میں حضرت صاحبزادہ حافظ احمد سعید رحمہ اللہ تعالیٰ کا وصال ہوا۔ آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت علامہ حافظ محمد معصوم رحمہ اللہ تعالیٰ کا وصال آپ کی موجودگی میں ہوا۔ آپ کے وصال کے بعد حضرت صاحبزادہ علامہ محمد عمر بیر بلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ''اسلامیہ کالج'' پشاور کی لیکچرشپ کو خیر باد کہہ کر ''بیر بل شریف'' میں واپس تشریف لے آئے اور مسند رشد و ہدایت پر جلوہ افروز ہوئے۔

★★

Marfat.com

حضرت صاحبزادہ علامہ محمد عمر بیر بلوی رحمہ اللہ تعالیٰ

ولادت باسعادت:

حضرت صاحبزادہ علامہ محمد عمر بیر بلوی رحمہ اللہ تعالیٰ ۱۳۰۵ھ مطابق 1886ء میں قصبہ ''بیر بل شریف''، ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے۔7 آپ والدگرامی کے دوسرے فرزند تھے جبکہ بڑے بھائی کا اسم گرامی حضرت صاحبزادہ محمد معصوم رحمہ اللہ تعالیٰ تھا۔

ابتدائی حالات:

خاندانی روایت کے مطابق اپنی تعلیم کا آغاز ''قرآن پاک'' سے کیا۔ آپ نے علوم اسلامیہ کا آغاز کیا تو ''شرح ملا جامی'' تک کتب درس نظامی اپنے جدامجد حضرت خواجہ غلام مرتضیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ کی نگرانی میں پڑھیں۔ جدامجد کے وصال کے وقت آپ کی عمر مبارک پندرہ سال تھی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ابتدائی حالات خود بایں الفاظ تحریر فرمائے ہیں:

> ''میرے والد بزرگوار اور میرے چھوٹے چچا بہت پختہ حافظ تھے۔ سال بھر قرآن شریف نہ دیکھتے ہر رمضان شریف میں بلاتردد مصلّی پر قرآن سنا سکتے تھے اور قاری کے بہت اچھے سامع رہے۔ اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ کے آٹھ پوتے تھے تمام پختہ حافظ تھے۔ میرے بڑے بھائی اور مجھ سے چھوٹے دونوں بہت پختہ حافظ تھے۔ رمضان شریف میں کئی جگہ قرآن سنایا جاتا تھا غالباً میں نے گیارہ سال کی عمر میں قرآن حفظ کیا۔ قاعدہ تھا کہ جو لڑکا

7- محمد امین شرقپوری، مولانا: تذکرہ اولیائے نقشبند، ص508۔۔

Marfat.com

حفظ کرتا اسی سال اس کو حضرت اقدس کے مصلّی پر کھڑا کیا جاتا ہے۔ بہر صورت جب میں نے حفظ کیا تو مجھے مصلّی پر کھڑا کر دیا گیا، میرے استاد حافظ پیر بخش صاحب بہت طاقتور اور جوان تھے۔ گو قد متوسط تھا، طاقت اور قوت میں اپنی مثال آپ تھے۔ اس زمانہ میں تعلیم صرف ڈنڈے پر تھی، رات دن بچوں پر ڈنڈا چلتا تھا۔ ہمیشہ لڑکے استاد سے ڈرتے رہتے تھے۔ دن میں ایک موت نہیں تھی، کم از کم مجھ جیسے کے لیے چار موتیں تھیں۔ ایک گھاٹی سبق سنانا، دوسری گھاٹی منزل سنانا' تیسری گھاٹی نیا جوڑ اور سبق تھی اور پھر شام کو چوتھی گھاٹی کہ سبق کی منزل ایک پارہ سنانا۔ استاد ڈنڈے سے لیس ہوتا تھا۔ ایک حرف کیا واؤ کا فرق ہوا تو بلا تحاشا ڈنڈا پڑتا تھا۔ کسی کے اعضاء کا خیال نہ ہوتا تھا۔ یہ سب روزانہ ہوتا تھا۔ میرے باپ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے، بڑے نرم مزاج اور نرم دل تھے لیکن اعلیٰ حضرت کے خوف کی وجہ سے یارائے سخن نہ تھا۔ اور میری مار پراف تک نہ کرتے تھے۔ بچپن میں بزرگوں کی قبور کو بڑی اہمیت حاصل تھی۔ میں اکثر اپنے مشہور بزرگ حضرت اعلیٰ کے چچا کی قبر پر اپنی موت کی تمنا کیا کرتا تھا اور اس عذاب سے خلاصی کی تمنا ہر آن رہا کرتی تھی۔8

اساتذہ کرام:

اپنے اساتذہ کے حوالے سے حضرت صاحبزادہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں: میرے اساتذہ میں مولانا عبداللہ ٹونکی مرحوم، مولانا حافظ نذیر احمد صاحب مرحوم جیسے منطقی اور ادیب اور اکثر پروفیسران علوم شرقیہ سے مجھے نیاز حاصل ہے۔9

آپ کے مشہور اساتذہ میں سے پروفیسر ضیاء الدین ایم۔ اے اور خاندان لِلّٰہی سے تعلق رکھنے والے حضرت علامہ میروی رحمہ اللہ تعالیٰ بھی تھے۔

آپ نے حفظ قرآن کے علاوہ علوم اسلامیہ (درس نظامی) اور اورینٹل کالج لاہور سے فاضل عربی، ادیب فاضل اور منشی فاضل کی ڈگریاں حاصل کیں۔ انگریزی زبان میں بھی عبور حاصل کیا حتیٰ کہ گورنمنٹ کے کالج میں انگریزی پروفیسر بھی تعینات رہے۔ آپ تمام زمانہ طالب علمی میں محنتی اور ریگولر ہونے کے علاوہ اساتذہ کے مؤدب اور قدر شناس رہے۔

8- محمد عمر، صاحبزادہ: انقلاب الحقیقت ص 21۔ 9- محمد عمر، صاحبزادہ: انقلاب الحقیقت ص 5

Marfat.com

شجرہ نسب حضرت صاحبزادہ محمد عمر رحمہ اللہ تعالیٰ

حافظ صدرُالدین رحمہ اللہ تعالیٰ

↓

حافظ محمد اسلم رحمہ اللہ تعالیٰ

↓

حضرت خواجہ حافظ غلام مرتضیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ

- حضرت احمد سعید رحمہ اللہ تعالیٰ
  - علامہ محمد معصوم مرحوم
  - حافظ صاحبزادہ محمد عمر رحمہ اللہ تعالیٰ.
    - صاحبزادہ بشیر احمد مرحوم
      - حضرت صاحبزادہ سعید احمد رحمہ اللہ تعالیٰ
        - صاحبزادہ عمر مرتضیٰ صاحب
        - صاحبزادہ مظہر قیوم صاحب
        - صاحبزادہ احمد عمر صاحب
      - حضرت صاحبزادہ خالد سیف اللہ مدظلہ سجادہ نشین
        - صاحبزادہ عابد عمر صاحب
        - صاحبزادہ ندیم الحسن صاحب
        - صاحبزادہ عثمان عمر صاحب
  - حافظ محمد زبیر مرحوم
  - حافظ محمد عابد
  - صاحبزادہ محمد صادق رحمہ اللہ تعالیٰ
- حضرت محمد سعید رحمہ اللہ تعالیٰ
- حضرت حافظ غلام رسول رحمہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

خاندانی عظمت:

آپ کا خاندان ہمیشہ سے حفظ قرآن، علوم اسلامیہ میں مہارت تامہ اور نسل در نسل سلسلہ ولایت کے اجراء کے باعث نہایت عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے خاندانی علم وفضل اور ولایت وتقوٰی کے حوالہ سے تحریر فرماتے ہیں:

''آباؤاجداد رحمہم اللہ تعالیٰ کا پیشہ علم وفقر ہو چکا تھا۔ علوم شرقیہ کی علمی سندیں لینے کے بعد گو مجھے اہل علم میں بیٹھنے میں جھجک نہیں رہی تھی لیکن میں خوب جانتا تھا کہ آبائی ورثہ سے مجھے بہت ہی کم حصہ ملا ہے۔ تاہم شکر، مگر باطنی ورثہ سے ابھی تک بالکلیہ محروم تھا۔ تاہم مرشدزادوں کی طرح سلسلہ بیعت جاری ہو گیا اور مخلص بزرگوں کی جماعت میں آنے جانے لگا لیکن اپنی کمی خوب محسوس ہوتی تھی تا ایں کہ مرشد کا داعیہ بھی پیدا ہو گیا۔ (انقلاب الحقیقت، ص ۳)۔

حضرت صاحبزادہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ عالم فاضل اور پیرزادہ ہونے کے باوجود مرشد کامل کی نظر کرم کی کمی مسلسل محسوس کرتے رہے۔ مرشد کامل کی تلاش میں اڑھائی سال کا عرصہ گزر گیا۔ اس سلسلے میں آپ تحریر فرماتے ہیں:

''متواتر دو اڑھائی سال یہ جذبہ ترقی کرتا گیا اور اپنی محرومی پر سخت مایوسی ہو جاتی تھی۔ تاہم دعا اور التجا کا پہلو ہاتھ سے جانے نہ دیا۔ بعض اوقات جب میں الگ بیٹھتا تو یہی خیال مجھے گھنٹوں گردش دیتا رہتا کہ الٰہ العالمین کب مجھ جیسے شکی طبیعت کو اطمینان نصیب فرمائیں گے۔ (انقلاب الحقیقت ص ۴)۔

انوکھی طبعیت:

حضرت صاحبزادہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ مرشد کامل کی تلاش میں مسلسل کوشاں رہے اور مختلف آستانوں اور خانقاہوں سے روابط بھی قائم ہوئے لیکن طبیعت اس قدر آزاد اور خود پسند واقع ہوئی کہ کسی کے قبضہ میں آکر قید ہونا پسند نہیں کرتی تھی۔ آپ اس سلسلے میں تفصیلاً تحریر فرماتے ہیں:

''میری فطرت نہایت آزاد، انوکھی، بے چین، حسن پسند واقع ہوئی تھی۔ میرے دل میں ہر وقت خواہشات اور تمناؤں کا تلاطم رہتا تھا۔ گاہ مجھے لاہور، دلّی کی پروفیسری کا خیال ستاتا، گاہ مجھے آکسفورڈ یونیورسٹی کے شعبہ مشرقی کے طالب علمانہ جدوجہد تکلیف دیتی تھی۔ جب

Marfat.com

کبھی خوبصورتی میری نگاہ میں آتی تھی تو گھنٹوں اس خیال میں محو تماشا رہتا۔ اور جب کبھی تعلیم معاش میں آکر اس سے محروم رہتا، رات بھر آنکھ سے اس تجلی حسن کی لیے بیتاب رہتی۔ اور اس پر سکولوں اور کالجوں کی معاشرت اور تمدن نے اسے کئی گنا زیادہ تقویت دیدی فلسفہ اور منطق نے ان خیالات کو اور ٹھوس کیا۔ ہر چیز فلسفی نظر آتی۔ صرف بیوی کی تلاش میں سات آٹھ سال کا عرصہ گزر گیا کیونکہ حسن کا خیالی تصور مجھے کسی جگہ بیٹھنے نہیں دیتا تھا۔ اور ناتمام حسن کی شکایت ہمیشہ دل آنکھوں سے کرتا تھا اور آنکھیں اپنی تلاش ناصبور رہتی تھیں۔ حسن کو میرے دل سے ازلی مناسبت تھی۔ لباس خوبصورت، مکان خوبصورت، جانور خوبصورت، درخت خوبصورت، غرض خوبصورت اور انوکھی چیز پر ہمیشہ آنکھ جا بیٹھتی تھی۔ بازاروں سے گزرتے ہوئے نگاہ انتخاب اس چیز پر جا جمتی تھی جو اپنے حسن میں بے مثل ہوتی۔ اسی طبیعت حسن نواز کا نتیجہ تھا کہ سالوں مرشد طلبی کا داعیہ سینے میں دبائے پھرتا رہا لیکن آنکھ کسی پر نہ گرتی تھی۔ بزرگ ہزاروں تھے، اولیاء سینکڑوں تھے لیکن چوٹی کے بزرگ اور اولیاء اللہ کے لیے دل بے تاب تھا اور کسی دوسرے کا دامن خیالی عقیدت سے اختیار کرنا پسند نہیں کرتا تھا۔[10]

حضرت صاحبزادہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ تلاش مرشد کے بارے میں مختلف اولیاء اور سجادہ نشین حضرت کے ہاں گئے لیکن حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو اہل نہ سمجھا۔ اس سلسلہ میں آپ تحریر فرماتے ہیں:

ساتھ ہی میں نے جستجو اور تلاش بھی شروع کر دی، کئی ایک بزرگوں کی زیارت اور نیاز صرف اسی غرض سے حاصل کی جو اپنے فن میں باکمال تھے۔ احباب سے بھی دریافت کیا جو اس فن میں مدعی تھے۔ اپنے سلسلہ کے بزرگوں کی خدمت میں بھی حاضر ہوا کہ شاید دامن مقصود گوہر سے بھر جائے۔ اس پر میں نے اکتفا نہ کیا بزرگان نقشبندیہ تک ہی تلاش محدود ہو بلکہ خاندان چشتیہ اور قادریہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے حضرات و شیوخ کی زیارت بابرکات سے بھی شرف اندوز ہوا کہ شاید طبیعت کا میلان ادھر قائم ہو جائے اور کوئی کریم النفس اس روسیاہ کو

10- محمد عمر، صاحبزادہ: انقلاب الحقیقت ص 210

Marfat.com

اپنی غلامی کے حلقے میں لے لے۔لیکن سوائے حرمان کے کچھ نصیب نہ ہوا۔ کیونکہ اس عالی ظرف انسان ''خواجہ غلام مرتضیٰ'' جیسا کوئی مماثل اور نظر نہ آیا۔آخر عرس مجدد رحمہ اللہ تعالیٰ پر حاضری کا ارادہ صرف اسی غرض سے کیا کہ صوفیوں کے مجمع میں کوئی ایسا شہباز ہوگا جو مجھے شکار کیے بغیر نہ چھوڑے گا۔اور میری پریشانی اور تردد جاتا رہے گا۔ چنانچہ قصور شریف کے مزارات پُر انوار اور حضرت مجدد کے روضہ مبارک پر یہی التجا رہی۔ روضہ کے آخری فاتحہ پر میرے آنسو گر رہے تھے اور میری زبان اور دل یہی کہتا ہوا نکلا کہ الٰہ العالمین! اپنے اس ولی مجدد کی برکت سے مجھے ایسا رہبر بخش جس پر میری تمام ارادتوں کا خاتمہ ہو جائے اور میری طمانیت کا باعث ہو۔ایک طرف یہ حالت تھی اور دوسری طرف میری نگاہیں تلاش میں تھیں۔کئی ایک بزرگوں کی مجھ پر خاص طور پر نظر التفات بھی تھی اور مجھے ان سے نیاز بھی تھا لیکن ان کے حسن و جمال میں وہ ادا نہ تھی جو مجھ جیسے فلسفی یا شکی طبیعت کو شکار کر سکتی تھی۔ کسی زمانہ میں حضرت عبدالخالق صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی لاہور میں زیارت ہوئی تھی جبکہ آپ بیمار تھے اور معالجہ کے لیے تشریف لائے تھے۔ میں اجنبی تھا، دور سے سلام کر کے چٹائی پر بیٹھ گیا۔صورت و سیرت سلف صالحین کی طرح تھی اور پرانے بزرگوں کی بو (خوشبو) آتی تھی۔ کچھ دیر کے بعد جب دور سے سلام و نیاز کر کے رخصت ہونے لگا تو آپ نے مصافحہ کے لیے دونوں ہاتھ بڑھا دیے، میں مجبوراً آگے بڑھا اور مصافحہ کیا۔آپ نے اپنا دست مبارک میرے چہرے، میرے سینے پر پھیرا اور ایک طویل دعا دست اٹھا کر اور التجا نکال کر فرمائی اور مجھے ذکر و فکر میں رہنے کی تاکید فرمائی کہ روزے چند است عافیت با خداوند است۔اس کے علاوہ آپ نے مجھ سے کچھ دریافت نہ فرمایا اور یہی میری غرض تھی۔ان کی صورت و سیرت کا نقشہ آنکھوں میں رہتا تھا اور دل میں خلش تھی۔عرس کے موقع پر آپ بھی یتیم خانہ عبدالحلیم صاحب میں اقامت پذیر تھے۔ایک دو بار نیاز کے لیے حاضر ہوا لیکن موقع پر آپ کے گرد اگرد امراء اور رؤسا کا جمگھٹا تھا اور اپنے مدرسہ خالقیہ کے انتظام میں مصروف تھے۔ایک دو اور بزرگ بھی ایسے تھے جن کی صورت نے میرے دل پر اثر کیا اور مجلس کے لیے دل میں کشش ہوگئی۔ مگر آخر کار روضہ اقدس (حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ) سے مایوسانہ دہلی روانہ ہوا۔حضرت باقی باللہ اور حضرت نظام الدین اولیاء اور

Marfat.com

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمہم اللہ تعالیٰ کے مزارات پر حاضر ہوا۔ دل سوز دعائیں دل سے نکلیں لیکن ساتھ ہی اپنی نامرادی پر ہزار ہا حسرتیں اٹھتیں اور بیٹھتیں۔ حضرت قبلہ مولانا میاں صاحب شرقپوری کا ذکر اور آپ کے حالات اقامت لاہور میں بھی عوام سے سنے تھے اور اپنے علاقہ میں بھی آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کا چرچہ تھا۔۔ بلکہ عرس مجدد پر بعض علماء سے میری تکرار بھی ہوئی کہ وہ صاحب جلال اور صاحب برکت زمانہ حاضرہ میں سنتا ہوں۔ لاہور میں ایک بزرگ سجادہ نشین صاحب عرس سے واپس آتے ہوئے قیام پذیر تھے۔ اور میرے بزرگوں کے سلسلہ کے مرشدزادوں سے تھے۔ آپ کے ہمراہ اپنے جد امجد رحمہ اللہ تعالیٰ کے کئی خلفاء بھی تھے، مجھے بھی آپ سے ارادت تھی۔ شرقپور شریف کے ارادہ سے جب چلنے لگا تو ایک دوست نے معلوم کر کے مجھے فرمایا کہ ارادت سے آپ کا دامن پکڑلو، آپ غوث وقت ہیں، انشاء اللہ تم اپنے ارادہ میں کامیاب ہو گے۔ لیکن میں نے کہا: زیارت بزرگان کفارہ گناہ است' کے لیے جانا کیا عیب ہے؟ لیکن دل اس حقیقت سے نا آشنا تھا کہ شیخ اور سجادہ نشین میں کتنا بڑا فرق ہے۔ مجھے اس حقیقت سے انکار بھی نہیں کہ اپنے آبائی اجدادی سلسلہ میں ہونا آبائی ورثہ کے حصول کے لیے بہت بڑی کامیابی کا باعث ہے۔ اور دین دنیا کا سرمایہ افتخار مگر ایک تیز طبیعت انسان کی طبیعت ان امور سے سیر نہیں ہو سکتی بلکہ اس کی تشنگی کے لیے آبِ حیات کا قطرہ ہی کام آئے گا۔ اڈے پر پہنچا تو دو نورانی صورتیں نظر آئیں۔ میں نے دل میں تاڑ لیا کہ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں جانے والے ہیں، اگرچہ منشی چراغ دین صاحب میرے پہلے واقف تھے لیکن اس وقت نہ میں انہیں پہچان سکا اور نہ وہ مجھے۔ ان دونوں بزرگوں نے ہر چند میرا نشان و پتہ دریافت کیا لیکن حسب عادت میں نے باوجود اصرار کے انہیں ٹال دیا کہ آپ کو ایسی دریافت سے کیا فائدہ؟ انہوں نے کئی بار مجھے غور سے دیکھا لیکن میں ان سے آنکھیں نہ ملاتا تھا۔ مجھے تنگ سی جگہ ہوٹر میں ملی تھی۔ آخر انہیں میری حالت پر رحم بھی آ گیا اور نشست کی تبدیلی کے لیے اصرار کیا لیکن میں اپنی ضد پر اڑا رہا۔ مکان شریف (بیٹھک شریف) کے دروازے تک میں ان دونوں کے پیچھے پیچھے چلا آیا لیکن دروازہ میں داخل ہوتے ہی وہ بالا خانہ پر چڑھ گئے اور میں اکیلا بیٹھ گیا۔ اس وقت تو خیال آیا کہ ان سے نہ

Marfat.com

بگاڑتا تو میری زیارت کا وسیلہ تو ہو جاتا مگر اب پچھتائے کیا ہوت۔ تھوڑی دیر کے بعد خواجہ دین محمد صاحب آپ کے خادم آئے اور مجھ سے دریافت کیا تو میں نے ضلع سرگودھا کا رہنے والا بتانے پر اکتفا کیا۔ مجھے کھانا کھلایا اور کہا بعد ظہر آپ کی ملاقات ہوگی۔ اتفاق سے اس روز اور آدمی بھی کم آئے اور مجھے لاہور واپس آنے کا خیال تھا کیونکہ میں اپنے رفیق سے وعدہ کر آیا تھا کہ جلد ہی زیارت کر کے دوسری موٹر میں واپس آجاؤں گا۔ اور پھر اپنے ضروری کام کے لیے چل دیں گے۔ مگر نیرنگی مشیت ایزدی سے بے خبر کہ گھڑی کیا سالوں اور قرنوں یہ درگاہ تیرے لیے قبلہ گاہ کر دی جائے گی اور تیری آرزو کا خاتمہ، تیری دعا کی اجابت، تیرے درد کی دوا اور تیرے ناسور کا مرہم یہ خاک پاک بنائی گی اور تیری مٹی مرنے کے بعد بھی اسی در کی بوسی کے لیے تڑپا کرے گی اور قیامت میں بھی اسی کے دامن سے اٹھایا جائے گا۔ بھلا ایک گھڑی بیٹھنے سے کیوں اکتاتے ہو؟ تمہیں دھتکاریں گے اور تمہیں اندر آنے کے لیے تڑپائیں گے "فَسُبْحَانَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ (پاک ہے وہ ذات جس کے دست قدرت میں ہر چیز کی حکومت ہے)۔"[11]

حضرت شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہلی حاضری، شرف بیعت اور اعزاز خلافت:

حضرت صاحبزادہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی پہلی حاضری اور شرفِ بیعت کے سلسلے میں تحریر فرماتے ہیں:

"گرمی کے آخری ایام تھے، تقریباً چار بجے قبل عصر مجھے خادم نے کہا کہ حضور طلب فرماتے ہیں اور ضروری ہدایات (یعنی دائیں قدم کو پہلے چٹائی پر رکھنا، دوزانو بیٹھنا اور آپ کی تشریف آوری کے وقت کھڑے نہ ہونا وغیرہ) مجھے کر دیں اس وقت دل کی عجیب حالت تھی کیونکہ آپ کی بابت سنا تھا کہ آپ کی مجذوبانہ حالت ہے اور زود رنج ہیں تاہم کئی بزرگوں کا قدم بوس ہو چکا تھا' اولیاء کرام کی خوبیوں سے واقف تھا، عوام کی گھبراہٹ نہ تھی بلکہ خواص کی، چٹائی پر حسب ہدایت بیٹھ گیا۔ آپ تشریف لائے اور میرے زانو سے زانو ملا کر بیٹھ گئے۔ تھوڑے تامل کے بعد فرمایا: کہاں سے آئے ہو؟ میں نے ضلع سرگودھا عرض

11- غلام عابد خاں، پروفیسر: انوار عمر ص 49

Marfat.com

کیا۔آپ نے گاؤں پوچھا تو میں نے دبی زبان سے بیر بل کا نام لیا۔آپ نے گاؤں کا نام سن کر فرمایا: کچھ حضرت صاحب سے بھی تعلق ہے؟ میں نے دبی زبان سے کہا: پوتا، آپ نے سمجھا دوھترا (نواسا) آپ فرمانے لگے حضرت کا کوئی نواسہ تو نہیں تھا۔ میں نے پھر زور سے کہا: پوترا۔تو آپ کو جوش محبت آ گیا اور دائیں ہاتھ سے گردش دیکر مجھے بغل میں لے لیا۔اور فرمایا: پھر تو بابے کا نور ہے۔ازاں بعد آپ دریافت فرمانے لگے کہ حضرت جدامجد کو دیکھا تھا۔ میں نے عرض کیا: خوب ہوش تھی اور پندرہ سال اس وقت میری عمر تھی جب آپ کا وصال ہوا۔اس پر آپ نے فرمایا: ''پھر آنے کی کیا ضرورت تھی؟ جو کچھ وہ کرتے تھے وہی کرتے رہنا تھا''۔اور میں سر ڈالے بیٹھا تھا۔آخر فرمایا: ذکر کی تلقین نہیں لی تھی؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ پھر فرمایا: کچھ بھی اس بارے میں نہیں سنا؟ میں نے نفی ہی میں جواب دیا۔ازاں بعد آپ نے نیچے ٹھہرنے اور پھر باتیں کرنے کا وعدہ فرمایا۔اس وقت میری عجیب حالت تھی۔''نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن''۔نماز عصر ادا کر کے واپس مکان شریف (بیٹھک شریف) میں بیٹھ گیا۔اور ایسی غنودگی آئی جس کی مجھے مدتوں تلاش تھی اور میں لیٹ گیا۔اٹھا تو آفتاب غروب ہو رہا تھا۔خادم نے کہا: آپ آئے تھے اور بہت دیر تمہارے سر پر کھڑے رہے۔آخر وقت تنگ ہو گیا، آپ تشریف لے گئے۔رات گزری، صبح پھر حاضر ہوا لیکن آدمی آتے اور جاتے ہیں اور آپ اُوپر کی منزل میں اِکا دُکا سے ملاقات فرما رہے ہیں مگر مجھے کوئی نہیں پوچھتا تھی کہ ایک جسیم، بلند قامت اور سرخ بزرگ اوپر سے تشریف لا کر میری دست بوسی کرنے لگے۔حیران ہو کر میں نے معافی مانگی اور ان کا نام دریافت کیا تو قاری اللہ بخش صاحب ساکن فیض پور خلیفہ حضرت صاحب بیر بل والے نکلے۔نام سے پہلے تعارف تھا اور بچپن میں دیکھے بھی تھے۔ میں نے دریافت کیا آپ کو کیوں خبر ہوئی؟ کہا عصر سے سخت بے چینی ہو رہی تھی اور دل نے چاہا کہ میاں صاحب کو دیکھے بغیر آرام نہیں۔ یہاں آ کر معلوم ہوا کل حضور نے ملاقات کے بعد یاد فرمایا تھا کہ وہ آ جاتے تو صاحبزادہ صاحب سے ملاقات ہو جاتی۔نہ تو آدمی گیا اور نہ پیغام دیا

Marfat.com

گیا۔صرف دل کی یاد نے ان کے دل کو ہلایا اور وہ تشریف لائے ۔ یہ ہیں تصرفات جن سے پڑھے لکھے سن کر منکر رہتے ہیں اور اسے اتفاق حسنہ سے تعبیر کرتے ہیں۔

بریں عقل و دانش بباید گریست ، میں نے قاری صاحب سے کہا کہ میں اپنے رفیق سے کل ہی واپس آجانے کا وعدہ کر کے آیا تھا۔آج دوسرے دن دوپہر ہونے کو آئی مجھے خانگی کئی ایک کام بھی ہیں میں زیادہ دیر ٹھہر نہیں سکتا۔ بالا خانہ پر تشریف لے گئے ۔اور کچھ دیر کے بعد تشریف لا کر فرمانے لگے کہ میاں صاحب فرماتے ہیں کہ چند روز ہمارے ہاں صاحبزادہ صاحب قیام کریں کچھ حال واحوال پوچھنا ہے۔اس پر پھر میں نے کہا فرصت نہیں میرا ہمراہی میرے انتظار میں چشم براہ لاہور میں ہے اور عرس وفات پر مجھے جانا ضروری ہے۔قاری صاحب واپس آکر کہنے لگے کہ آپ فرماتے ہیں کہ کئی لوگ تو ہمارے پاس ٹھہرنے کی خواہش میں مرتے ہیں لیکن میں ان کو ٹھہراتا نہیں لیکن عجب ہے کہ میں ان کو ٹھہراتا ہوں یہ ٹھہرتے نہیں۔دو تین دن کے قیام میں کیا حرج ہے؟ قاری صاحب نے بھی فرمایا: کہ اس میں شاید آپ کی ہی بہتری ہو۔میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اس وقت زمانہ میں یگانہ ہیں ٹھہرنے میں کیا مضائقہ ہے۔ پھر تو مجھے بھی خیال آ گیا ہزاروں کام بگڑتے اور سنورتے ہیں۔اگر نصیب ہو کیا کچھ بگڑے گا؟ دوست کا فاتحہ پھر سہی اور عرس وفات پر حاضری نہ سہی۔معلوم نہیں قاری صاحب نے اوپر جا کر کیا کہا؟ آپ تخلیہ پا کر بعد ظہر کے نیچے تشریف لائے اور بہت سے خانگی امور دریافت فرمائے جس سے معلوم ہوا کہ آپ ہمارے خانگی معاملات سے گہرا تعلق رکھتے ہیں۔تقریباً نصف گھنٹہ یا پون گھنٹہ آپ مختلف خانگی حالات دریافت فرما کر بالا خانہ پر تشریف لے گئے۔اور فرمایا: اسی لیے میں نے آپ کو ٹھہرایا تھا۔قاری صاحب واپس مکان پر جانے لگے تو کہا آپ فرماتے تھے کہ ''دال دلیہ ہو ہی جائے گا۔'' میں نے عرض کی کہ دال دلیہ ہی پر اکتفا نہ ہو کچھ کرنا۔بحق وہی بات ہو نکلی ہم دال دلیا ہی رہ گئے۔طبیعت زیادہ موزوں نہیں تھی ورنہ:

ان کے الطاف تو ہیں عام شہیدی لیکن مجھ سے کیا بخل تھا گر میں کسی قابل ہوتا12

12-غلام عابد خاں، پروفیسر: انوار عمر ص52

Marfat.com

اعزاز اجازت وخلافت کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

تیسری مرتبہ آپ نے بالا خانہ پر بلوایا۔ سب سے پیشتر آپ نے فرمایا: آپ جانتے ہیں جبریل جب دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صورت میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کس طرح بیٹھتے تھے۔ اور آنحضور ﷺ کو رب العزت کی یاد میں کس طرح بیٹھنے کا طریقہ سکھایا؟ گویا یہ تعلیم تھی آداب کی جو میں سمجھ گیا اور تلقین طریقہ فرمائی، ذکر قلبی کے لیے کئی آیات آپ نے تلاوت فرمائیں۔ اسم ذات ''اللہ ھو'' یک دم دو اسم الگ الگ پڑھنے کو ارشاد فرمایا۔ الم نشرح 81 بار اور درود شریف بعد تہجد بطور وظیفہ 500 بار پڑھنے کے لیے فرمایا۔ ازاں بعد آپ نے فرمایا: نماز تہجد پڑھا کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں۔ فرمایا کہ ہر چیز کا جواب نہیں ہے اور ذرا تبسم فرما کر چار رکعت نماز تہجد ادا کرنے کا ارشاد فرمایا۔ میں نے عرض کیا جاگ نہیں سکتا۔ فرمایا: کچھ تھوڑی دیر کے لیے طلوع فجر سے پہلے اٹھ بیٹھا کرو جتنے میں چھ رکعتیں ہو سکیں۔ اس کے بعد فرمایا: نماز میں جو درود شریف پڑھتے ہو وہ پڑھ کر سناؤ۔ اس وقت عجیب حالت تھی۔ میری زبان سے لڑکھڑاتے ہوئے یہ الفاظ نکلے: '' اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ''۔ فرمایا: بس اتنا ہی کافی ہے لیکن اتنا کیا کرو کہ کلام مجید کی تلاوت سے پہلے یہ درود تین مرتبہ اور سورۃ توبہ کی آخری دو آیات: ''لَقَدْ جَاءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ '' تین مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ اور ''صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ'' کی جگہ ''صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ'' اور ''عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ'' کی جگہ ''وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ'' پڑھنا چاہیے۔ لیکن نماز میں پہلی صورت پڑھنا ہی اولیٰ ہے اور: ''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنْ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ '' پڑھ کر تلاوت کلام مجید کیا کرو۔ اور فرمایا: اوراد فتحیہ چالیس دن تو دو بار روزانہ پڑھنا تاکہ طبیعت میں اثر پیدا کرے لیکن بعد میں صرف ایک بار ہی کافی ہے۔ یہ اوراد بڑے ہی بابرکت ہیں۔ فرمایا: درود شریف کی بہت برکات ہیں اور تمام سلسلوں میں الگ الگ معمول ہیں، ہمارے بزرگ درود خضری پڑھا کرتے تھے۔ اکثر دوست دو اڑھائی ہزار روزانہ پڑھتے ہیں لیکن پانچ صد ہی کافی ہے۔ میں کبھی چار پانچ ہزار بھی پڑھتا تھا۔ فرمایا: میں ہاتھ پکڑ کر

Marfat.com

بیعت نہیں کرتا تم ہاتھ پکڑ کر جو طالب حق آئے بیعت کرلیا کرنا۔ پھر فرمایا: صفاتی نام میں بڑی برکت ہے اور خواجہ اللہ بخش صاحب ابتداءً اسی وظیفہ کے لیے فرماتے۔ جو کوئی پوچھے ''یَا کَرِیْمُ یَا رَحِیْمُ'' بتلایا کرو۔ یہ میری طرف سے نہ سمجھنا بلکہ اپنے آباء واجداد کی طرف سے سمجھنا۔ اور آپ نے فرمایا: اپنے والد صاحب یا جد امجد صاحب کو اپنا پیشوا خیال کرنا جو کچھ حضرت صاحب کیا کرتے تھے وہی کرتے رہنا، اس میں سب کچھ حاصل ہو جائے گا۔ اس کے بعد مجھے سینے سے لگایا اور دیر تک بغلگیر رہے۔ اور آپ کے وجود مبارک سے اس طرح آواز آتی تھی جس طرح کوئی چیز اندر سے باہر نکالنا چاہتا ہے اور شاید یہ آواز تین بار آئی۔ پھر ہاتھ ملا کر رخصت فرمایا کہ کل کھانا کھا کے چلے جانا، ہاں پھر صبح بھی ملیں گے۔ اور فرمایا: کہ اپنے دادا صاحب کی قبر پر بیٹھنا جتنا ہو سکے اتنا ہی بیٹھے رہنا اور فیوض حاصل کرنا۔ آپ کے حضرت صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فرمایا کرتے تھے کہ ''اویسی نسبت عجیب نسبت ہے۔''13

بیعت وخلافت کے بعد کی کیفیت:

حضرت صاحبزادہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو جب گوہر مقصود حاصل ہو گیا تو آپ کی طبیعت میں حقیقی انقلاب کی لہر پیدا ہو گئی۔ آپ اس کیفیت کو یوں تحریر فرماتے ہیں:

''جب میرا رفیق مجھ سے لالہ موسیٰ آ کر جدا ہوا تو میں نے اپنے اندر نظر دوڑانا شروع کی لیکن میں تمام تبدیل ہو چکا تھا۔ میری تمام خواہشات، میرے خیالات، میرے اطوار حتیٰ کہ میرا جسم سب نے ایک دوسرا رنگ لے لیا۔ جس نے مجھے دیکھا کچھ اور ہی دیکھا۔ اجنبی لوگوں نے تعظیم کرنی شروع کی۔ سچ ہے: ''نظر جنہاں دی کیمیا سونا کر دے وٹ''

اس حقیقی انقلاب کا نام میں نے ''انقلاب الحقیقت'' رکھا، دل نے اقرار کیا:

سر ایں جا، بندگی ایں جا　　سمجھ ایں جا، نیاز ایں جا

''میں گھر آیا، میری عجیب حالت ہو گئی۔ احباب سے بے تعلقی اور خواہشات میں پژمردگی آ گئی، خلوت وگوشہ نشینی میں بیٹھ گیا۔ گھنٹوں گزر جاتے لیکن خاموش، دنیا فانی کا نقشہ سامنے موجود، کئی بار خیال آیا کہ کس طرح اس سرکش گھوڑا (نفس) پر چپکے سے بیٹھ گئے جو کہ ایک مکھی سے بھی

13- غلام عابد خاں، پروفیسر: انوار عمر ص 54

Marfat.com

زیادہ بدکتا تھا اور کسی کو پاس آنا تو کجا قریب سے گزرنے بھی نہ دیتا۔ آخر ہوا کیا؟ سوائے اس کے کہ شہسوار کے کمال پر نظر پڑے اور کچھ سمجھ نہ آتا۔ میں وہی تھا اور نفس امارہ وہی تھا۔ کس نرمی سے، کس محبت اور کس جادو سے قید کیا۔ ایک طرف یہ حالت تھی دوسری طرف یہ کہ ابھی بدستور منافق ہے۔ کسی سے یہ نہیں کہتا کہ میرے ساتھ کیا بیتی اور اپنی سرگزشت سنانے سے اسے عار آتی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ لکھے پڑھے آدمیوں کا نفس بھی لکھا پڑھا ہوتا ہے۔ جو شرارت کسی کے دل میں نہیں آتی یہ اس کا ادنیٰ وطیرہ ہے۔ ''اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ اِلَّا مَارَحِمَ اِنَ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ط'' یقیناً نفس امارہ برائی کی طرف مائل کرتا ہے مگر جس پر میرے پروردگار کی مہربانی ہو جائے۔ بیشک اللہ تعالیٰ میرا پروردگار، بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے''۔

خاندانی وقار:

حضرت صاحبزادہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا خاندان علماء ربانی، اولیاء کاملین اور صلحاء کا خاندان چلا آرہا تھا۔ جس کے باعث اس خاندان کو کبھی تنزل نہیں آیا بلکہ ترقی وارتقاء کی منازل نصیب ہوتی رہی ہیں۔ اس سلسلے میں آپ تحریر فرماتے ہیں:

''ابتدائی ایام میں جب خاندان میں تنزل آرہا تھا اور وقار گھٹ رہا تھا تو مجھے خود کئی بار یہ خیال آتا تھا کہ دعا تو ہے لیکن دیکھیے ہم کیسے سہارا لے سکتے ہیں۔ بزرگ چلے گئے، دنیا بدل گئی، حالات الٹ گئے، خیالات تبدیل ہو گئے۔ اس صورت میں ہمیں کیسے سہارا ملے گا۔ کالجوں اور سکولوں میں بھٹکے پھرے، سالوں گزر گئے۔ مجھ پر ایک نیند طاری ہو گئی، عشاء کا وقت تھا، نماز ادا ہو چکی تھی، میرے قبلہ وکعبہ والد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ مسجد کے صحن میں بستر راحت پر لیٹے ہوئے تھے۔ میں شاہ عالم صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ جو حضرت کے مفتی تھے (میں رخصتوں پر گھر آیا ہوا تھا) تو اچانک میاں شاہ عالم صاحب نے حضرت (والد صاحب) سے مخاطب ہو کر فرمایا: یہ نواب صاحب! ملازم ہو گئے، چھوٹے کو بھی انگریزی پڑھنے لگا دیے۔ فتوے کون لکھے گا؟ مسجد میں کون ہوگا؟ تو آپ نے بے اختیار ہو کر بلند آواز سے فرمایا: یہ میرا بیٹا فتوے لکھے گا اور مسجد میں ہوگا۔''

محبت رسول کریم ﷺ:

حضور انور ﷺ سے عشق ومحبت مدار ایمان بلکہ عین ایمان ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب رحمہ

Marfat.com

اللہ تعالیٰ بھی نہایت عقیدت واحترام سے رسول معظم ﷺ کے محاسن واوصاف کا تذکرہ فرماتے۔ آپ نے ماہنامہ ''سلسبیل'' کے سیرت رسول نمبر کے لیے ''سید کل محمد رسول اللہ ﷺ'' کے عنوان سے مضمون تحریر کیا۔ جس میں حیات النبی ﷺ اور عظمت رسول ﷺ کو بایں الفاظ تحریر فرمایا:

''عالم کون وایجاد کے سردار، دعاء خلیل علیہ السلام کی اجابت، شجر آدم علیہ السلام کے پھول، نخل حیات کے ثمر، جلوہ الٰہی کے آئینہ، ہستی آدم علیہ السلام کے قمر، برج نبوت کے بدر منیر پر قربان جاؤں کہ سب سے آخر پھول کی طرح آئے اور آئے تو کس ٹھاٹ سے، کثرت کو وحدت میں تبدیل کر گئے۔ ظلمت کو نور میں بدل دیا، بت پرستی ختم ہوئی اور اوھام پرستی کافور ہوئی۔ کوئی مانے نہ مانے لیکن ذرا دل سے دیکھ لو کہ وہ کیا تھے اور کیا کر گزرے۔ دوسروں کا ان سے کیا مقابلہ؟ کوئی انہیں مردہ خیال کرے تو کرے چودہ سو سال سے ہم تو ان کے نام کا سکہ رواں دیکھتے ہیں۔ اور واحد ولایزال کے ساتھ ان کی شہادت اور پکار، اذان ہو تو ان کی شہادت، کلمہ ہو تو ان کے نام کے بغیر چارہ نہیں، نماز میں' نیاز میں تو انہیں پر خاتمہ۔ غرض ایمان کہتے ہیں توحید کے ساتھ اقرار رسالت کو، سب پیغمبر بن کر آئے کوئی کہیں کا اور کوئی کہیں کا، مدت بھی کسی نے کچھ پائی اور کسی نے کچھ، یہ آئے تو ساری دنیا کے لیے خاتم النبیین ہو کر۔ بھلا کوئی بادشاہ مرے تو اس کے نام کا سکہ جاری رہ سکتا ہے؟ یہ مر گئے تو پھر ابھی تک سر تسلیم کیوں ان کے سامنے خم رہتا ہے؟ جو انہیں مردہ خیال کرے وہ کوئی دوسرا تلاش کرے۔ ان کے اقوال اور ان کے اعمال، ان کے اسوہ حسنہ پر کیوں قدم زن ہوتا ہے۔ بے دین ہے جو ان کی حیات کا منکر ہوتا ہے ورنہ کسی مذہب وملت کو اس سے انکار نہیں، گو وہ اپنا پیشوا نہ سمجھیں۔''[14]

آپ نے صوفی محمد اقبال کے نام ایک خط میں تحریر فرمایا: ''میرے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ تمام نامساعد و نامناسب حالات سے مجھے بچائے اور یقین کامل یعنی ایمان، عرفان، محبت عامہ اور محبت خدا اور رسول ﷺ عنایت ہو۔'' (ایضاً)

جود وسخا:

حضرت صاحبزادہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ انفاق (خرچ کرنا) فی سبیل اللہ کی اہمیت سے خوب

14- فضل احمد، حاجی: ماہنامہ سلسبیل سیرت مصطفیٰ نمبر ص 24

Marfat.com

واقف تھے اس لیے دیگر اوصاف کی طرح یہ وصف بھی آپ میں کمال طور پر موجود تھا۔ حافظ محمد حبیب شاہ صاحب کا بیان ہے کہ لنگر کی ایک بھینس بیربل شریف کے ایک شخص کے پاس بطور شراکت تھی لیکن بھینس گابھن نہیں ہوتی تھی۔ جس کے پاس بطور شراکت بھینس تھی وہ حضرت صاحبزادہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا: حضور! یہ بھینس گابھن نہیں ہوتی لہذا اسے اپنے پاس رکھ لیں۔ آپ نے فرمایا: رقم کی ضرورت ہے تو رقم لے جاؤ، بھینس گابھن ہو جائے گی۔ اس نے جواب دیا: حضور! یہ بھینس میں اپنے پاس نہیں رکھ سکتا۔ چنانچہ بھینس کی قیمت 220 روپے مقرر کی گئی۔ آپ نے 110 روپے جو نصف قیمت بنتی تھی، اسے عطا فرما دی۔ اور بھینس موضع بکھر بار کے بابا عبدالرحمٰن بن تاجدین کے سپرد کر دی۔ اور اسے فرمایا: اگر تم چاہو تو شراکت کا حساب کر لینا اگر چاہو گے تو قیمت ادا کر دینا۔ بھینس گابھن ہو گئی اور بیاہی گئی تو بچہ دیا۔ بابا عبدالرحمٰن بن تاجدین آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا: حضور! بھینس بیاہی گئی ہے۔ آپ نے فرمایا: اپنے پاس رکھو اگر چاہو تو شراکت کا حساب کر لینا اور اگر چاہو تو قیمت لگا لینا۔ دوسرے سال بابا صاحب نے پھر بھینس کے بارے میں عرض کیا تو آپ نے پھر پہلے والا جواب دیا۔ تیسرا سال شروع ہوتے ہی بھینس پھر گابھن ہو گئی اور اسی دوران آپ کا وصال پُر ملال ہو گیا۔15

کرائے کی معاونت فرمانا:

حضرت صاحبزادہ صاحب اپنے متوسلین کی غربت و مفلسی کا خیال فرماتے اور حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے طریقے کے مطابق انہیں کرایہ وغیرہ بھی عنایت فرما دیا کرتے تھے۔ آپ ایک دفعہ مسجد میں جلوہ افروز تھے کہ ضلع گجرات سے تعلق رکھنے والا ایک خادم حاضر خدمت ہوا اور نہایت محبت و عقیدت سے دست بوس ہوا۔ آپ نے اس کے بارے میں فرمایا: یہ بے چارہ اپنے مرشد کی عقیدت و محبت میں ڈوب کر گجرات سے پیدل یہاں پہنچا ہے اور جیب میں صرف دو روپے ہیں وہ بھی اپنے پیر کے لیے کیسی محبت ہے؟ آپ نے اسے دو دن تک اپنے ہاں ٹھہرنے کے بارے میں فرمایا۔ اس نے عرض کیا: حضور! ہم لوگ زمیندار ہیں اس لیے زیادہ دیر ٹھہرنا ہمارے لیے بہتر نہیں ہوگا۔ آپ نے فرمایا: اچھا کل صبح روانہ ہو جانا اور ساتھ ہی اسے اپنی جیب سے پانچ روپے بطور کرایہ عنایت فرما دیے۔ بیربل شریف سے گجرات تک پانچ روپے کرایہ لگتا تھا۔ اور حکم دیا اب پیدل نہ جانا بلکہ موٹر پر سوار ہو کر جانا۔ اس کی جیب والے دو روپے بھی اسی کے پاس رہنے

15- غلام عابد خاں، پروفیسر: انوار عمر ص220

Marfat.com

دیے۔اس شخص نے کرایہ لینے سے انکار کیا۔آپ نے فرمایا: لے لو ہمیں تو خدا اور دے دے گا۔پانچ روپے دیں گے تو دس روپے مل جائیں گے۔اسی وقت ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دعا کے لیے عرض کیا اور ساتھ ہی دس روپے نکال کر پیش کر دیے۔آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا: یہ دیکھو دس روپے فوراً آ بھی گئے۔

گالی کے عوض مالی معاونت فرمانا:

احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ رسول اعظم ﷺ گالی دینے والوں اور دشمنوں کے حق میں دعائے خیر فرمایا کرتے تھے اور انہیں معاف بھی فرما دیتے۔حضرت صاحبزادہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی حضور انور ﷺ کی اس سنت پر عمل کر کے دکھایا۔غلام نبی قصوری ایک مشہور جواری تھا اس کی بیوی شوہر کی اس حرکت سے پریشان ہو کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوتی اور شوہر کی عادت بد کے بارے میں بطور شکایت عرض کرتی۔ آپ اس کی اصلاح کے لیے قصور میں خط تحریر فرماتے۔وہ جوابی خط میں آپ کو گالی لکھ دیتا۔ایک دفعہ آپ مسند پر تکیہ لگا کر جلوہ افروز تھے کہ غلام نبی حاضر خدمت ہوا اور چپکے سے آپ کے قدم مبارک دبانے لگا۔آپ نے دریافت فرمایا: پاؤں دبانے والا کون ہے؟ اس نے عرض کیا: حضور! غلام نبی ہوں۔آپ نے ناراض ہو کر اس کی سرکوبی کے لیے اپنا جوتا پکڑا اور فرمایا: گھر سے خط میں ہمیں گالی لکھتا ہے اور یہاں آ کر قدم دباتا ہے۔اس نے عرض کیا: حضور! جوتا رکھ دیں، معاف فرما دیں۔آپ نے جوتا رکھ دیا اور اپنی جیب سے پچاس روپے نکال کر اسے عنایت فرمائے اور حکم دیا کہ یہ گھر والوں کو جا کر دینا۔16

عاجزی وانکساری:

اولیاء کرام اور صالحین کا ایک امتیازی وصف عاجزی اور انکساری ہے۔حضرت صاحبزادہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ عاجزی وانکساری کا مجسمہ تھے۔آپ کی انکساری کا یہ عالم تھا کہ ہر وصف وفضیلت کی نسبت اپنی طرف کرنے کے بجائے اپنے آباؤ اجداد یا حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف کرتے اور ان کے ملفوظات وارشادات کا بار بار اعادہ کرتے۔مثلاً حاضری کے موقع پر حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے بارے میں فرمایا: دال دلیہ ہو ہی جائے گا۔بحق وہی بات ہوئی کہ ہم دال دلیہ ہی رہ گئے۔

حسن اخلاق:

حضرت صاحبزادہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ مشائخ اور علماء کرام کا بے حد ادب واحترام فرماتے۔

16-غلام عابد خاں، پروفیسر: انوار عمر ص222

Marfat.com

بالخصوص مشائخ مکان شریف، شرقپور شریف اور کوٹلہ شریف وغیرہم کے صاحبزادگان کا تہ دل سے احترام کرتے اور کھڑے ہو کر ان کا استقبال کرتے۔ پروفیسر غلام عابد خاں صاحب کا بیان ہے کہ ایک دفعہ وہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں حاضر تھے کہ موضع ''جہان آباد'' کے ایک حکیم صاحب حاضر خدمت ہوئے۔ آپ انہیں دیکھتے ہی اپنی مسند سے لڑکھڑاتے ہوئے کھڑے ہو گئے۔ اور ساتھ ہی فرمایا: حکیم صاحب! اب تو ہم بوڑھے ہو گئے ہیں۔ حکیم صاحب نے عرض کیا: حضور! ہماری نظروں میں تو آپ ابھی جوان ہیں۔

پروفیسر غلام عابد خاں صاحب کا بیان ہے کہ بیربل شریف میں ایک عورت تھی جو آپ سے قرض لیا کرتی تھی۔ اس کے علاوہ اس کا شوہر اور بیٹا بھی آپ سے ضرورت کے وقت قرض لے لیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ حلقہ متوسلین میں تشریف فرما تھے۔ وہ عورت حاضر خدمت ہوئی۔ آپ نے اسے قرض کی واپسی کے بارے میں ارشاد فرمایا اور ساتھی ہی قرض کی مجموعی رقم بھی بتادی۔ زیادہ رقم سن کر وہ عورت غصہ میں آ گئی اور آپ سے تو تو کر کے مخاطب ہونے لگی۔ اور ساتھ ہی رقم کی ادائیگی سے صاف انکار کر دیا۔ آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا: بھولیے! پہلے تو اپنے خاوند اور لڑکے سے تو پتہ کر لے۔

لباس وخوراک:

آپ کا لباس سفید کرتا، سفید تہبند، سفید عمامہ، پنج کلی ٹوپی اور چمڑے کا سادہ جوتا جس کا رنگ زرد یا براؤن ہوتا، پر مشتمل تھا۔ کندھے پر لکیر دار ایک چادر لٹکایا کرتے۔ موسم سرما میں کمبل بھی استعمال کرتے۔ اور نشست کی صورت میں تکیہ بھی استعمال کرتے۔

آپ کی خوراک سادہ ہوتی تھی۔ فرمایا کرتے تھے کہ فقر کی بنیاد چار چیزوں پر ہے:

۱۔ قلت طعام، ۲۔ قلت کلام، ۳۔ قلتِ منام، ۴۔ قلت اختلاط مع الانام یعنی کم کھانا، کم بولنا، کم سونا اور کم خلوت۔ کھانے میں آپ کو مچھلی بہت پسند تھی۔ آپ کم مقدار میں کھانا تناول فرماتے۔ دو تین مرتبہ ایک دن میں چائے نوش فرماتے۔

مسلک ومشرب:

آپ حیات النبی ﷺ، نورانیت مصطفیٰ ﷺ، الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ، استعانت شیخ بحرف النداء، فاتحہ، حاضری برمزارات اولیاء، ایصال ثواب، انعقاد عرس، غوث اعظم کی گیارہویں شریف،

Marfat.com

میلاد النبی ﷺ اور حاضر و ناظر مصطفیٰ ﷺ وغیرہ مسائل میں اپنے اکابر کے تابع تھے۔

ایک دفعہ ایک شخص نے دریافت کیا: حضور! یارسول اللہ ﷺ پڑھنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس میں کیا حرج ہے؟

ایک مولوی صاحب حاضر خدمت ہوئے۔ اور عرض کیا: حضور! کیا رسول اللہ ﷺ نور تھے یا بشر؟ آپ نے فرمایا: اگر میں آپ کو نور ثابت کر دوں تو تم آپ کو رسول نہ مانوں گے؟ اس نے عرض کیا: حضور! میں آپ کو رسول مانوں گا۔ فرمایا: اگر میں آپ کو بشر ثابت کر دوں تو تم آپ ﷺ کو "رسول" نہ مانو گے؟ عرض کیا. حضور! میں آپ کو رسول مانوں گا۔

ایک طالب علم حاضر خدمت ہوا۔ اس نے دریافت کیا: حضور! "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ" پڑھنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس میں کیا حرج ہے؟

طالب علم نے عرض کیا: حضور! ہمارے معلم صاحب مسنون چالیس درودوں میں شامل نہ ہونے کی وجہ سے منع کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اگر آج ایک انگریز مسلمان ہو جائے اور جوش محبت میں انگریزی زبان میں حضور ﷺ پر سلام بھیجنا شروع کر دے اور انگریزی زبان میں تعریف کرنے لگے تو یہ درود نہ بنے گا اور کیا یہ ان چالیس کے اندر شامل ہوگا؟

پھر فرمایا: خدا کون سا درود پڑھتا ہے؟ کیا آپ ان چالیس میں سے کسی درود پاک کی نشاندہی کر سکتے ہیں جو خدا پڑھتا ہے؟ وہ طالب علم آپ کی گفتگو سن کر خاموش ہو گیا۔

پھر آپ نے فرمایا: خدا کوئی تسبیح ہاتھ میں پکڑ کر تو درود پاک نہیں پڑھتا۔ اس ہستی کا درود و سلام یہ ہے کہ حضور انور ﷺ کی عظمت و فضیلت میں اضافہ فرما رہا ہے۔ ہمہ وقت اور ہمہ گھڑی اپنی برکات اور رحمتیں نازل فرماتا ہے اور درجات کو رفعت عطا فرماتا ہے۔

حاضری بر مزارات:

اولیاء کرام کے مزارات پر حاضری اور فاتحہ خوانی حصول فیوض و برکات کا سبب ہے۔ جس پر صالحین، مشائخ اور علماء ربانی عمل پیرا رہے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ بھی اولیاء کاملین کے مزارات پر حاضری دیتے رہے اور مراقبہ کے ذریعے فیوض و برکات سمیٹتے رہے۔ جن اولیاء کرام کے

Marfat.com

مزارات پر آپ نے حاضری دی ان میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں: حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری، حضرت شاہ محمد غوث لاہوری، حضرت بابا بلھے شاہ قصوری، حضرت بابا امیر الدین کوٹلہ شریف، حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری، حضرت سید نور الحسن شاہ بخاری، حضرت سید محمد مظہر قیوم شاہ مکان شریف، حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی، حضرت خواجہ غلام مرتضیٰ شاہ بیر بل شریف، مشائخ للہ شریف ضلع جہلم اور مرشد کامل حضرت شیر ربانی شرقپوری وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ۔

شادی خانہ آبادی:

حضرت صاحبزادہ علامہ محمد عمر بیر بلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا پہلا نکاح عم محترم حضرت صاحبزادہ محمد سعید رحمہ اللہ تعالیٰ کی صاحبزادی سے ہوا جن سے ایک صاحبزادی اور ایک صاحبزادہ پیدا ہوئے۔ اور صاحبزادہ صاحب کا نام ''بشیر احمد'' تھا۔ جن کی شادی اپنے ماموں جان حضرت صاحبزادہ فخر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ کی دختر نیک اختر سے ہوئی۔ حضرت صاحبزادہ بشیر احمد کا وصال عالم شباب میں ہوا۔

پہلی زوجہ محترمہ کے انتقال کے بعد آپ نے دوسرا نکاح جناب حکیم فضل الدین صاحب بیر بلوی کی دختر نیک اختر سے کیا۔ ان کے بطن سے دو صاحبزادیاں اور ایک صاحبزادہ پیدا ہوئے۔ صاحبزادہ کا نام ''رشید احمد'' تھا جن کا بچپن میں انتقال ہوا۔

دوسری زوجہ کے انتقال کے بعد سولہ سال تک آپ نے مزید نکاح نہ کیا البتہ بعد میں حضرت مولانا غلام محمود صاحب ''بھوجووالی'' ضلع گجرات کی صاحبزادی سے نکاح کیا۔ جن کے بطن سے حضرت صاحبزادہ خالد سیف اللہ صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ بیر بل شریف پیدا ہوئے۔

سیاسی وملی خدمات

حضرت صاحبزادہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سیاست و تدبر اور دور اندیشی کے اوصاف کے جامع تھے۔ 1937ء میں عام انتخاب میں مسلم لیگ میں کمال طور پر جان و جذبہ نہیں تھا لیکن پھر بھی مشائخ اور علماء کرام نے مسلم لیگ کا بھرپور ساتھ دیا۔ ضلع شاہ پور کے حلقہ سے خان بہادر نور محمد صاحب مسلم لیگ کی طرف سے امیدوار تھے، حضرت صاحبزادہ صاحب نے ان کی معاونت کا بھرپور اعلان فرمایا۔ قصبہ بیر بل شریف کے مغرب کی جانب واقع پرائمری سکول میں پولنگ ہو رہی تھی آپ دو ٹنگ کے دن وہاں پہنچ گئے۔ اپنے خدام اور

Marfat.com

عقیدتمندوں کو مسلم لیگ کے حق میں ووٹ استعمال کرنے کی ہدایات جاری فرمائیں۔

آپ کے جدامجد حضرت خواجہ غلام مرتضٰی رحمہ اللہ تعالیٰ سے انگریز کے وفادار ملک عمر حیات ٹوانہ نے ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا اور ملاقات کی تاریخ کا بھی تعین ہوگیا۔ اس کی آمد کے موقع پر آپ کی طرف سے نہ تو استقبال کا انتظام کیا گیا اور نہ نشست و برخاست کے لیے کوئی اہتمام کیا گیا۔ آپ جہاں تشریف فرما تھے وہ وہیں آکر بیٹھ گیا۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کے دور میں ملک عمر حیات کا صاحبزادہ ملک خضر حیات ٹوانہ اقتدارِ انگریز کا حامی اور وفادار تھا۔ انہوں نے آپ کو لالچ اور دباؤ دونوں طریقوں سے مسلم لیگ کی حمایت او معاونت سے دور رکھنے کی کوشش کی۔ وہ اس طرح کہ ایک تھیلی میں بھاری رقم دے کر بطور نذرانہ اپنے کارندوں کے ذریعے آپ کی خدمت میں ارسال کی اور بااثر لوگوں پر مشتمل ایک وفد بطور دباؤ اپنی حمایت حاصل کرنے کے لیے بھیجا۔ آپ نے نوٹوں کی تھیلی پر لکھ دیا ''رشوت ہے فقیر قبول نہیں کرسکتا'' اور تھیلی واپس کردی۔ وفد کو خوب ڈانٹ پلائی اور صاف الفاظ میں مسلم لیگ کی معاونت اور حمایت کا اعلان فرمایا۔

1946ء میں ملکی سیاست کی فضاء میں کافی حد تک تبدیلی اور انقلاب آگیا کیونکہ باکردار اور غیور مسلمانوں نے مسلم لیگ کو منظم کر کے اس میں نئے سرے سے روح پھونک دی تھی۔ آپ نے اپنے متوسلین کے ذریعے مسلم لیگ کی زبردست حمایت کی۔ میاں حیات قریشی صاحب اور ان کے دونوں لڑکے میاں محمد ذاکر قریشی صاحب اور میاں محمد سعید قریشی صاحب علاقہ میں مسلم لیگ کے جوان ہمت اور باصلاحیت راہنما تھے۔ انہوں نے علماء کرام اور مشائخ عظام کی معاونت سے مسلم لیگ کو مزید فعال اور منظم بنانے کے لیے ''رادھن مقام'' پر ایک کنونشن منعقد کرنے کا پروگرام بنایا۔ اس کنونشن میں اپنے علاقہ کے نمائندہ کے طور پر آپ نے شرکت فرمائی۔

علماء اور مشائخ کی راہنمائی اور مسلمانوں کی مسلسل سات سالہ شبانہ روز جدوجہد سے منزل مقصود حاصل ہوگئی۔ 14 اگست 1947ء میں پاکستان کی شکل میں ایک اسلامی سلطنت وجود میں آئی۔ 1953ء میں مسلم لیگ کے ممتاز راہنما میاں ممتاز دولتانہ نے ''سیدل بنگلے'' پر ایک نمبر کے اجراء کی افتتاحی تقریب اور مسلم لیگ کے بہت بڑے کنونشن کی مشترکہ تقریب منعقد کرنے کا اعلان کیا۔ اس پروقار تقریب کی صدارت

Marfat.com

بھی حضرت صاحبزادہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمائی تھی۔

آپ کی سیاسی خدمات کے پیش نظر میاں ممتاز دولتانہ آپ کی شخصیت سے بہت متاثر تھے۔ انہوں نے آپ سے ایک ملاقات کے دوران ضلع ساہیوال میں تین مربع اراضی الاٹ کرنے کی پیشکش کی۔ آپ نے یہ بات کہتے ہوئے اس پیشکش کو مسترد کر دیا کہ: دولتانہ صاحب! میں ایک فقیر آدمی ہوں مجھے زمین کی ضرورت نہیں' البتہ اس علاقہ میں فقیر لوگ ہوں گے ان کے نام آپ اراضی الاٹ کر سکتے ہیں۔ دولتانہ صاحب خلاف توقع آپ کا جواب سن کر حیران رہ گئے۔

قیام پاکستان سے لیکر 1965ء تک ارباب اقتدار نے وطن عزیز میں نظام مصطفیٰ ﷺ نافذ نہ کیا تو آپ نے ماہنامہ ''سلسبیل'' شمارہ اکتوبر 1965ء میں ارباب اقتدار سے مخاطب ہو کر بایں الفاظ اپنا مافی الضمیر پیش کر دیا:

> ''پاکستان کی ترقی کے پلان، تجارت، صنعت وحرفت، زراعت اور تعلیم کے شروع کرنے میں کتنے ارب روپے خرچ کیے جا رہے ہیں۔ غرض مادی دنیا کے جتنے ذرائع درکار تھے ان کو بروئے کار لانے کے منصوبے تیار ہو کر بڑے پیمانے پر عمل ہو رہا ہے لیکن ابھی تک اسلام اور دینداری کے لیے کچھ نہیں کیا بلکہ روز بروز اس سے توجہ کم ہو رہی ہے اور دینی رجحانات ختم کرنے کے بعض سامان ہو رہے ہیں۔ اس لیے جمعیت مشائخ اور دیگر طبقہ ہائے دینی کا فرض ہے کہ اسلام کی عملی ترقی اور ذہنی عقیدتِ اسلام کے پلان کی طرف حکومت کو متوجہ کیا جائے۔ اور فکر بلند پیدا کرنے کے لیے صرف دارالعلوم اور کالج ہی نہ بنائے جائیں بلکہ انتظامی اور تعلیمی پالیسی کو بدل دیا جائے۔ اور ہر انتخاب انتظامیہ حکومت (سول سروس) میں سب سے پہلے ذہن کو اسلامی درجہ دیا جائے۔ جس کی شہادت کے لیے ذہن اسلام کے ساتھ کردار اسلام کی تکمیل ہو۔ اور اس امر کے حصول کے لیے کسی الگ یونیورسٹی کی ضرورت نہیں ہے نہ کسی اسلامی کالج بنانے کی بلکہ کالج کے نصاب کو اسلامی ذہن کے فکر میں ڈھالا جائے اور یکسانیت کا درجہ اسلامی علوم کو دیا جائے۔ اور مقابلہ کے امتحانات میں اسلامی ذہنیت کے نمبر زیادہ رکھیں جائیں۔''[17]

قیام پاکستان کے بعد ایک زمانہ بیت جانے پر بے شمار سماجی بیماریاں پیدا ہو گئیں۔ ان کے خاتمہ

17- غلام عابد خاں، پروفیسر: انوار عمر ص 179۔

Marfat.com

اور روک تھام کے حوالے سے اپنا نقطہ نظر یوں پیش کیا:

''اپنا تو خیال یہ ہے کہ طبقہ دین کے ساتھ دنیاوی تعلیم کا امتزاج پائیں گے تو انشاء اللہ موجودہ ذہنیت سے بہت بلند ذہنیت اور قابلیت پیدا ہوگی جس پر ملک فخر کرے گا۔ اور جس کے وجود سے قوم وملت، انتظامیہ اس درجہ پر پہنچے گی جس پر ملک فخر کرے گا۔ اور پاکستان وہاں پہنچ جائے گا جہاں کوئی ملک نہ پہنچا ہوگا۔ اسلامی ذہن میں قوم کے نونہالوں کو ڈھالنے کے لیے ضروری ہے کہ براہِ راست علوم اسلامیہ سے واقفیت دلائی جائے اور عربی تعلیم لازمی قرار دے کر علوم اسلامیہ، قرآن حکیم اور فقہ کا مطالعہ درسی طور پر کرایا جائے۔ انتظامیہ کے امتحانات کے لیے کسی ایک حصہ میں ایم۔اے ہونا ضروری ہے۔ یعنی قرآن حکیم کا ایم۔اے، حدیث کا ایم۔اے اور یا فقہ کا ایم۔اے لیکن تعلیم برابر کی قرآن وحدیث اور فقہ کی ہونی چاہیے' بلکہ افکار اسلامی ذہن میں برابر کے ہونے ضروری ہیں۔ دینی علوم، دنیوی علوم کے ہر حال میں ہم پلہ ہونے چاہئیں۔''18

معمولاتِ عمر رحمہ اللہ تعالیٰ

احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ رسول اعظم ﷺ نے شب وروز کے معمولات کا تعین فرما رکھا تھ تاکہ تمام امور کو انجام دینے میں آسانی ہو۔ آپ کی سنت تصور کرتے ہوئے علماء ربانی، اولیاء کرام اور صلحا عظام نے بھی سہولت کے پیش نظر اپنے لیل ونہار کے معمولات کا تعین فرمایا۔ حضرت صاحبزادہ علامہ محمد عمر رحمہ اللہ تعالیٰ کے معمولات شبانہ روز سطور ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں:

آپ نماز تہجد کی ادائیگی کے لیے رات کے آخری حصہ میں بیدار ہوتے نماز تہجد بارہ رکعت دو دو رکعت کر کے ادا کرتے۔ درود شریف اور دیگر وظائف پڑھتے۔ نماز فجر مسجد میں باجماعت ادا کرتے۔ شماروں پر درود خضری پڑھتے۔ ختم خواجگان پڑھتے جس میں صرف خاص لوگ شامل ہوتے۔ ختم کے اختتام پر دعا فرماتے۔ متوسلین سے ملاقات کرتے اور ہر آنے والے کی بات توجہ سے سماعت فرماتے اور تسلی بخش جواب دیتے۔ اس نشست کے اختتام پر نماز اشراق ادا فرماتے۔ اس کے بعد متوسلین اور زائرین کے لیے ناشتہ منگوایا جاتا۔ آپ بھی ناشتہ کرنے کے لیے گھر تشریف لے جاتے۔ ناشتہ کرنے کے بعد قدرے آرام فرماتے

18۔ فضل احمد، حاجی: ماہنامہ سلسبیل، شمارہ اکتوبر 1965ء ص 25۔

Marfat.com

پھر خدام کے پاس بیٹھک میں تشریف لے آتے۔ ہفتہ میں دو تین بار باغ یا کھیتوں یا دور کے سفر کا پروگرام ہوتا۔ آپ دس بجے گھر سے گھوڑی پر سوار ہوکر سفر کا آغاز کرتے اور سفر میں آپ کے ہمراہ چند خدام بھی ہوتے۔ گھر سے روانہ ہونے سے قبل یا واپسی پر حضرت غلام مرتضیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ اور اپنے والد محترم کے مزار پر حاضری دیتے، فاتحہ خوانی کرتے اور مراقبہ بھی کرتے۔ اگر کوئی حافظ قرآن ہمراہ ہوتا تو اسے مزار پر سورۃ دھر کی تلاوت کا ارشاد فرماتے اور بعد میں ایصال ثواب کرتے۔ بارہ بجے واپس تشریف لاتے تھوڑی دیر بیٹھک میں جلوہ افروز ہونے کے بعد گھر تشریف لے جاتے۔ دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد قیلولہ فرماتے اور وقت ہونے پر نمازِ ظہر ادا کرتے۔

نماز عصر سے کچھ دیر قبل گھر سے باہر تشریف لاتے، آپ کے لیے ایک چارپائی پر گدا اور تکیہ لگایا جاتا جس پر جلوہ افروز ہو جاتے۔ خدام کے لیے لکڑی کے موہڑے تیار کیے گئے تھے جن پر وہ آپ کے سامنے بیٹھ جاتے۔ عصر کی اذان ہوتے ہی خدام اور آپ مسجد میں تشریف لے جاتے۔ نماز عصر کے بعد چائے نوشی کے لیے گھر تشریف لے جاتے اور خدام کے لیے بھی چائے کا انتظام کیا جاتا۔ ایام عرس کے علاوہ دس سے پندرہ خدام کا کھانا روزانہ تیار ہوتا۔ چائے نوشی کے بعد آپ خدام میں تشریف لے آتے۔ ان میں گھل مل کر گفتگو کا سلسلہ شروع فرماتے اور یہ نشست نماز مغرب تک جاری رہتی۔ اذان مغرب سے کچھ دیر قبل خدام کے ہمراہ مسجد میں تشریف لے جاتے۔ نماز مغرب کے بعد نوافل اوابین ادا کرتے اور کچھ دیر کے لیے دیگر اوراد و وظائف میں مصروف رہتے۔ وظائف کے بعد متوسلین کی طرف چہرہ کر کے بیٹھ جاتے۔ اس نشست میں عام طور پر نئے آنے والے خدام کے احوال دریافت فرماتے۔ یہ نشست پون گھنٹہ تک جاری رہتی۔ وقت ہونے پر نماز عشاء باجماعت ادا کرتے۔ پندرہ بیس ایام کے بعد ریش مبارک کو مہندی لگاتے' مہندی لگانے کے لیے عشاء کی نماز کے بعد حجام کو بلاتے اور مہندی لگانے کے لیے اس کی خدمات حاصل کرتے۔ عشاء کی نماز کے بعد متوسلین سے نشست کرنے سے احتراز کرتے تاکہ صبح کی نماز کے لیے معمول کے مطابق آسانی سے بیدار ہو سکیں۔ نماز عصر کے بعد خدام، متوسلین اور مریدین کی ڈاک کا جائزہ لیتے۔ خطوط کا مطالعہ کرتے اور ان کے جوابات تحریر فرماتے۔ شروع شروع میں جوابات خود تحریر فرمایا کرتے تھے لیکن جب آپ کے دست مقدس میں رعشہ پیدا ہو گیا تو کسی خادم کے ذریعے جوابات لکھوا دیتے۔ آپ سوال کی نوعیت کے مطابق جامع

Marfat.com

الفاظ میں جواب تحریر فرماتے جن میں حق تحقیق اور ادبی چاشنی کا عنصر غالب ہوتا۔19

آپ کو دینی کتب، رسائل اور ادبی مقالات کے مطالعہ کا ذوق زندگی بھر رہا۔ اسی ذوق کے پیش نظر آپ نے برصغیر کے مشہور رسائل اپنے نام جاری کروا رکھے تھے۔ مثلاً ماہنامہ ''تاج'' کراچی، ماہنامہ ''الفرقان'' لکھنؤ، ماہنامہ ''تجلی'' دہلی، اور ماہنامہ ''ترجمان القرآن'' لاہور وغیرہ۔ بذریعہ ڈاک وصول ہونے والے رسائل اور کتب کا بالاستیعاب مطالعہ فرماتے۔ علمی، تحقیقی اور ادبی مضامین پر نشان لگاتے۔ اور اپنے خدام میں سے لکھنے والوں کے مضمون کی تعریف کرتے اور قابل اصلاح مضامین کی خامیوں کی بھی نشاندہی فرماتے۔

جمعۃ المبارک کے دن نماز جمعہ کی تیاری کا سلسلہ صبح کے وقت حجامت بنوا کر اور ناخن ترشوا کر شروع فرما دیتے۔ آپ غسل کرتے، دھلے ہوئے یا نئے کپڑے زیب تن فرماتے، خوشبو استعمال کرتے اور نماز کی ادائیگی کے لیے مسجد میں جلدی جانے کی کوشش فرماتے۔ نماز جمعۃ المبارک کے بعد باقی ماندہ نماز گھر میں ادا فرماتے اور کبھی کبھار مسجد میں بھی پڑھ لیتے۔ قرب وجوار بلکہ دور سے بھی لوگ آپ کی زیارت کے لیے جمعۃ المبارک کے موقع پر حاضر ہوتے اس لیے نماز جمعۃ المبارک کے بعد بیٹھک میں جلدی بیٹھنے کا التزام کرتے اور یہ نشست نماز عصر تک جاری رہتی۔ جس میں ہر نو وارد خادم کو گفتگو کرنے کا موقع فراہم کیا جاتا۔ آپ ہر ایک کی بات کو اول تا آخر توجہ سے سماعت فرماتے اور ہر ایک کو اس کے سوال کے مطابق جواب بھی عنایت فرماتے۔ آپ کے اس طریقہ کار سے خدام اور متوسلین کی حوصلہ افزائی ہوتی۔ ان کی دلچسپی اور محبت میں اضافہ ہوتا۔

مذہبی و تبلیغی خدمات

حضرت صاحبزادہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے درس و تدریس، وعظ و تذکیر، مسند رشد و ہدایت اور تحریر و تقریر کے ذریعے مذہبی خدمات سرانجام دیں۔ آپ نے درس و تدریس کے باعث ہزاروں افراد کے دلوں کو علم کی روشنی سے منور کیا۔ وعظ و تذکیر کے ذریعے بے شمار لوگوں کی زندگی میں انقلاب برپا کیا۔ رشد و ہدایت کی مسند پر بیٹھ کر ہزاروں انسانوں کو روحانی غذا فراہم کی جو تائب ہو کر صراط مستقیم پر گامزن ہوئے۔ آپ نے تحریر (تصانیف مبارکہ) کے ذریعے لاکھوں انسانوں تک روحانیت اسلام کا پیغام پہنچایا۔

رسالہ ''سلسبیل'' کا اجراء اور ''ادارہ تصوف'' کا قیام:

حضرت صاحبزادہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے تصوف اسلام کی نشر و اشاعت اور تبلیغ اسلام کے لیے

19- غلام عابد خاں، پروفیسر: انوار عمرؓ 248

Marfat.com

ماہنامہ ''سلسبیل لاہور'' اور ''ادارہ تصوف'' کا اجراء کیا۔ یہ رسالہ شروع شروع میں سہ ماہی تھا بعد میں ماہنامہ کی حیثیت سے شائع ہونا شروع ہوا۔ تاریخ اجراء سے لے کر تا ہنوز رسالہ باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے۔ اس رسالہ میں درس قرآن، درس حدیث، فقہ، تصوف، حالات و آثار اولیاء کرام، تصوف پر اعتراضات کا علمی محاسبہ اور دوسرے علمی و تحقیقی مضامین شائع ہوتے رہے۔ بالخصوص حضرت صاحبزادہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے مضامین جو درحقیقت علمی اور ادبی شاہپارے تھے، مستقل شائع ہوتے رہے۔ اس رسالہ کو کامیابی کی راہ پر گامزن کرنے کے لیے دیگر مخلصین کے علاوہ صوفی محمد اقبال صاحب اور حاجی فضل احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اہم کردار ادا کیا۔

دوسری طرف آپ کی زیر نگرانی قائم ہونے والے ''ادارہ تصوف'' نے بھی تاریخی خدمات سرانجام دیں۔ اس ادارہ نے ''تصوفِ اسلام'' پر مشتمل علمی کتب کو شائع کرنے میں بھرپور کردار ادا کیا۔ آپ کی تصانیف اور نگارشات کو جدید انداز میں شائع کیا۔ انقلاب الحقیقت المعروف دستورِ تصوف، مکتوبات عمر، قرآنی حقائق وغیرہ عظیم کتب اسی ادارہ کے زیر اہتمام شائع ہوئیں۔

ماہنامہ ''سلسبیل'' کا اجراء اور ''ادارہ تصوف'' کا قیام ''مسجد عمر'' مومنی روڈ لاہور میں عمل میں لایا گیا۔ ''سلسبیل'' اور ''ادارہ تصوف'' کی طرح ''مسجد عمر'' نے بھی انقلابی بنیادوں پر حصول مقاصد کے لیے ترقی کی۔ خواہ آج حضرت صاحبزادہ صاحب، صوفی محمد اقبال، حاجی فضل احمد اور دیگر مخلصین موجود نہیں لیکن ''ادارہ تصوف''، ماہنامہ ''سلسبیل'' اور ''مسجد عمر'' کی فلک بوس عمارت تینوں ادارے ان کی خدمات کا مظہر ہیں۔

خدمتِ لوح و قلم

حضرت صاحبزادہ علامہ محمد عمر بیربلوی رحمہ اللہ تعالیٰ عالم دین تھے اور محقق بھی، مفسر قرآن تھے اور فقیہہ بھی، صاحب طرز ادیب تھے اور مصنف بھی، ممتاز مقرر تھے اور سجادہ نشین بھی۔ الغرض اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت سی خوبیوں اور محاسن سے نواز رکھا تھا۔ آپ کی چند علمی تصانیف کا مختصر تعارف سطور ذیل میں پیش کیا جاتا ہے

☆ طریقت کی حقیقت:

حضرت صاحبزادہ علامہ محمد عمر رحمہ اللہ تعالیٰ کی تصنیف ہے۔ آپ کی یہ تالیف 156 صفحات پر مشتمل ہے، ''ادارہ تصوف'' نے اسے شائع کیا تھا۔ دراصل اس کتاب میں سورۃ کہف کے رکوع نمبر 8.9 کی

Marfat.com

تشریح اور تفسیر بیان کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ نتیجہ خیز انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

☆ قرآنی نظریہ حیات:

یہ آپ کی اپنے موضوع کے اعتبار سے بے مثال تصنیف ہے۔ 56 صفحات پر مشتمل ہے۔ جسے ''ادارہ تصوف'' نے اپنے قیام کے ابتدائی دور میں شائع کیا تھا۔ اس میں تصوف اسلام کے حقائق کو اچھوتے انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں اس میں تصوف پر اعتراضات کے مسکت جوابات، صوفیاء کرام کے ٹھوس بنیادوں پر نظریات اور اصطلاحات تصوف کی بھی وضاحت کی گئی ہے۔

☆ سلوک اور مقصد سلوک:

جناب حافظ سلطان احمد صاحب کی طرف سے آپ کے نام خطوط اور آپ کی طرف سے تصوف اسلام کے حقائق پر مشتمل جوابات کا مجموعہ ہے جو تعداد میں سات ہیں اور اسی (80) صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں۔ مکتبہ ''زاویہ'' گنج بخش روڈ، لاہور نے حال ہی میں اسے شائع کیا ہے۔

☆ صراط مستقیم:

آپ کی یہ تالیف بھی حقائق قرآن پر مبنی ہے۔ چالیس صفحات پر مشتمل ہے، جسے ''ادارہ تصوف'' نے شائع کیا تھا۔ دراصل یہ مقالہ چوہدری نور عالم گجراتی کے ایک خط کا تفصیلی جواب ہے جو ترتیل قرآن اور تدبر قرآن کے حقائق پر مشتمل ہے۔ گویا یہ مقالہ اپنے موضوع پر نادر دستاویزات کی حیثیت رکھتا ہے۔

☆ الھوٰی:

یہ کتاب دراصل آپ کا ایک مضمون ہے جو 16 صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں ''الھوٰی'' کے حوالے سے گفتگو کی گئی ہے۔ یہ مقالہ بھی قرآنی حقائق کا گنجینہ ہے جو ایک جدید انداز میں سپرد قلم کیا گیا ہے۔ خواہش انسانی کے حوالے سے اس میں قرآن اور صوفیاء کرام کا نظریہ پیش کیا گیا ہے۔

☆ حالات حضرت خواجہ غلام مرتضیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ:

حضرت صاحبزادہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی یہ تالیف اپنے بزرگوار حضرت خواجہ غلام مرتضیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ کے احوال و آثار پر مشتمل ہے۔ جس میں حضرت خواجہ صاحب کی ولادت، بچپن، شباب، درس و تدریس،

Marfat.com

معمولات شبانہ روز، کشف و کرامات، مذہبی و علمی خدمات، بیعت و خلافت، خلفاء اور وصال مبارک ایسے عنوانات زیر بحث لائے گئے ہیں۔ یہ کتاب 114 صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔ دارالعلوم عطائیہ نلی ضلع خوشاب نے اسے جدید تقاضوں کے مطابق شائع کیا ہے۔

☆ تقاریظ:

تصنیف و تالیف کے شعبہ میں ''دیباچہ'' نگاری کو کسی صورت بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اس عنوان کی اہمیت و افادیت اہل علم اور اہل قلم حضرات سے پوشیدہ نہیں ہے۔ آپ نے مختلف علمی اور فنی کتب پر دیباچے لکھے اگر ان تحریروں کو یکجا کیا جائے تو یقیناً ایک عظیم الشان تالیف تیار ہو سکتی ہے۔ آپ نے خزینہ معرفت، ذکر محبوب اور نور الھدیٰ وغیرہ کتب پر دیباچہ تحریر فرمایا۔

نایاب کتاب:

حضرت صاحبزادہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ کتاب دفاع صحابہ اور رد شیعیت پر تالیف فرمائی تھی۔ جس میں معتدل انداز سے قرآن، حدیث، اقوال اکابر اور مخالفین کی کتب کی روشنی میں شیعیت کا رد بلیغ فرمایا۔ افسوس کہ یہ کتاب شائع ہونے سے قبل نایاب یا ضائع ہو گئی۔

☆ مکتوبات عمر:

مکتوبات کی افادیت و اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ مکتوبات کی اہمیت مکتوبات نبوی، مکتوبات مجدد الف ثانی، مکتوبات معصومیہ، مکتوبات شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور مکتوبات صدی وغیرہ سے واضح ہو جاتی ہے۔ آپ کا حلقہ احباب وسیع تھا، متوسلین کی تعداد ہزاروں تک پہنچتی ہے۔ خدام اور عقیدتمندوں کے نام لکھے گئے آپ کے کثیر خطوط سے نتیجہ خیز خطوط کا انتخاب کر کے 97 صفحات پر مشتمل ایک مجموعہ ''گوہر عمر'' کے نام سے شائع کیا گیا ہے جس میں کل 67 مکتوبات شامل کیے گئے ہیں۔

☆ زنبیل عمر:

حضرت صاحبزادہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے مختلف مضامین تحریر فرمائے۔ ہر مضمون علمی، ادبی اور تحقیقی تھا۔ مولوی غلام سرور صاحب کے مشورہ سے آپ نے ان مضامین کو یکجا کیا اور اس مجموعہ کا نام ''زنبیل عمر'' رکھا۔

Marfat.com

☆ انقلاب الحقیقت:

یہ تالیف ایک موضوع پر مشتمل نہیں ہے بلکہ مرشد کامل حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی سوانح حیات ہے اور حضرت صاحبزادہ کی آپ بیتی بھی۔ آپ کی تصانیف میں جو شہرت اس کتاب کو حاصل ہوئی اور کسی کو نہیں ہوئی۔ یہ کتاب علمی اور تاریخی حقائق پر مبنی ہے جسے عام شخص نہیں سمجھ سکتا۔ یہ کتاب بھی ''ادارہ تصوف'' نے شائع کی تھی۔ کتاب دو حصوں اور 272 صفحات پر مشتمل ہے۔ قارئین کی دلچسپی اور استفادہ کے لیے سطور ذیل میں اس کتاب کے چند اقتباسات پیش کیے جاتے ہیں:

☆ ''اس حالت میں حالت شہود پیدا ہوگئی، ہر گھڑی ہر آن بلا تفکر بلا تخیل اسی ذات حق کی جلوہ نمائی ہے۔ اور وہ راز کھل گیا جو کہ ارشاد کی صورت میں حضرت قبلہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بایں الفاظ فرمایا تھا: حضرت صاحب بیر بل والا نے تو کبھی نہاتے وقت ٹوپی نہ اتاری تھی، یعنی کیفیت شہود اسی درجہ پر تھی کہ کوئی امر خلاف شہود سرزد نہ ہوتا تھا۔ جب آپ کی آنکھ نیند میں گم ہو جاتی تھی تو بیداری پر اس خواب اضطراری کو گناہ عظیم جان کر بایں الفاظ استغفار فرمایا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ بِاسْمِکَ وَ بِاسْمِ حَبِیْبِکَ . اے اللہ! اپنے نام اور اپنے محبوب ﷺ کے نام کی برکت سے تو میرے گناہ معاف فرما دے۔

☆ حضرت قبلہ میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا شہود بھی اس درجہ کا تھا کہ ہمیشہ دوزانو، ہمیشہ خائف، ہمیشہ مؤدبانہ لباس میں۔ کبھی بھی آپ کی چوٹی ننگی نہ ہوتی۔ یہی حالت آنحضرت قدوۃ السالکین حضرت جدامجد رحمہ اللہ تعالیٰ کی تھی۔

☆ اس حالت میں آکر میری اپنی یہی حالت ہوگئی جب کبھی غفلت وارد ہو جاتی تو زائل ہونے پر فوراً قبلہ رخ دوزانو ہو جاتا تھا، سر سے ننگا ہونا اتنا برا معلوم ہوتا جتنا ستر کے بغیر ہونا۔ یہی وہ مقام ہے کہ ارشاد باری عزّ اسمہ ہے: اَلَمْ یَکْفِ بِرَبِّکَ اَنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَھِیْدٌ ۔ (کیا تمہیں تیرا پروردگار کافی نہیں ہے جو ہر چیز پر شاہد ہے) (صفحہ نمبر 241)

☆ حضرت قبلہ مرشدم رحمہ اللہ تعالیٰ کو جس نے دیکھا وہ اندازہ کر سکتا ہے کہ حضرت موصوف رحمہ اللہ تعالیٰ کس قدر متبع سنت تھے اور کس قدر سنت کے عاشق کہ ہر ایک حرکت بھی اتباع سنت کے سوا اپنی تو کجا کسی دوسرے مسلمان کی دیکھنا بھی پسند نہ فرماتے تھے۔ اپنے متوسلین کو ہی نہیں بلکہ عامۃ المسلمین کو اسی رسولی رنگ میں دیکھنا

Marfat.com

اپنا دین وایمان جانتے تھے۔لیکن جہاں یہ اتباع حقیقی تھی وہاں مصدقات اتباع بھی کامل شششگانہ یا پنجگانہ موجود تھے۔تاثیر وتاثر کا یہ حال تھا کہ تمام حاضرین متاثر نظر آتے تھے اور ہر ایک کا چہرہ وبشرہ کیفیت تاثیر سے پرنظر آتا تھا۔اور آج بھی آپ کے دیکھنے والے اس صفت میں ممتاز نظر آتے ہیں۔جیسے اوراق کتاب ھذا (انقلاب الحقیقت) میں بیان ہو چکا ہے۔کشف وکرامات کا یہ انداز کہ ہر آنے جانے والا مقر ہے اور ہر ایک کو باالذات وبالاصالت اس کی تصدیق ہوگئی۔تصرف ونصرت کا یہ حال تھا کہ مشرق سے مغرب تک آپ کے فیوض وبرکات کی دھوم مچ گئی۔اور ملک کے اطراف میں اتباع سنت کے عاشق پیدا ہوگئے۔یہ تھی اتباع کامل جس کے لوازمات بھی کامل پیدا ہوگئے تھے،اور جس کی حقیقت کے نشانات ہر کہہ ومہ،ادنیٰ واعلیٰ،جاہل وفاضل نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیے۔(صفحہ 264)

☆ اکثر لوگ کہتے ہیں کہ پیر ومرشد کی توجہ کی کیا ضرورت ہے،انسان خود بہت کچھ کرسکتا ہے۔لیکن میں نے دیکھا ہے جس طرح تمام امور میں انسان ذات باری عزّ اسمہ کی عنایت کا دست نگر ہے،اسی طرح فیوضات باطنی سے سالک اپنے پیر ومرشد کی توجہ کا محتاج ہے۔اس کے بغیر ایک قدم اٹھ نہیں سکتا۔میں نے واقعہ مذکور میں تمام جتن کیے تھے لیکن توجہ پیر ومرشد کے بغیر سب بے کار ثابت ہوئے۔'' (ایضاً)

☆ ہمارے حضور حضرت قبلہ میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اسی مقام شہود کے شہسوار تھے۔گو مقام وصل کی بو قلمونی بھی آپ کے اندر موجزن ہمیشہ رہا کرتی تھی،اور اسی اندرونی کیفیت کی وجہ سے گفتہ او گفتہ اللہ بود،کا نمونہ ہمیشہ قائم رہتا تھا۔تاہم ضبط وانضباط کا درجہ وہ کچھ تھا جو اپنے وقت کے کسی ولی کو نصیب نہ ہوا۔جس نے ایک بار بھی شرف نیاز حاصل کیا وہ اس حقیقت سے ناآشنا نہیں اور نہ دیکھنے والے کسی طرح کا اندازہ صحیح نہیں کر سکتے ہیں۔''شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔''یعنی سنا ہوا دیکھے ہوئے کی مثل کیسے ہوسکتا ہے؟

☆ نسبت قوی اور ضعیف کا اندازہ دیا کی لو سے ایک براق بجلی کے ایک ہزار بتی والے لیمپ کی روشنی،صفائی اور تیزی سے کر سکتے ہیں۔اسی طرح ایک دیا کی لو اور بجلی کی ایک باریک لیکن تیز روشنی سے بھی مقابلہ کر کے دیکھ سکتے ہیں کہ کتنا فرق ضعف اور قوت میں پیدا ہوسکتا ہے۔کیا دونوں روشنیاں ایک جیسی ہوسکتی ہیں؟اور ان سے ایک جیسا فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے؟کہاں ایک دیا جو اپنے گھر کے لیے بھی کافی نہیں اور ایک ہے کہ ہزاروں میل تک دنیا کے ظلماتی نفوس کو روشن کر رہی ہے۔یہی آخری روشنی اور نسبت ہے جس سے رشد وارشاد کا دم تازہ اور

Marfat.com

جس پر تمام رشد وارشاد کا کارخانہ چلتا ہے۔ (صفحہ نمبر 259)

☆ یہ بشری خاصہ ہے اور وہ الٰہی خاصہ، جب یہ دونوں خاصے ایک وجود میں قائم ہو جاتے ہیں تو وہ وجود اکسیر بن جاتا ہے۔ ہمارے قبلہ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ میں یہ دونوں خاصے موجود تھے۔ یہی وجہ تھی کہ جو مقبولیت عامہ آپ کو زمانہ حاضرہ میں ہوئی وہ کسی کو نصیب نہ ہوئی۔ (صفحہ نمبر 259)

☆ ایک بار حاضر ہوئے تو حضرت قبلہ میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فرما رہے تھے کہ ''مرید صادق وہ ہے جو اپنی جان و مال پیر پر نثار کر دے''۔ (میاں احمد دین رحمہ اللہ تعالیٰ) گھر آئے تو تمام زیور، تمام برتن، تمام پارچہ جات لے کر الگ الگ گٹھڑیاں باندھ باندھ کر احباب سے کہا: کہ آج حضور کی خدمت میں جانے کا ارادہ ہے۔ یاران طریقت ان پر فدا تھے اور ان کے ہمراہ پیر و مرشد رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہونا سعادت عظمیٰ جانتے تھے۔ اس لیے سب احباب ہمراہی کے لیے تیار ہو گئے۔ گھر بلایا اور ان کو ایک ایک گٹھڑی حوالہ کی لیکن ان کو کچھ نہ بتلایا، سب ٹٹولتے تھے لیکن کسی کو مجال دریافت نہ ہوئی۔ حاضر ہوئے تو سب خادم کے حوالے کر دیا۔ آپ نے دریافت فرمایا: کیوں یہ تمام اشیاء لائے؟ تو میاں احمد دین نے عرض کیا: حضور! جان پہلے حاضر تھی، مرید صادق بننے کے لیے یہ کمی تھی سو حاضر ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اوہو تم نے سمجھا نہیں کوئی اپنے بیٹے سے بھی مال لیتا ہے۔ جاؤ زیور اپنے گھر میں دینا، ایسی اشیاء کی یہاں کچھ ضرورت نہیں۔'' سبحان اللہ، مرشد ہو تو ایسا غنی اور مرید ہو تو ایسا با اخلاص۔ (ایضاً)

☆ ریا کاری اور عُجب کا مرض عام ہو گیا ہے، اخلاص و نیاز کے جوہر مالکل مفقود ہیں۔ دنیا بھر کی جوہری منڈیاں چھان ڈالو لیکن کسی جگہ یہ جوہر آج نہیں ملتے لیکن حضور قبلہ نے اپنے متوسلین میں یہ صفت ایسی راسخ پیدا کی کہ جو بھی نظر آتا ہے ٹھوس اور بے لاگ۔ تسبیح تک ہاتھ میں نہیں لیکن ہر وقت مراقب لیکن وہ مراقبہ نہیں کہ جس میں تصنع اور ریا کاری ہو۔ بلکہ وہ مراقبہ جو چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے ہو اور اندر ہی اندر یہ آگ سلگ رہی ہو۔ (صفحہ 190)

☆ شرقپور شریف میں زمیندار بنک کی بنیاد قائم ہوئی تو آپ کو پتہ لگا، ذیلدار صاحب خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے سخت ڈانٹ فرمائی۔ اور آپ نے فرمایا: کہ تم مسلمانوں نے سود کھانے شروع کیے، خدا تعالیٰ تمہیں سخت ذلیل کرے گا، تم کتے کی طرح بھونکو گے۔'' (صفحہ 131)

Marfat.com

☆ خود حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے بیان فرمایا: کبھی کبھی جو کچھ میں منہ سے کہہ دیتا ہوں خدا تعالیٰ اسے پورا کر دیتا ہے''۔ (ایضاً)

☆ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے بنک قائم کرنے کے دوران ان سے کہا تھا کہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی نہ کرو، یہ تمہارے لیے وبال ہوگا، سو خدا نے ایسا ہی کیا۔ حضور کی طبیعت بشاش تھی، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی شریعت کے ذلیل کرنے والوں کی تذلیل سے خوش ہیں''۔

☆ حضرت قبلہ میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو پیری دورہ سے سخت نفرت تھی بلکہ آپ اپنے پیر بابا امیر الدین صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی بابت احباب سے کہہ بیٹھتے تھے کہ بابا صاحب کی یہ بات مجھے پسند نہیں۔ حیا مانع آئی، مجھے خود تو نہ فرمایا لیکن قاری اللہ بخش صاحب سے پہلی ملاقات میں فرما دیا: مجھے مریدوں کے پاس جانا پسند نہیں۔ میں تو کہتا ہوں کہ حضرت صاحب کے مزار کو نہ چھوڑیں سب کچھ ہوتا رہے گا۔ قاری صاحب نے مجھے بیان کیا: کہ کوئی بڑی بات نہیں جو مجھ سے ہو سکے طبیعت پہلے بھی غیور واقع ہوئی ہے۔ احباب کے کہنے اور بزرگان سلف رحمہم اللہ تعالیٰ کے طریق کی وجہ سے چلا جایا کرتا ہوں لیکن دل میں خیال آتا ہے کہ پیر ہو کر گھر گھر جائے! کام بھی سنورے اور ارشاد پیر بھی پورا ہو تو پھر مجھے کیا اعتراض اور کیا گنجائش۔ لیکن میرے اس کہنے سے کہ ''پیر ہو کر گھر گھر جائے'' یہ نہ سمجھ لینا کہ ان پیشویان دین پر طعن ہے جو دورہ کیا کرتے ہیں۔ اللہ وساوس سے بچائے وہ صرف ذات ربی عز شانہ کی خوشنودی کے لیے، اسلام کی حقیقی خدمت کے لیے اور ارشاد کی تعمیل کے لیے ایسا کرتے ہیں''۔ (صفحہ 155)

اقتباسات از مکتوباتِ عمر رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت صاحبزادہ علامہ محمد عمر بیربلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مکتوبات مبارکہ حال ہی میں ''سلوک و مقصد سلوک'' کے نام سے کتابی شکل میں شائع ہوئے ہیں۔ آپ نے یہ خطوط حافظ سلطان بخش بی۔ اے للہ شریف ضلع جہلم کے نام ان کے اصلاح عقائد و نظریات کی غرض سے لکھے تھے۔ حافظ صاحب ایک دفعہ شوق معرفت الٰہی اور تلاش مولا کے لیے نکل کھڑے ہوئے۔ ظرف کم تھا اس لیے حصول مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے بلکہ انہوں نے طریقت و شریعت کو ایک دوسرے کی ضد قرار دے دیا۔ جس کے نتیجہ میں بہت سے حرام امور کا بھی ارتکاب کر لیا۔ شریعت و طریقت کے خلاف تبلیغ کا سلسلہ شروع کر دیا۔ اس بارے میں خطوط کے

Marfat.com

ذریعے حضرت صاحبزادہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سے حصول حمایت کا پروگرام بنایا۔ آپ نے اصلاح احوال وعقائد کی بناء پر جوابی خطوط تحریر فرمائے جن میں سلوک، مقصد سلوک، علاماتِ اولیاء' اصطلاحاتِ تصوف اور شریعت وطریقت میں لزوم اتحاد کے حوالے سے وضاحت فرمائی۔ حافظ صاحب موصوف کے عقائد ونظریات کی اصلاح تو نہ ہوسکی تاہم متوسلین کے استفادہ کے لیے مکتوبات سے چند ایک اقتباسات سطور ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں:

☆ صاحب نظر:

جب محبت دل پر غالب ہوتی ہے اور محبت کی گرمی دل کو گرم کرتی ہے تو محبت میں آکر باہر نکلنا چاہتی ہے۔ اس وقت یا تو محبت کا رخ زبان کی طرف ہو جاتا ہے یا آنکھ کی طرف۔ عموماً محبت کا جوش خمار کی صورت میں آنکھوں میں شعلہ زن ہوتا ہے۔ اس وقت خمار آلودہ نگاہ جس پر پڑتی ہے وہ اسے کھا جاتی ہے۔ پھر یہ نگاہ آنکھوں کے ذریعہ مجذوب کے دل پر بجلی کی طرح گرتی ہے اور یکدم تمام متاع دل (خیالات) جل اٹھتا ہے اور صاحب نظر کی محبت کے سوا دل میں کچھ نہیں رہتا۔ پھر اگر صاحب نظر کی جاذبیت میں تیزی ہو اور محبت کا ثمرہ پختہ ہو، تو پھر یہ نگاہ ابر آلود کی چنگاری دل میں کبھی بھی نہیں بجھتی۔ خواہ اس کے بجھانے کے لیے کتنے ہی جتن کیے جاویں، حتیٰ کہ موت آجاوے اور پھر قبر میں بھی یہ چنگاری سلگتی رہتی ہے۔''

☆ صاحب لفظ:

محبت جب جوش کھاتی ہے اور دل کو گھیر لیتی ہے تو صاحب دل کے ارادے کو کھا جاتی ہے اور اسے بے ارادہ کر دیتی ہے۔ اس وقت صاحب محبت جو کچھ منہ سے نکالتا ہے، وہ سراسر عکس روحانی ہوتا ہے۔ اور'' وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى'' (یعنی نبی محترم ﷺ اپنی مرضی سے نہیں بولتے مگر جو ان کی طرف وحی کی جاتی ہے) کی تصویر ہوتی ہے۔ الھوٰی سے مقصود اپنا نفسی ارادہ ہے وہ گم ہونے کے بعد جو کچھ ہوتا ہے، سراسر ذات اقدس کے انعکاس ہوتے ہیں۔''

☆ صاحب دل:

محبت جوش تو کھاتی ہے لیکن دل کی وسعت اتنی ہوتی ہے کہ محبت اس کے اندر سمٹی رہا کرتی ہے' نہ تو وہ دماغ پر بجلی گراتی ہے اور نہ آنکھوں میں کچھ زیادہ دیر خمار لاتی ہے اور نہ زبان بے قابو ہوتی ہے بلکہ:

Marfat.com

دل دریا سمندروں ڈونگے　　کون دلاں دیاں جانے ہو

☆ صاحب اسرار:

جب محبت کی نظر تمام صفاتِ الٰہیہ سے بلند ہو کر صرف ذات حقہ کے حقائق واسرار کی طرف ہوتی ہے اور مقادیر الٰہیہ کی موج سامنے آجاتی ہے، تو صاحب دل کی نظر میں ذات کا کوئی حصہ نمایاں نہیں ہوتا صرف حقائق الٰہیہ کی موج پر جمی رہتی ہے یہ موج اس کی نظر کو پھرنے نہیں دیتی اور: ''وَمَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَاطَغٰی'' کا نمونہ حاصل ہو جاتا ہے۔ پھر بعض اوقات طبیعت شیفتگی پر آجاتی ہے اور حقائق الٰہیہ کے اظہار پر بے اختیار زبان بولنا شروع ہو جاتی ہے جبکہ بسط ہو لیکن قبض کی صورت میں زبان گنگ رہتی ہے اور صاحب سر ایک جاہل مطلق کی طرح حیران اور مبہوت نظر آتا ہے۔''

☆ قبولیت عامہ:

صاحب دل کی محبت میں جب نیازو بے نیازی کا مساویانہ امتزاج پیدا ہو جاتا ہے تو اپنے بشری تقاضوں سے بے نیازی ہوتی ہے اور بشیریت کا کوئی تقاضا اسے نیازمندی کی طرف گرنے نہیں دیتا اور نیاز کا جذبہ بلند عکس خداوندی: ''اَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ'' کا ظہور ذات سالک پر وارد ہوتا ہے۔ تو اس نیازو بے نیاز کی امتزاج سے ایک طرف بشریت سے بلند ہوتا اور دوسری طرف محبت الٰہیہ کے مسند جھروکہ سے جب چہرہ کی جلوہ نمائی ہوتی ہے تو کائنات کے ذرہ ذرہ میں ایک کشش پیدا ہوتی ہے۔''

☆ صاحب جمال:

اور صاحب جمال سراسر محبت ہونے کی وجہ سے بارگاہ عالیہ کے اسرار غوامض کی طرف کبھی متوجہ نہیں ہوتا۔ اس لیے ایسے صاحب جمال کے علوم واسرار کے الفاظ بہت کم سننے میں آتے ہیں بلکہ ہر لفظ اپنی سادگی کی مثال آپ ہوتا ہے اس لیے ایسے لوگوں کا ذہن بالکل خالی ہوتا ہے۔ قلب سراسر محبت کے جذبہ سے معمور رہتا ہے لیکن جب رخ اور توجہ دعوت حق کی طرف زیادہ ہو جاتا ہے تو پھر دماغ ہی اس قابل ہوتے ہیں کہ اسرار الٰہیہ کو سنبھال لیں۔ ہاں قلوب اگر گرم ہو جاویں ہیبت جلال اور محبت جمال سے خالی ہوں تو پھر دل میں ایک سکون ہو جاتا ہے اور الہام وواردات شروع ہو جاتے ہیں''۔

☆ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے جو اس کی تلاش میں دیوانہ وار پھرتے ہیں، منزل دور اور راہ پر خطر، جو کچھ

Marfat.com

نظر آتا ہے اس سے بہت دور، لاکھوں، کروڑوں درجہ منزل دور۔ آوارگی منزل جب ختم ہوتی ہے اور سکون آتا ہے تو یار پہلو میں نظر آتا ہے۔ جسے یار لوگ حق سمجھتے ہیں، حق اس حجاب سے پرے پرے ہے۔ دل میرا بھی کسی دیوانے کو گاہ گاہ دیکھنا چاہتا ہے لیکن وہ دیوانہ جو بکار خویش ہوشیار ہو۔

نری دیوانگی۔۔۔۔۔۔۔صرف دیوانگی ہے، نہ اپنا پتہ نہ ان کا پتہ۔ ہوش بھی پسند نہیں کہ ہوش میں ایک چھوڑ لاکھوں خدا سامنے آبیٹھتے ہیں۔ اب کس کس کی پوجا کی جائے، ایسے پجاری کا خدا حافظ جو جیتے جی آگ میں جھلس رہا ہے"۔ ہوشیار دیوانہ ہو جائے، اور دیوانہ ہوشیار۔ اس صورت میں نجات ہو جائے تو ہو جائے ورنہ اس جنجال سے کون خلاصی پا سکتا ہے۔ جب خود جنجال ایک حقیقت بنالی گئی ہو۔۔۔۔۔۔زیادہ دعا۔"

☆ قبر و قیامت کے عذاب کا خوف ایک طرف اور دوسری طرف ہر خیر و شر سے بالاتر، نہ قیامت کا خوف نہ رسول کا خیال۔ ایک اور صرف ایک لیکن جب ایک ہے تو سکون ہی سکون ہوتا ہے۔ اضطرار تو اسی وقت حرکت پیدا کرتا ہے جب دوسرا ساتھ ہو۔"

☆ رسالت ہی ذریعہ رشد و ارشاد ہے اور جو طالب حق اس سے آگے نکل جاتا ہے اور نمونہ حق ہو بیٹھتا ہے، وہ خود روشن ہو کر اپنی زندگی کے ساتھ بجھ جاتا ہے لیکن یہ طالب بھی اسی راہ سے اس حد تک پہنچتا ہے اور جن سالکین کو اس درجہ کے لیے چن لیا جاتا ہے وہ اکا دکا ہوتے ہیں۔ یہ کبھی بھی نہیں ہوا کہ اس راہ کے تمام سالک مجذوب ہو کر ہمیشہ کے لیے دنیا سے الگ روشنی پیدا کریں۔"

☆ اتباع نبوت نے ہی: "صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً" (یعنی اللہ تعالیٰ کے رنگ سے بڑھ کر اور کون سا رنگ بہتر ہو سکتا ہے؟) کا رنگ دنیا عالم کو دکھایا کہ الٰہی رنگ کیا ہے؟ اور بھونڈی صورت کسے پسند ہے اور اس کا رنگ روپ کیا؟ لباس نبوت میں جب نور الٰہی کی چمک چمکتی ہے تو آنکھوں اور دلوں میں ٹھنڈک آتی ہے۔ بے حجاب کی صورت دیکھنے والی آنکھیں چندھیا جاتی ہیں اور آخر دیکھنے سے عاجز آجاتی ہیں۔ دل میں کتنا ہی شور ہو' صرف شور ہی ہے، سکون کیسے؟ سکون قلب کا نام اطمینان قلب ہے، قرآن حکیم نے تعبیر فرمایا۔ یہ دولت اس وقت حاصل ہوتی ہے جب نبوت کے معارف اعمال کا برقعہ اوڑھ کر دنیا میں ظاہر ہوتے ہیں، ہاں ایک ذاتی بے باکی جذب میں ہوتا ہے؟

☆ اتباع نبوت ہی کے اعمال و اشغال مفید اعتدال ہوتے ہیں صرف ذکر اللہ پر اکتفا دہ نہیں بلکہ نماز سے نقط آغاز ہوتا ہے۔ زکوٰۃ اور روزے سے راستہ طے کرایا جاتا ہے، ساتھ ہی ذکر اللہ سے طبیعت کو بلند اور صاف

Marfat.com

لیا جاتا ہے اور شریعت کے لوازمات کا طبیعت کو پابند بنایا جاتا ہے تا کہ صحت مزاج روحانی قائم رہے۔"

☆ خدا کیا ہے؟ سراسر ناز۔ بندہ کیا ہے؟ سراسر نیاز۔ خدا نیاز سے پاک اور بندہ ناز سے پاک ہے۔ یہ ہے انسانیت کہ سراسر عبودیت میں گم ہو اور سرنگوں، نہ یہ کہ عبودیت کے تمام آداب توڑ کر حکومت ناز پر جا قدم ٹکائے۔"

☆ یاد الٰہی:

یاد الٰہی سے جو کیفیت پیدا ہوتی ہے، اسے اہل طریقت "نسبت" کہتے ہیں۔ اس حال کی ابتدائی کیفیت جب اپنے عروج پر پہنچتی ہے۔ تو مجددی سلسلہ میں اسے "ولایت صغریٰ" سے تعبیر کرتے ہیں۔ پھر جب وہ کیفیت ترقی کرتی ہے اور ایک خاص حال میں پہنچتی ہے تو "ولایت علیا" سے موسوم وہی حال ہوتا ہے۔ جب یہ کیفیت زیادہ بلند ہوتی ہے تو اسے "کمالات نبوت" کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ تعلق الٰہیہ کا آخری درجہ ہے۔"

حضرت قبلہ مرشد میاں صاحب شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ ایک مرتبہ کسی مسجد میں تشریف فرما تھے۔ وہاں کے امام نے کسی نمازی کو نماز پڑھنے کا طریقہ بتلا اور سمجھا رہے تھے۔ جب کھڑے ہونا تو سجدے کی جگہ نظر رکھنا، جب رکوع میں جاؤ تو پاؤں پر نظر رکھنا، جب سجدہ میں جاؤ تو ناک سامنے ہو اور پیشانی و ناک برابر زمین پر لگے ہوں اور جب بیٹھو تو سینہ پر نظر ہو۔ آپ نے بے اختیار ہو کر فرمایا: تے او کتھے" (وہ کہاں ہے) یعنی اللہ تعالیٰ کا خیال اور تصور کہاں گیا؟ اقبال نے کہا:

لوگوں میں وہ لہو باقی نہیں ہے — وہ دل، وہ آرزو باقی نہیں
نماز و روزہ و قربانی و حج — یہ سب باقی ہیں تو باقی نہیں ہے

☆ ایک شد بد طالب علم کو کسی وہابی مولوی نے بخاری شریف پڑھا دی، وہ بخاری کیا پڑھے؟ درس بخاری کھول دیا۔ کریما سعدی، اور پند نامہ شیخ عطار پڑھنے والوں کو بخاری کا درس شروع کرا دیا۔ الغرض بیس تیس طالب علم جو ابھی بچے تھے بلکہ الف، ب پڑھنے والوں کو بخاری کا درس شروع کرا دیا، نتیجہ وہی ہوا جو ہونا تھا۔ ان بچوں کو بھلا کیا سمجھ آوے لیکن اپنے زعم باطل میں وہ اپنے آپ کو بخاری کا عالم خیال کرتا تھا جس کا اثر یہ ہوا کہ وہ شد بد والے ایک حرف نہ پڑھ سکے اور نہ کچھ سمجھ سکے، کورے جاہل تھے اور ذہن میں تھا کہ بخاری پڑھی ہے۔ یہی حال ہمارے طریقت بھائیوں کا ہے۔ سلوک تمام کیا لیکن خوف الٰہی ہے نہ محبت الٰہی، توکل ہے نہ اکتساب، رزق حلال اور نہ زہد و تقویٰ پھر بھی باکمال، آزاد، حر۔ اپنی ضروریات میں ہر ایک کے محتاج لیکن

Marfat.com

لوگوں کی ضروریات کے لیے داتا اور مالک۔ بھلا جو اپنی ضروریات میں محتاج ہے وہ دوسروں کی ضروریات پورا کرنے کا کیا حق رکھتا ہے؟ جب تک سالک اپنی ضرورت سے پاک نہیں ہوتا اس وقت تک وہ مسند ارشاد پر قدم رکھنے کا حقدار نہیں ہوتا۔ کیا خوب کہا گیا:

ہر تمنا دل سے رخصت ہو گئی　　اب تو آجا اب تو خلوت ہو گئی

☆ دنیا کچھ ہے اور باطن کچھ اور ہے۔ اپنے ظاہر و باطن کو جدا دیکھتا ہے اپنی اندھی روش کو طریقت کا نام دیتا ہے اور اپنی خواہش کو الہام خیال کرتا ہے اور اس سلسلہ الٰہی سے کٹ جاتا ہے جسے انبیاء کرام علیہم السلام نے قائم کرنے میں عمریں صرف فرمائی تھیں۔ جو سراسر منشاء قدرت الٰہیہ تھا اور جس کے لیے قرآن حکیم جیسی پاک کتاب نازل ہوئی تھی۔ خود سوچیے اور خوب سوچیے۔"

☆ صوفیاء کے چہرے اپنی صوفیت کے نشان دے رہے ہوتے ہیں، علماء کے چہرے اپنے علم کا مقام بتلا رہے ہوتے ہیں، ایک متکبر انسان کی رعونت آنکھوں سے ٹپکتی نظر آتی ہے اور ایک بے بس آنکھ اپنی بے بسی کا اظہار کر رہی ہوتی ہے۔ سالک کی باطنی صورت دیکھنے کے لیے چہرے کو دیکھا جائے، جس درجہ پر چہرہ ہے، اسی درجہ باطن ہے۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ اندر ہو، ہو، ہو اور باہر غیر آباد نظر آئے۔

اندر بھی ہو تے باہر بھی ہو　　پھر باہو کتھے بھیندا ہو

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

☆ دل و زبان سالک کا ایک ہونا ضروری ہے جو دل میں ہے وہی زبان پر ہو اور جو زبان پر ہو وہی دل میں ہو یہی طریقت ہے۔ اور اس طریقے کو حاصل کرنے کے لیے سلوک حاصل کیا جاتا ہے لیکن خود طریقت یہ سکھائے کہ اندر کچھ ہو اور باہر کچھ اور ہو تو ایسی طریقت کو کون کامیاب طریقت کہہ سکتا ہے؟ بلکہ ایک نامراد طریقت ہے جس کا انجام کچھ خوش کن نہیں ہوتا بلکہ خوف ہوتا ہے کہ اس طریقت سے کہیں اسلام کی جڑ ہی نہ کٹ جائے اور رسوائے طریقت شیطانی دھوکہ نہ ہو اور اپنی ذات طریقت کے لیے کوئی دام تزویر نہ ہو، ہمیں اللہ تعالیٰ اس طریقت سے بچائے۔ اور: "وَاللّٰهُ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَاءُ اِلٰى سَوَاءِ السَّبِيْلِ" (اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت فرماتا ہے) کی طریقت پر مولا کریم ڈالے۔ رسالت اور عکس رسالت ہی رشد و ارشاد کا ذریعہ مقرر کیا گیا ہے جس کے اندر عبدیت اور معبودیت الگ الگ مشاہدہ میں ہیں۔"

Marfat.com

☆ مکرمی اپنے خط کا خلاصہ اس استدعا پر ختم کرتا ہوں کہ طریقت کے تمام انوار سمیٹ کر کیوں نہ شریعت حقہ کے اعمال واشغال کے قالب میں ڈھالے جاویں؟ اور بے دین طریقت اسلام اور اہل اسلام سے ہمیشہ کے لیے ختم کردی جائے اور یہی قالب محمدی ﷺ تا قیامت چمکنے والا رہے۔ بے دینی میں طریقت کے پھول کوئی پسند نہیں لیکن دین کے جسم میں طریقت کے پھول کتنے دیدہ زیب ہوں گے اور مسلمانوں کے لیے کتنے فخر کا باعث ہوں گے۔

ترسم نہ رسی بہ کعبہ اے اعرابی
کیں راہ کہ تو می روی بہ ترکستان است

مکتوباتِ مبارکہ

حضرت صاحبزادہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے چند مطلب خیز مکتوبات سطور ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزیز حافظ صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ!

دعوت نامہ عرس مبارک آپ کی طرف سے موصول ہوا، مردہ زندوں کا ملنا تماشہ ضرور ہے لیکن ہم جیسے نامراد نہ مرتے ہیں نہ جیتے ہیں۔ ایسی صورت میں حاضری بے معنی اور معلوم نہیں عزیز نے کس صورت میں دعوت دی جبکہ ہمارا مسلک الگ ہے۔ سنا ہے کہ عاشورہ کے دن کسی آپ کے رفیق نے کتا ذبح کر کے خود اور دوستوں کو کھایا کھلایا۔ اگر صحیح ہے تو

این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

لیکن اسلام کی یہ عزت ہے یا کچھ اور؟

چیست یاران طریقت بعد ازیں تدبیر ما

کہ بر دوش عزیزوں کے انجام کا جو حشر ہوگا دیکھنے کی آرزو ہے، آپ لوگ دنیا کے حشر کے متمنی اور یار لوگ آپ کے حشر کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔

Marfat.com

طریقت چلے گی لیکن یاران طریقت کیا ہوں گے؟

اس کا جواب وقت دے گا۔

''سلوک اور مقصد سلوک'' کے عنوان اور غرض سے آپ کے تمام مکتوبات بعض احباب شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں لیکن ایک دو مکتوب نقل نہیں۔ یہ حروف اسی محبت میں لکھ رہا ہوں جو مجھے ابنائے طریقت سے ہے۔

خادم شریعت وطریقت

محمد عمر کان اللہ لہ

حافظ محمد حبیب شاہ صاحب امام مسجد پولیس لائن سرگودھا کے نام

یاد او سرمایہ ایمان بود — ہر گدا از یاد او سلطان بود

عزیز محترم زادشرفہ! السلام علیکم!

میں قربان انہاں تھیں باہو — جنہاں کھوہ پریم دے جتے ہو

خط پڑھا، خوش ہوتا ہوں کہ کچھ تو اندر سلگ رہا ہے۔ جو یہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ محبت بھرے لکھے جا رہے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ لَا تَنْقُصْ (اے اللہ! تو اس میں اضافہ فرما کمی نہ کر۔) جو کچھ میں ہوں، میں جانتا ہوں اور اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے لیکن شکر ہوتا ہے کہ جب کسی دوست کے اندر محبت کی آگ سلگتی رہتی ہے۔ خدا کرے بھانبڑ مچ جائے اور اپنے پرائے کی خبر نہ رہے اور اپنے گھر (من) کا کچھ نہ رہے۔

شاد باش! اے عشق خوش سودائے ما — اے طبیب جملہ علت ہائے ما

عزیز پیر صاحب! السلام علیکم! اللہ کرے سرگودھا کی آب وہوا آپ کو موافق اور سرگودھا آپ موافق ہو۔ اپنا کیا؟ فکر و پریشانی، فقر کیا ہے؟ اطمینان وسکون۔ خالی رہنا تو کاہلی ہے۔ خالی کرنا ایک شغل ہے جس کا انجام بلند۔

آپ کا عمر

Marfat.com

مولوی ظہور احمد صاحب کے نام، بمقام ''سیرے''، ضلع گجرات

کفر است در طریقت ما کینہ داشتن

عزیز محترم زادشرفہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

آپ کے خط کا جواب تو بھیج دیا گیا لیکن عریضہ طویل ہونے کی وجہ سے شائد میرا مطلب واضح نہ ہوا ہو، اس لیے مختصراً لکھتا ہوں۔ بریلویت کو حامی طریقت جانتا ہوں، ان کے عقائد پر کچھ کہنا پسند نہیں۔ خود اعتدال دین پر قائم ہونے کی وجہ سے کسی کو مشرک کہنا یا کافر کہنا پسند نہیں کہ: درطریقت ما بیش ازیں گناہ نیست۔ بریلوی سے بیر نہیں بلکہ محبت ہے۔ توازن قائم کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے یہ مجاہد مرد میدان ہیں لیکن مقام دعوت پر ہماری یہی دعوت ہے۔ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ (تم ایسی بات کی طرف آؤ جو تمہارے اور ہمارے درمیان مساوی ہے، وہ یہ کہ ہم صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔) اور یہی دین فطرت کا طغریٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ دین کے خادموں میں رکھے۔

محمد عمر

حضرت صاحبزادہ خالد سیف اللہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے نام

سجادہ نشین بیربل شریف

عزیز از جان، خالد جان سلمہ اللہ تعالیٰ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

وہ دن آ گیا جس کے لیے دو سال (بی-اے) کا امتحان تم محنت کر رہے تھے، کچھ کیا کچھ نہ کیا۔ اب تو صرف اللہ کا بھروسہ رہ گیا۔ دعا کریں تم اچھے نمبروں میں کامیاب ہو، اور سرخ روئی نصیب ہو اور تمہیں شرمندہ نہ ہونا پڑے۔ امتحان کے دنوں میں ہمیشہ پس ماندہ پانی وضو کا دو چار گھونٹ پی لیا کریں۔ ''رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْلِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ'' (اے میرے پروردگار! تو میرا سینہ کھول دے، میرا کام آسان کر دے اور میری زبان کی گرہ کھول دے۔) پرچہ لکھنے سے پہلے پڑھنا بڑا ضروری ہے۔ تم شاید جانتے ہو گے کہ میں بے کار پڑا ہوں۔ ایک جان ہزار دکھ۔ کہیں مقدمہ ہے، کہیں ناراضگی، کہیں رنجش ہے۔ غرض اس سے بڑھ کر سب سے بڑی بات غفلت اور گناہ۔ اللہ تعالیٰ میرے

Marfat.com

حال پر رحم فرمائے، تمہیں کامیاب فرمائے اور تمہیں دین کا راہبر بنائے۔ دنیادار ایم۔اے، بی۔اے لاکھوں پھرتے ہیں لیکن کیا قیمت؟ قیمت تو وہی ہے جو اللہ کے نزدیک ہو۔ جس کی قیمت اللہ کے ہاں ہے۔ اس کی ساری دنیا میں قیمت ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہاری عمر دراز فرمائے، دین میں راہبر بنائے۔ غالباً ۲۲ جون کو پہنچ جاؤں گا۔ ملک ظہور کے لیے ساٹھ روپے بھیج رہا ہوں اور تمہیں سو روپیہ پہنچ چکا ہے۔ 20

والدعا
محمد عمر

کشف وکرامات

حضرت صاحبزادہ علامہ محمد عمر بیر بلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی تمام کرامات کا احاطہ تحریر میں لانا مشکل ہے تاہم چند ایک کرامات سطور ذیل میں پیش کی جاتی ہیں:

دل کی بات بتانا:

حافظ حبیب شاہ کا بیان ہے کہ وہ حافظ دوست محمد کی وساطت سے حضرت صاحبزادہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بیر بل شریف پہلی بار حاضر ہوئے۔ نماز مغرب کے بعد آپ مراقبہ میں تھے تو انہوں نے پشت کی طرف کھڑے ہو کر آپ کو دبانا شروع کر دیا۔ اسی دوران گجرات سے تعلق رکھنے والے ایک مرید بھی حاضر ہوئے' انہوں نے بھی دبانا شروع کر دیا۔ آپ نے دریافت فرمایا کون ہے؟ مرید نے اپنا نام اور گاؤں کا نام بتایا۔ آپ نے اس کے اہل خانہ اور والدین کی خیر خیریت دریافت فرمائی۔ میرے دل میں فوراً خیال آیا کہ بعد میں آنے والوں کی خیریت دریافت فرمائی لیکن مجھے نظر انداز کر دیا۔ آپ نے جلدی سے فرمایا: بھائی! میں جس آدمی کے گھر والوں سے واقف نہیں ہوں اس کے گھر والوں کی خیریت کیسے دریافت کروں؟ مجھے یہ وہم بھی تھا کہ جب سب باتیں کتابوں میں لکھی ہوئی مل جاتی ہیں تو کسی بزرگ کے پاس جانے کا کیا فائدہ ہے؟ تو حضرت صاحبزادہ صاحب نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا: سب باتیں آدمی خود پڑھ لکھ کر حاصل نہیں کر سکتا''۔ آپ کے یہ دونوں ارشادات میرے دل و دماغ پر نشتر کا کام کر گئے۔ میرے دل و دماغ میں انقلاب آ گیا، دنیا کی محبت خارج ہو گئی اور آپ کی عقیدت و محبت راسخ ہو گئی۔ 21

20- غلام عابد خاں، پروفیسر: انوار عمر ص 389۔ 21- غلام عابد خاں، پروفیسر: انوار عمر ص 269

Marfat.com

گناہوں سے تائب ہوکر صوم وصلوٰۃ کا پابند ہونا:

حاجی شیر محمد صاحب کھوڑہ کا بیان ہے کہ صوفی محمد اسماعیل کھوڑہ میں تمام شرعی عیوب تھے مثلاً کذب بیانی، دھوکہ دہی، چوری چکاری، زنا کاری اور ڈاکہ زنی وغیرہ۔ ایک دفعہ حضرت صاحبزادہ صاحب کھوڑہ تشریف لائے، اس پر نظر شفقت فرمائی تو اس کی زندگی میں فوراً تبدیلی آگئی۔ وہ گناہوں سے تائب ہوکر صوم وصلوٰۃ کا پابند بن گیا حتیٰ کہ نماز تہجد بھی ادا کرنے لگا۔ مسجد کی تعمیر وترقی میں دلچسپی لینے لگا۔ جامع مسجد کھوڑہ کی تعمیر نو اس انداز میں کروائی کہ علاقہ بھر کی مثالی مسجد بنادی۔

خادم حسین ڈرائیور کی جوانی حرام کاموں کا ارتکاب کرتیہوئے گزر رہی تھی لیکن جب آپ کی اس پر نظر کرم ہوئی تو اس نے بھی تمام عیوب ترک کر دیے اور تائب ہوکر صوم وصلوٰۃ کا پابند ہوگیا۔ اس نے اپنی ہستی اس طرح ختم کردی کہ مجسمۂ عاجزی وانکساری بن کر رہ گیا۔ آپ جب کھوڑہ میں تشریف لاتے تو بطور حوصلہ افزائی ومہربانی قیام کے پہلے اور آخری دن کا کھانا اس کے گھر سے تناول فرماتے۔

ولی راولی می شناسد:

جناب صوفی حیات صاحب جوہر آبادی کا بیان ہے کہ وہ فوجی ملازمت کے زمانہ میں دہلی سے حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری کے لیے سرہند شریف گئے۔ وہاں ایک معزز اور سفید ریش بزرگ سے ملاقات ہوئی۔ شیخ موصوف نے دوران گفتگو اپنی بیعت کے لیے مجھے قائل کرنے کی کوشش کی لیکن میری طبیعت نے پسند نہ کیا۔ وہاں سے اٹھا اور چل دیا۔ انہوں نے حضرت صاحبزادہ محمد عمر بیربلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نام پیغام دیتے ہوئے مجھے یوں کہا: اپنے حضرت صاحب کو میرا اسلام عرض کرنا۔'' کچھ دنوں کے بعد میں آپ کی خدمت میں بیربل شریف میں حاضر ہوا اور سفر سرہند شریف کا ذکر شروع ہوگیا تو میں نے وہاں کے بزرگ کی طرف سے سلام عرض کیا۔ آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا: جی ہاں! وہ بزرگ دوسروں کے مرید اغواء کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔''22

گمشدہ لڑکا دسیا ب ہونا:

صوفی حیات محمد موضع چاچڑ کا بیان ہے کہ ان کا چھوٹا بھائی سکول میں زیر تعلیم تھا۔ اس کا دل پڑھائی سے

22- غلام عابد خاں، پروفیسر: انوار عمر ص 272

Marfat.com

اچاٹ ہوگیا۔ اس نے تعلیم کا سلسلہ ختم کر دیا اور لاہور بھاگ گیا۔ لاہور میں مختلف مقامات پر وہ پھرتا رہا۔ اہل خانہ اور عزیز و اقارب بہت پریشان تھے، بالخصوص والدہ صاحبہ کی پریشانی کی حالت دیکھی نہیں جاتی تھی۔ بھائی کو تلاش کرنے کی سر توڑ کوشش کی لیکن وہ دستیاب نہ ہو سکا۔ ہمارے پڑوس میں رہنے والی ایک عورت نے حضرت صاحبزادہ علامہ محمد عمر بیربلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہو کر تعویذ یا دعا کروانے کا مشورہ دیا۔ میں خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے آنے کی وجہ دریافت کی تو میں نے عرض کیا: کہ حضور! میرا چھوٹا بھائی گم ہو گیا ہے۔ کوشش کرنے کے باوجود نہیں ملا۔ آپ نے پگڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پیش کرنے کا حکم دیا جو میں نے پیش کر دی۔ آپ نے کچھ پڑھ کر پگڑی کے ایک حصہ پر گانٹھ لگا دی اور فرمایا: پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں لڑکا از خود گھر آ جائے گا۔ دوسرے روز لڑکا گھر واپس آ گیا۔

سلب مرض:

صوفی محمد حیات صاحب جوہر آبادی کا بیان ہے کہ فوج سے ریٹائر ہونے کے بعد وہ شدید مرض میں مبتلا ہو گئے۔ تشخیص کرانے پر معلوام ہوا کہ انہیں ٹی۔ بی کی شکایت ہے۔ بیربل شریف میں حضرت صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا: حضور! فقیر کا کیا کام ہوتا ہے؟ آپ نے جوب دیا: فقیر کا کام یہ ہے کہ سالک کو پکڑے اور بیلنے میں دے ڈالے۔ انہوں نے عرض کیا: حضور! میں بیلنے کی نذر ہو چکا ہوں۔ ٹی۔ بی کا مرض لاحق ہو چکا ہے۔ ڈاکٹروں سے علاج کرانے کی کوشش کی گئی لیکن نتیجہ خیز ثابت نہ ہوئی۔ ایک دفعہ آپ ''خوشاب'' میں تشریف لائے تو صوفی صاحب کو علم ہوا تو وہ بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب وہ حاضر ہوئے تو آپ کھانا تناول فرما رہے تھے۔ آپ نے اپنا پس خوردہ انہیں عطا فرمایا۔ اس کا کھانا تھا کہ مرض میں بروقت تھوڑا سا افاقہ محسوس ہوا حتیٰ کہ چند ایام تک اس مرض کا مکمل طور پر خاتمہ ہو گیا بلکہ زندگی بھر اس کی شکایت نہیں ہوئی۔23

نرینہ اولاد عطاء ہونا:

مستری احمد دین بیربلوی کا بیان ہے کہ وہ حضرت صاحبزادہ صاحب کے پڑوس میں رہائش پذیر تھے۔ ان کا آپ سے لین دین کا معاملہ تھا۔ ایک دفعہ وہ ملازمت کی غرض سے بیرون ملک روانہ ہونے لگے

23- غلام عابد خاں، پروفیسر: انوار عمر ص275

Marfat.com

تو اپنی اہلیہ سے کہا: اگر تمہیں کبھی خرچ وغیرہ کی ضرورت پڑے تو آپ سے لے لینا وہ عنایت فرمادیں گے۔ ایک دن ان کی بیوی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ اس وقت مسجد سے گھر تشریف لا رہے تھے ۔ت سے آنے کی وجہ دریافت کی۔ اس نے عرض کیا: حضور! بچی پیدا ہوئی ہے اس لیے گھی خریدنا ہے۔ آپ نے فرمایا: اگر بچہ پیدا ہوتا تو گھی کھلاتے، بچی پیدا ہونے پر کیا کھلائیں؟ یہ بات سن کر وہ آنسو بہانے لگی۔ آپ نے دست اقدس کی چھڑی سے اس کی پشت پر دو دفعہ تھپکی دی اور رقم عنایت فرمادی۔ بعدازاں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یکے بعد دیگرے ان کے ہاں دو بیٹے پیدا ہوئے جو جوان اور صاحب اولاد ہیں۔

لکھنا اور پڑھنا آنا:

مولانا منظور احمد قادری کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد میاں نبی بخش صاحب حضرت صاحبزادہ صاحب کے خاص مرید تھے اور آپ کی ان پر خصوصی نظر کرم اور شفقت تھی۔ ان کو صرف قرآن پاک ناظرہ اور اردو کا ایک قاعدہ پڑھنا آتا تھا لیکن انہیں فن طب کے حصول اور لکھنے کا بڑا شوق تھا۔ ایک دن وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عرض کیا: حضور! میں پڑھ لکھ نہیں سکتا لیکن علم طب حاصل کرنے کا بھی بڑا شوق ہے"۔ آپ نے اپنا دست شفقت ان کے سینہ پر رکھ کر فرمایا: میاں صاحب! فکر نہ کرو، اس علاقہ میں ایسا کوئی طبیب نہیں جیسا آپ کو بنا دیا ہے۔ لکھنے پڑھنے میں کوئی دقت نہیں ہوگی۔ کتاب پکڑو اور پڑھو، کاغذ قلم لو اور لکھو۔" آپ کے ارشاد کے مطابق واقعی ان جیسا کوئی طبیب نہیں ہوا۔ اور وہ مشکل سے مشکل کتاب پڑھ لیتے اور مشکل سے مشکل الفاظ لکھ سکتے تھے۔ 24

دور سے مرید کو طلب کرنا:

میاں متعلی گھوگھا نوالی ضلع گجرات کا بیان ہے کہ جس زمانہ میں حضرت صاحبزادہ صاحب اپنے مکانات کی تعمیر نو کا ارادہ رکھتے تھے ایک دن سحری کے وقت انہیں یوں محسوس ہوا کہ آپ نے یاد فرمایا ہے۔ وہ بیربل شریف کی طرف روانہ ہو گئے۔ ان کے ساتھ مولانا غلام محمود صاحب بھی تھے۔ دونوں دن کے گیارہ بجے اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزار پرانوار سے حاضری کے بعد باہر آرہے تھے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب سے ان کی ملاقات ہوگئی۔ آپ نے فرمایا: آگئے ہو! عرض کیا: حضور! آپ نے بلوایا تو میں حاضر

24- غلام عابد خاں، پروفیسر: انوار عمر ص279

Marfat.com

ہوگیا ہوں۔فرمایا: مکان گرانے کے لیے سحری کے وقت یاد کیا تھا، اچھا ہوا جو آ گئے ہو۔''

قاتلوں کا قتل ہونا:

مولوی عبدالخالق صاحب کا بیان ہے کہ یہ اس زمانہ کی بات ہے جب فیلڈ مارشل محمد ایوب خان مرحوم نے ملک بھر میں یونین کونسلوں کے ممبران کے انتخاب کا علان کیا تھا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے حلقہ بیربل شریف میں شریف النفس محمد یوسف خواجہ نامی شخص کا بطور امیدوار اپنی طرف سے اعلان کر دیا جو آپ کی دعاؤں سے اور اللہ کے فضل وکرم سے انتخابات میں کامیاب ہوا۔ علاقہ کے زمیندار طبقہ نے اس انتخاب کو پسندیدگی کی نظر سے نہ دیکھا بلکہ عداوت ودشمنی کے باعث انتقامی کاروائی پر اتر آئے۔ آخر ایک دن دھوکے سے محمد یوسف خواجہ کو بلوا کر قتل کر دیا۔ خواجہ صاحب چونکہ ایک شریف آدمی تھے اس لیے اس قتل کے باعث حضرت صاحبزادہ صاحب کو بہت صدمہ ہوا حتیٰ کہ آپ کو شدید بخار آنے لگا۔ ایک دن مولوی صاحب آپ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے تو دوران گفتگو محمد یوسف خواجہ کے قتل کا ذکر شروع ہوگیا۔ آپ نے فرمایا: فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○ (ظالم لوگوں کی جڑ کاٹ دی جائے گی اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے)۔ آپ کے اعلان کے مطابق جو لوگ محمد یوسف خواجہ کے قتل میں ملوث تھے یکے بعد دیگرے سب قتل کر دیے گئے۔25

بیماری سے صحت یاب ہونا:

فضل الرحمٰن سرگودھوی کا بیان ہے کہ ایک دفعہ وہ سلطان الاولیاء حضرت سلطان باہو رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزار پُرانوار پر گئے اور دعا کی کہ انہیں بیعت کرنے کے لیے کوئی اللہ کا نیک بندہ میسر آ جائے۔ جب وہ گھر واپس جا کر رات کو سوئے تو خواب میں دیکھا کہ وہ ایک نہر کے کنارے کنارے چل رہے ہیں۔ اس نہر سے ایک مزید نالہ نکلا وہ اس کے کنارے ہو گئے۔ کچھ فاصلہ طے کرنے پر دیکھا کہ ایک چارپائی پر ایک بزرگ بیٹھے ہوئے تھے۔ اس بزرگ نے اپنے ہاتھ سے ان کے سر پر پانی گرا دیا۔ صبح ہوئی تو انہوں نے یہ خواب حضرت پیر سید محمد شاہ صاحب سے بیان کیا تو انہوں نے مشورہ دیا کہ: تم بیربل شریف جاؤ تمہارا مقصد پورا ہو جائے گا۔ وہ بیربل شریف پہنچ گئے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب ایک چارپائی پر جلوہ افروز تھے اور رات

25-غلام عابد خاں، پروفیسر: انوار عمر ص289

Marfat.com

والے خواب کا نقشہ آنکھوں سے دیکھ لیا اور آپ کی بیعت کر لی۔ اس سے قبل وہ مریض تھے' آپ کی نسبت کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مرض سے شفا عطا فرما دی۔

مرض سے نجات ملنا:

چوہدری محمد لطیف رحمان پورہ کا بیان ہے کہ وہ سعودی عرب میں بطور ملازم تعینات تھے، اچانک ایک مرض کا شکار ہو گئے۔ ڈاکٹروں نے تشخیص کرنے کے بعد آپریشن کرانے کا مشورہ دیا۔ وہ پردیس میں تھے اس لیے آپریشن کی صورت حال سے پریشان ہو گئے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کی طرف متوجہ ہو کر اللہ تعالیٰ سے شفا کی دعا کی۔ رات کو سوتے ہی آپ خواب میں تشریف لائے جس جگہ تکلیف تھی وہاں چھاتی پر تین دفعہ اپنے انگوٹھے سے دبایا۔ جب صبح بیدار ہوئے تو نہ تو درد تھا اور نہ مرض۔ ڈاکٹر حضرات ان کے اچانک روبصحت ہونے کی وجہ سے بہت حیران و متعجب ہوئے۔26

مرض ووصال

حضرت صاحبزادہ علامہ محمد عمر بیربلوی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی زندگی کی اسی (80) بہاریں گزار چکے تھے۔ کھوڑہ میں موسم گرما گزارنا ایک زمانہ سے معمولات میں شامل تھا۔ آپ کھوڑہ میں قیام کے دوران سلسلہ رشد و ہدایت اور تبلیغ دین کو بھی جاری رکھتے جس کے نتیجے میں ہزاروں لوگ نہ صرف حلقہ ارادت میں شامل ہوئے بلکہ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور سنت مصطفےٰ ﷺ کے خوگر بن گئے۔ وہ لوگ ایسے عاشق وصادق بنے کہ آپ کی آمد کا بڑی شدت سے انتظار کرتے اور استقبال کے لیے دیدہ راہ بن جاتے۔

15 جولائی 1967ء میں حسب معمول کھوڑہ کی طرف روانہ ہوئے، وہاں پہنچے ابھی ایک ہفتہ گزرا تھا کہ طبیعت مبارک اچانک علیل ہو گئی۔ سینہ کے اوپر ورم سا محسوس ہوا جس کا ابتداءً علاج کروایا گیا اور افاقہ نہ ہونے کے سبب ڈاکٹری علاج کروانے کا فیصلہ ہوا۔ تین ایام تک ڈاکٹروں کے علاج معالجہ کے باوجود افاقہ نہ ہوا آخر فیصلہ ہوا کہ آپ کو سروس ہسپتال لاہور میں منتقل کیا جائے اور باقاعدگی سے علاج کروایا جائے۔ ابھی کھوڑہ میں تشریف لائے گیارہ دن گزرے تھے کہ حاجی فضل احمد صاحب کے فون کرنے پر ان کے ایک مخلص سیٹھ قمرالدین صاحب نے لاہور سے کار بھیج دی جس میں آپ کو بٹھا کر اسی روز لاہور لایا گیا۔ سب سے قبل

26- غلام عابد خاں، پروفیسر: انوار عمر ص 286

Marfat.com

حاجی فضل احمد صاحب کے گھر لایا گیا جہاں آپ نے غسل کیا اور کھانا تناول فرمایا۔ بعد ازاں اسی کار پر آپ کو سروس ہسپتال لے جایا گیا۔

جس دن آپ کو کھوزہ سے لاہور لایا گیا اسی شام کو ڈاکٹر عبدالرحمٰن کی معاونت سے آپ کو سروس ہسپتال لاہور میں داخل کروایا گیا اور علیحدہ کمرہ فراہم کیا گیا۔ ہسپتال میں علاج کے دوران بھی خدام آپ کی خدمت میں حاضر رہتے۔ ان میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں: مولانا غلام محمود صاحب، پیر سید محمد شاہ صاحب، قاضی محمد رضا صاحب، حافظ دوست محمد صاحب، حافظ حبیب شاہ صاحب، سردار فیروز خان صاحب اور سردار ایوب خان صاحب وغیرہم۔

ڈاکٹروں سے حاجی فضل احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے اچھے تعلقات و روابط تھے جس کے باعث انہوں نے علاج کی کوئی کمی نہیں آنے دی بلکہ ڈاکٹر کرنل محمد یوسف صاحب کی سربراہی میں ڈاکٹروں کا ایک بورد تشکیل دیا گیا جس کے ذمہ حضرت صاحبزادہ صاحب کا جدید تقاضوں کے مطابق کامیاب علاج کرنا تھا لیکن تقدیر کا قلم چل چکا تھا۔ زندگی کی شام ہو چکی تھی اور آفتاب ولایت غروب ہونے کے قریب تھا۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ اللہ والوں کو اپنی زندگی کی شام کا علم ہوتا ہے اور وہ اپنی زندگی میں وصال کی تاریخ اور وقت تک کے تعین کا اعلان کر دیتے ہیں۔ اسی طرح حضرت صاحبزادہ صاحب نے بھی اپنے وصال کے بارے میں پیشن گوئی فرما دی تھی۔ اس سلسلے میں آپ کی تحریر کے دو اقتباس ملاحظہ فرمائیں:

> ''میں جگر اور معدہ کا مریض ہوں، آج حکیم صاحب کو دکھایا انہوں نے تشخیص اور علاج تجویز کیا۔ انشاء اللہ، اللہ کے فضل سے صحت ہو جائے گی۔ اس مہینہ کے آخر میں گھر چلا جاؤں گا۔ احباب آتے ہیں لیکن میرا باہر آنا دشوار ہوتا ہے۔''

اس سلسلے میں آپ کا ایک دوسرا اقتباس ہے جس میں تشکیک و شبہ کا تصور بالکل باقی نہیں رہتا، مندرجہ ذیل ہے:

> ''میں کئی دنوں سے سوچ رہا ہوں کہ وہ وقت آ گیا ہے کہ میری حالت دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ موت آ رہی ہے۔ کمزوری اور علالت جب کسی سے ظاہر ہوتی ہے تو آخر اس کا انجام موت ہی ہوتا ہے۔ میاں کرم دین وغیرہ سب دیکھے۔ اگلے دن خواب میں دیکھا کہ قبرستان میں ہوں اور بہت سی قبریں ہیں، میری قبر کے موقع کی تلاش ہے۔ کچھ قبروں کے درمیان جگہ تھی لیکن میرے

Marfat.com

والد صاحب نے کہا: یہاں نہیں الگ دوسری جگہ قبر بنائی جائے لیکن میں حیران تھا کہ ایک طرف تو قبر تیار ہو رہی ہے اور ایک طرف میں زندہ ہوں۔ میں کیسے زندہ درگور ہو سکتا ہوں؟ بہر صورت شواہد تو ایسے ہیں لیکن دل ہے کہ اپنی جگہ مست، حرص و ہوا سے پُر، ایک گھڑی بھی گناہ نہیں چھوڑتا۔ ایسی حالت میں مریں گے تو کیا مریں گے اور جئیں گے تو کیا جئیں گے۔"27

جناب ڈاکٹر کرنل محمد یوسف صاحب کی سربراہی میں ڈاکٹروں کا بورڈ آپ کا علاج معالجہ گیارہ ایام تک سروس ہسپتال لاہور میں جدید طبی تقاضوں کے مطابق کرتا رہا لیکن بورڈ اپنے مقصد کے حصول میں کامیاب ہوتا دکھائی نہ دیا البتہ آپ صبر و تحمل کی تصویر بنے رہے۔ آخر وہ گھڑی آ گئی کہ اسی (80) سال تک علم و فضل اور ولایت کا آفتاب اپنی سنہری کرنوں سے تاریک دلوں کو منور کرتا ہوا 26 اگست 1967ء مطابق ۱۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۷ھ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے غروب ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْ نَ ○

حضرت صاحبزادہ صاحب کے وصال کی خبر آناً فاناً ملک کے طول و عرض میں پھیل گئی۔ آپ کے جسم مبارک کو سروس ہسپتال سے موہنی روڈ لاہور میں حاجی فضل احمد صاحب کے گھر لایا گیا۔ وہاں حاجی صاحب نے قاضی محمد رضا صاحب، حافظ دوست محمد صاحب اور قاری غلام محمد صاحب فیض پوری کی معاونت سے غسل دیا۔ حاجی صاحب کے گھر میں موجود مکہ مکرمہ کے کپڑے کا کفن پہنایا گیا۔

غسل اور تکفین تک ہزاروں متوسلین حاجی صاحب کے مکان پر پہنچ گئے۔ انہوں نے آپ کے آخری دیدار کے ساتھ ہی شاہی مسجد کے قریب وسیع و عریض میدان میں نماز جنازہ پڑھانے کا مطالبہ کر دیا۔ متوسلین کی خواہش کے احترام میں پہلی بار شاہی مسجد لاہور کے سایہ میں حاجی فضل احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں آپ کا جنازہ ایمبولنس کے ذریعے بیربل شریف ضلع سرگودھا میں لے جایا گیا۔

جب ایمبولنس بیربل شریف میں پہنچی تو ہزاروں علماء، مشائخ اور متوسلین انتظار میں تھے۔ حضرت صاحبزادہ میاں غلام احمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ نے دوبارہ نماز جنازہ پڑھائی۔ ہزاروں عقیدتمندوں کی موجودگی میں بیربل شریف میں آپ کی تدفین عمل میں لائی گئی۔ مزار بیربل شریف ضلع سرگودھا میں مرجع خلائق ہے۔

ایک دفعہ حضرت صاحبزادہ علامہ محمد عمر بیربلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے جان نثار حاجی فضل احمد

27- غلام عابد خاں، پروفیسر: انوار عمر ص 204

Marfat.com

صاحب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تھا: ''مولوی صاحب (حاجی صاحب) ہمارا روضہ بنوا ہی دیں گے''۔
حاجی صاحب موصوف نے اس سے قبل آپ کے نام سے موسوم ''مسجد عمر'' موہنی روڈ، لاہور کی تعمیر اپنی نگرانی میں کروائی تھی۔ اس لیے فن تعمیر کی باریکیوں سے خوب واقف تھے۔ حاجی صاحب نے سب سے پہلے دربار عالیہ کی تعمیر کے لیے اراضی خریدی، نقشہ تیار کروایا اور فن تعمیر کے ماہرین کا انتخاب کیا۔ علاقہ کی سیلابی صورتحال کے پیش نظر اپنی نگرانی میں گہری اور وسیع بنیادوں پر تعمیر کا آغاز کیا۔ چوالیس فٹ مربع شکل سے بنیادیں اٹھائی گئیں۔ طرز تعمیر ایک وسیع بارہ دری کی شکل میں ہے جبکہ مزار کی چوکھنڈی درمیان میں علیحدہ ہے۔ اس کے چاروں اطراف میں بلند دروازے ہیں جو سپیشل تیار کروائے گئے تھے۔ دربار کے اوپر فلک بوس گنبد بنایا گیا ہے۔ اس کے اندرونی اور بیرونی حصہ میں چمکدار سنگ مرمر کی ٹائیلوں کا استعمال کیا گیا ہے۔ دربار کی تعمیر میں حاجی فضل احمد صاحب اور سردار فیروز خاں صاحب کی ذاتی دلچسپی کو خصوصی عمل دخل ہے۔ حضرت حاجی صاحب کے ایماء پر تعمیر دربار کے فرائض ماہر تعمیرات مستری محمد حیات صاحب آف ''بکھربار'' نے سرانجام دیے۔

دربار عمر رحمہ اللہ تعالیٰ سے متصل حاجی صاحب کی نگرانی میں ایک دینی مدرسہ کی بنیاد بھی رکھی گئی جہاں قرآن پاک ناظرہ و حفظ کے لڑکے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ مدرسہ کے طلباء کے قیام کے لیے کمرے بنائے گئے ہیں جو عرس مبارک کے موقع پر زائرین کے قیام و طعام کے لیے بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔

ارشادات و تعلیمات

حضرت صاحبزادہ علامہ محمد عمر بیربلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسلاف کے طریقہ کو اپنایا اور مریدین کی اصلاح و تربیت کی کوشش فرماتے رہے۔ عقیدتمندوں اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے متوسلین کے استفادہ کے لیے سطور ذیل میں آپ کے چند ارشادات پیش کیے جاتے ہیں:

☆ جس طرح حکومت کے بغیر انصاف ناممکن ہے اسی طرح تصور خدا کے بغیر اخلاق کی تکمیل ناممکن ہے۔ تصور خدا ہی انصاف اور اخلاق کا سرچشمہ ہے۔ اس کی محبت سے حسن اخلاق، مروت، احسان، شفقت اور محبت پیدا ہوتی ہے۔

☆ کامل دین وہ ہے جو ہر نیکی کی دعوت دے اور برائی سے روکے۔

☆ دین طہارت اور پاکیزگی کا نام ہے۔ اول باطن پاک کرو پھر ظاہر پاک بناؤ۔

Marfat.com

☆ دین ان افکار و اعمال کے مجموعہ کا نام ہے جس سے تعلق باللہ پیدا ہوتا ہے اور جزا و سزا آخرت کا قائل کرتا ہے۔

☆ تمام اچھائیاں اکٹھی کرنے اور برائیوں سے بچنے کا نام اسلام ہے۔ جس کا تخم توحید ہے اور ذات کے ساتھ صفات کی تصدیق لازمی ہے۔

☆ کافر تو اسلام کو مخرب خیال کرتا ہے، حقیقتاً اسلام دنیا کی تعمیر ہے۔

☆ ایمان ہر اس صداقت فطرتی کا نام ہے جو (اللہ تعالیٰ) ہر انسان کے دل میں ودیعت فرمائے۔ پھر اگر اس فطرتی صداقت نے فطرت کاملہ (خدا) کو تسلیم کر لیا تو مسلمان کہلاتا ہے، اگر انکار کر دیا تو کافر موسوم ہوتا ہے۔

☆ چنبیلی یا گلاب کا پھول چنبیلی اور گلاب کے بوٹے سے نکلتا ہے لیکن پتہ اور شاخوں کو پھولوں سے کیا نسبت بلکہ پھول کے لیے پودا ہے نہ کہ تنے کے لیے۔

☆ غم اور خوشی کی طرح ذات اقدس (اللہ تعالیٰ) دل میں محسوس ہوتی ہے اور اس کے آثار جسم و جان پر عیاں ہوتے ہیں۔ اسی طرح خدائی جلوے انسانیت پر نظر آتے ہیں، کسی شک کی گنجایش نہیں ہو سکتی۔

☆ ذات اقدس صورت سے پاک ہے اور اس کی کوئی صورت عقلاً گھڑی نہیں جا سکتی لیکن اس جلوہ گری سے ہر صورت ذات کا تصور کیا جانا فطرت ہے۔

☆ ہر ذات اپنی صفات سے پہچانی جاتی ہے۔ ذات کی حقیقت پوشیدہ ہے اور صفات ظاہرہ، عام لوگ ذات خیال کرتے ہیں لیکن ایسے نہیں بلکہ صفات میں داخل ہے۔

☆ کسی زمانہ میں مفسرین قرآن حکیم کے ذریعے پہچانے جاتے تھے لیکن موجودہ دور میں شخصیتوں کے ذریعے قرآن حکیم سے شناسائی ہوتی ہے اور ہو رہی ہے۔

☆ علم اپنی حمایت سے لاپرواہ، ہر بے سہارا اور بے آسرا کی مدد کے لیے تیار ہے۔

☆ علم ذہن میں پرورش پاتا ہے اور معرفت قلب میں کھلا کرتی ہے۔ علم استدلال سے پر ہوتا ہے اور معرفت مشاہدہ سے۔

☆ اہل اللہ خلائق کے محبوب ہوتے ہیں، ان کی تبلیغ کا طریقہ فطرتی اور قدرتی ہوتا ہے۔ کسی سے الجھتے نہیں بلکہ بیگانوں اور دشمنوں کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔ انہیں اپنا یگانہ بنا لیتے ہیں اور ہر شئی سے پاک زندگی بسر

Marfat.com

کرتے ہیں۔

☆ کامل مرشد کی بیعت کا یہ لازمی نتیجہ ہے کہ ایک طرف بیعت کی اور دوسری طرف اطمینان قلب نصیب ہوگیا۔ طبیعت یکسو ہوگئی اور یاد الٰہی کے اندر دل و جان غرق ہوگئے۔

☆ قرآن حکیم میں جتنا زور ذکر الٰہی پر ہے شاید کسی دوسرے عمل پر اتنا نہ ہوگا کیونکہ مسلمان کا رأس المال (اصل سرمایہ) اَفْضَلُ الذِّکْرِ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" ذکر کثیر، رحمت الٰہی اور اس کی پاک نوری مخلوق کی رحمتوں کا باعث ہوتا ہے۔

☆ جیسے انسان کا جسم الگ الگ زیر بحث آتا ہے اسی طرح شریعت و طریقت الگ الگ نظر آتی ہے۔ دونوں کے مسائل بھی الگ الگ ہیں، الگ توضیحات اور الگ الگ استعداد۔ مذہب کی بنیاد حقیقی طریقت پر ہے اور ثمرہ شریعت ہے۔ اس ثمرہ کے لیے تخم طریقت کا ہونا ضروری ہے۔ مذہب کی بنیاد علم و استدلال پر نہیں بلکہ مشاہدات و کیفیات قلبی پر ہے۔

☆ طریقت میں پہلی منزل صبر اور دوسری رضا ہے۔ قرآن حکیم میں ہے: تم سچوں کے ساتھ ہو جاؤ" حکم صریح ہے۔ اس حکم پر جن لوگوں نے عمل کیا وہ کہاں سے کہاں تک پہنچ گئے۔

☆ فقیر وہ ہے جو اپنا عجز کسی کے سامنے ظاہر نہ کرے۔ کسی بندے کے پاس نہ روئے، خدا کے سوا اس کا کوئی راز دان ہو اور نہ کسی سے امیدوار ہو۔

☆ کامل فقیر وہ ہے جس کی خودی سے ٹکرا کر بادشاہ کی خودی پاش پاش ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت کے نازک تعلق کا نام فقر و تصوف ہے۔

☆ جس روح کے اندر محبت نہیں وہ مردہ ہے زندہ نہیں۔ محبت سرچشمہ تمام اخلاق ہے اور اخلاق فاضلہ محبت ہی سے پیدا ہوتے ہیں۔

☆ حسن کی روح محبت ہے، اگر حسن محبت سے بھرپور نہیں تو اس کا پرستار بھی کوئی نہیں۔

☆ عشق تن من جلنے کا نام ہے لیکن یہ جلن سراسر لذت ہے۔

☆ شخصی عقیدت مذہب کی بنیاد ہے لیکن اگر دین کے ساتھ ٹکرا جائے تو حرام ہے۔

☆ صوفی وہ ہے جو بیک وقت تمام صفات الٰہیہ کو ذات اقدس کے ساتھ ذہناً، عقلاً اور قلباً متصف دیکھے ورنہ ہر موحد صفات و ذات کو تسلیم کرتا ہے لیکن عقلاً اور بس۔

Marfat.com

قائد وہ ہوتا ہے جسے لوگ بنائیں اور جو خود بنے وہ ذلیل ہوتا ہے۔ قائد کے اوصاف پیدا کرتا کہ تیرے اوصاف تجھے قائد بنالیں۔

☆ ولی بھی وہ ہوتا ہے جسے اللہ تعالیٰ بنائے اور جو خود دعویٰ ولایت کرے وہ ذلیل وخوار ہوتا ہے۔ ولایت کے اوصاف اور ولایت کی استعداد ولی بناتی ہے۔

☆ حضرت پیر سید مہر علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ میں ناز تھا اور نیاز بھی۔ ناز کے معنیٰ اپنا تعارف یعنی یہ کوشش کہ مجھے پہچان لے، جیسا کہ حدیث قدسی میں ہے۔ " فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ "(تو میں نے اس بات کو پسند کیا کہ میں پہچانا جاؤں)

☆ کثرت ذکر بہت ضروری ہے، اس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ دل خود بخود ذکر میں مصروف رہنے لگتا ہے مگر یہی کچھ کافی نہیں بلکہ کثرت ذکر سے جب دل میں محبت کی لہریں اٹھنے لگیں اور ان سے سرشار ہو کر انسان کو ایسی لگن پیدا ہو جائے جسے عشق الٰہی کہتے ہیں۔ اور ایک لمحہ کے لیے بھی ماسواء اللہ کا خیال نہ آئے، یہی حالت قابل اطمینان ہوتی ہے۔

☆ کسی بزرگ کا ذکر فکر میں بلند ہو کر مدہم اور سست ہو جانا اور اکثر ایسا ہوا کرتا ہے، اس کی بڑی وجہ دنیا کی رغبت ہے اور اسی کی طرف متوجہ ہونا ہے۔

ذکر دنیا نفس مردہ کو ہوا آب بقا　　مر کے یہ سیماب پھر زندہ دوبارہ ہوگیا

☆ سالک اپنے اندر اپنا رہبر پیدا کرے یعنی خدائے پاک سے ہدایت کے قیام اور کجی سے بچنے کے لیے ہمیشہ التجا کرتا رہے۔ اس لیے فرمایا: "رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْهَدَيْتَنَا "(اے ہمارے پروردگار! ہدایت کے بعد تو ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کر۔)

☆ فرشتوں کا ہی کام ہے کہ ہمیشہ عبادت میں لگے رہتے ہیں اور اکتاتے نہیں۔ انسان ایسا نہیں کر سکتا بلکہ وہ اکتا جاتا ہے۔ اس لیے اشغال دنیا بھی اچھے ہیں تا کہ ان سے فارغ ہو کر جذب وشوق ومحبت سے عبادت میں مصروف ہو جائے۔ اس لیے عبادت الٰہی میں تنوع اختیار کیا گیا ہے اور مختلف اوقات مختلف اذکار وعبادات کے لیے مقرر کیے گئے تا کہ انسان فکر وعبادت میں وافر حظ حاصل کر سکے۔ مثلاً نماز میں کبھی قیام کی حالت میں عبودیت کا اظہار کرتا ہے تو کبھی رکوع وسجود، قومہ، جلسہ اور تشہد میں التجائیں پیش کرتا ہے۔ یہ سب حالتیں تنوع پیدا کر کے طبیعت کے شوق کو بڑھانے اور استقامت ودوام فی العبادت حاصل کرنے کے لیے ہیں۔

Marfat.com

☆ گناہ تو اگلے وقتوں میں بھی ہوتے تھے اور اب بھی ہوتے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ ان وقتوں میں انسان گناہ کے پیچھے دوڑتے تھے اب گناہ بند کمروں میں بھی آ کر چمٹ جاتے ہیں۔ ان سے بچنے کی کوئی صورت نہیں۔

☆ اس دور میں گناہ اور ثواب کی تمیز کرنا بہت مشکل ہو گیا۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ گناہ کیا ہے اور ثواب کیا ہے اور اس سے کیسے بچا جائے۔

☆ سکون قلب بڑی دولت ہے لیکن یہ نعمت بادشاہ کو اپنی وسیع سلطنت کے باوجود میسر نہیں۔ اور ایک فقیر کو جھونپڑی میں نصیب ہے۔ یہ لازوال دولت اس کی یاد سے حاصل ہوتی ہے: ''وَاذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ط (اور تم زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔)

یاد او سرمایہ ایمان بود　　ہر گدا از یاد او سلطان بود

☆ قلب کا جاری ہونا یہ نہیں کہ دل زور زور سے پھڑکنا شروع ہو جائے، قلب کا جاری ہونا یہ ہے کہ جب انسان گناہ کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ فرمائے ہوں، ہوں یعنی استحضار باری تعالیٰ یوں محسوس ہو اور اللہ تعالیٰ یوں نظر آئے کہ گناہ ہو ہی نہ سکے۔ اور یہی احسان کی تعریف احادیث مقدسہ میں آئی ہے۔

☆ سالک جب تک ذکر کثیر نہ کرے قدم نہیں اٹھتا اور منزلیں طے نہیں ہوتیں۔ جب بھی اس کٹھن منزل کو عبور کرے گا ذکر ہی سے کرے گا۔

☆ کامل پیر وہ ہے جو مرید کو تھکنے نہ دے، کامل مرید وہ ہے جو عمر بھر نہ تھکے اور اکثر پڑھے:

عمر گزر گئی پند ھ کریندیاں اجے یار دا ڈیرہ پرے تھیں پرے
تھک نہ بہیں نہ ہار فریدا بھاویں یار قبول کرے یا نہ کرے

☆ ہماری نمازیں کیا ہیں؟ جب امام نیت باندھ کر ''اللہ اکبر'' کہتا ہے اور ہم بھی ''اللہ اکبر'' کہہ کر ہاتھ باندھ لیتے ہیں، جب امام سلام پھیرتا ہے تو پتہ چلتا ہے کہ نماز ختم ہو گئی ہے۔ درمیان میں کچھ پتہ نہیں رہتا کہ کہاں پھرتے رہے اور کیا کرتے رہے۔

☆ دین کیا ہے؟ مَیں (اَنَا) مر جائے اور ''مَیں'' کو محبت ہی مار سکتی ہے اور بس:

شاد باش اے عشق خوش سودائے ما　　اے طبیب جملہ علت ہائے ما
اے دوائے نخوت و ناموس ما　　اے تو افلاطون و جالینوس ما

☆ رسالت کے سوا خود (خدا) ہی کیا تھا؟ کسی کو کچھ معلوم نہ تھا۔ یہ دنیا نیست و بود رسالت کی وجہ سے پیدا ہوئی

Marfat.com

ہے۔رسالت آئی دنیا روشن ہوگئی کہ ہے اور سب کچھ ''وہی'' ہے۔

☆ شریعت بے شک پہلا قدم معرفت الٰہیہ کا ہے لیکن صرف شریعت کے احکام ظاہری یہ اس نور مطلق تک نہیں پہنچاتے جب تک تمام احکام سے بڑھ کر دل کی توجہ اس ذات اقدس کی طرف نہ بڑھے۔ یہ دولت حاصل ہوتی ہے ''ذکر کثیر'' سے جسے آج کی دنیا ایک عبث فعل جانتی ہے۔

☆ ہر نیکی کی طلب وکوشش، برائی سے بچنے کی فکر اور سعی ہی عرش مجید کی سیر ہے۔یہی حضرت ایزدی جل جلالہ کی معیت۔

☆ پیر کے پاس وہ رہ سکتا ہے جس کو اپنے پیر کے ساتھ محبت ہو۔علاوہ ازیں ایک منٹ بھی رہنا مشکل ہو جاتا ہے۔

خاندانی عظمت اور حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی نظر کرم سے حضرت صاحبزادہ علامہ محمد عمر بیر بلوی رحمہ اللہ تعالیٰ ولایت کے اعلیٰ درجہ پر فائز تھے لیکن آپ نے اپنے جان نثار، عاشق صادق حاجی فضل احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کو خلافت عطاء فرمائی۔سطور ذیل میں حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات زندگی پیش کیے جاتے ہیں:

حضرت حاجی فضل احمد نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت حاجی فضل احمد نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ 1906ء کو قصبہ ''نور پور تھل'' ضلع خوشاب میں میاں ملوک علی کے ہاں پیدا ہوئے۔آپ کا گھرانہ خالصتاً علمی اور مذہبی تھا جس کے باعث شروع ہی سے تقویٰ وورع، صداقت وامانت اور اخلاق وآداب جیسے اوصاف کے حامل تھے۔28

حضرت حاجی صاحب نے حکیم نامدار اور حافظ میاں محمد رحمہما اللہ تعالیٰ سے سات سال کی عمر میں قرآن پاک پڑھ لیا۔آپ محنتی اور ذہین وفطین تھے جونہی ابتدائی درسی کتب کی تکمیل کی تو مقامی لوگوں نے اپنے گاؤں کی مسجد میں بطور مدرس تعینات کر دیا۔آپ بڑی محبت اور محنت سے اپنے فرائض تدریس انجام دیتے رہے۔

حضرت حاجی صاحب بلند سوچ کے مالک تھے۔اس لیے مختصر تعلیم پر اکتفانہ کر سکے بلکہ درس نظامی کی تعلیم کے لیے، ''کبیر والا'' ضلع ملتان تشریف لے گئے۔بعد ازاں ''مدرسہ فتحیہ'' لاہور میں اپنی تعلیم کی مکمل کی۔

28-غلام عابد خاں، پروفیسر: انوار عمر ص 374

Marfat.com

آپ نے خداداد صلاحیت کی بنیاد پر اورینٹیل کالج، لاہور میں داخلہ لیا جہاں سے فاضل عربی، ادیب فاضل اور منشی فاضل کی ڈگریاں حاصل کیں۔ آپ نے کثیر اساتذہ سے علمی استفادہ کیا۔ ان میں سے چند ایک کے اسماء گرامی یہ ہیں: پروفیسر مولانا کریم بخش، مولانا محمد احمد اور مفتی عبداللہ ٹونکی وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ۔

حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ انجمن حمایت اسلام کے مختلف تعلیمی اداروں اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ لاہور اور وطن اسلامیہ ہائی سکول برانڈرتھ روڈ لاہور میں بطور عربی معلم خدمات سرانجام دیتے رہے۔ 1966ء میں محکمہ تعلیم سے ریٹائر ہوئے۔

حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ عالم، فاضل اور صاحب طرز ادیب تھے۔ آپ لوگوں کی اصلاح نفس اور تربیت کے لیے 37 سال تک جامع مسجد نوری بیرون موری گیٹ لاہور میں خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ اردو بازار اور انارکلی، لاہور کے پڑھے لکھے لوگ آپ کے خطابات سے مستفید ہوتے رہے۔

موضع 'نور پور تھل'، ضلع خوشاب میں پیر سواگ حضرت خواجہ غلام حسین رحمہ اللہ تعالیٰ تشریف لائے جنہوں نے خطاب کے بعد عیدہ گاہ میں بیٹھ کر بیعت کرنے کا سلسلہ شروع کر دیا۔ حاجی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کے دست اقدس پر شرف بیعت حاصل کیا۔ ان کے وصال کے بعد حاجی احمد گل پہاڑ پوری رحمہ اللہ تعالیٰ اور ہیرے شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے بھی ملاقات ہوئی لیکن منزل مقصود تک پہنچانے والے مرشد کی تلاش جاری رہی۔

حضرت حاجی فضل احمد نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت صاحبزادہ علامہ محمد عمر بیر بلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے جہاں شرف بیعت حاصل کیا وہاں اعزاز خلافت سے بھی نوازے گئے۔

حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ علامہ محمد عمر بیر بلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بیر بل شریف گئے۔ اپنے اس سفرِ حاضری اور بیعت کے بارے میں یوں تحریر فرماتے ہیں:

> تلاش شیخ کے لیے مجھے والہانہ جذبہ عطاء ہوا تھا، ہر سفر و قیام میں بھی تلاش جاری رہتی تھی۔ روحانی نسبت، خاندانی نسبت کی طرح اپنا پوشیدہ کام کرتی رہتی ہے۔ طالب علمی کے زمانے میں جب کبھی بیر بل شریف کا نام سنتا تھا تو میرے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے۔ لاہور کے قیام میں کسی طرح شیخ محمد امین صاحب اور شیخ محمد شریف سے میرا قریب کا تعلق

Marfat.com

ہوا، یہ دونوں بھائی حضرت میاں صاحب شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے معتقدین میں سے تھے۔ اور حضرت میاں صاحب کے خلفاء میں حضرت بیربلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا نام اکثر ان کی گفتگو میں آتا تھا۔ اس وقت محمد عمر نامی ایک فارسی کے پروفیسر اسلامیہ کالج ریلوے روڈ ،لاہور میں بھی تعینات تھے۔ چنانچہ پہلی مرتبہ شرقپور شریف میں حاضری اعلیٰ حضرت شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے عرس مبارک کے موقع پر ہوئی۔ میں نے پروفیسر کے نام سے حضرت صاحب کو ملنا چاہا لیکن وہ پروفیسر کے نام کا ایک مغالطہ تھا۔ روضہ مبارک کے شمال مشرق میں سفید چادر میں لپٹی ہوئی ایک انتہائی خوبصورت تصویر مراقب تھی۔ مجھے بتایا گیا آپ ہیں صاحبزادہ محمد عمر صاحب۔ تھوڑے سے انتظار کے بعد مجھے دست بوس ہونے کا شرف حاصل ہوا، وہ دست بوسی محبت کی تاثیروں سے لبریز تھی۔ مجھ سے دریافت کیا گیا، وطن؟ موجودہ شغل؟ میں نے سارا جواب دیا اور میں نے یہ بھی کہا کہ میں شیرانوالہ گیٹ ہائی سکول (لاہور) میں مدرس ہوں۔ وطن سرگودھا کا سن کر فرمایا: پھر تو اپنا ہوا'' ''الحق'' وہ الفاظ ایک کرامت بھری پیشن گوئی تھی۔ مجھے اپنا کہا، اپنا بنایا اور ایسا بنایا کہ میں بھی متعجب ہوں اور دیکھنے والے بھی متعجب ہوتے ہیں۔

کہاں میں کہاں یہ نگہت گل نسیم صبح تیری مہربانی

پھر تو محبت تیز تر ہوتی گئی۔ حضور کا دیکھنا میرا علاج اور میرا سکون تھا۔ تھوڑے وقت میں کئی دفعہ بیربل شریف حاضری ہوئی اور مجنون نے لیلیٰ کو دیکھ لیا۔ عشق کی آگ روز بروز بھڑکتی گئی۔ ایک چھٹی سے بھی فائدہ اٹھانا چاہتا تھا۔ سکول میں سکول کا لباس رکھ کر شام کو گاڑی ماڑی انڈس پر چلا جاتا تھا۔ رات ڈھائی بجے تقریباً شاہ پور صدر اترتا، پھر وہاں سے نو میل کا پیدل سفر کر کے پہنچتا۔ عموماً تہجد کی نماز مسجد اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ میں پڑھتا تھا اور اذان کے بعد حضرت کی حویلی میں چلا جاتا اور دروازے پر انتظار کرتا۔ حضور! جب باہر نکلتے تو قدم بوسی کرتا، بڑی شفقت سے فرماتے: ''آ گئے ہو، ..... صبح کے ناشتے کے بعد حضور اپنے معمول کے مطابق چہل قدمی کے لیے باہر تشریف لے جاتے۔ عموماً میں ساتھ ہوتا۔ توجہات اور نوازشات کا یہ عالم تھا کہ مولانا فخر الدین صاحب، حضور کے چچازاد بھائی (جو خود بھی سلسلہ چشتیہ میں صاحب اجازت تھے) کا ایک

Marfat.com

ملفوظ ہے ''لوگ پیر خانہ میں فیض حاصل کرنے کے لیے جاتے ہیں اور جب مولوی صاحب لاہور والے آتے ہیں تو ہمیں فیض پہنچاتے ہیں''۔ مقصد اعلیٰ کے لیے تو راستے میں شیطان بھی بڑے بڑے چیلے بھیجتا ہے۔ روکنے کے لیے اور وسوسوں کے علاوہ مادی قسم کی رکاوٹیں پیش کرتا ہے۔ میرا عام تجربہ ہے جب کبھی بیربل شریف کی تیاری ہوئی چھٹی کا ملنا ایک مسئلہ بن جاتا۔ پھر ایک درویش کو سفر خرچ مشکلات پیدا کرتا ہے۔ اور بال بچوں کی طرف سے مسافر کو اطمینان بھی ضروری ہے۔ کوئی نہ کوئی مشکل اس سفر سے پہلے مانع بن جاتی لیکن اللہ جل شانہ نے عزم میں پختگی پیدا کی تھی۔ میں ہر قسم کی مشکلات میں سفر شروع کر دیتا تو ابھی راستے میں ہوتا، اگر بال بچے بیمار ہیں تو ان کی تندرستی کی خبر ملتی اور رخصت وغیرہ بھی سفر میں مانع نہ ہوتی''۔29

مزید ایک اقتباس میں تحریر فرماتے ہیں:

''بعض لوگ مجھ سے دریافت کرتے کہ آپ نے کون سی کرامت حضور میں دیکھی جس پر فدائیت کا یہ حال ہے۔ یہ سوال جمعہ سے پہلے اور جمعہ کے بعد بھی ہوتا اور بیربل شریف میں جب رہنا ہوتا تو جمعہ پڑھانا میرے فرائض میں شامل ہوتا۔ ایک جمعہ کو میں نے کہا کہ حضرت قبلہ کا سارا وجود مجھے کرامت نظر آتا ہے اور حقیقت میں صحیح محبت ہو وہ خود کرامت بن جاتی ہے، اسے کسی کرامت کو دیکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔''30

اللہ تعالیٰ نے حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو کئی بار حج بیت اللہ کی سعادت سے بہرہ ور فرمایا۔ آپ نے پہلا حج بیت اللہ 1937ء میں کیا۔ واپسی پر مرشد کامل حضرت خواجہ غلام حسن رحمہ اللہ تعالیٰ نے ملتان اسٹیشن میں استقبال کیا۔

ایک حج اپنے شیخ حضرت صاحبزادہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی معیت میں کیا تھا۔ اس سلسلے میں حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیں:

''صبح جب ہم روضہ ءمبارک پر گئے، نماز پڑھی اور سلام کے لیے حاضر ہوئے تو ایک عجیب چیز مجھے نظر آئی۔ عین سلام کے وقت میرے مشاہدے میں آیا جبکہ حضور کے بائیں طرف کھڑا تھا اور مواجہ شریف ہمارے سامنے تھا۔ ناگاہ مواجہ شریف سے ایک برّاق (تیز) نور

29-غلام عابد خاں، پروفیسر: انوار عمر ص350۔ 30-غلام عابد خاں، پروفیسر: انوار عمر ص351

Marfat.com

نکلا اور ہماری طرف آیا اور حضور رحمہ اللہ تعالیٰ سے مصافحہ کیا اور اسی نور نے میرا ماتھا چوما۔"

حضرت حاجی فضل احمد نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ علامہ محمد عمر بیربلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ مجاز، صاحب طرز ادیب، عظیم محقق اور تجربہ کار قلمکار تھے۔ آپ کے قلم سے کثیر مقالات اور سینکڑوں مضامین نکلے۔ سیرت مصطفیٰ ﷺ پر آپ کی عظیم تصنیف "نور الھدیٰ فی سیرۃ المصطفیٰ ﷺ" ہے جو سیرت طیبہ کے موضوع پر منفرد نوعیت کی کتاب ہے۔

حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ جوان ہمت بزرگ تھے۔ انہوں نے اشاعت اسلام کے لیے ماہنامہ "سلسبیل" لاہور کا اجراء کیا، اشاعت کتب کے لیے "ادارہ تصوف" قائم کیا اور درس و خطاب کے لیے "مسجد عمر" کی بنیاد رکھی۔ انہوں نے تینوں اداروں کے ذریعے بھرپور اشاعت دین کا فریضہ سرانجام دیا۔

حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۱۴ جمادی الاوّل ۱۴۱۲ھ مطابق 22 نومبر 1991ء کو سروس ہسپتال لاہور میں وصال فرمایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○

خدام نے غسل اور تجہیز و تکفین کا فریضہ سرانجام دیا۔ مجاہد ملت حضرت مولانا محمد عبدالستار خان نیازی رحمہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مسجد عمر سے متصل خانقاہ میں تدفین عمل میں لائی گئی۔ آپ کا سالانہ عرس مبارک اسی مسجد میں منعقد ہوتا ہے۔ مزار مرجع خلائق ہے۔

حضرت حاجی فضل احمد نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کے وصال کے بعد حضرت صاحبزادہ علامہ محمد عمر بیر بلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے صاحبزادہ جناب خالد سیف اللہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین مقرر ہوئے۔ صاحبزادہ صاحب جوان سال اور جوان ہمت ہیں۔ آپ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی اشاعت اور والد گرامی کے مشن کی تکمیل میں شب و روز کوشاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے اعلیٰ مقاصد کے حصول میں کامیابی سے ہمکنار [illegible] آمین!

Marfat.com

﴿نواں باب﴾

حضرت سید حاکم علی شاہ المعروف ابوالرضاء رحمہ اللہ تعالیٰ

﴿پکی ٹھٹھی نزد سمن آباد، لاہور﴾

(1880ء.....1940ء)

Marfat.com

حضرت سید حاکم علی شاہ المعروف ابوالرضا رحمہ اللہ تعالیٰ

ولادت باسعادت:

حضرت سید حاکم علی شاہ المعروف ابوالرضا رحمہ اللہ تعالیٰ ۱۲۹۷ھ مطابق 1880ء میں موضع ''کوٹلی منو''، ضلع گوجرانوالہ کے سید شہاب الدین شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صبح صادق کے وقت پیدا ہوئے 1۔ والد گرامی بڑے متقی، پرہیز گار، عابد، زاہد، خداترس اور متشرع تھے۔ والدین نے آپ کا نام ''سید حاکم علی'' تجویز کیا۔

ابوالرضا کی توجیہ:

جب حضرت سید حاکم علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ جوان ہوئے تو آپ کی ولایت کی شہرت عام ہو گی۔ لوگ عقیدت ومحبت سے آپ کی خدمت میں آنے لگے۔ آپ کی طبیعت نے ایسے ماحول کو پسند نہ کیا تو دریا بیاس کے کنارے جا کر ڈیرہ لگالیا اور لوگوں سے الگ تھلگ ہو کر یادِ الٰہی میں مصروف ہو گئے۔ کثرت ریاضت اور زہد کے باعث خورد ونوش کی طرف توجہ نہ دے سکے جس کے سبب آپ میں نقاہت اور کمزوری آ گئی۔ انہی دنوں میں آپ کو ہاتف غیبی نے ''ابوالرضا'' کے لقب سے تین بار پکارا، ''پکی ٹھٹھی'' آبادی (نزد سمن آباد) میں قیام کرنے اور حرمین شریفین کی حاضری کی سعادت کا اشارہ بھی ملا۔ آپ ہر کام حصول رضائے باری تعالیٰ کے لیے کیا کرتے تھے۔ جس وجہ سے ''ابوالرضا'' کے لقب سے مشہور ہو گئے۔2

حلیہ مبارک:

آپ کا چہرہ مبارک سفید، بال سیاہ و گھنگریالے، گفتار و رفتار میں میانہ روی، خلق خدا سے شفقت و

1- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: چشمہ فیض شیر ربانی ص 470۔ 2- حنیف شاہد: تذکرہ ابوالرضا ص 8

Marfat.com

محبت فرمانے والے اور قد میانہ اور پر گوشت تھا۔ لباس سنت کے مطابق کُرتا، تہبند اور دستار پر مشتمل تھا۔

شجرہ نسب:

حضرت ابو رضا شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ صحیح النسب سادات گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کا مختصر نسب نامہ یوں ہے: سید حاکم علی بن شہاب الدین بن سید پیر بخش شاہ بن میاں سید امیر بخش رحمہم اللہ تعالیٰ۔ اٹھارہویں پشت میں جا کر آپ کا نسب نامہ حضور غوث اعظم بغدادی رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔

زبان سے نکلنے والا پہلا لفظ:

حنیف شاہد کا بیان ہے کہ حضرت ابوالرضا شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ ابھی تین دن کے تھے کہ آپ کی زبان مبارک سے لفظ ''اللہ'' نکلا۔ اسم اعظم ''اللہ'' سن کر لوگ حیران و متعجب ہوئے اور خوش بھی۔ خوش اس لیے ہوئے کہ آپ کے مادرزاد ولی اللہ ہونے کی دلیل تھی۔3

تعلیم و تربیت:

حضرت سید حاکم علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی بات بات سے ذہانت و فطانت ٹپکتی تھی۔ جو بات ایک بار سن لیتے وہ کبھی نہ بھولتے۔ حنیف شاہد صاحب کا بیان ہے کہ ایک دن آپ کے والد بزرگوار آپ کی انگلی تھامے جا رہے تھے کہ اچانک جھاڑیوں سے ایک بزرگ نکل کر سامنے آ گئے، والد بزرگوار سے مخاطب ہو کر اور آپ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یوں کہا: ''ان کو عالم دین بنانا، بڑے ہو کر یہ ولی کامل ہوں گے'' انہوں نے اپنی گود میں بٹھا کر شفقت کا اظہار فرمایا اور اپنا لعاب دہن آپ کے منہ میں ڈالا۔ پھر وہ بزرگ غائب ہو گئے تلاش کرنے کے باوجود نہ مل سکے۔

آپ نے کسی ادارے یا سکول میں داخل ہو کر باقاعدہ تعلیم حاصل نہیں کی البتہ اپنے گھر میں مولانا غلام اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ اور مولانا سید شہاب الدین والد گرامی سے قرآن کریم اور دیگر علوم اسلامیہ کی تحصیل فرمائی۔4

عوام میں مقبولیت:

جو شخص رضائے الٰہی اور رضائے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اپنی زندگی وقف کر دیتا ہے اور ہمہ وقت ذکر و فکر میں گزارتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی محبت اپنے بندوں کے دلوں میں ڈال دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسکا

3- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: چشمہ فیض شیر ربانی ص 470 4- حنیف شاہد: تذکرہ ابوالرضا ص 7

Marfat.com

وعدہ یوں فرما رکھا ہے: ''فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوْلِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنِ ○'' پس تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔ تم میرا شکر ادا کرو اور ناشکری نہ کرو''۔ حسب وعدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی محبت اپنے بندوں کے دلوں میں ڈال دی۔ شب و روز مختلف مقاصد کے حصول اور مسائل کے حل کے لیے کثیر تعداد میں لوگ آپ کے حضور آنا شروع ہو گئے۔ آپ ان کی گفتگو سنتے اور مفید ترین مشوروں سے نوازتے۔ ایسے ہمہ وقت عوام و خواص کو استفادہ کرنے کا موقع میسر آیا۔ لوگوں نے آپ سے فیوض و برکات کی دولت حاصل کی۔

قرآن فہمی میں کمال:

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ عالم ربانی تھے اس لیے خطبہ جمعۃ المبارک اور دیگر مواقع و تقریبات میں قرآن کی ایک آیت کی چودہ چودہ تفسیریں بیان کرتے اور اپنے موضوع کی مناسبت سے احکام الٰہی دل و دماغ میں اتار دیتے۔ آپ کا انداز بیان سادہ عام فہم اور دلنشین تھا یہی وجہ ہے کہ خطاب سننے کے لیے دور دراز سے لوگ حاضر ہوتے تھے۔

ہمہ صفات کی جامع شخصیت:

اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو بہت سی خوبیوں سے نوازتا ہے جو ان صفات کے باعث نہ صرف لوگوں میں محبوب بن جاتے ہیں بلکہ خلق خدا کو زیادہ سے زیادہ استفادہ کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں میں سے ایک حضرت ابو رضا شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ بھی تھے۔ آپ ممتاز عالم دین تھے اور مقرر بھی، مفسر تھے اور محدث بھی، بے مثل خوشنویس تھے اور طبیب حاذق بھی الغرض آپ ہمہ صفات کی جامع شخصیت کے مالک تھے۔

قرآن سے محبت:

ہر چیز کا خالق رب العالمین ہے۔ خالق سے محبت کا تقاضا ہے کہ اس کی رضا تلاش کی جائے اور اس کے کلام (قرآن مجید) سے محبت کی جائے۔ حضرت ابو رضا شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کو تلاوت کلام پاک سے جنون کی حد تک لگاؤ تھا۔ ایک دفعہ تلاوت قرآن میں مصروف تھے کہ اچانک آپ کے صاحبزادہ سید اکبر علی شاہ صاحب شدید علیل ہو گئے۔ اہل خانہ نے متعدد پیغامات پہنچائے لیکن آپ مسجد میں مسلسل تلاوت قرآن میں مصروف رہے۔ تلاوت سے فارغ ہو کر جب گھر تشریف لائے تو صاحبزادہ صاحب اللہ تعالیٰ کے حضور پہنچ چکے تھے اور والدہ محترمہ نے ناراضگی کے عالم میں آپ سے فرمایا: جاؤ تم قرآن کے اور قرآن تمہارا، اب کیا

Marfat.com

لینے آئے ہو؟'' آپ فرمایا کرتے تھے کہ والدہ محترمہ نے خواہ یہ الفاظ بحالت ناراضگی ارشاد فرمائے تھے لیکن میرے لیے دعا ثابت ہوئے ہیں۔اس دن کے بعد آپ کو تلاوت قرآن سے پہلے سے بھی زیادہ دلی لگاؤ ہو گیا۔جب تک ایک دن میں کئی بار تلاوت قرآن نہ کر لیتے طبیعت کو سکون اور دل کو سرور نہ آتا۔ایک مرتبہ تلاوت قرآن سے قلبی لگاؤ اور محبت کے بارے میں ارشاد فرمایا: ''تلاوت قرآن پاک میری خوراک، میری روح اور میرے دل کا سرور ہے۔میں اس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔مگر خوراک کے بغیر زندہ رہ سکتا ہوں''۔5

غیر شرعی رسوم سے نفرت:

ہر مسلمان کو غیر شرعی امور و رسومات سے اجتناب کرنا ضروری ہے تا کہ شرعی رسومات اور اسلامی شعار کا حصہ نہ بن سکیں۔حضرت ابو رضا شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ بھی غیر شرعی رسومات سے پرہیز کرتے اور نفرت کی نظر سے دیکھتے۔ایک دفعہ ہندوؤں کے ''لوہڑی'' کے تہوار کے موقع پر ہندوؤں اور سکھوں کے نوجوان لڑکوں کے ساتھ مل کر مسلمان لڑکے بھی لوہڑی مانگ رہے تھے۔آپ نے اسی کیفیت میں انہیں دیکھ لیا اور برہم ہوئے۔آپ نے ایک جلسہ عام میں دوران خطاب مسلمان لڑکوں کی اس حرکت کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا: مسلمانوں نے اس مذموم حرکت کے باعث اپنے خدا اور رسول ﷺ کو ناراض کر لیا ہے۔لہٰذا وہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ سے معافی مانگیں''۔آپ کی گفتگو سے نوجوانوں پر اتنا اثر ہوا کہ نہ صرف انہوں نے معافی مانگی بلکہ آئندہ کبھی بھی غیر اسلامی رسومات کا ارتکاب نہ کرنے کا آپ سے وعدہ کیا۔دور حاضر میں پتنگ بازی، اپریل فول، وی۔سی۔آر پر عریانی فلمیں، ٹی۔وی پر نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کے ڈانس اور ریڈیو وغیرہ پر گانے سب غیر اسلامی امور ہیں جن سے مسلمانوں کو مکمل طور پر پرہیز کرنا ضروری ہے۔اس سلسلے میں سب سے بڑا جرم حکمران طبقے کا ہے جو اسلامی تعلیمات کے نشر کرنے کی بجائے شیطانی تعلیمات کو ترجیح دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے ظالم، خونخوار اور عوام دشمن حکمرانوں سے مکمل طور پر نجات عطا فرمائے۔وطن عزیز کو نظام مصطفیٰ ﷺ کا گہوارہ بنائے۔6

شرقپور شریف میں حاضری و شرف بیعت:

ایک رات حضرت ابوالرضا شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے خواب میں غیبی اشارہ پایا کہ ایک بزرگ آپ کا

5۔حنیف شاہد: تذکرہ ابوالرضا ص 12۔ 6۔حنیف شاہد: تذکرہ ابوالرضا ص 15

Marfat.com

بازو پکڑ کر ''شرقپور شریف'' میں لے جا رہا ہے اور اتنے میں آپ کی آنکھ کھل گئی۔ اس دور میں قطب وقت شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی ولایت کی شہرت عروج پر تھی۔ آپ صبح بیدار ہوتے ہی شرقپور شریف کی طرف عازم سفر ہو گئے۔ جب حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے محبت سے فرمایا: شاہ صاحب! ہم تو کافی دیر سے تمہارا انتظار کر رہے تھے۔ آخر آپ آ ہی گئے''۔ مزید شفقت فرماتے ہوئے شاہ صاحب کو اپنے سینے سے لگا لیا اور شرف بیعت سے نوازا۔ بعد ازاں آپ مرشد کامل سے اجازت لیکر موضع ''کوٹلی منو'' تشریف لے آئے۔ یہ 1924ء کا واقعہ ہے۔

شرقپور شریف میں سلسلہ آمد و رفت:

گوہر مقصود اور شرف بیعت حاصل کرنے کے بعد جب گھر تشریف لائے تو دل مرشد کامل کی طرف کھینچنے لگا۔ آپ نے حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آمد و رفت کا سلسلہ شروع کر دیا۔ جمعۃ المبارک کا خطبہ جو جامع مسجد موضع ''کوٹلی منو''، ضلع گوجرانوالہ میں ارشاد فرماتے تھے، کو موقوف کر کے مرشد کامل کے ارشادات عالیہ، خطبات اور مواعظ حسنہ سے مستفید ہونے کے لیے ہر جمعہ کو شرقپور شریف میں حاضر ہونے لگے۔ مرشد و مرید میں قرب کی منزل تیزی سے طے ہونے لگی اور راز و نیاز میں اضافہ ہونے لگا۔

عطاء خلافت:

بارگاہ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ میں آمد و رفت کا سلسلہ شروع ہوئے کوئی زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ مرشد کامل نے خلافت و اجازت کے قبول کرنے والے ظرف کو بھانپ لیا اور خلافت سے نواز دیا۔ آپ سے خصوصی نسبت قائم ہونے اور خلافت عطا ہونے کے بعد حضرت شاہ صاحب کی حالت مجذوبانہ شکل اختیار کر گئی۔ ہمہ وقت ذکر اور یاد الٰہی میں گزارنے لگے۔ بقول حضرت صاحبزادہ سید یوسف رضا صاحب دامت برکاتم العالیہ (سجادہ نشین آستانہ حضرت ابوالرضا شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ) کو براہ راست حضور غوث پاک رحمہ اللہ تعالیٰ سے سلسلہ قادریہ میں اجازت حاصل تھی۔ مرشد کامل کی عطا کردہ دستار اور ٹوپی دونوں چیزیں اب بھی حضرت ابوالرضا رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزار مبارک میں بطور تبرک محفوظ ہیں۔7

ریاضت و مجاہدہ:

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ سے نسبت قائم ہونے کے چھ مہینے بعد حضرت ابو رضا شاہ

7- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: چشمہ فیض شیر ربانی ص 475

Marfat.com

رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے گاؤں کی مسجد میں معتکف ہو گئے۔ شب و روز ذکر محبوب، ذکر الٰہی، درود و سلام، تلاوت قرآن، مراقبہ، عبادت و ریاضت اور تصورِ شیخ میں رہنے لگے۔ مسجد میں مجذوبانہ کیفیت میں چہل قدمی کرتے، جلتے ہوئے چراغ پر نظر ڈالتے تو گل ہو جاتا اور دوبارہ نظر ڈالنے سے خود بخود تیز روشنی سے جلنے لگتا۔ شروع شروع میں نمازی حضرات اس صورتحال سے حیران ہو جاتے لیکن بعد میں عادی ہونے کے سبب پریشانی کا تصور جاتا رہا۔ اس دوران آپ اپنے چہرۂ انور کو کپڑے سے چھپائے رکھتے تھے اور زیادہ گفتگو سے بھی اجتناب کرتے۔ ایک دفعہ مرشد کامل سے رخصت لیکر واپس ہوئے تو دریائے راوی کے کنارے پر ڈیرہ ڈال دیا۔ اس موقع پر ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر ذکر الٰہی، وظائف اور تلاوت قرآن میں مصروف رہے حتیٰ کہ ایسی حالت میں کئی قرآن پاک ختم کیے۔[8]

کرم بالائے کرم:

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ ہر آنے والے شخص کی اصلاح و تربیت کی طرف خصوصی توجہ فرمایا کرتے۔ اگر عوام حاضر ہوتے تو ذکر الٰہی یا دیگر وظائف بتا کر اور اگر علماء حاضر ہوتے تو علماء ربانی کی کتب عطا فرما کر۔ ایک دفعہ حضرت سید حاکم علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ مرشد کامل کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے تصوف کے موضوع پر حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی مشہور زمانہ کتاب ''فتوح الغیب'' مطالعہ کے لیے عطا فرمائی۔ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد شاہ صاحب نے مرشد کامل کی خدمت میں حاضر ہو کر کتاب مذکورہ کی ایک عبارت کا مفہوم دریافت کیا۔ آپ نے جواب دیا: اس کا مطلب ہے ''زندہ موت''۔

مرشد کامل کی خصوصی شفقت:

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ سادات کرام کا بے حد احترام و اکرام فرمایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت ابو رضا شاہ صاحب نے عرض کیا: حضور! فیوض و برکات میں مزید اضافہ فرما دیں۔ آپ نے جواب دیا: جو تمہیں عطا کیا جا چکا ہے اسے سنبھالو۔ جب اصرار کیا تو فرمایا: ممکن ہے کم ہو جائے یا زیادہ لہٰذا تم اسے سنبھالو۔ جب انہوں نے مزید اصرار کیا تو آپ نے خصوصی دعاء سے نوازا اور سلسلہ قادریہ کی منازل طے کرانے کی اجازت بھی عطا فرما دی۔ اس کے بعد حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو جو مقام و عروج حاصل

8- حنیف شاہد: تذکرہ ابوالرضا ص 18

Marfat.com

ہو اوہ کسی عقیدت مند سے پوشیدہ نہیں ہے۔

تاثیر نگاہ ولایت:

حضرت سید ابوالرضا شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ مرشد کی نظر فیض سے ولی کامل بن چکے تھے اور آپ کی نظر میں بھی تاثیر ولایت کے جوہر پیدا ہو گئے۔ ایک دفعہ لاہور کے بڑے ڈاکخانہ (G.P.O) سے انارکلی کی طرف تشریف لے جا رہے تھے۔ راستے میں جناب حکیم سراج الدین کے مطب سے گزرے تو حکیم صاحب پر ایک جلالی نظر ڈالی اور تیزی سے گزر گئے۔ پھر واپس ہوئے اور ان پر نظر ڈال کر ڈاکخانہ کی طرف نکل گئے۔ نگاہ ولایت نے حکیم صاحب پر گہرا اثر کیا اور جسم میں آگ سی لگ گئی تھی۔ وہ اپنی دکان سے باہر آ کر سوچنے لگے کہ آپ سے کیسے رابطہ قائم کیا جائے۔ اچانک پھر دکان کی طرف تشریف لائے اور حکیم صاحب آپ کو روکنے میں کامیاب ہو گئے۔

حضرت شاہ صاحب اور حکیم صاحب کے درمیان جو مکالمہ ہوا وہ مندرجہ ذیل ہے:

حضرت شاہ صاحب: یہ سڑک تو سرکاری ہے آپ مجھے کیوں روک رہے ہیں؟

حکیم صاحب: حضور! سڑک خواہ سرکاری ہے لیکن میں نے تو سرکار کو اپنی دکان میں بٹھانے کے لیے روکنے کی کوشش کی ہے

حضرت شاہ صاحب: میں کبھی کسی کے پاس نہیں ٹھہرتا، آپ مجھے کیوں ٹھہراتے ہو؟

حکیم صاحب: شاید مجھے بھی آپ کو ٹھہرانے کی ضرورت نہ پڑتی لیکن آپ کی نگاہ جلالی نے مجھے گھائل کر دیا ہے۔

حضرت شاہ صاحب: آخر کیا چاہتے ہو؟

حکیم صاحب: حضور! اگر آپ چند لمحے ہماری دکان پر تشریف رکھیں تو ہماری خوش قسمتی ہو گی۔

اس مختصر سی گفتگو کے بعد آپ بطور شفقت دکان میں جلوہ افروز ہو گئے۔ حکیم صاحب نے مہمان نوازی کے ساتھ ساتھ آپ کی حجامت بنوائی، ناخن ترشوائے، غسل کا اہتمام کیا اور پاؤں دھو کر دعائیں لیں۔

فراست کاملہ:

حضرت ابوالرضا شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ ایک دفعہ پھراتے پھرتے موضع ''کھمبہ'' (نزد علی رضا آباد) تشریف لے گئے۔ جب گاؤں میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ نمبردار کے ڈیرے پر چند آدمی حقہ نوشی میں مصروف تھے۔ ان میں سے محمد بخش نامی شخص نے آپ کو آتے دیکھ کر ایک چارپائی پر تکیہ لگا دیا اور بیٹھنے کے

Marfat.com

لیے عرض کیا۔ آپ نہایت عاجزانہ کیفیت میں چار پائی پر بیٹھ گئے۔ نمبردار، محمد بخش کا ہاتھ پکڑ کر دور لے گیا اور اسے کہا: اس فقیر سے کوئی ایسی ویسی گفتگو نہ کرنا کیونکہ یہ کسی خفیہ پولیس کا اہلکار ہو سکتا ہے۔ مختصری گفتگو کے بعد دونوں آپ کی خدمت میں آ کر بیٹھ گئے۔ آپ نے دونوں سے مخاطب ہو کر فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں سرکاری ملازم ہوں اور ملازم بھی خفیہ پولیس کا ہوں لیکن جس پولیس کا تم تصور کرتے ہو اس کا نہیں ہوں"۔ اس گفتگو نے دونوں کے دلوں پر گہرا اثر کیا، دونوں نادم ہوئے اور دست بستہ ہو کر معافی مانگی۔ تائب ہو کر اپنی زندگی اسلامی اصولوں کے مطابق گزارنے کا وعدہ کیا۔[9]

مجذوبانہ کیفیت:

سید الاولیاء، قطب ربانی، حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ فیض سے حضرت سید ابو الرضا شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ تیز رفتاری سے ولایت و سلوک کی منازل طے کرتے گئے۔ شروع شروع میں اکثر مجذوبانہ کیفیت طاری ہو جاتی تھی اور اسی حالت میں مختلف سمتوں کا سفر اختیار کر لیتے تھے۔ اسی کیفیت میں آپ نے موضع جویانوالہ ضلع شیخوپورہ، شرقپور شریف، چھانگا مانگا جنگل، موضع گوہاوا ضلع لاہور، قصور، موضع کھمبہ (نزد علاقہ نواب صاحب المعروف علی رضا آباد) موضع اور بابو صابو وغیرہ کا سفر کیا۔ کئی کئی ایام تک ان مقامات پر قیام فرمایا۔ 31 سال تک "کوٹلی منو" ضلع گوجرانوالہ میں قیام کے بعد 1944ء کو مجذوبانہ حالت میں نکلے۔ مجذوبانہ کیفیت کا زمانہ پانچ سال کا ہے۔ بالآخر آپ نے پکی ٹھٹھی (نزد سمن آباد، لاہور) کو قیام کے لیے اختیار فرمایا۔ بیت الرضا (پکی ٹھٹھی نزد سمن آباد، لاہور) میں زندگی کے آخری چھ سال قیام فرمایا۔

آغاز رشد و ہدایت:

حضرت ابوالرضا رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے قیام اور سلسلہ رشد و ہدایت کا آغاز کرنے کے لیے پکی ٹھٹھی (نزد سمن آباد، لاہور کا انتخاب فرمایا۔ اس مقام پر آپ نے عوام الناس کی اصلاح اور تربیت کی غرض سے سلسلہ رشد و ہدایت شروع کر دیا۔ آپ کی کوششوں سے سینکڑوں لوگ نمازی بنے، ہزاروں گناہوں سے تائب ہوئے اور انہوں نے اپنی تخلیق کے مقصد کو پالیا۔ کئی غیر مسلم لوگ تبلیغی مساعی سے متاثر ہو کر آپ کے دست حق پرست پر مسلمان ہوئے۔

9- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: چشمہ فیض شیر ربانی ص 476

Marfat.com

غریب پروری کی اعلیٰ مثال:

اولیاء اللہ کا ایک امتیازی وصف غریب پروری ہے۔ حضرت سید حاکم علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ بھی اس وصف کے حامل تھے۔ حنیف شاہد صاحب کا بیان ہے کہ آپ ایک حجام سے حجامت بنوایا کرتے تھے۔ جب وہ مال دار بن گیا تو آپ نے دوسرے حجام سے حجامت بنوانا شروع کر دی۔ کچھ عرصہ بعد جب وہ بھی صاحب ثروت ہو گیا تو آپ نے میراں بخش نامی تیسرے حجام سے رابطہ کر لیا۔ میراں بخش کو نہ تو تجربہ تھا اور نہ ہی اس کے پاس بہتر کام کرنے والے اوزار تھے لیکن آپ پھر بھی مسلسل ان سے حجامت بنواتے رہے اور گاہے بگاہے ان کے بارے میں تعریفی کلمات بھی ارشاد فرماتے حتیٰ کہ وہ بھی متمول بن گیا۔ ایک دن آپ نے اپنے خادم خاص کو ارشاد فرمایا: آج جو نذر و نیاز آئی ہے وہ میراں بخش حجام کو دے دو' خادم نے فوراً تعمیل ارشاد کیا۔10

عاجزی وانکساری:

صالحین کا ایک نمایاں وصف کمال درجہ کی عاجزی وانکساری ہے۔ حضرت سید حاکم علی شاہ المعروف ابوالرضا رحمہ اللہ تعالیٰ میں بھی یہ وصف بطور کمال پایا جاتا تھا۔ جب پانی سے دودھ بننے کی کرامت کا آپ سے ظہور ہوا، تو خدام فرط محبت سے جمع ہو گئے۔ آپ نے عاجزی وانکساری کی بنا پر ان سے مخاطب ہو کر فرمایا: تم مجھے درخت کا ایک پتہ تصور کرو جو تمہارے کسی کام نہیں آ سکتا''۔ اس موقع پر آپ کی دنیا و مافیھا سے بے رغبتی کا یہ عالم تھا کہ اپنا جوتا مبارک اتار کر ایک مرید کو دے دیا، دستار اتار کر دوسرے کو عنایت فرما دی اور عصا مبارک (جو آپ کے دست اقدس میں ہوا کرتا تھا) گاؤں کے نمبردار کے سپرد کر دیا اور اس سے مخاطب ہو کر فرمایا: تم اس کے ساتھ عدل وانصاف قائم کرنا اور کسی پر ظلم وستم نہ کرنا''۔

جب کوئی شخص خدمت میں حاضر ہوتا تو آپ آنے کا سبب دریافت فرماتے۔ اگر وہ عرض کرتا کہ حضور! آپ کی زیارت کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ تو فرماتے: بھائی! میں زیارت کے قابل کون ہوتا ہوں؟ البتہ آپ تشریف لانے سے مجھے زیارت ضرور ہو گئی ہے۔ ایسے دوسروں کو اپنے آپ پر ترجیح دیتے اور ہر معاملے میں اولیت دیتے۔

ہندو جوگی اور اس کے ساتھیوں کا تائب ہو کر مسلمان ہونا:

حضرت ابوالرضا شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی تبلیغی کوششوں سے تائب ہونے والوں کے کثیر واقعات ہیں۔

10- حنیف شاہد: تذکرہ ابوالرضا ص25

Marfat.com

ان میں سے ایک واقعہ یہ ہے کہ ''نواں شہر''، ضلع جالندھر کے مضافات میں آپ کی ایک ہندو جوگی اور اس کے ایک سو چیلوں سے ملاقات ہوگئی۔ ہندو جوگی صاحبِ استدراج شخص تھا اس نے آپ کو معمولی شخصیت تصور کرتے ہوئے گستاخانہ لہجے میں گفتگو کی۔ آپ نے جوگی سے مخاطب ہوکر فرمایا: آؤ ہم لاہور میں پشاور بنائیں''۔ جوگی نے بطور طنز کہا: ضرور بنائیں جی''۔ اور ساتھ ہی فضا میں اڑنا شروع کر دیا۔ جوگی کے فضاء میں بلند ہونے کے ساتھ ہی چند ٹوکرے بھی فضاء میں دکھائی دیے جو آہستہ آہستہ زمین کے قریب آ گئے۔ آپ نے ٹوکروں کی طرف متوجہ ہوفرمایا: اگر تم ہمارے لیے ہو تو ہمارے قریب آ جاؤ اور اگر اس کے لیے ہو تو اس (جوگی) کے پاس چلے جاؤ۔ ارشاد سنتے ہی وہ ٹوکرے جو مختلف پھلوں اور مٹھائیوں پر مشتمل تھے، آپ کے قریب آ گئے۔ یہ منظر دیکھ کر ہندو جوگی اور اس کے پچاس چیلے دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ 11

حرمین شریفین کی حاضری:

حرمین شریفین کی حاضری انسانی زندگی میں انقلاب برپا کر دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت حضرت ابوالرضا شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کو بھی عطا فرمائی۔ آپ کے خادم خاص محمد دین صاحب نے حاضر خدمت ہوکر حج کے سلسلہ میں عرض کیا اور آمد و رفت کے جملہ اخراجات خود برداشت کرنے کا وعدہ بھی کیا۔ آپ نے برضاء و رغبت اجازت عنایت فرما دی اور خود بھی یہ سعادت حاصل کرنے کے لیے عازم سفر ہوئے۔ اپنے باصفا خادم محمد دین سے از راہ شفقت و محبت وعدہ فرمایا کہ: آپ قیامت کے روز میرے ساتھ ہوں گے''۔

معمولاتِ مبارکہ:

حضرت سید حام سی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ ولی کامل اور عاشق رسول ﷺ تھے۔ آپ کی ہر ممکن کوشش ہوتی کہ ہر معاملہ میں سنت مصطفیٰ ﷺ پر عمل کیا جائے۔ آپ کے معمولات کا مختصر خاکہ یوں ہے کہ نماز تہجد قاعدگی سے ادا فرماتے، اذان فجر سے قبل تک دیگر وظائف کے علاوہ درود خضری پڑھتے۔ نماز فجر سنت کے طابق اجالے میں ادا کرتے۔ نماز کے بعد اوراد و وظائف میں مصروف ہو جاتے۔ شماروں پر درود شریف پڑھتے اور طلوع آفتاب کے بعد نماز چاشت ادا کرتے۔ مسجد میں لکھے ہوئے اسماء الحسنیٰ کو محبت و عقیدت سے چومتے پھر گھر میں تشریف لے جاتے۔ مہمانوں یا اہل خانہ سے مل کر ناشتہ کرتے۔ مہمانوں سے دینی معاملات

11- حنیف شاہد: تذکرہ ابوالرضا ص 32

Marfat.com

واحکام کے حوالے سے گفتگو فرماتے۔ پھر کچھ وقت کے لیے آرام فرماتے۔ نماز ظہر کا وقت قریب ہونے پر استنجا اور وضو کر کے اس کی تیاری فرماتے۔ سنت کے مطابق نماز ظہر گرمیوں میں تاخیر سے اور سردیوں میں تعجیل سے ادا فرماتے۔ نماز ظہر کے بعد اوراد و وظائف میں مصروف ہو جاتے۔ وظائف سے فراغت پر مہمانوں سے ملاقات کرتے یہ سلسلہ نماز عصر تک جاری رہتا۔ نماز عصر کی ادائیگی کے بعد دلائل الخیرات، الحزب البحر اور دوسرے وظائف میں مصروف ہو جاتے۔ پھر نماز مغرب ادا فرماتے۔ آنے والے مہمانوں کو سنتِ نبوی ﷺ کے مطابق کھانا کھلاتے۔ وقت ہونے پر نماز عشاء ادا کرتے۔ بعد ازاں آنے والے مہمانوں کو صبح جانے کی اجازت عطاء فرماتے۔ مہمانوں کو تعلیمات اسلامیہ کے مطابق ضروری ضروری مسائل کا درس دیتے۔ بالخصوص اپنے مرشد کامل حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیارے ارشادات عالیہ سناتے جو ان کے دل و دماغ میں نقش ہوتے جاتے۔ نماز عشاء کے بعد مختصری گفتگو کے بعد اوراد و وظائف سے فارغ ہو کر اپنی خواب گاہ میں آرام فرما ہو جاتے۔

کشف و کرامات

حضرت سید حاکم علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی کرامات کثیر ہیں جن میں سے چند ایک سطور ذیل میں پیش کی جاتی ہیں:

ہر چیز سے کلمہ طیبہ پڑھنے کی آواز آنا:

قرآنی تعلیمات کے مطابق کائنات کا ذرہ ذرہ حمد باری تعالیٰ، تسبیح و تقدیس اور کلمہ طیبہ کے ورد میں مصروف و مشغول ہے۔ ارشاد ربانی ہے: ''یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ'' (یعنی آسمانوں اور زمین کی ہر چیز تسبیح باری تعالیٰ کرتی ہے)۔ یہ تسبیح و تقدیس اور کلمہ طیبہ کے ذکر کی آواز عام لوگ نہیں سن سکتے البتہ اہل اللہ خود بھی سنتے ہیں اور دوسروں کو بھی سنوا دیتے ہیں۔ ان کی ہر چیز پر حکومت ہوتی ہے اور ہر چیز ان کے حکم کی تعمیل کرتی ہے۔ حضرت سید حاکم علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ جب سفر حرمین شریفین کے لیے روانہ ہوئے تو آپ کے ساتھ چند خدام تھے۔ سب کو کلمہ طیبہ پڑھنے کا حکم دیا۔ خدام کا بیان ہے کہ ہم نے اپنے کانوں سے سنا کہ آپ کے ارشاد پر در و دیوار بلکہ ہر چیز اور ذرے ذرے سے کلمہ طیبہ پڑھنے کی آواز بلند

Marfat.com

ہوئی۔ یہ آواز اس قدر بلند اور گونج دار تھی کہ ہمارے لیے ایک دوسرے کی بات سننا مشکل ہو گیا۔12

پانی کا دودھ بننا:

حنیف شاہد صاحب کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو رضا شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اعتکاف سے فراغت پر خدام سے فرمایا: میں ٹینکی میں پانی ڈالتا ہوں تم ٹونٹیوں کو کھول دو تا کہ صفائی کا عمل مکمل ہو جائے۔ آپ نے پانی ڈالنا شروع کر دیا تو لوگوں نے جب ٹونٹیاں کھولیں تو پانی کی بجائے دودھ جاری ہو گیا یعنی پانی دودھ میں تبدیل ہو گیا۔ یہ منظر دیکھ کر خدام قدم بوسی کے لیے قریب آئے۔ آپ نے فرمایا: میں نے تمہاری نماز جنازہ پڑھ دی ہے تم بھی میری نماز جنازہ پڑھ دو۔ ہاں تم اللہ تعالیٰ اور رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا تا کہ قیامت کے دن کامیاب ہو جاؤ۔ 1924ء میں اس کرامت کا ظہور موضع ''کوٹلی منو'' ضلع گوجرانوالہ میں ہوا۔

طعام میں برکت ہونا:

حضرت سید ابوالرضا شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی اللہ رکھی نامی ایک خادمہ تھیں جو پکی ٹھٹھی نزد سمن آباد، لاہور کی رہنے والی تھی۔ اس نے ایک دفعہ آپ کی دعوت کی جو آپ نے سنت نبوی ﷺ تصور کرتے ہوئے قبول فرمالی۔ خادمہ نے قلیل مقدار میں کھانا تیار کیا تھا لیکن آپ کے ساتھ آنے والے خدام کثیر تعداد میں تھے۔ آپ نے کھانا ایک چادر میں ڈھانپ دیا اور اپنے دست اقدس سے بسم اللہ پڑھ کر تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ قلیل مقدار کھانا سب خدام، متوسلین اور عقیدت مندوں نے خوب سیر ہو کر کھایا اور اصل کھانے کی مقدار بچ بھی گیا۔

دودھ میں برکت ہونا:

حنیف شاہد صاحب کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اچانک شام کے وقت چالیس مہمان آ گئے۔ آپ نے ایک خادم کو دودھ لانے کا حکم دیا۔ خادم نے خدمت میں دودھ پیش کر دیا جو صرف چند افراد کے لیے کافی ہو سکتا تھا۔ آپ نے بسم اللہ پڑھ کر خدام کو دودھ پلانا شروع کر دیا۔ سب مہمانوں نے خوب سیر ہو کر دودھ نوش کیا لیکن دودھ اصل مقدار کے مطابق بچ بھی گیا۔

12- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: چشمہ فیض شیر ربانی ص 479

Marfat.com

ایک وقت میں متعدد مقامات پر موجود ہونا:

بہت سے اولیاء کرام ایک وقت میں متعدد مقامات پر موجود پائے گئے یعنی انہیں ایک وقت میں متعدد مقامات پر دیکھا گیا ہے۔ حنیف شاہد صاحب کا بیان ہے کہ خدام نے آپ کو ایک وقت میں متعدد شہروں میں اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ ایک دفعہ آپ لاہور شہر میں ایک گوالے (شیر فروش) کی دکان پر جلوہ افروز تھے کہ اپنے ایک خادم کو اپنی چادر مبارک دے کر فرمایا: تم شالامار باغ پہنچو ہم بھی وہاں آ رہے ہیں۔ وہ خادم اپنی سائیکل کے ذریعے تیز رفتاری سے شالامار باغ میں پہنچا۔ آپ کو باغ میں اپنے خدام کے درمیان بیٹھ کر گفتگو فرماتے ہوئے دیکھ کر حیران و متعجب ہوا۔ آپ نے خادم سے فرمایا: حیران ہونے کی کوئی بات نہیں چادر رکھ کر زمین پر بیٹھ جاؤ۔ خدام کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ اپنے بندوں کو ایک گھڑی میں سینکڑوں میل دور لے جائے۔ اور اس حقیقت سے اگاہ فرما سکتا ہے کہ یہ گاڑیاں، ریل کاریں اور ہوائی جہاز کس کے حکم کے تابع ہیں۔

باران رحمت کا نزول:

اولیاء کرام کی زبان سے جو بات نکلتی ہے اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دیتا ہے۔ حضرت ابوالرضا شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں مشہور ہے کہ ایک دفعہ آپ نے اپنی خادمہ اللہ رکھی سے فرمایا: تم اپنے برتن اور دیگر ساز و سامان اٹھالو کیونکہ بارش ہونے والی ہے۔ خادمہ نے عرض کیا: حضور! آسمان پر بادل تو بالکل نہیں، بارش کیسے ہوگی؟ آپ نے فرمایا: خواہ ظاہری علامت دکھائی نہیں دیتی بارش ضرور ہوگی۔ اسی وقت آسمان پر بادل چھا گئے اور طویل بارش کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اور خوب باران رحمت برسی۔

آپ کی دعاء سے نرینہ اولاد عطا ہونا:

حاجی فیروز دین باغبانپورہ، لاہور کا بیان ہے کہ ان کے ہاں مسلسل چار لڑکیاں پیدا ہوئیں لیکن نرینہ اولاد سے محروم تھے۔ جب وہ اپنے مرشد کامل حضرت ابوالرضا شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضری کا قصد کرتے تو بیوی نرینہ اولاد کے بارے میں دعا کروانے کے لیے کہتی اور وہ خدمت میں اس بارے میں عرض نہ کرتے کیونکہ ان کا ایمان و یقین تھا کہ آپ دلوں کی باتوں سے اگاہ ہیں۔ ایک دن وہ زیارت کی غرض

Marfat.com

سے خدمت میں موجود تھے۔ آپ ''بیت الرضا'' کی نرسری کے پاس جلوہ افروز تھے۔ اس وقت نرسری میں گلاب کا ایک پھول بھی کھلا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا:

دیکھیے! نرسری میں یہ پھول کیسے اپنی خوشبو تقسیم کر رہا ہے یہ پھول بھی تمام پھولوں کا سردار ہے۔ کانٹوں کے جھرمٹ میں خوبصورتی کا اعلیٰ منظر پیش کر رہا ہے۔ نیز ان سے مخاطب ہو کر فرمایا: آپ کے دل میں کوئی بات ہے جو کہنا چاہتے ہیں۔ جو دل میں بات ہو وہ کہہ دینی چاہیے۔ آپ اپنے دل کی بات کہہ دیں۔ حاجی صاحب نے خاموشی اختیار کر لی۔ بار بار کے اصرار پر عرض کیا: حضور! جب بھی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے گھر سے نکلتا ہوں تو بیوی نرینہ اولاد کے لیے دعا کرانے کے بارے میں کہتی ہے لیکن مجھ میں عرض کرنے کی ہمت نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کرم کرے گا، پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں یکے بعد دیگرے چار صاحبزادے عطا فرمائے جن کے علی الترتیب نام یہ ہیں: ☆ عطاء محمد، ☆ محمد نذیر، ☆ محمد منیر، اور ☆ محمد رضا۔

آنکھوں کی بینائی بحال ہونا:

اولیاء کرام کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے نابینوں کو بینا فرما دیتا ہے۔ حضرت سید ابوالرضا شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی بھی ایک ایسی کرامت مشہور ہے۔ مشہور خادم سائیں فضل دین جو موضع کھمبہ (علاقہ نواب صاحب) ضلع لاہور کے رہنے والے تھے بعد میں ''بابو صابو'' میں چلے گئے۔ آنکھوں کی بینائی سے محروم ہو گئے۔ انہوں نے اطباء اور ڈاکٹروں سے سر توڑ علاج کرانے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ آخر مجبور ہو کر حضرت ابوالرضا شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی آنکھوں کے بارے میں دعائیں کرنے کے لیے عرض کیا۔ آپ نے نہایت عاجزی سے فرمایا: بھائی میں کوئی ڈاکٹر تو نہیں یا کوئی آنکھوں کا ہسپتال تو نہیں بنا رکھا اور رب العزت کے حضور دعا مانگنے والا منہ نہیں، کیسے دعا مانگوں؟ سائیں صاحب نے روتے کراصرار کرتے ہوئے عرض کیا حضور! جو مقصد لیکر میں حاضر ہوا ہوں، وہ لیکر جاؤں گا۔ آپ نے ایک خادم کو حکم دیا کہ انہیں چار آنے کے پیسے دے دو تا کہ چار دن تک گلقند استعمال کریں۔ سائیں فضل دین نے حسب حکم چار دن تک گلقند استعمال کی تو ان کی آنکھیں روشن ہو گئیں یعنی بینائی واپس آ گئی۔13

13- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: چشمہ فیض شیر ربانی ص 480

Marfat.com

سعادت حج بیت اللہ اور نرینہ اولاد عطا ہونا:

حرمین شریفین کی حاضری کے سبب انسان مکمل طور پر گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے اور بارگاہ الٰہی کا مقرب بن جاتا ہے۔ حنیف شاہد صاحب کا بیان ہے کہ حضرت سید ابوالرضا شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ ایک دفعہ اپنے حلقہ احباب میں جلوہ افروز تھے کہ ایک امیر ترین شخص حاضر خدمت ہوا اور اس نے عرض کیا: حضور! میری چار بیویاں ہیں لیکن نرینہ اولاد سے محروم ہوں۔ نرینہ اولاد کے لیے دعا فرمائیں۔ ساتھ ہی اس نے اپنی بڑائی اور امارت کے بارے میں گفتگو شروع کر دی۔ جو آپ کو پسند نہ آئی۔ آپ نے جوش میں آ کر فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر تمہارا ایمان نہیں ہے کہ: "اَلْعِزَّةُ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ" (عزت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے) تم کس بات پر تکبر کرتے ہو؟ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جب لوگوں نے قلعے تعمیر کروائے، شاہی مسجد اور مسجد وزیر خان وغیرہ تعمیر کروائیں اور سرائیں بنوائیں آج ان کا نام تک دنیا سے مٹ چکا ہے۔ کیا تم نے عوام کی بھلائی کے لیے درخت یا کنواں لگوایا، یتیموں کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا، بے سہارا لوگوں کا سہارا بننے کا اہتمام کیا، کیا تم نے بیوہ خواتین کے وظائف مقرر کیے اور کیا تم نے کسی کو رضاء الٰہی کے لیے حج کروایا؟ اگر جواب نفی میں ہے تو کس بات پر تم تکبر و غرور کرتے ہو؟ آپ کی پر مغز اور اثر انگیز گفتگو سننے کے بعد وہ شخص گھر واپس چلا گیا اور رات کو ایک منٹ بھی نہ سو سکا البتہ آپ کی گفتگو کے الفاظ مسلسل کانوں میں گونجتے رہے۔ صبح ہوتے ہی نماز فجر ادا کی، دوبارہ خدمت میں حاضر ہوا اور رات کی پریشانی کے بارے میں عرض کیا۔ اور ساتھ ہی عرض کیا: حضور! میں زیارت حرمین شریفین کا عزم رکھتا ہوں لیکن اس شرط پر کہ آپ بھی ساتھ تشریف لے جائیں۔ اس کی دلجوئی کرتے ہوئے اور تسلی دیتے ہوئے فرمایا: برادرم! اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں کسی چیز کی کمی نہیں ہے وہ اس بات پر قادر ہے کہ بالکل اپاہج خاتون کے بطن اور نامرد شخص سے اولاد نرینہ عطا فرما دے"۔ اس گفتگو کے بعد وہ گھر واپس چلا گیا۔ چند دنوں میں اس کی چھوٹی بیوی حاملہ ہو گئی، مرد کو بے حد خوشی ہوئی اور وہ خوشی سے پھولا نہ سماتا تھا۔ آخر حج بیت اللہ کی غرض سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اجازت لی اور 33 ہزار روپے کی بس تیار کروائی تا کہ خشکی کے راستہ سے مقامات مقدسہ کی زیارت کا شرف حاصل کرتے ہوئے حرمین شریفین کی حاضری کا اعزاز حاصل کر سکیں۔ اس بس میں انہوں نے انیس افراد (جو ان کے عزیز و اقارب تھے) کو بھی ساتھ لیا۔ حج بیت اللہ اور بارگاہ رسالت مآب ﷺ کی حاضری کا

Marfat.com

شرف حاصل کیا۔ آپ کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے انہیں نرینہ اولاد سے بھی نوازا۔14

بے نمازی کا نمازی بننا:

مسلمان پر عقائد کے استحکام کے بعد سب سے پہلے جو عبادت فرض ہوتی ہے وہ نماز ہے۔ نماز کی ادائیگی سے قرب خداوندی حاصل ہوتا ہے جبکہ اس کے ترک کرنے سے حسن ایمان، روحانیت قلب اور چہرے کی رونق ختم ہو جاتی ہے۔ اولیاء کرام کا ہمیشہ سے طریقہ چلا آ رہا ہے کہ وہ خدام، مریدین، متوسلین اور عقیدت مندوں کی تربیت کا آغاز نماز سے کرتے ہیں کیونکہ نماز کی ادائیگی یا اس کی پابندی کی برکت سے دیگر عیوب ونقائص بھی رفتہ رفتہ ختم ہو جاتے ہیں۔ نماز کی اہمیت وافادیت کا اس بات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن پاک میں سینکڑوں بار نماز کی تاکید کی گئی ہے۔ بروز قیامت سب سے پہلے نماز کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: اَوَّلُ مَا یُحَاسِبُ بِهِ الْعَبْدُ اَلصَّلٰوةُ. (یعنی قیامت کے دن سب سے پہلے بندے سے نماز کے بارے میں سوال کیا جائے گا) اور دوسرے مقام پر حضور انور ﷺ نے فرمایا: "اَلصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ" یعنی نماز مومن کی معراج ہے"۔

ایک دفعہ حضرت ابوالرضا شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک مرید سے فرمایا: تم درود خضری نماز تہجد کے بعد پڑھا کرو۔ اس نے عرض کیا: حضور! میں تو تہجد کے وقت بیدار نہیں ہو سکتا۔ آپ نے فرمایا: کوئی بات نہیں کوشش کرو سب کچھ درست ہو جائے گا۔ وہ شخص سوتے وقت نماز تہجد کی نیت کر کے سو گیا جونہی تہجد کا وقت شروع ہوا تو محسوس کیا کہ کسی نے اس کا بازو پکڑ کر اٹھا دیا ہے۔ اُس نے دائیں بائیں دیکھا لیکن کوئی اٹھانے والا نظر نہ آیا۔ ایسے یہ عمل تین بار ہوا۔ آخر دل کو ایسا جھٹکا لگا کہ وہ نیند سے بیدار ہو کر بیٹھ گیا۔ وضو کرتا ہے، نماز تہجد ادا کرتا ہے اور درود خضری کے وظیفہ میں مشغول ہو جاتا ہے۔ آپ کی توجہ سے وہ شخص نماز پنجگانہ اور نماز تہجد کا اس قدر عادی بن گیا کہ تا حیات اس کی نماز تہجد بھی قضاء نہیں ہوئی۔15

زندہ ولی:

اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ اولیاء کرام زندہ ہیں۔ من جانب اللہ انہیں اختیار حاصل ہوتا ہے کہ وہ جہاں چاہیں آ جا سکتے ہیں اور تصرف فرما سکتے ہیں۔ حضرت خواجہ خاوند محمود المعروف حضرت ایشاں

14- حنیف شاہد: تذکرہ ابوالرضا ص40۔ 15- حنیف شاہد: تذکرہ ابوالرضا ص42

Marfat.com

رحمہ اللہ تعالیٰ (مزار مبارک بیگم پورہ، باغبانپورہ، لاہور) کے بارے میں تذکرہ نویسوں نے لکھا ہے کہ آپ کے وصال کے بعد غسل دینے والوں کی بے احتیاطی سے ستر کھل جانے لگا تو غسالوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ آپ نے اپنے ہاتھ سے تہبند پکڑ لیا اور عریانی کیفیت پیدا ہونے سے اپنے آپ کو بچا لیا۔

حضرت سید ابوالرضا شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں بھی عینی گواہوں (مثلاً حنیف شاہد وغیرہ) کا بیان ہے کہ آپ کے انتقال کی خبر آناً فاناً ملک (ہندوستان) کے طول وعرض میں پھیل گئی۔ مریدین، عقیدتمند اور متوسلین آخری دیدار کے لیے جمع ہونا شروع ہو گئے۔ انتقال کے بعد آپ کو ایک کمرے میں زیارت کرانے کے لیے رکھا گیا۔ ایک ایک شخص کمرے میں داخل ہوتا زیارت کر کے باہر آ جاتا۔ کچھ لوگ اندر ہی کھڑے ہو جاتے تو ایسے کمرے میں کافی لوگ جمع ہو گئے۔ کمرے میں جمع ہونے والوں میں سے ایک شخص ایسا بھی تھا جو اولیاء کرام کے بارے میں اچھا عقیدہ نہیں رکھتا تھا۔ اندھیرا ہونے کے باعث وہ اپنے گھر سے چراغ لے آیا اور آپ کے پاس کھڑا ہو کر زیارت کرتا رہا۔ اسی چراغ والے شخص نے بلند آواز سے کہا: دروازہ کھول دو یہ تو زندہ ہیں۔ میں نے تو ابھی اپنی آنکھوں سے انہیں کروٹ بدلتے ہوئے دیکھا ہے۔ نیز آپ نے آنکھیں کھول کر میری طرف دیکھا۔ ایسی صورتحال میں گھبراہٹ کے سبب چراغ اس کے ہاتھ سے زمین پر گر گیا۔ کمرے کے دروازے کھول دیے گئے لیکن آپ کو دیکھا گیا کہ ابدی نیند سو رہے ہیں۔16

مذہبی خدمات

دارالشفقت (یتیم خانہ ملتان روڈ، لاہور) سے پکی ٹھٹھی (نزد سمن آباد) کو جانے والی سڑک بالمقابل حبیبیہ کالج لاہور میں حضرت سید حاکم علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قیام گاہ کا نام ''بیت الرضا'' تجویز فرمایا۔ ''بیت الرضا'' کا رقبہ جو پونے تین کنال اراضی پر مشتمل ہے، مہر عبداللطیف صاحب نے پیش کی تھی اور آپ کے نام پر رجسٹری کروادی تھی۔ بیت الرضا میں آپ نے 1926ء کو قیام فرمایا حتیٰ کہ وصال بھی یہاں ہوا۔ مزار بھی یہیں بنایا گیا۔

حضرت سید حاکم علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ ایک عالم دین اور ممتاز شاعر بھی تھے۔ آپ کے اشعار عربی، فارسی، اردو اور پنجابی زبان پر مشتمل ہوتے تھے۔ حاجی فیروز دین باغبانپورہ، لاہور کا بیان ہے کہ ایک دفعہ آپ

16- حنیف شاہد: تذکرہ ابوالرضا ص46

Marfat.com

نے اس بات کا اظہار کیا تھا کہ میرے اشعار کو جمع کر کے کتابی شکل دے دی جائے اور اس مجموعہ کا نام ''رازِ حقیقت'' رکھا جائے لیکن آپ کی ظاہری زندگی میں ایسا نہ ہو سکا۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ آپ کے سجادہ نشین حضرت صاحبزادہ سید محمد یوسف رضا نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ آپ کے احوال و آثار اور تعلیمات پر مشتمل اپنے مضامین کو ترتیب دے رہے ہیں، یہ مجموعہ عنقریب شائع ہونے کا قوی امکان ہے۔ اس کتاب کا نام ''راز حقیقت'' تجویز کیا گیا ہے۔

وصال مبارک

ہر ذی روح چیز کو موت کا آنا یقینی ہے کیونکہ پروردگار کا فیصلہ ہے: ''کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ'' (یعنی ہر جاندار نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے)۔ حضرت سید ابوالرضا رحمہ اللہ تعالیٰ چند ایام علیل رہنے کے بعد تریسٹھ 63 سال کی عمر میں انیس (۱۹)، ذی الحجہ ۱۳۵۹ھ، مطابق 22 جنوری 1940ء رات 12:30 بجے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ○

آپ نے اپنے مرید خاص حاجی فیروز دین، محمد دین کالونی باغبانپورہ، لاہور کو غسل دینے کی وصیت فرمائی تھی۔ حاجی صاحب نے حسب وصیت آپ کو غسل دیا اور تجہیز و تکفین کی خدمت انجام دی۔ حاجی نواب دین بھاٹی گیٹ لاہور، مہر عبداللطیف صاحب اور حاجی نور محمد صاحب بابو صابو والوں نے معاونت کی۔ حاجی فیروز دین صاحب تا حال سالانہ عرس مبارک کے موقع پر مزار پر انوار ابوالرضا کو بھی غسل دیتے ہیں۔

حضرت ابوالرضا شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے انتقال کی خبر سن کر خواص و عوام آپ کی نماز جنازہ میں شمولیت اور آخری دیدار کے لیے آنا شروع ہو گئے تھے۔ جناب حاجی فیروز دین صاحب کا بیان ہے کہ نماز جنازہ کے لیے جب صفیں درست کر لی گئیں تو ہم لوگوں نے دیکھا کہ خضر صفت ایک شخص سفید لباس پہنے ہوئے اور اپنے چہرے کو چھپائے ہوئے تیزی سے آ کر مصلیٰ پر کھڑا ہو گیا۔ اس نے نماز جنازہ پڑھائی اور فوراً روپوش ہو گیا۔ کسی کو علم نہ ہو سکا کہ وہ کون تھا، کہاں سے آیا، کہاں گیا اور اس کا نام کیا تھا؟

حضرت سید ابوالرضا شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے انتقال پر ملال کی خبر سن کر نہ صرف انسانوں (مریدین)

Marfat.com

نے اندوہ وغم کے آنسو بہائے بلکہ آسمان نے بھی چھ دن تک مسلسل آنسو بہائے یعنی آپ کے وصال سے تین یوم قبل باران رحمت کا سلسلہ شروع ہوا اور تین یوم بعد تک جاری وساری رہا۔نماز جنازہ کے وقت علاقہ میں چند گھنٹوں کے لیے بارش رکی تھی جبکہ شہر کے دوسرے حصوں میں نزول بارش کا سلسلہ بدستور جاری رہا۔

محفل عرس دراصل ایصال ثواب کی محفل ہوتی ہے اور مسئلہ ایصال ثواب کے جواز پر تمام مکاتب فکر کے علماء کا اتفاق ہے۔حضرت سید ابوالرضا شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا سالانہ عرس مبارک ۱۹، ۲۰ ذی الحجہ کو "بیت الرضا" بالمقابل طبیہ کالج، لاہور میں منعقد ہوتا ہے۔عرس مبارک میں حاضری دینے کے لیے علماء، مشائخ، نعت خواں اور قراء تشریف لاتے ہیں۔محفل کے اختتام پر درود وسلام پڑھا جاتا ہے اور حاضرین میں لنگر تقسیم کیا جاتا ہے۔

حضرت سید ابوالرضا شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے وصال کے بعد چار سال تک مزار کچا رہا۔ بعدازاں خدام، مریدین، متوسلین اور عقیدت مندوں نے باہمی معاونت سے عظیم الشان دربار تعمیر کروایا۔تعمیر دربار کی تکمیل میں تین سال کا عرصہ لگا اور تعمیر کی خدمات شرقپور شریف کے معماروں نے سرانجام دیں۔دربار ابوالرضا ہشت پہلو تعمیر کیا گیا ہے، اطراف میں ہشت پہلو برآمدہ بنایا گیا ہے اور ہر پہلو کے اوپر جدید طرز کا مینار بنایا گیا ہے۔جو تعمیر میں مزید جدت اور حسن و جمال کا منظر پیش کرتا ہے۔ برآمدے کے ہر پہلو کے درمیان دو مزید ستون بنائے گئے ہیں۔ فلک بوس دربار عالیہ تعمیر جدید کے سبب جو ایک حسین منظر پیش کر رہا ہے وہ حضرت ابوالرضاء کی عظمت وولایت اور شان وشوکت کی گواہی دے رہا ہے۔

دربار عالیہ کے دروازے پر کلمہ طیبہ: "لَا اِلٰـهَ اِلَا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" جبکہ اندرونی حصہ میں ایات قرآنی، سورۃ فاتحہ، سورۃ الانشراح، ایۃ الکرسی، اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، یا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ، اسماء پنج تن پاک، اسماء خلفاء راشدین اور حضرت ابوالرضا رحمہ اللہ تعالیٰ کی مندرجہ ذیل رباعی تحریر کی گئی ہے:

رباعی

اللہ ھوٗ کا ذکر کر اے محترم — کثرت و وحدت میں ہر جادم بدم
فیض ہے اس کا اکمل اتم — کیونکہ ہے وہ اسم اعظم لا جرم

Marfat.com

آپ کی لوح مزار پر درج ذیل عبارت تحریر کی گئی ہے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

"لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ"

اَلَا اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ○

تاریخ وصال

شمس العارفین، قدوۃ السالکین ، فخر المجذوبین، صاحب تجرید و تفرید، غواص بحر توحید، شہباز لامکانی، واقف رموز قرآنی، حاجی الحرمین الشریفین، حضرت حافظ سیّد حاکم علی ابوالرضا نور اللہ مرقدہ

۲۰، ذوالحجہ ۱۳۵۹ھ، بروز یکشنبہ (1940ء)

قطعہ

مرشد بے نظیر اکبر کے — سر بسر زہد و ورع تقوٰی تھے
ما سوا سے غرض نہ تھی ان کو — عاشقانِ خدا میں یکتا تھے
اک زمانہ فیض یاب تھا ان سے
مصدر فیض دین و دنیا تھے

۱۳۵۹ھ (1940ء)

حضرت سید ابوالرضا رحمہ اللہ تعالیٰ کے دربار کی مغرب کی طرف ایک بزرگ، ایک مشرق کی جانب اور ایک قدموں کی سمت محو استراحت ہیں تینوں آپ کے جانثار و خدام تھے۔ ان کے اسماء گرامی علی الترتیب یہ ہیں: (۱) صوفی محمد عبداللہ عرف بابا جی، (امام مسجد بیت الرضا) (۲) حضرت سید محمد صدیق (جو حضرت ابوالرضا کے صاحبزادے، خلیفہ مجاز اور سجادہ نشین اوّل بیت الرضا تھے) اور (۳) حضرت صوفی عبدالقادر (خادم خاص حضرت ابوالرضا) رحمہم اللہ تعالیٰ۔

حضرت ابوالرضا رحمہ اللہ تعالیٰ کے دربار پر اسلامی مہینے کی پہلی جمعرات کو محفل گیارہویں شریف کا انعقاد ہوتا ہے جس میں قراء، نعت خوان حضرات، علماء کرام اور مریدین کثیر تعداد میں شریک ہوتے ہیں۔

Marfat.com

حضرت ابوالرضا رحمہ اللہ تعالیٰ کے دو صاحبزادے تھے۔ پہلے صاحبزادے بچپن میں انتقال فرما گئے تھے، (ان کے حالات معلوم نہیں ہو سکے)۔ چھوٹے صاحبزادہ کا نام سید محمد صدیق شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ تھا۔

ارشادات وتعلیمات

حضرت سید ابوالرضا شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات عالیہ کثیر ہیں۔ ان میں سے چند ایک سطور ذیل میں پیش کئے جاتے ہیں:

☆ ولی وہ ہوتا ہے جو امر الٰہی سے گفتگو کرتا ہے اور اس کی خوراک ذکر الٰہی ہوتا ہے۔ ماسواء اللہ سے اس کا تعلق نہیں ہوتا اور نفس پر اس کی گرفت مضبوط ہوتی ہے۔

☆ ولایت ہزار ہزار دانوں والی تسبیحوں، دستاروں، عماموں اور لمبے چوڑے دبیز چولوں سے نہیں ملتی بلکہ ولی کامل وہ ہے جس طرف سے گزرے یا نظر کرے اسی طرف خوشبو پھیلتی جائے۔

☆ موجودات کی ہر چیز ذکر الٰہی میں مصروف ہے، جب دل روشن ہوتا ہے تو یہ حقیقت منکشف ہو جاتی ہے۔

☆ نفس کی اصلاح کے لیے روزہ اور سکوت اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے۔

☆ بندہ وہ ہے جو اپنے مالک کے ہر حکم پر جان نثار کر دے۔

☆ اللہ کی بارگاہ میں خلوص نیت، صداقت قلب اور عمل صالح کو دخل ہے، ورنہ تاجروں کی دکانیں چھت تک قرآن کریم اور احادیث کی کتب سے بھری ہوتی ہیں۔

☆ اگر اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ سے ملنا ہو تو اس کی نشانی قرآن پاک سے دلی لگاؤ اور محبت ہے۔

☆ ہر کام محبت سے کیا کرو۔

☆ تلاوت قرآن یا درود پاک بطور وظیفہ جتنا محبت سے پڑھ سکتے ہو پڑھو۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوالرضا شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کو جو محاسن و اوصاف عطاء فرمائے تھے ان میں سے ایک شاعری بھی ہے۔ اس سلسلے میں آپ کی ''سی حرفی بزبان پنجابی'' مشہور ہے۔ ''مقامِ رضا'' کے عنوان سے ایک نصیحت آموز نظم بھی تحریر فرمائی تھی جو سطور ذیل میں پیش کی جاتی ہے:

Marfat.com

مقامِ رضا

از حضرت سید حاکم علی شاہ المعروف ابوالرضا رحمہ اللہ تعالیٰ

آبِ زمزم، حجر اسود و کعبہ بیت العتیق گوشوارہ ہے حطیم کبریا تیری رضا
کیا معلیٰ و مصلیٰ ہے مقام ابراہیم سو بسو لبیک کی آوے ندا تیری رضا
مظہر شق القمر بھی، مسجد حضرت بلال عمرہ اشواط ہے بین الصفا تیری رضا
سنگ مشعر، جبل رحمت، وادی عرفات بھی منزل مزدلفہ، وقف منیٰ تیری رضا
فجر و مغرب بھی، تہجد اس لیے موقوف ہے سب صلوٰۃ وصوم کا ہے ماجرا تیری رضا
کچھ نہیں علم وعمل، زہد و خجل بس حرکتیں جب تلک ہوئے نہ ان کا مدعا تیری رضا
گر ہزاروں سال ہوں شغل و عبادت میں بسر خبط ہے، سب خبط ہے وہ ماسوا تیری رضا
بارگاہ تیری میں، میری آرزو ہے دم بدم میں رہوں راضی اسی میں، جو سدا تیری رضا
مل گئی سب دین و دنیا کی جو تھی نعمت مجھے جب کہ تیرے فضل سے ہوئی عطاء تیری رضا
شاہ سلیمان و سکندر کا ملک قربان ہے اس گدائی پہ کہ جس سے ہو عطاء تیری رضا
سیر ذوالقرنین سے ہے بہترین ،افضل ترین گر ملے گنج لحد سے یا خدا تیری رضا 17

حضرت سید حاکم علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی شاعری سے چند مطلب خیز منظوم ارشادات عالیہ سطور ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں:

گرچہ خواہی معرفت ربُّ العلیٰ گیر دامن حضرت خیر الوریٰ
اللہُ ہو کا کر ذکر کر اے محترم کثرت و وحدت میں ہرجادم بدم
فیض ہے اس کا سدا اکمل اتم کیونکہ ہے وہ اسم اعظم لا جرم

ایں شریعت، ایں طریقت، ایں حقیقت،ایں معرفت
ابتداء وہم وتوسط، انتہاء تیری رضا
سب خلائق، سب طرائق ہر وجودو ہر عدم
عرش سے تا فرش ، ہم تحت الثریٰ تیری رضا

17- حنیف شاہد: تذکرہ ابوالرضا ص4

Marfat.com

حضرت صاحبزادہ سید محمد صدیق شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ

(سجادہ نشین اول بیت الرضا، لاہور)

حضرت صاحبزادہ سید محمد صدیق شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ 1932ء کو موضع ''کوٹلی منو'' ضلع گرجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ والدین کریمین نے آپ کا نام'' سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' کے اسم گرامی کی مناسبت سے'' سید محمد صدیق شاہ'' تجویز فرمایا۔ آپ اسم با مسمّٰی تھے۔ حضرت صاحبزادہ سید محمد صدیق شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے تعلیم کا آغاز قرآن پاک سے کیا۔ والد بزرگوار سے مختصر عرصہ میں ناظرہ قرآن مکمل کرلیا۔

قرآن کی تعلیم کے بعد آپ نے اسلامیہ ہائی سکول بھاٹی گیٹ، لاہور میں داخلہ لیا۔ دوران تعلیم آپ نہایت محنتی، مؤدب اور ریگولر طالب علم تھے۔ کسی استاد کو کبھی بھی آپ سے شکوہ وشکایت نہیں ہوئی۔

میٹرک کا امتحان نمایاں پوزیشن میں پاس کرنے کے بعد کالج میں داخلہ لیا۔ ایف. اے اور بی. اے کی ڈگریاں امتیازی پوزیشن میں حاصل کیں۔ آپ تمام زمانہ تعلیم میں فیل نہیں ہوئے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے بی۔ اے تک تعلیم مکمل کرنے کے بعد تدریس کے پیشہ کو اپنایا۔ آپ عرصہ دراز تک گورنمنٹ ہائی سکول، ملتان روڈ (نزد یتیم خانہ) لاہور میں تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو اپنے والد بزرگوار حضرت ابوالرضا رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیعت کرنے کا شرف حاصل تھا۔ والد گرامی نے جہاں دوسرے بے شمار انعامات فرمائے تھے۔ وہاں اعزاز خلافت سے بھی نواز دیا۔ اس سلسلے میں خصوصی ہدایات بھی جاری فرمائی تھیں۔ اس طرح آپ ''بیت الرضاء'' کے سجادہ نشین اول قرار پائے۔

اپنے والد گرامی کے وصال کے بعد ''مسجد بیت الرضا'' میں نہایت کامیابی کے ساتھ امامت وخطابت کی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ نیز علاقہ کے بچوں کو قرآن کی تعلیم بھی دیتے رہے۔

''مسجد بیت الرضا'' کی بنیاد حضرت ابوالرضا رحمہ اللہ تعالیٰ نے رکھی، اس دور میں حالات کے مطابق مختصر سی مسجد تھی لیکن آبادی میں کثرت اور نمازیوں میں اضافہ کے باعث مسجد کی توسیع ناگزیر ہوگئی۔ اس لیے

Marfat.com

حضرت صاحبزادہ صاحب نے اس مسجد کی توسیع کا سلسلہ شروع کر دیا جو آپ کی ظاہری زندگی میں پائے تکمیل کو نہ پہنچ سکا البتہ حضرت صاحبزادہ سید محمد یوسف رضاء سجادہ نشین بیت الرضا کے ہاتھوں اس کی تکمیل ہوئی۔

حضرت صاحبزادہ سید محمد صدیق شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا 1974ء کو "بیت الرضا" لاہور میں وصال ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○ آپ تاحیات "بیت الرضا" لاہور میں تبلیغ اسلام، اشاعت سلسلہ عالیہ نقشبندیہ، ترویج تعلیمات رضا اور رشد و ہدایت کے فرائض انجام دینے میں مصروف رہے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے وصال کی خبر پورے ملک میں آناً فاناً پھیل گئی۔ سلسلہ عالیہ سے تعلق رکھنے والے حضرات کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ حضرت ابوالرضا رحمہ اللہ تعالیٰ کے خادم خاص جناب حاجی فیروز دین صاحب نے (حاجی غلام نبی صاحب اور حاجی نور محمد صاحب کی معاونت سے) غسل و تجہیز و تکفین کے خدمات سرانجام دیں۔ جب مشائخ کرام، علماء عظام، متوسلین اور مریدین جمع ہو گئے تو حضرت صاحبزادہ سید محمد علی شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ سجادہ نشین حضرت کرمانوالہ شریف نے نماز جنازہ پڑھائی۔

دربارِ ابوالرضا سے چند قدم کے فاصلے پر بجانب مشرق حضرت صاحبزادہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی تدفین عمل میں لائی گئی۔ مزار مرجع خاص و عام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحبزادہ سید محمد صدیق شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کو تین صاحبزادے عطا فرمائے جن کے نام یہ ہیں: ☆ سید محمد یوسف رضا صاحب مدظلہ، سجادہ نشین بیت الرضا ☆ سید محمد معصوم رضا صاحب اور ☆ سید محمد شہباز رضا صاحب۔

حضرت صاحبزادہ سید محمد یوسف رضا شاہ صاحب مدظلہ العالی

(سجادہ نشین بیت الرضا، پکی ٹھٹھی، لاہور)

آپ 18، جنوری 1966ء میں حضرت سید محمد صدیق شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں پیدا ہوئے۔ والد گرامی نے آپ کا نام "سید محمد یوسف رضا" تجویز فرمایا۔ قرآن کریم کی تعلیم دینے کے لیے جناب صوفی محمد عبداللہ (جو حضرت ابوالرضا رحمہ اللہ تعالیٰ کے خادم خاص تھے) آپ کو کندھوں پر سوار کر لیتے، اپنے سر پر

Marfat.com

قاعدہ رکھ لیتے اور دربار عالیہ بیت الرضا کا چکر لگاتے ہوئے سبق یاد کرواتے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب مدظلہ نے ناظرہ قرآن پاک پڑھنے کے بعد ایم۔ سی پرائمری سکول، موضع ''پکی ٹھٹھی'' لاہور میں داخلہ لیا۔ پرائمری امتحان نمایاں نمبروں میں پاس کرنے کے بعد گورنمنٹ ہائی سکول، ملتان روڈ لاہور میں داخلہ لیا۔ اور امتیازی پوزیشن میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد آپ نے ایم۔اے -او کالج لاہور میں داخلہ لیا۔ ایف۔اے اور بی۔اے کی ڈگریاں اسی کالج سے امتیازی پوزیشن میں حاصل کیں۔ آپ کے کثیر اساتذہ میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں:

☆ حضرت صوفی محمد عبداللہ صاحب، ☆ ماسٹر محمد طفیل صاحب ☆ محمد امین صاحب ☆ جناب رحمت اللہ صاحب ☆ جناب فضیلت علی صاحب، ☆ اللہ دتہ اصغر صاحب ☆ جلال الدین اکبر صاحب۔

حضرت صاحبزادہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے تعلیم کا مرحلہ مکمل کرنے کے بعد محکمہ اکاؤنٹ (اے۔جی آفس) لاہور میں ملازمت اختیار کر لی۔ 25 سال ملازمت مکمل کرنے کے بعد ریٹائرمنٹ لے لی۔

آپ کی بیعت وخلافت کا واقعہ بقول حاجی فیروز دین صاحب (خادم خاص حضرت ابوالرضا رحمہ اللہ تعالیٰ) باغبانپورہ لاہور کچھ اس طرح ہے کہ 1974ء میں آپ حج بیت اللہ کے لیے تشریف لے گئے اور بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوئے۔ خواب میں رسول اعظم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ آپ ﷺ نے صاحبزادہ صاحب کو خود بیعت کیا اور خلافت سے بھی نواز دیا۔

وطن تشریف لانے کے بعد آپ نے ''بیت الرضا'' میں سلسلہ رشد وہدایت شروع فرما دیا جو کامیابی کے ساتھ تا حال جاری ہے۔ مریدین میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ حضرت صاحبزادہ سید محمد یوسف رضا شاہ صاحب دامت برکاتہم اپنے مریدین، عقیدتمندوں اور متوسلین کی اصلاح وتربیت کے لیے کوئی لمبا چوڑا درس نہیں دیتے بلکہ چند جملوں میں اپنا پیغام اصلاح وتربیت ان کے ذہن نشین کروا دیتے ہیں۔ وہ پیغام یہ ہے:

''تم مسلمان بن جاؤ، اپنے دلوں کو ہر قسم کی آمیزش سے صاف کر لو، حضور انور ﷺ سے محبت کرو، آپ ﷺ کے عاشق بن جاؤ اور آپ ﷺ کی پیاری پیاری اداؤں کو اپنا لو''۔

حضرت صاحبزادہ صاحب مدظلہ کی کوششوں سے ''جامع مسجد بیت الرضا'' پائے تکمیل کو پہنچی۔ مسجد

Marfat.com

میں قرآن کی تعلیم اور امامت کے فرائض سرانجام دینے کے لیے ایک قاری صاحب کو تعینات کیا گیا ہے جبکہ جمعۃ المبارک کا خطبہ خود ارشاد فرماتے ہیں۔ آپ اپنے خطاب کے دوران عقائد اہل سنت، محبت رسول ﷺ، حالات حاضرہ اور مریدین کی اصلاح و تربیت پر خصوصی روشنی ڈالتے ہیں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب مدظلہ کو اپنے جدامجد حضرت ابوالرضا رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرح قرآن سے جنوں کی حد تک محبت ہے۔ آپ تلاوت قرآن کو عبادت کا درجہ دیتے ہیں بلکہ آپ کے اکثر اوراد و وظائف آیات قرآن پر مشتمل ہوتے ہیں۔ آپ کی خواہش ہے کہ بیعت کی غرض سے آنے والوں کے لیے حفظ قرآن لازمی قرار دیا جائے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ اپنے مریدین، عقیدت مندوں اور متوسلین میں بیٹھ کر قرآن، حدیث، اقوال اکابر اور فقہ کی روشنی میں گفتگو کرتے رہتے ہیں۔

۱۸، ۱۹، ۲۰ ذوالحجہ کو صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی کے زیر اہتمام حضرت ابوالرضا اور حضرت سید محمد صدیق شاہ رحمہما اللہ تعالیٰ کا سالانہ عرس مبارک ''بیت الرضا'' میں منعقد ہوتا ہے۔ جس میں علماء کرام، قراء، نعت خوان حضرات اور مریدین ذوق وشوق سے شرکت کرتے ہیں۔

اسلامی مہینے کی دس تاریخ کو آپ کے زیر اہتمام ''محفل گیارہویں شریف'' منعقد ہوتی ہے۔ جس میں قراء نعت خوان حضرات اور علماء کرام تشریف لاتے ہیں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے ہاں ابھی تک نرینہ اولاد نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی محترم ﷺ کے تصدق اور حضرت ابوالرضا کے وسیلہ جلیلہ سے آپ کو نرینہ اولاد سے نوازے۔ آمین!

Marfat.com

﴿دسواں باب﴾

حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ

﴿گھنگ شریف، ضلع لاہور﴾

1899ء.....1970ء

Marfat.com

ذکرِ خیر ''سرزمین گھنگ شریف''

سرزمین گھنگ شریف ایک چھوٹا سا گاؤں تھا جس کے اندر اور اطراف میں جان و مال کے ڈاکو بکثرت آباد تھے۔ جب شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ پکڑ کر اس گاؤں پر نظر ولایت ڈالی تو جان و مال کے ڈاکوؤں کی اصلاح ہوگئی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ یہ موضع گھنگ سے گھنگ شریف بن کر پورے ملک میں مشہور ہوگیا اور ولی کامل کا مسکن و مدفن قرار پایا۔

گھنگ شریف کا حدود اربعہ:

سرزمین گھنگ شریف کے حدود اربعہ کا تعین یوں کیا جا سکتا ہے کہ اس کی مشرقی سمت میں مشہور آبادی کاہنہ نو (فیروز پور روڈ، لاہور)، مغربی جانب میں موضع جیابگا (ریلوے اسٹیشن جیابگا)، شمالی سمت میں کاھ ریلوے اسٹیشن اور جنوب کی طرف مصطفیٰ آباد (للیانی) روڈ واقع ہے۔

مساجد:

گھنگ شریف ایک مختصر سا گاؤں ہے لیکن حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کا فیض ہے کہ اس کے ہر محلہ میں مسجد موجود ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کے باشندوں میں مذہبی بیداری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ چند مشہور مساجد یہ ہیں:

☆ مسجد بابا بڈھن شاہ ☆ چھوٹی مسجد ☆ مسجد بابا سلطان شاہ ☆ جامع مسجد حضرت میاں رحمت علی رحمہ اللہ تعالیٰ۔ مؤخر الذکر مسجد حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ نے تعمیر کروائی تھی اور خود اس میں امامت و خطابت کی خدمات انجام دیتے رہے۔ 1954ء میں اس کی تکمیل ہوئی۔ اسی مسجد میں آپ نم

Marfat.com

تہجد، دیگر نوافل ادا کرتے اور اوراد و وظائف پڑھا کرتے تھے۔

مزارات اولیاء کرام:

اس موضع کو یہ شرف حاصل ہے اس میں کثیر اولیاء کرام کے مزارات ہیں۔ان میں سے چند م ایک کے نام یہ ہیں: ☆ حضرت بابا سید بڈھن شاہ ☆ حضرت سید بابا سلطان شاہ (۳) حضرت بابا سید مسکین علی شاہ ☆ حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہم اللہ تعالیٰ۔

باشندوں کا مذہب:

یہ صرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کی نظر ولایت کا نتیجہ ہے جو زمین بد مذہبوں، بدعقیدہ لوگوں، ڈاکوؤں اور لٹیروں کا مرکز تھی وہ نیک، متقی، پرہیز گار اور غلامان اولیاء کا مرکز بن گئی۔الحمد للہ! یہ بات خوش آئند ہے کہ اب پورے گھنگ شریف کے باشندے اہل سنت و جماعت سے متعلق اور حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے غلام ہیں۔

مدرستہ الرحمت:

گھنگ شریف میں اہلسنت و جماعت کا ایک قدیمی مدرسہ ''مدرسۃ الرحمت'' کے نام سے ہے۔ اس مدرسہ کی بنیاد حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دست اقدس سے رکھی تھی۔اس ادارہ میں قرآن، حدیث، فقہ، تفسیر، اصول فقہ، ادب اور دیگر علوم اسلامیہ کی تعلیم دی جاتی تھی۔حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ خود اس ادارہ کی نظامت کے فرائض انجام دیتے رہے۔تا حال یہ ادارہ اپنی منزل کی طرف کامیابی کے ساتھ رواں دواں ہے۔مگر اس کی نشاۃ ثانیہ کی شدید ضرورت ہے۔

عالمی امتیاز:

گھنگ شریف نہ صرف پاکستان یا برصغیر بلکہ دنیا بھر کا واحد خطہ ہے جسے نگاہ شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے فیض سے یہ اعزاز حاصل ہے کہ یہاں کے باشندوں نے اسلامی پردہ کے پیش نظر از قیام پاکستان تا حال اپنی خواتین کے لیے ووٹ نہیں بنوائے۔خواتین کی طرف سے کبھی بھی اس بارے میں مطالبہ ہوا نہ اصرار۔ اس سلسلے میں جب بی۔بی۔سی لندن اور دوسری بین الاقوامی خبر رساں ایجنسیوں نے رابطہ کیا اور ووٹ بنوانے کا مشورہ دیا تو یہاں کے باشندوں نے متفقہ طور پر یہ جواب دیا: یہ ہمارے مرشد کامل حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کی تعلیم اور حکم ہے۔اس لیے ہم ووٹ بنوا کر اس کی خلاف ورزی نہیں کر سکتے۔

Marfat.com

حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ

طلوع آفتاب رحمت:

حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ ۱۳۱۷ھ مطابق 1899ء کو موضع ''گھنگ''، ضلع لاہور میں حضرت میاں چراغ دین رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں پیدا ہوئے 1۔ آپ کے پیدا ہوتے ہی پورے خاندان میں خوشی و مسرت کی لہر دوڑ گئی۔

نام ونسب:

آپ کا گھریلو ماحول مذہبی تھا۔ خاندان کے تمام افراد صوم وصلوٰۃ کے پابند اور اسلامی تعلیمات واطوار کے حامل تھے۔ دادا جان حضرت میاں باغ علی رحمہ اللہ تعالیٰ (جو حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے مرید تھے) نے آپ کا نام ''رحمت علی'' رکھا۔ مختصر نسب نامہ یوں ہے: ''رحمت علی بن چراغ دین بن باغ علی رحمہم اللہ تعالیٰ''۔ میاں چراغ دین رحمہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ نے تین صاحبزادیوں اور پانچ صاحبزادوں سے نوازا تھا۔ صاحبزادگان کے نام علی الترتیب یہ ہیں: ☆ میاں جلال دین، ☆ میاں عمر دین، ☆ میاں احمد دین، ☆ میاں فتح محمد اور ☆ میاں رحمت علی نقشبندی رحمہم اللہ تعالیٰ۔

حلیہ مبارک:

حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کا قد مبارک لمبا، چہرہ مبارک بھرا ہوا اور باوقار،

1- محمد یٰسین قصوری، ناچیز: چشمہ فیض شیر ربانی ص 484

Marfat.com

آنکھیں متوازن (درمیانی)، داڑھی مبارک لمبی ومطابق سنت، بینی مبارک بلند، گفتار پست، چال میانی، لباس بمطابق سنت، دانت سفید اور ہر ادا میں اپنے مرشد کامل کے مظہر اتم تھے۔

مادرزاد ولی اللہ:

حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ بلاشبہ مادرزاد ولی اللہ تھے۔اس سلسلے میں لوگ بہت سے واقعات بیان کرتے ہیں۔سب سے زیادہ قابل اعتماد بات آپ کی والدہ صاحبہ کی ہے۔وہ فرمایا کرتی تھیں کہ حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کی پیدائش کے وقت مجھے بالکل دردزہ نہیں ہوا جو عموماً خواتین کو موت وحیات کی کش مکش میں مبتلا کر دیتا ہے۔

تعلیم قرآن:

ہوش سنبھالتے ہی آپ تعلیم قرآن کی طرف راغب ہو گئے۔گاؤں کی مسجد میں ناظرہ قرآن پاک ختم کرلیا۔گھریلو ماحول سے بہت سے مذہبی مسائل بھی یاد تھے۔

بچپن کی عادات:

حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے بچپن کے زمانہ میں مسجد کی خدمت کرنا، لڑائی جھگڑے سے اجتناب کرنا، کھیل وکود سے پرہیز کرنا، امانت ودیانت اور صداقت وشرافت جیسی عادات و اوصاف کے مالک تھے۔

جانوروں کا مطیع ہونا:

آپ کے والد گرامی کھیتی باڑی کے پیشہ سے متعلق تھے۔اس لیے بچپن کے زمانہ میں آپ کو مویشی چرانے کے لیے بھیج دیا کرتے تھے۔علاقہ کے لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ آپ اپنے مویشیوں کو جہاں کھڑا کرتے وہ دن بھر وہیں کھڑے رہتے۔وہ سیر بھی ہو جاتے اور دودھ بھی دوسرے لوگوں کے جانوروں سے زیادہ دیتے۔

حسن اخلاق:

حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق جلیلہ کے مظہر تھے۔خدام

Marfat.com

کا بیان ہے کہ ہم عرصہ دراز تک خدمت میں رہے لیکن آپ نے کسی سے ناراضگی کا اظہار نہیں فرمایا۔ کسی کو جھڑکتے نہ برا بھلا کہتے اور نہ دل دکھانے والی گفتگو فرماتے۔ آپ کی گفتگو پست، شیریں اور با مقصد ہوتی۔

لباس:

ہر ممکن کوشش ہوتی کہ حضور انور ﷺ کی کوئی سنت چھوٹنے نہ پائے۔ آپ کا لباس مبارک سنت رسول ﷺ کے مطابق پگڑی، ٹوپی، چادر (تہبند) اور کرتا پر مشتمل ہوتا تھا۔ لباس سفید ہوا کرتا تھا جس کے سبب آپ کے وقار میں اضافہ ہو جاتا۔

مرشد کامل سے محبت:

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کو اپنے رنگ میں اس طرح رنگ دیا تھا کہ ان کے دل و دماغ سے تصور شیخ کبھی بھی محو نہ ہوتا تھا۔ وہ بات بات پر اپنے متوسلین کو حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی تعلیمات سے اگاہ کرتے اور عمل کی تلقین فرماتے۔ فرمایا کرتے تھے کہ میرے مرشد کامل کے مجھ پر اتنے احسانات ہیں جن کا میں زندگی بھر بدلہ نہیں چکا سکتا۔[2]

یہ ایک مسلمہ اصول (قانون) ہے کہ جس کو کسی سے تعلق و محبت ہو، اس کی ہر ادا اور عادت سے بھی اسے عشق و محبت ہوتی ہے۔ حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کو جو اپنے مرشد کامل شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ سے تعلق تھا اسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ انہیں اپنے مرشد کے شہر یعنی شرقپور شریف سے اس قدر محبت تھی کہ اس شہر کا سفر پیدل کرنا سعادت تصور کرتے تھے۔ شرقپور شریف کا سفر پیدل طے کر کے مرشد کامل کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرتے اور حاضری دیتے تھے۔

مرشد کامل کا وظیفہ:

حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کو بیعت کرتے وقت حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے جہاں اور بہت سے وظائف بتائے وہاں درود خضری کا وظیفہ خصوصیت سے پڑھنے کی تاکید فرمائی۔ دوسرے اوراد و وظائف کے علاوہ اپنے مرشد کامل کا بتایا ہوا وظیفہ درود خضری خود بھی کثرت سے پڑھتے اور متوسلین کو بھی اس کے پڑھنے کی تاکید فرماتے۔ مرشد کامل کے طریقہ کے مطابق نماز فجر اور عشاء

2 محمد یٰسین قصوری، تاجیز: چشمہ فیض شیر ربانی ص485

Marfat.com

اوقات میں بھی شماروں پر درود شریف پڑھنے کا خاص اہتمام فرمایا کرتے تھے۔

مریدین کے لیے وظیفہ:

آپ تحریک احیاء سنت رسول اللہ ﷺ کے بہت بڑے مبلغ تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ خلاف شرع کسی کام کو برداشت نہ فرماتے۔ نماز پڑھاتے وقت پہلی صف میں متشرع اور پرہیز گار لوگوں کو کھڑا کرتے اور اگر کوئی تارک سنت پہلی صف میں کھڑا ہو جاتا تو اسے سختی سے پیچھے والی صف میں جانے کا حکم فرما دیتے۔ گویا آپ کی طرف سے مریدین، متوسلین اور عقید تمندوں کے لیے سب سے بڑا وظیفہ سنت مصطفوی ﷺ کو اپنانا تھا۔

عقائد ونظریات:

عقائد ونظریات کے لحاظ سے حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ سلف صالحین، حضرت مجدد الف ثانی، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہم اللہ تعالیٰ کے طریق پر تھے۔

آپ کو شیعیت، مرزائیت، وھابیت اور دوسرے گمراہ لوگوں سے سخت نفرت تھی۔ اپنے حلقہ ارادت سے تعلق رکھنے والوں کو بھی سختی سے اسلامی عقائد پر ڈٹے رہنے اور بدمذہبوں سے اجتناب کرنے کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔

عرس شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ پر حاضری:

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا 1928ء میں وصال ہوا۔ حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ باقاعدگی سے تاحیات عرس شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ پر حاضری دیتے رہے۔ اس سلسلے میں غفلت بالکل نہ برتتے۔ ان کی کوشش ہوتی کہ عرس مبارک کے موقع پر عام لوگوں کے ساتھ پنڈال میں نشست کریں لیکن حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اور بعد میں ان کے صاحبزادگان کے حکم واصرار پر سٹیج پر بھی جلوہ افروز ہو جاتے تھے۔ اپنے حلقہ مریدین میں مرشد کامل کے عرس مبارک، تعلیمات اور شرقپور شریف کی عظمت وفضیلت سے بیان فرماتے۔

عبادت وریاضت:

اللہ والوں کی یہ علامت ہے کہ وہ ایک لمحہ بھی غفلت، فضولیت یا دنیاوی مقاصد کے لیے نہیں گزارتے۔ ان کی زندگی کا ہر لمحہ یاد الٰہی اور یادِ مصطفیٰ ﷺ میں گزرتا ہے۔ حضرت میاں رحمت علی نقشبندی

Marfat.com

رحمہ اللہ تعالیٰ بھی ہمہ وقت یاد الٰہی میں گزارا کرتے۔ آپ نماز پنجگانہ، نماز جمعہ کے علاوہ نماز اشراق، چاشت، اوابین، نماز تہجد اور صلوٰۃ التسبیح بھی پڑھا کرتے تھے۔ آپ سفر کی بجائے حضر کو پسند فرمایا کرتے تا کہ دوران سفر نماز اور دیگر وظائف میں کوتاہی نہ ہو اور زندگی کے قیمتی لمحات غفلت کا شکار نہ ہو جائیں۔

معاملات:

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو زندگی کے ہر شعبہ میں ہماری راہنمائی کرتا ہے۔ اسلام نے جہاں عبادات کی تاکید کی وہاں معاملات پر بھی زور دیا ہے۔ حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ معاملات میں نہایت احتیاط سے کام لیا کرتے تھے۔ جب کسی سے معاملہ کرتے کبھی اس کی خلاف ورزی نہیں کرتے تھے۔ اپنے حلقہ مریدین کو بھی معاملات میں حسن برتاؤ کا طریقہ اپنانے کی تاکید و تلقین فرماتے۔

مریدین کے لیے خصوصی پیغام:

آپ اپنے مریدین کو ہر معاملے میں اچھا برتاؤ، حسن اخلاق، حسن سلوک، شفقت، محبت، ایثار اور نرمی اختیار کرنے کی تلقین فرماتے مگر صحابہ اکرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے دشمنوں، اولیاء کے منکروں اور بدعقیدہ لوگوں سے احتراز کرنے کی تلقین فرماتے۔

تلاوتِ کلام اللہ:

پیر و مرشد حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کثرت سے تلاوت قرآن کا وظیفہ ارشاد فرمایا تھا۔ آپ اکثر اوقات تلاوت قرآن میں مصروف رہتے۔ تلاوت قرآن کے بارے میں ارشاد نبوی ﷺ ہے: "اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ تِلَاوَةُ الْقُرْآنِ" (یعنی بہترین عبادت تلاوت قرآن ہے) تو ایک ولی کامل اس عظیم عبادت سے کیسے محروم یا غافل رہ سکتا ہے۔

زیارت حرمین شریفین:

آپ کو ایک مرتبہ حرمین شریفین کی حاضری کا بھی شرف حاصل ہوا۔ جناب میاں سردار علی صاحب کا بیان ہے کہ 1954ء کا واقعہ ہے کہ ہم حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کی سرپرستی میں چالیس افراد حج بیت اللہ کی سعادت کے لیے روانہ ہوئے۔ دوران سفر ہم آپ کی اقتداء میں نماز ادا کرتے رہے۔ جب ہم مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ میں حاضر ہوئے تو وہاں بھی ہم آپ کی اقتداء میں نماز پنجگانہ ادا کرتے رہے۔ ایک

Marfat.com

دن ایک سپاہی کے ذریعے نوٹس موصول ہوا کہ آپ کا علیحدگی میں باجماعت نماز ادا کرنا حکومت سعودیہ کی نظر میں ہے۔ لہٰذا آپ اپنے ساتھیوں سمیت حرم شریف کے امام کی اقتداء میں نماز ادا کیا کریں۔ آپ نے جواب دیا: جس ذات کے ہم مہمان ہیں وہ ہماری نگرانی فرما رہی ہے اس لیے تمہارے آرڈر پر ہم عمل نہیں کر سکتے۔3

تعمیر مسجد:

تعمیر مساجد حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا محبوب مشغلہ تھا۔ حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کو بھی تعمیر مسجد کا شوق اپنے مرشد کامل سے ملا۔ مزار شریف کے قریب گھنگ شریف میں جو مسجد ہے وہاں ایک کچی اور چھوٹی سی مسجد تھی۔ آپ نے وہ شہید کر کے اسی جگہ ایک وسیع عریض اور خوبصورت مسجد تعمیر کروائی جو اپنی خوبصورتی کے لحاظ سے قابل دید ہے۔ اب اس مسجد کا نام ''جامع مسجد رحمت'' ہے۔

مسجد سے متصل مشرق کی طرف عیسائی برادری کے گھر تھے۔ عیسائیوں کا مسجد سے متصل ہونا دل ازار تھا اور مسجد کی عظمت کے بھی خلاف تھا۔ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مکانات خرید کر وہاں ایک دینی ادارہ کی بنیاد رکھی جہاں قرآن وسنت، فقہ اور دوسرے علوم اسلامیہ کی تعلیم وتدریس کا اہتمام کیا گیا۔

سالانہ عرس امام حسین رضی اللہ عنہ کا اہتمام:

سرزمین گھنگ شریف کے اطراف میں دشمنان صحابہ اور منکرین اولیاء کا جال بچھا ہوا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آئے دن مناظرے ہوا کرتے تھے۔ دس محرم الحرام کو اہل تشیع حضرت امام حسین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے خلاف جلسوں اور جلوسوں کا پروگرام بناتے جن میں عوام اہل سنت بھی شامل ہو جاتے۔ وہ لوگ عوام اہل سنت کو گمراہ کرنے کی ناپاک کوشش کرتے۔ حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تردید اور عقائد اہل سنت کے تحفظ کے لیے دس محرم کو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے عرس کا اہتمام کیا جو ہر سال منعقد ہوتا تھا بلکہ تا حال جاری وساری ہے۔

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پہلی حاضری:

حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ جب قریب البلوغ ہوئے تو انہیں مرشد کامل کی جستجو ہوئی۔ دادا جان حضرت میاں باغ علی رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے مرید تھے۔ پندرہ سال کی عمر میں انہیں لے کر شرقپور شریف میں حاضر ہوئے۔ دادا جان نے لڑکے کی طرف اشارہ کرتے

3۔ محمد یٰسین قصوری، ناچیز: چشمہ فیض شیر ربانی ص486

Marfat.com

ہوئے مرشد کامل کی خدمت میں عرض کیا: حضور! اس کو بیعت میں قبول فرمائیں۔ آپ نے جواب دیا: یہ لڑکا ہمارا ہے اس کو بعد میں لانا پھر ہم اسے مرید کریں گے۔

برادری:

حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ گھنگ شریف کے شریف، معزز اور صوم وصلوٰۃ کے پابند گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ خاندانی پس منظر پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ جٹ برادری کے چشم وچراغ تھے۔

شرف بیعت واعزاز خلافت:

حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ سلطان الاولیاء، قطب زماں، غوث وقت، حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں شرقپور شریف میں اٹھارہ سال کی عمر میں دوسری بار حاضر ہوئے۔ آپ تین سال قبل بیعت فرمانے کا وعدہ فرما چکے تھے۔ اس سلسلے میں دوبارہ عرض کرنے کی ضرورت پیش نہ آئی۔ آپ نے نوجوان لڑکے کے ظاہر و باطن میں اوصاف حمیدہ ملاحظہ فرما کر نہ صرف شرف بیعت سے سرفراز فرمایا بلکہ خرقہ خلافت سے بھی نواز دیا۔ ایک روایت کے مطابق مرشد کامل کی طرف سے آپ کو خواب میں خلافت عطا ہوئی۔

''میاں'' کا لقب:

جب حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مرشد کامل حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں میں ہاتھ دیے تو ''میاں'' کا لقب بھی عطا ہو گیا۔ اس کے بعد آپ ''میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ'' کے نام سے پکارے جانے لگے بلکہ تمام خاندان ''میاں'' کے لقب سے مشہور ہو گیا۔ اب بھی آپ کے عزیز واقارب کو ''میاں'' کے معزز لقب سے یاد کیا جاتا ہے اور پکارا جاتا ہے۔

خصوصیات رحمت:

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے تمام خلفاء ولی کامل بلکہ ولایت کے ایسے درجہ پر فائز تھے کہ کاملوں کے بھی راہنما تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت سی خصوصیات وامتیازات سے نوازا ہوا تھا۔ حضرت

Marfat.com

میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کی چند خصوصیات یہ ہیں:

☆ آپ کو کم سنی یعنی اٹھارہ سال کی عمر میں خلافت سے نوازا گیا۔

☆ آپ کو شرقپور شریف میں بھی بیعت کی اجازت تھی۔ اس لیے شرقپور شریف اور اس کے گردونواح میں اب بھی آپ کے کثیر تعداد میں مریدین موجود ہیں۔

☆ خلفاء شیر ربانی شرقپوری رحمہم اللہ تعالیٰ میں سے آپ دنیا سے رخصت ہونے والے سب سے آخری خلیفہ ہیں۔ آپ کا وصال مبارک 1970ء میں ہوا۔

☆ آپ نے عرس شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی تقریبات میں شامل ہونے کے لیے گھنگ شریف سے تا شرقپور شریف تا حیات پیدل سفر کیا۔

☆ خلفاء شیر ربانی شرقپوری رحمہم اللہ تعالیٰ میں سے آپ واحد خلیفہ ہیں جن کو وصال شیر ربانی کے بعد جانشین شیر ربانی حضرت میاں غلام اللہ المعروف حضرت ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی گھنگ شریف تشریف لے جا کر خلافت سے نوازا۔

دوران خطبہ زیارت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم:

گھنگ شریف میں دربار رحمت کے قریب اور مدرسۃ الرحمت سے متصل ایک مسجد ہے۔ اسی مسجد میں آپ نماز پنجگانہ اور نماز عیدین پڑھاتے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے تھے۔

ایک دفعہ آپ خطبہ جمعہ کے موقع پر سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن و جمال کے موضوع پر گفتگو فرما رہے تھے۔ عین اسی وقت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم (بحالت بیداری) سامنے تشریف لے آئے۔ زیارت ہوتے ہی آپ آداب کے پیش نظر خاموش ہو گئے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدموں کو بوسا دینے کے لیے نیچے جھک گئے۔ بعد ازاں آپ میں خطبہ دینے کی ہمت نہ رہی بلکہ تا حیات خاموش رہے۔[4]

ایک شبہ کا ازالہ:

جاہل، بدمذہب اور گمراہ لوگ اولیاء کرام سے عداوت اور دشمنی کی بناء پر ان کے بارے میں مختلف قسم کی باتیں گھڑتے رہتے ہیں تا کہ ایک طرف اللہ والوں کو بدنام کیا جائے اور دوسری طرف عقیدتمندوں کے

4۔ محمد یٰسین قصوری، ناچیز: چشمہ فیض شیر ربانی ص 489

Marfat.com

دلوں سے ان کی محبت ختم کی جائے۔ ان باتوں میں سے ایک بات حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں بھی ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ آپ شروع شروع میں بہت بڑے ڈاکو، چور اور شرابی تھے۔ جب وہ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان پر نگاہ ولایت پڑی تو دل کی دنیا تبدیل ہوگئی، انہوں نے تمام گناہوں کو چھوڑ دیا، تائب ہو گئے اور ولی کامل بن گئے۔ یہ واقعہ جتنا مشہور ہے اتنا ہی غلط ہے بلکہ آپ پر الزام لگانے اور تہمت عائد کرنے کے مترادف ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ مادر زاد ولی اللہ تھے۔ بچپن ہی سے آپ ذکر الٰہی، ذکر مصطفیٰ ﷺ، درود شریف اور دیگر وظائف میں مشغول رہتے تھے۔

کشف و کرامات

آپ کی کثیر کرمات میں سے چند ایک سطور ذیل میں پیش کی جاتی ہیں:

بیداری میں زیارت رسول اللہ ﷺ:

حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ظاہری طور پر ایک حج کیا۔ باطنی طور پر اپنے مرشد کامل کے تصدق سے کئی بار رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔

حضرت میاں عارف حسین صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ گھنگ شریف کا بیان ہے کہ حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے دو مریدوں یعنی حاجی بہادر علی اور حاجی سردار علی کے ساتھ 1966ء میں بغرض حج عازم سفر ہوئے۔ حج بیت اللہ کے بعد بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوئے۔ دیار مصطفیٰ ﷺ میں پہنچتے ہی آپ شدید بخار کا شکار ہو گئے۔ دونوں مرید باری باری آپ کی خدمت میں موجود رہے۔ یہ بخار طبعی نہیں تھا بلکہ عشق مصطفیٰ ﷺ کا تھا۔ اچانک بخار اتر گیا۔ خدام یعنی حاجی سردار علی اور حاجی بہادر علی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بطور شکرانہ نوافل ادا کیے۔ واپسی پر آپ نے خدام کے سامنے بیان فرمایا کہ: جب مدینہ طیبہ میں مجھے سخت بخار ہوا تو اس وقت میں نے بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں عرض کیا: یارسول اللہ! اب میں چاہتا ہوں آپ اپنے شہر میں ہی مجھے رکھ لیں۔ اسی وقت آپ ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے ہمراہ میرے پاس تشریف لائے۔ آپ کی اونٹنی نے محبت سے اپنی زبان میرے

Marfat.com

دائیں بازو کے ساتھ لگا دی۔ اس موقع پر سرکار اعظم ﷺ نے فرمایا: اے میاں رحمت علی! آپ گھنگ شریف چلے جائیں کیونکہ وہاں خلق خدا آپ سے مستفید ہوگی۔ یاد رہے یہ واقعہ خواب کا نہیں بلکہ بیداری کا ہے۔

دور سے معاونت کرنا:

حضرت میاں عارف حسین صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ گھنگ شریف کا بیان ہے کہ جب حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ حج پر روانہ ہونے لگے تو مسجد کی خدمت کے لیے حاجی محمد شریف نامی شخص کو بطور خادم مقرر کر دیا۔ جب آپ مدینہ طیبہ میں پہنچے تو عین اسی وقت (رات کے وقت) گھنگ شریف میں طوفانی بارش شروع ہوگئی۔ خادم مسجد میں غفلت کی نیند سو رہا تھا لیکن مسجد کے پرنالے کا پانی باہر گرنے کی بجائے اندر گرنا شروع ہوگیا۔ آپ نے خادم کا ہاتھ پکڑا اور جھنجھوڑ کر کہا: ہم نے تو تیری ڈیوٹی مسجد کی نگرانی کے لیے لگائی تھی اب بارش کے سبب پرنالے کا پانی مسجد میں گر رہا ہے۔ خادم کا کہنا ہے کہ: قسم بخدا! میں فوراً بیدار ہوا اور بتی جگا کر دیکھا تو واقعی پرنالے کا پانی باہر گرنے کی بجائے مسجد میں گر رہا تھا۔ میں نے اس پر قابو پالیا۔[5]

صحابی رسول ﷺ کے مزار پر حاضری و مصافحہ:

بابا محمد اسماعیل صاحب چک 34-sp ضلع پاکپتن شریف (جواب بھی بقید حیات ہیں۔ ان کی عمر تقریباً 95 سال ہے۔ قوت سماعت سے محروم ہو چکے ہیں) کا بیان ہے کہ ہم تقریباً اسی (80) احباب مل کر حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کی سرپرستی میں پاکپتن شریف میں مدفون صحابی رسول حضرت عبد العزیز مکی رضی اللہ عنہ کے مزار اقدس پر حاضری کے لیے گئے۔ جب ہم مزار اقدس پر پہنچے آپ نے سب احباب کو حکم دے دیا کہ تم باہر ٹھہرو اور خود اکیلے دربار شریف کے اندر تشریف لے گئے۔ ایک بابا صاحب معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ کون تھے، وہ بھی اندر داخل ہو گئے۔ دربار شریف میں داخل ہونے کے بعد آپ صحابی رسول رضی اللہ عنہ کے چہرہ مبارک کے قریب مراقبے میں بیٹھ گئے۔ اور صحابی رسول رضی اللہ عنہ نے اپنا دست اقدس مصافحہ کے لیے قبر اطہر سے باہر نکالا۔ اندر والے بابا صاحب نے اپنی آنکھوں سے یہ منظر دیکھ کر بلند آواز سے کہا: میاں صاحب! تو آپ نے خاموش رہنے کا حکم فرمایا۔

میں نے آواز سن کر دربار کے اندر جھانک کر دیکھا تو صحابی رسول رضی اللہ عنہ دست اقدس قبر میں

5۔ محمد یٰسین قصوری، ناچیز: چشمہ فیض شیر ربانی، ص 492

Marfat.com

واپس جارہا تھا۔ سبحان اللہ! ماشاء اللہ! دربار کے اندر والے بابا صاحب تاحیات گفتگو نہ کر سکے۔ یقیناً یہ آپ کا تصرف ہے جو واقعہ مذکورہ کے عدم انکشاف کے لیے تھا۔

خاموش بچے کا گفتگو کرنا:

حضرت میاں ارشاد حسین صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ گھنگ شریف کا بیان ہے کہ میری عمر تقریباً تین سال کی ہوگی مجھے گفتگو کرنا نہیں آتی تھی۔ بلکہ گفتگو کرنے کے آثار بھی نہیں تھے۔ ایک دن دادی صاحبہ نے حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عرض کیا: حضور! میاں ارشاد حسین کی عمر اب تین سال ہونے والی ہے لیکن گفتگو نہیں کر سکتے۔ (گویا دادی صاحبہ نے دل ہی دل میں گونگا ہونے کا خدشہ ظاہر کیا) آپ نے دعا فرمائی۔ ساتھ ہی آپ نے میرے منہ میں اپنی زبان مبارک ڈال دی اور فرمایا: یہ بچہ اب باتیں شروع کر دے گا۔ آپ کے ارشاد کے چند ایام بعد میں نے گفتگو کرنا شروع کر دی تھی۔

دل کی بات معلوم کرنا:

صوفی احمد علی تھہنہ شیخم ضلع قصور کا بیان ہے کہ وہ اپنے تین چار دوستوں کے ہمراہ حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کی زیارت، نماز جمعہ کی ادائیگی اور بیعت ہونے کے لیے گھنگ شریف کی طرف روانہ ہوئے۔ دوران سفر ان کے ایک ساتھی نے ایک کسان کی نئی اور خوبصورت ہل دیکھی تو اسے اٹھا کر گنے کے کھیت میں اس لیے چھپا دی کہ واپسی پر اٹھا کر گھر لے جائے گا۔ سب دوست گھنگ شریف میں حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نماز جمعہ کے بعد بیعت ہونے کے سلسلے میں عرض کیا۔ آپ نے دوسرے دوستوں کو تو بیعت کر لیا لیکن ہل چور کو بیعت کرنے سے انکار کر دیا۔ اور فرمایا: یہ گھر سے بیعت ہونے کے ارادہ سے چلا اور راستے میں اتنا بھی برداشت نہ کر سکا کہ کسی کی چیز کو نہ چھپائے۔ اس لیے یہ انسان بیعت کرنے کے قابل نہیں ہے۔ مشہور مقولہ ہے: باادب بانصیب، بے ادب بے نصیب۔6

سلب مرض:

دین محمد جھیڈو ضلع لاہور جو حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے مرید بھی ہیں، کا بیان ہے کہ حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کے وصال کے بعد میں پیٹ کی بیماری میں مبتلا ہو گیا۔ پیٹ سے

6۔ محمد یٰسین قصوری، ناچیز: چشمہ فیض شیر ربانی ص 491

Marfat.com

پیپ اور خون وغیرہ ہر وقت برآمد ہوتا رہتا تھا۔ ڈاکٹروں اور طبیبوں کی سمجھ میں اس کا کوئی علاج نہیں آتا تھا۔ ایک رات میں شدید تکلیف کی حالت میں اپنے مرشد کامل کو یاد کر کے سو گیا۔ خواب میں دیکھتا ہوں کہ آپ تشریف لائے اور زخم پر اپنا ہاتھ مبارک رکھ کر فرمایا: انشاء اللہ العزیز اس بیماری سے آرام آ جائے گا۔ آپ کے فرمانے کے مطابق واقعی چند دنوں کے بعد مجھے مرض سے آرام آ گیا۔ اس کے بعد مجھے اس مرض کی کبھی شکایت نہیں ہوئی۔

راز کی بات پر تبصرہ فرمانا:

حاجی دین محمد ستو کی ضلع قصور کا بیان ہے یہ 1968ء کا واقعہ ہے کہ وہ دو تین ساتھی حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لیے گھنگ شریف کی طرف روانہ ہوئے۔ راستے میں گذشتہ رات کے کھانے کے بارے میں ایک دوسرے سے پوچھتے اور مذاق اڑاتے۔ حتیٰ کہ انہوں نے اپنے ایک ساتھی کو کہا: فلاں جگہ پر خنزیر مرا پڑا تھا۔ اسے کاٹ کر اور پکا کر تمہیں کھا لینا چاہیے تھا۔ ایسے ماحول میں جب وہ گھنگ شریف پہنچے تو نماز جمعہ کا وقت ہو رہا تھا۔ حضرت میاں رحمت علی رحمہ اللہ تعالیٰ نے خطاب شروع کیا تو آپ نے ان (حاجی دین محمد) سے مخاطب ہو کر فرمایا: مسلمان کو خوف خدا کھانا چاہیے کہ وہ کسی کو خنزیر کا گوشت کھانے کا مشورہ دے، یہ الفاظ تین بار ارشاد فرمائے۔ انہوں نے تعجب اور ندامت کے سبب اپنی نظریں نیچے کر لیں۔

ایک وقت میں دو جگہوں میں تشریف فرما ہونا:

محمد اسماعیل صاحب چک 34-sp ضلع پاکپتن شریف کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کی معیت میں شرقپور شریف، حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لیے گیا۔ جب ہم نماز جمعہ کے بعد گھنگ شریف واپس آئے تو وہاں (گھنگ شریف) کے لوگوں سے سنا گیا کہ آج میاں صاحب نے نماز جمعہ یہاں پڑھائی ہے اور بہت لطف آیا ہے۔ مَیں نے ان لوگوں کی تردید کرتے ہوئے کہا: تم لوگ غلط بیانی سے کام لے رہے ہو کیونکہ آپ نے تو میرے ساتھ نماز جمعہ شرقپور شریف میں پڑھی ہے۔ لوگوں میں اسی مسئلہ پر تکرار ہو رہی تھی۔ آپ ان کے پاس تشریف لائے اور ان کی بحث سن کر فرمایا: ایسا ممکن ہے لیکن تم کو ایسی بحث سے کیا فائدہ؟

Marfat.com

لکڑی کے کاروبار میں برکت ہونا:

مستری محمد اسحاق صاحب خانپور ضلع شیخوپورہ کا بیان ہے کہ یہ 1967ء کی بات ہے کہ انہوں نے بطور کاروبار بس خریدنے کا پروگرام بنایا۔ حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: حضور! دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ بس عطاء فرمادے۔ آپ نے فرمایا: مستری صاحب! بس کو چھوڑ دو اس سے نقصان بھی ہوسکتا ہے۔ اگر تم نے کوئی کاروبار کرنا ہے تو لکڑی کا کاروبار کرو۔ انشاء اللہ العزیز تمھارا نقصان نہیں ہوگا۔ انہوں نے آپ کے ارشاد کے مطابق لکڑی کا کاروبار شروع کر دیا۔ اس کاروبار میں اتنی برکت ہوئی کہ وہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا گیا حتیٰ کہ انہوں نے اپنا آرا لگالیا اور دور دراز کے بڑے بڑے شہروں سے لوگ ان کے پاس لکڑی لے کر آنے لگے۔

گونگے بچے کا گفتگو کرنا:

عبدالرشید صاحب سمندری ضلع فیصل آباد کا بیان ہے کہ میرا لڑکا اکبر علی جب آٹھ سال کا تھا تو گفتگو نہیں کرسکتا تھا۔ ہم نے طبیبوں اور ڈاکٹروں سے رابطہ کیا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ ایک دن ہمارے گاؤں کے اہل حدیث (غیر مقلد) مولوی عبدالعزیز صاحب نے بطور طنز کہا: آپ لوگ ہر وقت اپنے پیر و مرشد کی تعریف بیان کرتے رہتے ہیں اگر وہ واقعی کامل ہیں تو آپ لڑکے کی زبان کو درست کیوں نہیں کر دیتے؟ ایک دن مولوی عبدالعزیز، میں اور میرا بیٹا اکبر علی گھنگ شریف حاضر ہوئے۔ مولوی صاحب نے آپ سے مصافحہ کرنے کی کوشش کی لیکن آپ نے اپنا ہاتھ آگے نہ بڑھایا۔ اس سے مخاطب ہو کر فرمایا: جو بات آپ نے کہی تھی وہ نہیں کہنا چاہیے تھی اور اللہ والوں کا امتحان نہیں لینا چاہیے۔ ان کی موجودگی میں میرے لڑکے اکبر علی سے مخاطب ہو کر فرمایا: تم باتیں کیا کرو۔ اس نے اسی وقت سے باتیں کرنا شروع کر دیں۔ اب اس لڑکے کی عمر تقریباً چھیالیس (46) سال ہے۔

آپ کی توجہ سے ان پڑھ کا معلم قرآن اور امام و خطیب بننا:

جناب حاجی نور محمد صاحب خانپور ضلع شیخوپورہ کا بیان ہے کہ وہ آٹھویں جماعت کا طالب علم تھا۔ سالانہ امتحان کے بعد وہ گھنگ شریف میں حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کی زیارت اور بیعت ہونے کے لیے حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: نور محمد! آپ خانپور میں لوگوں کو قرآن پاک پڑھایا کریں۔ انہوں

Marfat.com

نے عرض کیا: حضور! میں نے خود قرآن پاک نہیں پڑھا، تو دوسروں کو کیسے پڑھا سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: نور محمد! جب آپ شروع کریں گے تو تمہیں بھی قرآن آ جائے گا۔ پڑھانا بھی آ جائے گا اور سننا سنانا بھی آ جائے گا۔ انہیں خود بھی قرآن پڑھنا آ گیا اور دوسروں کو پڑھانا بھی آ گیا۔ ان کے پاس بچوں سے لے کر اسی اسی سال تک کے بوڑھے اور معمر لوگ قرآن پڑھنے کے لیے آنے لگے۔ یہ آپ کا فیض ہے کہ نور محمد صاحب نہ صرف معلم قرآن بنا بلکہ بہترین مبلغ اور خطیب بھی بنا۔ اب وہ منڈی فاروق آباد کی مرکزی مسجد کے خطیب ہیں۔[7]

دل کی بات سے باخبر ہونا:

جناب ماسٹر محمد ادریس المعروف لالا ہجراء کلاں ضلع قصور کا بیان ہے یہ 1969ء کی بات ہے کہ انہیں ان کے استاد صوفی محمد علی صاحب زرگر نے کہا اب زندگی کا سورج غروب ہونے والا ہے اس لیے لالہ ادریس صاحب تم گھنگ شریف جا کر حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیعت ہو جاؤ۔ لالہ ادریس نے کہا: میں تو اچھا سا کوئی مرشد تلاش کر کے ان کی بیعت کروں گا، کیوں مقولہ مشہور ہے: ''پانی پیے پُن کے تے مرشد پھڑیے چُن کے''۔ بعد میں لالہ ادریس صاحب نے صوفی صاحب کی گفتگو پر تھوڑا سا غور و فکر کیا۔ اور کہا: میں نے تو گھنگ شریف کا راستہ نہیں دیکھا، اس لیے میں آپ کی خدمت میں کیسے پہنچ سکتا ہوں؟ صوفی صاحب نے کہا کہ چلو میں آپکے ساتھ چلتا ہوں۔ ہم دونوں آپ کی خدمت میں گھنگ شریف پہنچ گئے تو زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ صوفی محمد علی صاحب نے بیعت کرنے کے لیے آپ کی خدمت میں عرض کیا۔ آپ نے فرمایا: محمد ادریس لالہ صاحب کو پہلے پانی پن لینے دو پھر بیعت کریں گے۔ اس نے عرض کیا :حضور! میں نے پانی پن لیا ہے مجھے بیعت فرمالیں، تو آپ نے بیعت کر لیا۔ آئندہ سال یعنی 1970ء میں حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کا وصال ہو گیا۔

مویشی چوری کرنے میں چوروں کا ناکام ہونا:

پروفیسر عارف اظہر صاحب کا بیان ہے کہ ایک دفعہ رات کی تاریکی میں بہت سے چور حضرت میاں صاحب کے چوپایوں کو ہنکا کر لے گئے۔ جب وہ گھنگ شریف کے قریب ایک منزل میں پہنچے تو چار پائے وہاں سے آگے ایک قدم بھی نہیں اٹھاتے تھے۔ انہوں نے چار پایوں کو دائیں بائیں کرنے اور منزل کی

7۔ محمد یٰسین قصوری، ناچیز: چشمہ فیض شیر ربانی ص490

Marfat.com

طرف لے جانے کی کوشش کی لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ایک چور کے ذہن میں خیال آیا ان مویشیوں کا مالک یقیناً کوئی خدارسیدہ بزرگ ہوگا ورنہ یہ رکاوٹ پیش نہ آتی۔

وہ چور واپس حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کے گھر حاضر ہوا اور صورتِ حال کے بارے میں آگاہ کیا۔آپ چند آدمیوں کی معیت میں میدان میں تشریف لے گئے تو چور جانوروں کو وہاں چھوڑ کر بھاگ گئے۔آپ اپنے مویشیوں کو ہنکا کر گھر لے آئے۔بعدازاں کسی چور کو آپ کی کوئی چیز چرانے کی جرأت نہ ہوئی۔

روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری کی خواہش پوری ہونا:

حافظ محمد طفیل صاحب بوکاٹھہ نزد منڈی فیض آباد ضلع شیخوپورہ کا بیان ہے کہ 1966ء کا واقعہ ہے کہ انہوں نے پہلی مرتبہ گھنگ شریف میں حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کے لیے حاضر ہونے کا پروگرام بنایا۔نماز عصر کے وقت وہ کاہنہ نو میں پہنچ گئے۔وہاں لوگوں سے گھنگ شریف کا راستہ دریافت کیا۔گھنگ شریف کی طرف روانہ ہونے سے قبل بسم اللہ اور درود پاک پڑھنے کے بعد اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر اور حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر اپنے دل میں کہا: حضرت میاں رحمت علی رحمہ اللہ تعالیٰ گھنگ شریف والے! میرے دل پر توجہ فرمائیں کیونکہ میں طریقت کے لحاظ سے آپ کا بھتیجا بھی ہوں (کیونکہ ان کے والد صاحب اور میاں صاحب دونوں حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے مرید تھے)۔انہوں نے یہ بھی خواہش ظاہر کی کہ کاش آج جب میں گھنگ شریف پہنچوں تو آپ وضو فرما رہے ہوں اور اپنا چہرہ صاف کرنے کے لیے میرا رومال استعمال فرمالیں۔میں سمجھوں گا کہ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری کی منظوری ہوگئی ہے۔

ان تصورات اور قلبی گفتگو کے بعد جب وہ گھنگ شریف پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ان کے مقتدی حاجی فرمان علی صاحب ایک باباجی کو وضو کروا رہے ہیں۔باباجی نے وضو کرنے کے بعد حافظ صاحب کی طرف متوجہ ہو کر رومال طلب کیا اور اس کے ساتھ اپنا چہرہ صاف کیا پھر حجرے میں چلے گئے۔حافظ صاحب نے اپنے مقتدی حاجی صاحب سے دریافت کیا: حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کہاں ہیں؟ (چونکہ پہلی ملاقات تھی اور حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ عاجزی وانکساری کا مجسمہ تھے اس لیے حافظ صاحب آپ کو پہچان نہ سکے) حاجی فرمان علی نے جواب دیا: جس ہستی نے آپ کا رومال استعمال کیا ہے وہی

Marfat.com

تو حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں۔ حافظ نے کہا: حاجی صاحب پھر آپ کو مبارک ہو آپ نے میرا رومال استعمال کیا ہے اس لیے مدینہ طیبہ میں میری حاضری منظور ہوگئی ہے۔ حافظ صاحب اب تک اکیس (21) بار حج بیت اللہ اور روضہ رسول ﷺ کی حاضری کا شرف حاصل کر چکے ہیں۔

صوبیدار اللہ دتہ موضع بینک ضلع جہلم کا بیان ہے کہ ہمارے دیہات کی عیسائی برادری کے نمبر دار کے ہاں کوئی اولاد نہیں تھی۔ انہوں نے ڈاکٹروں، طبیبوں اور حکیموں سے روابط کیے مگر مقصد حاصل نہ ہو سکا۔ آخر نا امیدی کے عالم میں نمبر دار نے اسی گاؤں میں ہی حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے دونوں ہاتھ باندھ کر تین بار عرض کیا: اے مسلمانوں کے مرد کامل! مجھ پر رحم فرمائیں اور میرا مسئلہ حل فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں لڑکا عطا فرمائے گا اور اس کا نام غلام محمد رکھنا۔ وہ عیسائی نمبر دار آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہو گیا۔ آپ نے اس کا اسلامی نام غلام رسول رکھ دیا۔

آپ کی دعا کے نو مہینے بعد اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا جس کا نام غلام محمد رکھا گیا۔ نمبر دار کے ہاں بچے کی پیدائش پر عیسائی برادری میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور وہ خوشیاں منانے لگے۔ نمبر دار (غلام رسول) نے اس موقعہ پر تمام عیسائی برادری سے مخاطب ہو کر کہا: میرے اور تمہارے درمیان کوئی رشتہ نہیں ہے آپ لوگوں کا مذہب غلط ہے اسی لیے میں نے مرد کامل کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا ہے۔

گمشدہ لڑکا دستیاب ہونا:

بابا دین محمد صاحب جھیڈو ضلع لاہور (جو بقید حیات ہیں) کا بیان ہے کہ ایک عقیدتمند شخص گھنک شریف میں حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: حضور! میرا بیٹا گم ہو گیا ہے۔ آپ اسی وقت اٹھ کر حجام کی دکان تک تشریف لے گئے۔ واپس تشریف لائے تو فرمایا کہ آپ کا بیٹا لاہور میں نہیں ہے۔ پھر دوبارہ باہر تشریف لے گئے تو واپس آ کر دوبارہ فرمایا: آپ کا بیٹا کراچی میں ایک نان بائی کی دکان پر کام کر رہا ہے۔ چند لمحوں کے بعد وہ لڑکا باپ کے حوالے کرتے ہوئے آپ نے فرمایا؛ کیا یہی تمہارا بیٹا ہے؟ اس شخص نے عرض کیا: حضور! یہی ہے۔ اس وقت لڑکے کے ہاتھوں کو آٹا لگا ہوا تھا۔ لڑکے سے پوچھا گیا کہ تم کو کراچی شہر سے کون لایا ہے؟ اس نے آپ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: یہ باباجی لائے ہیں۔

Marfat.com

دل کی بات سے آگاہ ہونا:

میاں عارف حسین صاحب سجادہ نشین گھنگ شریف کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حاجی خان محمد صاحب کراڑی والا ضلع ملتان، اپنے دونوں صاحبزادوں عنایت اللہ اور ہدایت اللہ کو لے کر حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کے لیے گھنگ شریف کی طرف روانہ ہوئے۔ راستے میں اپنے دونوں صاحبزادوں کو بار بار اس بات کی تاکید کی کہ جب ہم حضرت میاں صاحب کی خدمت میں پہنچیں گے تو میں آپ سے مصافحہ کرنے لگوں گا تو تم آپ کے قدم پکڑ کر چومنا شروع کر دینا۔ جب وہ گھنگ شریف حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ اس وقت چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ حاجی خان محمد صاحب نے مصافحہ کیا تو بچوں نے ایک ایک قدم مبارک پکڑ کر بوسے دینا شروع کر دیے۔ آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا: خان محمد! بچوں کا یہ عمل راستے میں آپ کی بار بار تاکید کا نتیجہ ہے۔

نرینہ اولاد پیدا ہونا:

بشیر احمد ہلو کی ضلع لاہور کا بیان ہے کہ ان کے ہاں دو بیٹیاں پیدا ہوئیں لیکن لڑکا نہیں تھا۔ ایک دفعہ وہ اپنے دوستوں سے مل کر پیر و مرشد حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کے لیے گھنگ شریف کی طرف روانہ ہوئے۔ راستے میں کچھ دوستوں نے بطور مشورہ کہا: آپ کی خدمت میں دعا کرنے کے لیے عرض کریں گے کہ اللہ تعالیٰ لڑکا عطا فرما دے۔ جب وہ گھنگ شریف میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے کچھ بھی عرض نہ کیا تھا۔ آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے۔ اگر چاہے تو صرف لڑکیاں عطا فرما دیتا ہے، اگر چاہے تو صرف لڑکے عطا فرماتا ہے اور اگر چاہے تو لڑکیاں اور لڑکے عطا فرماتا ہے۔ اور وہ (اللہ تعالیٰ) اس پر بھی قادر ہے کہ ایک لڑکا عطا فرما دے، دو لڑکے عطا فرما دے، تین لڑکے عطا فرما دے، چار لڑکے عطا فرما دے اور پانچ لڑکے عطا فرما دے۔

آپ کی زبان مبارک سے پانچ لڑکوں کے الفاظ نکلے تھے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے انہیں یکے بعد دیگرے پانچ لڑکے عطا فرمائے۔ وہ پانچوں لڑکے اب بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بقید حیات ہیں۔ علی الترتیب ان کے نام یہ ہیں: ☆ محمد یوسف ☆ محمد یونس ☆ محمد یٰسین ☆ مقبول احمد ☆ محمد بشیر۔

Marfat.com

دل کی بات بتانا:

جناب حاجی بشیر احمد ہلو کی ضلع لاہور کا بیان ہے کہ یہ 1967ء کا واقعہ ہے کہ میں نے حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کی بیعت ہونے کا پختہ پروگرام بنایا۔ وہ اس زمانہ میں خوب حقہ نوشی کیا کرتے تھے۔ بیعت ہونے سے ایک دن قبل اس غرض سے حقہ تیار کیا کہ کل بیعت کرنے کے بعد آپ نے حقہ چھڑا دینا ہے اس لیے آج خوب حقہ نوشی کر لیں۔ ابھی حقہ نوشی شروع نہیں کی تھی کہ ایک لڑکی نے حقہ گرا دیا جس سے آگ وغیرہ بکھر گئی۔ انہوں نے حقہ پکڑ کر دیوار کے ساتھ لٹکا دیا اور تا حیات اپنے دل سے حقہ نوشی نہ کرنے کا وعدہ کر لیا۔

دوسرے دن وہ اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ حضرت میاں صاحب کی زیارت اور بیعت کی غرض سے گھنگ شریف حاضر ہوئے۔ آپ نے مسکراتے ہوئے اپنے مرید محمد دین سے مخاطب ہو کر فرمایا: بیلیو! چھوٹے چھوٹے بچے حقہ نوشی چھڑا دیتے ہیں آپ لوگ بڑے ہونے کے باوجود حقہ نوشی ترک نہیں کرتے۔

وصال مبارک

آپ زندگی کے آخری ایام میں علالت کا شکار ہو گئے۔ حتیٰ کہ یہ آفتاب ولایت بہتر (72) سال تک نورانی کرنوں سے تاریک دلوں کو منور کرتا ہوا ۲۳ محرم الحرام ۱۳۹۰ھ مطابق 1970ء کو حجاب قبر میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چھپ گیا۔ ''اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○ آپ کے خدام نے باہمی معاونت سے غسل دیا، کفن پہنایا اور بزم شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے آخری مبلغ کو تدفین کے لیے تیار کر دیا۔

آپ کے وصال کی خبر جنگل کی آگ کی طرح وطن عزیز کے کونے کونے میں پھیل گئی۔ مشائخ عظام، علماء کرام، خدام، عقیدتمندوں اور عوام کی آمد کا سلسلہ تیزی سے شروع ہو گیا۔ سب کے جمع ہونے کے بعد شمس المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں غلام احمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کی تعمیر کردہ مسجد اور مدرسۃ الرحمۃ سے متصل پسند فرمودہ جگہ پر گھنگ شریف میں تدفین عمل میں لائی گئی۔ مزار مرجع خلائق ہے۔

آپ کے خدام، متوسلین اور مریدین نے باہمی معاونت سے دربار عالیہ کی تعمیر کا سلسلہ شروع کیا اور پائے تکمیل کو پہنچایا۔ دربار عالیہ آپ کی شان و شوکت کا مظہر اور دیدنی ہے جو دور سے زائرین کو دعوت نظارہ دیتا ہے۔

Marfat.com

تقریباتِ اعراس اولیاء کے اصلاح طلب پہلو

اولیاء کرام کی سچی اور سچی تعلیمات نے بنی نوع انسان کو حیات جاوید عطاء کی اور رسول کریم ﷺ کا حقیقی جانشین ووارث بنادیا۔ سچی تعلیمات سنت نبوی ﷺ کا نام ہے۔ اولیاء کرام کی عملی تعلیمات کا مقصد اصلاح مخلوقِ خدا ہوتا ہے۔ کیونکہ ان کی تعلیمات، تعلیمات نبویہ کے مطابق ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا صحیح راستہ اولیاء کرام نے دکھایا ہے۔

شیطان نے جب اللہ تعالیٰ کا حکم نہ مانا تو راندہ درگاہ قرار پایا اور عابدین کے زمرہ سے نکل کر فاسقین کی جماعت کا سرغنہ بنا۔ شیطان کی نفسانیت کی بنیاد اپنی خواہشات ہوئیں۔ عبادت تو وہی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا حکم مان لیا جائے اور انسان کا منہ حقیقت کعبہ کی طرف پھر جائے کیونکہ کعبہ کی طرف منہ ہی اس لیے کروایا جاتا ہے تا کہ معلوم ہو جائے کہ کون اللہ تعالیٰ کا فرماں بردار ہے اور کون نافرمان ہے؟

اسلام اور اسلامی تعلیمات دنیا بھر میں رحمت للعالمین کے فیض کو لیے ہوئے ہے۔ دور حاضر میں اگر چہ اسلامی نام بڑے بڑے اور اسلامی کام بڑے بڑے ہیں لیکن یہ سب نام اور کام تو ضرور ہیں لیکن اسلام سے ان کا دور کا بھی تعلق نہیں ہے، کیونکہ اسلام اور قرآن رسول کریم ﷺ کو عطا کیا گیا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے قرآن وسنت کو ہدایت کا سرچشمہ قرار دیا، باقی سب امور ضلالت، گمراہی اور بے دینی البتہ صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، آئمہ ملت، اولیاء کرام، صوفیاء عظام کی تعلیمات اور فقہ اسلامی قرآن وسنت کی تشریحات وتوضیحات ہیں۔

ہم نے جہالت یا بے عملی کے سبب قصرِ دین میں دراڑیں ڈال کر اپنے ایمان کو کمزور کیا، عقیدت کو عقائد پر ترجیح دی اور دینی حمیت وغیرت کا جنازہ نکالا۔ نماز میں مصروف لوگوں کے پاس باآواز بلند ذکر ودرود وسلام سے نماز میں رکاوٹ ڈال کر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی خریدی۔ رمضان المبارک میں اختتام سحری پر فوراً اذان کے کہنے کی بجائے درود وسلام ونعت خوانی کے سبب روزہ کا ثواب ضائع کیا۔ احسان وذاتی مقاصد کے باعث زکوٰۃ کی افادیت ختم کی۔ اور حج بیت اللہ کی روانگی سے قبل اور واپسی پر تقریبات منعقد کر کے پھر تاحیات اپنے نام کے ساتھ لفظ ''حاجی'' کا سابقہ لگا کر حج جیسی عظیم عبادت کا قلع قمع کیا۔ والعیاذباللہ من ذلک. اس طرح بے عملی اور ضد کے نتیجے میں دین کا سنہری محل بے رونق اور ویران ہو گیا۔

Marfat.com

دور حاضر میں تقریبات اعراس اولیاء میں جو غیر شرعی امور اسلامی نام پر ظہور پذیر ہوئے ہیں ان کی ایک طویل فہرست ہے۔ مثلاً جہلاء اور گویوں کو دعوت خطاب دینا، غیر شرعی شکل وصورت کے حامل لوگوں کو نعت خوانی کی دعوت دینا، نعت شریف گانے کی طرز پر پڑھنا، نعت خوانی کے دوران لوگوں کی جیبوں پر نظر رکھنا، کھلے عام خواتین وحضرات کا اختلاط، خواتین کا پیروں سے مصافحہ کرنا، خواتین کا پیر سے پردہ نہ کرنا۔ ان مواقع کو ذریعہ معاش بنانا، تارکین صوم وصلوٰۃ کا ایسی محافل کا اہتمام کرنا، اعراس اولیاء کرام کو میلے کا نام دینا، ان تقریبات میں وڈیو فلم بنانا یا بنوانا یا نقالوں کا اہتمام کرنا، حق گو اور مستند علماء کو دعوت خطاب نہ دینا، مشائخ کا اپنی تعریف سننا، اولیاء کرام کی سچی، کھری اور میٹھی تعلیمات سے ہٹ کر صرف اپنی ذاتی شہرت کی بناء پر مسلمانوں کو بے دین یا گمراہ قرار دینا، زائرین کو تعلیمات اولیاء کا صحیح پیغام نہ دینا، اولیاء عظام کی تعلیمات کے فروغ کی بجائے ان کے درباروں (اور گنبدوں) کی تعمیر پر لاکھوں کروڑوں روپے صرف کرنا، پیروں کو سجدہ کرنا یا پیروں کا اپنے آپ کو سجدہ کروانا، مزار کو سجدہ کرنا، مزار کا طواف کرنا، صاحب مزار سے دعا کرنا، نذرانہ پیش نہ کرنے والوں سے مشائخ کا اظہار ناراضگی کرنا اور ان محافل وتقریبات کو فرض یا واجب قرار دینا وغیرہ عیوب ونقائص غیر شرعی اور ممنوع ہیں۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ تعصب، اندھی عقیدت اور عداوت کی عینک اتار کر قرآن، حدیث اور تعلیمات اولیاء کرام کی روشنی میں ان تقریبات کی تطہیر کی جائے، افراط وتفریط کا شکار ہونے کی بجائے راہ اعتدال اختیار کی جائے اور اختلافی ونزاعی مسائل کو ہوا دینے کی بجائے اسلامی تعلیمات سے عوام الناس کو روشناس کروایا جائے۔ علاوہ ازیں قل خوانی، ساتویں، چالیسویں، برسی، میلاد النبی ﷺ، گیارھویں شریف اور شادی وغیرہ کی تقریبات میں بے تحاشا خرچ کرنے کی بجائے معیاری اور تعمیر انسانیت پر مبنی کتب شائع کر کے تقسیم کی جائیں۔ اولیاء کرام کی پاکیزہ تعلیمات روشنی کا مینار ہے جس کی نورانی کرنوں سے انقلاب برپا ہو سکتا ہے اور راہ اعتدال اختیار کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ مدرسین اپنی تدریس، علماء اپنی تعلیم، مصنفین اپنی تصنیف، مبلغین اپنی تبلیغ، محققین اپنی تحقیق، مفتیان اپنے فتوٰی اور مشائخ اپنی رشد وہدایت کا رخ حقیقی وسادہ تعلیمات اسلامیہ کی طرف موڑ کر مؤثر طریقے سے اپنے فرائض وذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو سکتے ہیں۔ اولیاء کرام کی سچی اور سچی تعلیمات سے روشناس ہونے کے لیے کشف المحجوب، احیاء العلوم، مکتوبات امام ربانی، قوت القلوب، عوارف المعارف، حضرات القدس، مکاشفۃ القلوب، نفحات الانس، انفاس العارفین، رسالہ قشیریہ اور تذکرہ اولیاء پاک وہند کتب کا مطالعہ مفید رہے گا۔ اللہ تعالیٰ حق بات سمجھنے، کہنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاک پائے اہل اللہ
محمد یٰسین قصوری نقشبندی

Marfat.com

نعت شریف

ذرا چہرے سے پردے کو اٹھاؤ یا رسول اللہ
مجھے دیدار تک اپنا دکھاؤ یا رسول اللہ

اٹھا کر زلف اقدس کو ذرا چہرہ مبارک سے
مجھے دیوانہ اور وحشی بناؤ یا رسول اللہ

پیاسا ہے تمہارے شربتِ دیدار کا عالم
کرم کا اپنا ایک پیالہ پلاؤ یا رسول اللہ

چھپیں خجلت سے جا کر پردہ مغرب میں ماہ وخور
گر اپنے حسن کا جلوہ دکھاؤ یا رسول اللہ

یقیں ہو جائے گا کفار کو بھی اپنی بخشش کا
جو میداں میں شفاعت کے تم آؤ یا رسول اللہ

ہوا ہوں نفس اور شیطان کے ہاتھوں بہت رسوا
مرے اب حال پر تم رحم کھاؤ یا رسول اللہ

کرم فرماؤ ہم پر اور کرو حق سے شفاعت تم
ہمارے جرم وعصیان پر نہ جاؤ یا رسول اللہ

مشرف کر کے مجھ کو کلمہ طیب سے اپنے تم
پھر اب نظروں سے اپنی مت گراؤ یا رسول اللہ

کرو روئے منور سے مری آنکھوں کو نورانی
مجھے فرقت کی ظلمت سے بچاؤ یا رسول اللہ

شفیع عاصیاں ہو تم، وسیلہ بے کساں ہو تم
تمہیں چھوڑ اب کہاں جاؤں بتاؤ یا رسول اللہ

خدا عاشق تمہارا اور ہو محبوب تم اس کے
ہے ایسا مرتبہ کس کا سناؤ یا رسول اللہ

مجھے بھی یاد رکھیو ہوں تمہارا امتی عاصی
گناہگاروں کو جب تم بخشواؤ یا رسول اللہ

اگر چہ نیک ہوں یا بد تمہارا ہو چکا ہوں میں
تم اب ہنساؤ یا رلاؤ یا رسول اللہ

جہازِ امت کا حق نے کر دیا ہے آپ کے ہاتھوں
بس اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یا رسول اللہ

پھنسا ہوں جس طرح گرداب غم میں ناخدا ہو کر
مری کشتی کنارے پر لگاؤ یا رسول اللہ

﴿از حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ العطور المجموعہ فی ذکر النبی الحبیب ﷺ ص 397﴾

Marfat.com

شجرہ طریقت سلسلہ عالیہ نقشبندیہ

ہزار بار بشویم دہن زمشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمالِ بے ادبی یست

بخش دے یارب تجھے اپنی سخا کا واسطہ
رحم فرما شافعِ روزِ جزا کا واسطہ

صدق دے یارب مجھے صدیقِ اکبر کے لیے
فقر دے سلمان محبوبِ پیغمبر کے لیے

حضرت قاسم کا صدقہ میری بگڑی کو بنا
حضرت جعفر کا صدقہ دے میرے دل کو ضیاء

رکھ مجھے باعافیت بہرِ جناب با یزید
بوالحسن کا واسطہ دے مجھ کو نصرت کی نوید

بو علی کا واسطہ کردے میری مشکل کو حل
دے مجھے علم طریقت اور توفیق عمل

بہر یوسف قید غم سے دہر میں آزاد کر
عبدالخالق کے لیے عقبیٰ میں مجھ کو شاد کر

حضرت عارف کے صدقے میں مجھے عرفان دے
حضرت محمود کا صدقہ مجھے ایمان دے

واسطہ خواجہ علی کا فقر درویشانہ دے
واسطہ بابا سماسی کا دل دیوانہ دے

اے خدا بہر جناب شیر حق میر کلال
حرص دنیا کو میرے بت خانہ دل سے نکال

دے مجھے صبر و رضا صدقہ بہاؤالدین کا
کر مجھے صحت عطا صدقہ علاؤالدین کا

دے میرے دل کو سکون یعقوب چرخی کے طفیل
حضرت احرار کے صدقے میں دھودے دل کا میل

Marfat.com

حضرت زاہد کے صدقے میں مجھے زاہد بنا
حضرت درویش کے صدقے میں دے فقر و غنا

خواجہ امکنگی کا صدقہ داغ عصیاں کا مٹا
حضرت باقی کا صدقہ دے بقا بعد الفناء

شیخ احمد کے لیے غیروں کی منت سے بچا
صرف اپنا ہی محتاج رکھ اے کبریا

کھول دے دل کی کلی بہر سعید نامدار
تا کہ میرے گلشنِ امید میں آئے بہار

حضرت معصوم کا صدقہ دکھا کوئے رسول
بس رہی ہے جس میں اب تک بوئے گیسوئے رسول

واسطہ عبدالاحد کا اے مالک عرض و سما
کر مجھے ایمان اور توحید کی دولت عطا۔

اے خدا! بہرِ جناب خواجہ حنفی پارسا
وقت آخر نزع کی تکلیف سے مجھ کو بچا

واسطہ خواجہ ذکی کا اپنی الفت کر عطاء
بخش دے شیخ محمد کے لیے میری خطاء

واسطہ خواجہ زماں کا دے مجھے ذوق فنا
بہرِ احمد قبر میں ہو نورِ احمد کی ضیاء

اے خدا! بہرِ جناب خواجہ حاجی شاہ حسین
دے میرے بے چین دل کو دین اور دنیا میں چین

حشر میں ہو جب تیرے دربار میں میرا قیام
ہاتھ میں ہو میرے دامانِ نبی بہرِ امام

بہرِ حضرت میر صادق صاحبِ صدق و صفا
سرخرو رکھ دو جہاں میں مجھ کو اے میرے خدا

واسطہ یا رب تجھے خواجہ امیرالدین کا
دے مجھے علم و حیا، رزق و شفا، صبر و غنا

واسطہ دیتا ہوں یارب تجھے اس نام کا
جو ہمیشہ تیری محبوں کے تئیں گاتا رہا

Marfat.com

عشق میں جس کے دل حیرت زدہ دیوانہ ہے
شرقپور جس کے باعث نور کا کاشانہ ہے

اے خدا! کیا نام ہے پیارا تیرے محبوب کا
حضرت شیر محمد، صاحبِ جود و سخا

قطبِ دوراں، شیخ عالم، ہادیٔ راہِ صفا
نائبِ شمس الضحیٰ، بدرالدجیٰ، صدرالعلیٰ

اے خدا! صدقہ میاں صاحب کے نام کا
حشر میں ہم عاصیوں کو ظلِ رحمت میں چھپا

واسطہ یارب تجھے حضرت میاں غلام اللہ کا
تابع احکام کر مجھ کو کلام اللہ کا

حضرت ثانی کا صدقہ اے میرے رب قدیر
کر میرے سینے کو انوارِ نبی سے مستنیر

اے خدا بہرِ جنابِ حضرت ثانی لاثانی قبلہ گاہ
ہم سیاہ کاروں کو اپنی رحمتوں میں دے پناہ

یارب تجھے جامعہ فاروقیہ کے بانی کا واسطہ
شیخ الحدیث، عالم قرآنی کا واسطہ

یارب تجھے مرید ثانی لاثانی کا واسطہ
شمائل و خصائل میں مجسم شیر ربانی کا واسطہ

الٰہی عطا کر ہمیں راہنمائی مفتی محمد عبدالغفور☆ کی
پھلائی جنہوں نے ضیاء ہر سو تیرے ہی نور کی

ثانی اثنین کے صدقے میں اے رب جلیل
اس جہاں کی زندگی ہو تابعِ سنتِ خلیل

اے خدا! صدقے میں ان ناموں کے دل کو شاد کر
کفر کو برباد کر اسلام کو آباد کر

❁❁❁❁❁

☆ مراد سیدی مرشدی حضرت مفتی محمد عبدالغفور نقشبندی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ بانی و شیخ الحدیث جامعہ فاروقیہ رضویہ، گوجر پورہ، باغبانپورہ، لاہور کی ذات والا ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

اکبر بک سیلرز ناشر
زبیدہ سنٹر ۴۰ اُردو بازار لاہور Ph: 042 - 37352022

Marfat.com

اکبر بک سیلرز ناشر
زبیدہ سنٹر ۴۰ اُردو بازار لاہور Ph: 042 - 37352022

Marfat.com